بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ پیران عظام شطاریہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شاہ العالمین شاہ الہ بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شاہ العالمین شاہ مبارک [illegible] سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ سید السادات سید شاہ [illegible] علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حافظ [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ حضرت شیخ عبد اللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ مظفر [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابراہیم عشق آبادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ سید السادات سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد خلوتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز پایہ شیخ المشائخ حضرت شیخ عمار یاسر [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاہر

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوبکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو عثمان قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ العلی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید الطائفہ حضرت شیخ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام حضرت قادریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک اللہ باوستی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید علی شاہ مستغنا میر سید علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی میران سید سید شاہ حاجی الحرمین قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید ابو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید جلال مخدوم جہانیاں قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح ذکریا ملتانی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ میران محی الدین غوث الثقلین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت سید ابو سعید ابو المبارک مخزومی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی یوسف ہنکاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو الفرح ابو یوسف طرسی ریحانی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد العزیز التمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو جعفر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ امام موسیٰ علی رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ کبراویہ ختم شد

باز بیان سبق خواند شجرہ پیران چشت

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین بندگی شاہ [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات حضرت میر سید قوام الدین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ مخدوم شیخ بہاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید حاجی حامد مانکپوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات حضرت سید [illegible] الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ حسام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ المشائخ شیخ نور قطب عالم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نظام الدین احمد بدایونی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید مسعود قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ عبداللہ چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الہی بحرمت راز و نیازیکہ سید المرسلین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ

الہی بحرمت راز و نیازیکہ شیخ المشائخ فیض بخش بندگی حضرت الہ بخش گنج بخش قدس سرہ

الہی بحرمت راز و نیازیکہ سیاح العالمین حضرت شاہ مبارک بالادستی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ سید السادات حضرت شاہ عاشقان میر علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت میر سید شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ میران سلطان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت مخدوم جہانیان میر جلال الدین قدس سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت مخدوم رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکریا القریشی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب القاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ ابو الفرج زنجانی سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

شجرۂ پیران عظام سہروردیہ
از جانب مخدوم جہانیان آبا و اجداد

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العابدین بندگی شاہ آگہ بخش گنج بخش قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالادستی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السادات میر سید علی عاشقان میر سید علی قیام الدین

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میران سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میران سید راجو قتال کبیر بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میران سید احمد کبیر بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید جلال بزرگ بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید علی موحد بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر شمس الدین محمد بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمود بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید عبد اللہ بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمد علی اصغر بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت علی بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جواد محمد تقی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیرانِ عظام قلندریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین فیض بخش حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سلطان العارفین جانشین عاشقان فرد محبوب رسول شاہ عارفان قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ بہار الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ حسین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم میر سید نجم الدین غوث الدہر ابو العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر کرد وادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جمیل ناوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ عبد العزیز علم دار محمد مصطفےٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام فردوسیہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ السیادات حضرت میر سید علی قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ وجیہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ معروف بہ عمویہ قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشادہ دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام علی موسی رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام موسی کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام از طرف سلطان بایزید بسطامی

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ پدر امین فیض بخش شاہ العاشقین شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ تاج العارفین حضرت میر علی عاشقان میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ قدن قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سلطان العارفین حضرت شاہ عبداللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخی شیخ السلام والاولیاء الحاجی محمد بن عارف الفقرا

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ محمد بن خدا قلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم شیخ خدا قلی الفقرا اسعناہ عبداللہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ ابوالحسن ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مولانا ترک طوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ مغربی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت تاج التارکین سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین امام جعفر صادق قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت امیر المومنین حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت امام المسلمین حضرت امام حسین شہید کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران جانب حضرت بندگی شاہ بدیع الدین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بابا دوستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ السادات میر سید علی جانشین میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت مخدوم سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت بندگی شاہ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زبکہ حضرت شیخ مکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ طیفور شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام چشت بہشت حضرت مخدوم برہان الدین شیخ درویش چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم سہروردی اودھی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین حکیم طبیب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نصیر الدین حسین چراغ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محبوب الٰہی سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید الدین مسعود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ نصیر الدین ابو یوسف چشتی قدسہا
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ مظفر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ فضیل عیاض چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت عبد الواحد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابیطالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز زیکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

شجرہ عالیہ حضرت پیران قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ درویش برہان الدین [illegible]

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ سید حسن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ عبد الغنی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین عبد الفاضل عبد الغنی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ نجیب الدین ابی الغیث قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو المکارم فاضل بن عبد الغنی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین علی افلح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ قطب الدین علی ابو داؤد قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت سید الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابا سعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی ہنکاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابا بکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب ابو القاہر سہروردی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابو الفرح زنجانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ علی رومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] عمر آدم علیہ السلام	[illegible] عمر شیث علیہ السلام	[illegible] عمر نوح علیہ السلام	عمر ہود علیہ السلام
[illegible] عمر صالح علیہ السلام	[illegible] عمر ابراہیم علیہ السلام	[illegible] عمر اسمعیل علیہ السلام	[illegible] عمر اسحاق علیہ السلام
[illegible] عمر یعقوب علیہ السلام	[illegible] عمر یوسف علیہ السلام	[illegible] عمر ایوب علیہ السلام	[illegible] عمر موسیٰ علیہ السلام
[illegible] عمر زکریا علیہ السلام	[illegible] عمر حضرت رسول اللہ	نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	تمت

پتنامه

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه حضرت شاه الله بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ عبد الخالق شطاری رحمة الله علیهما
هردو پسران قاضی شیخ خوندن خرقه پوشش طریقت شیخ ابن قاضی محمد جمال ابن قاضی کبیر
ابن بندگی شیخ موسی ابن قاضی عمران بیگ بودند و قاضی عمران بیگ و قاضی قوام الحق
والدین برادران حقیقی صدیقی قریشی یعنی بانسی نائی بایزید جیبری پسران شیخ حسام الدین
و بندگی شیخ موسی همراه قاضی قوام الحق والدین عم خود که قاضی جعفر که حوالی سلطنت
بودند اول در دهلی تشریف آوردند و در قصبه گنتیسر مضافات صوبه دهلی سکونت
ورزیدند و اولاد حضرت بندگی شیخ موسی در قصبه گنتیسر بریاست و اعزاز ممتاز
اند و شیخ قوام الحق والدین در قصبه رهتک سکونت اختیار فرمودند چنانچه تا حال اولاد
امجادش دران قصبه ریاست میدارند و از اولاد شان شنیده شد که قاضی قوام الحق
والدین از جناب حضرت سلطان المشایخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سره بنعمت
بیعت مشرف اند و رشد ند و شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین ابن شیخ فخر الدین جد
شیخ علاء الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین که ایشان از ملک یمن آمده
و بسیستان سکونت فرمودند و این بیت اکثر میخواندند ع گر همه سلطنت داشتمی
ملک یمن راسپه بگذاشتمی و این هم شنیده شد که حاکم سیستان را چون خبر آمدن
شیخ کمال الدین رسید و قصد گرفتن ایشان کرد شیخ موصوف بیت مذکور نوشته نزد او فرستاد

وشیخ کمال الدین بن شیخ امام الدین ابن سلطان شمس الدین که حاکم مین ابن شیخ مسعود
ابن شیخ احمد حاکم مین ابن شیخ محمود ابن شیخ ابراهیم ابن شیخ اسمعیل ابن شیخ عبد الله
رضی الله عنه حاکم مین که از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بودند ابن عبد الرحمان
رضی الله عنه که کنیت وی ابو عبد الله است وآن نیز از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم بوده‌اند ابن حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه که کنیت وی عبد الله بود و در
زمرهٔ اصحاب ملقب به صدیق اکبر به صدق مقال خود شده‌اند قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
فی حقه انت عتیق الله فیه سمی بعتیق الله ابن ابی قحافه رضی الله عنه که آن هم
از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بوده است واین چهار کس نسباً بعد
نسب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بر حق بود واین صفت خاص از معاصران
حضرت بوده‌اند وابو قحافه مذکور رضی الله عنه ابن عثمان ابن عامر ابن عمر ابن کعب ثانی ابن سعد
ابن تیم صاحب قبیله تمیمه ابن مره انجا از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم
نسب نیز رسیده ما فوق آن در نسب تا جناب سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم
مذکور ومسطور است تحریرش چندان ضروری نیست —

واحوال اولاد واحفاد وسلسله بدین نوع است

که حضرت قدوة الواصلین زبدة الکاملین شیخ اله بخش گنج بخش شطاری وحضرت شیخ المشائخ
شیخ عبد الخالق شطاری قدس سرهما برادران حقیقی بودند با حضرت شیخ المشائخ شیخ
اله بخش گنج بخش شطاری رحمه الله بحالت تجرد از دار فانی بجاودانی رحلت فرموده‌اند
وشیخ المشائخ حضرت شیخ عبد الخالق شطاری یک پسر گذاشته‌اند مسمی به شیخ محمد داراو شان
شیخ [illegible] وشیخ [illegible] جهان پیدا شدند که بدست پدر خود وشیخ محمد [illegible]
محمد خان [illegible] انوار [illegible] بیرون خانقاه حضرت شاه اله بخش گنج بخش [illegible]

نفیسه گذره مکتب ست رضی الله عنها که خلفاء شاه گنج بخش شطاری قدس سره بودند دست
به بیع هستند و از روشن جهان خاص شیخ محمد مسایح متولد شدند و ازان پسر یکی شیخ محمد
که لاولد فوت شدند دوم قاضی الهی بخش سوم قاضی محمد سعید و دو دختر که یکی بچودهری
محمد احسان کاسنوی کتخدا شد دوم به محمد امین ابن علی اکبر کتخدا شد و قاضی الهی بخش را
دو پسر یکی قاضی حیات بخش دوم قاضی قادر بخش و از قاضی حیات بخش یک پسر
حاجی مولوی حافظ احمد الله که بهمراهی سید احمد صاحب شهید شدند و حافظ صاحب
موصوف یک دختر گذاشتند و نیز از قاضی حیات بخش یک دختر پیدا شد که با وحید الدین
خلف قاضی قادر بخش کتخدا شد و قاضی قادر بخش را چهار پسر یکی قاضی محمد محمود بخش
دوم قاضی محمد امیر سوم قاضی وحید الدین چهارم قاضی حمید الدین و یک دختر پیدا
شدند و قاضی محمد محمود بخش یک پسر گذاشت قاضی محمد عبد الباری و قاضی محمد عبد الباری را
پسر شدند عبد الهادی و عبد الواحد و عبد الحکیم و عبد الهادی را دو پسر اند محمد سعید
عبد الفاضل و عبد الواحد را یک پسر عبد الوارث است و قاضی محمد امیر دو پسر یکی ظهیر الدین
دوم احمد الدین و چهار دختر گذاشتند و قاضی حمید الدین را یک پسر قاضی معین الدین و یک
دختر است و قاضی وحید الدین را دو پسر قاضی فرید الدین و قاضی رشید الدین و سه دختر
که یکی بمولوی عبد الرب صاحب منسوب شد دوم مفتی عبید الله سوم مفتی یعقوب علی
ساکن پیر سکندر [illegible] فرید الدین را پنج پسر یکی قاضی شجاع الدین دوم قاضی فهیم الدین سوم
قاضی رضی الدین چهارم قاضی حکیم الدین پنجم محمد اسمعیل و سه دختر هستند و شجاع الدین را
دو پسر اند مصباح الدین و شفیع الدین و رضی الدین را یک پسر علیم الدین است و رشید الدین را
یک پسر غیاث الدین است و قاضی محمد سعید را دو پسر یکی شیخ غلام الهی بخش دوم خدا بخش
[illegible] و شیخ غلام الهی بخش را یک پسر است غلام عاشقان پیدا شد و غلام عاشق [illegible]

یک پسر شیخ احمد بخش و احمد بخش را سه پسر یکی فیاض بخش دوم عبد الرحمن سوم امیر علی
و شیخ خدا بخش را دو پسر شدند یکی حاجی عبد الستار دوم محی الدین که هر دو مرید سید صاحب
رحمة الله متوطن رائے بریلی بودند و حاجی عبد الستار را یک پسر بود یعنی عبد الرزاق و یحیی
عبد الرزاق را از زوجه اولی یک پسر بشیر احمد و یک دختر و از زوجه ثانی دو پسر نظیر احمد
و سعید احمد شدند و از شیخ محی الدین چهار پسر یکی مولوی محمد عبد القیوم دوم مولوی محمد
عبد الغنی سوم مولوی محمد عبد الحی چهارم مولوی محمد عبد الرب و پنج دختر متولد شدند
که یکی به قاضی محمد نسیم الدین صاحب سکندرآبادی دوم به قاضی وزیر علی صاحب
مرحوم متوطن بانده منسوب کتخدا شده بود که نواسه آن مسعود الحسن طال عمره بود
بوده است سوم به مولوی عبد الرحیم صاحب متوطن شیرکوت ضلع بجنور چهارم
به قاضی فہیم الدین صاحب پسر قاضی فرید الدین متوطن سیوہاره منسوب کتخدا شده است و
پنجم نا کتخدا فوت شد و مولوی عبد الحق مرحوم دو دختر گذاشتند که یکی به بشیر احمد
پسر عبد الرزاق کتخدا شده است و مولوی عبد الحی صاحب را یک پسر مسمی به
قوام الدین احمد و یک دختر و مولوی عبد الرب صاحب را یک دختر است فقط

بنده عشق شدی ترک نسب کن جامی
که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست

تمام شد

١٣٠٣ھ
مونس الذاکرین
قدس اللہ سرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الذَّاکِرِیْنَ بِنُوْرِ الْمُرَاقَبَةِ
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے روشن کیا دلکو یاد کرنیوالونکے ساتھ نور مراقبہ
وَالْاِحْسَانِ وَخَصَّهُمْ بِذِکْرِهٖ اِیَّاهُمْ لِمَا قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ
اور مشاہدہ کے اور خاص کیا انکو ساتھ یاد اپنی کے جو کہا پس یاد کرو تم مجھکو
اَذْکُرْکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ وَاَکْرَمَهُمْ بِاِکْرَامِ جَلِیْسِهِمْ بِالرَّحْمَةِ
یاد کروں میں تمکو قرآن میں اور بزرگ کیا انکو ساتھ بزرگ کرنے ہمنشین انکے کے ساتھ بخشش
وَالْغُفْرَانِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدِنِ النَّذِیْرِ
اور مغفرت کے اور درود اوپر نبی اس اللہ کے جو برگزیدہ کیے گیے محمد ہیں ڈرانیوالے
الْعُرْیَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهِ الذَّاکِرِیْنَ ذِکْرَ
کھلے اور اوپر آل انکی کے اور یاروں انکے اور دوستوں انکے کہ یاد کرنیوالے یاد
اللّٰهِ کَثِیْرًا بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الشَّیْخُ
اللہ کو بہت بیچ پوشیدہ اور ظاہر کے پیچھے حمد و نعت کے پس کہا پیشوا
الْاَعْظَمُ الْمَخْدُوْمُ الْمُعَظَّمُ مُبَیِّنُ الدَّقَائِقِ عَلٰی قَدْرِ
بڑے مخدوم تعظیم کیے گئے نے کہ بیان کرنیوالے باریکیونکے ہیں اوپر اندازہ

عُقُولِ الخَلائِقِ فِي الدِّينِ وَمُظهِرِ أَبوابِ الحَقائِقِ

عقلون خلق اللہ کے بیچ دین کے اور ظاہر کرنیوالا دروازون حقیقتون کے

وَآدابِ الطُّرُقِ لِلمَشائِخِ وَالمُرشِدِينَ الَّذِي طَرفَةُ عَينٍ

اور دروازے راہون سلوک کے ہین واسطے مشائخون اور مرشدون کے ایسا کہ ایک پلک مارنا

مِن صُحبَتِهِ بِالإِفادَةِ تَفضُلُ عَلَى عِبادَةِ سِنِينَ وَفِي

صحبت انکے سے ساتھ فائدہ دینی کے فضیلت رکھتی ہے اوپر عبادت برسونکے اور بیچ

قِلَّةِ عِبادَةٍ مِنهُ أَلفُ أَلفِ سَعادَةٍ وَشِفاءُ الصُّدُورِ

تھوڑی عبادت کے اس سے ہزار ہزار نیکبختی اور شفا سینونکے

لِلمُسلِمِينَ وَقَدِ امتَلَأَ الأُلُوفُ بِما يَكثُرُهُ الخُلُوفُ

واسطے مسلمانونکے اور تحقیق بھر گئے ہزارون ساتھ اس چیز کے کہ زیادہ ہوتی ہے خوشبو

مِن صُنُوفِ الصِّيامِ وَالقِيامِ فِي زَمانِنا وَلَيسَ الوُقُوفُ

طرح طرح کے روزون اور عبادتون کے بیچ زمانہ ہمارے کے اور نہیں خبر

لِأَحَدٍ مِنَ الأُلُوفِ فِي صُفُوفِ أَهلِ الصُّوفِ حَقِيقَةَ

واسطے کسی کے ہزارون مین سے بیچ گروہون صاحب صوف کے ساتھ حقیقت

لُبسِهِ ما ذاقَها كُلَّ لَحظَةٍ فِي حَضرَتِهِ نُورٌ عَلَى نُورٍ

پہننے اس صوف کے کہ کیا ہے پس زیادہ ہوتی ہے ہر لحظہ بیچ دربار انکے روشنی اوپر روشنی کے

وَانتِباهٌ عَلَى انتِباهِ الأَحبابِ وَبِلُوحِ آثارِ الغَيبَةِ

اور خبرداری اوپر خبردار ہونے یارون کے اور ظاہر ہوتی ہین نشانیان غیب کی

مِنِ انشِراحِ قُلُوبِهِم عَلَى جِباهِ الأَحبابِ فَبانَ

روشنی دلون انکے سے اوپر پیشانیون دوستون کے پس ظاہر ہوا

للطالبين مقصود ظهوره لا يركن الى الخلاء مأمور
واسطے طالبوں کے مقصود ظہور انکے کا میل نہیں کرتا طرف پوشیدگی کے حکم کیا گیا

بالتقوى والى الراغبين يثور نوره فيكمل في المرآة
انکا ساتھ تقوی کے اور طرف راغبوں کے جوش مارتا ہے نور انکا پس کامل ہوتا ہے بیچ آئینہ

منظورة وتقوى واوصل الزامه اياه كثيرا من
دیکھے منظور نظر انکا اور مضبوط ہوتا ہے اور پہنچا دیا لازم پکڑنے دروازہ انکے نے بہتوں کو جوانوں

الشباب بالشيوخ واكرم ارشاده هداية اصحاب
سے ساتھ بزرگوں کے اور بزرگ کیا رہنمائی ہدایت انکی نے صاحبوں

البداية بالرسوخ امام الاماجد والافاضل
بسبب اعتقاد کی مضبوطی کے امام بزرگوں اور بڑوں کے

شيخ مبارك بن عبد المقتدر بن فاضل متع
شیخ مبارک بیٹے عبد المقتدر کے بیٹے فاضل کے

الله المسلمين بطول بقائه وايد تنوير صدور
متمتع کرے الله مسلمانوں کو ساتھ درازی زندگی انکی کے اور مدد کرے روشنی سینوں

الشطار بانوار لقائه اردنا ان يلمع منا الى من
شطار کے ساتھ روشنی دیدار انکے کے ارادہ کیا ہم نے یہ کہ پہنچے ہم سے طرف انکی

خلفنا بيان بان اذ ليس لهذه البيوت الا كبيت
کہ خلیفہ ہمارے ہیں بیان روشن اس واسطے کہ نہیں ان گھروں کے لیے مگر گھر

العنكبوت بنيان ويكون ذلك في فضل ذكر الله
مکڑی کے بنیاد اور ہووے یہ بیچ بزرگی یاد الله کے

الجلي وتأييدات سواطعه بالخفي والجلي فهذه

کہ بلند ہو اور تائیدیں روشن اسکے کے ساتھ آہستہ کرنے اور بلند کرنے کے پس یہ

المجموع فيه إشارات لا يعقلها إلا من كان

مجموعہ بیچ اسکے اشارے ہیں نہیں سمجھتا اسکو مگر جو شخص کہ ہو

عالماً بطريقها وعبارات لا يقدر بعد ذوي العلم

عالم ساتھ طریقہ اسکے کے اور عبارتیں ہیں کہ نہیں قدرت رکھتا سوا صاحب علم کے

أن يؤدي تلك الأمانات إلى فرقها وترغيب

سوا اسکے کہ پہنچا دے اُن امانات کو طرف گروہ انکے کے اور رغبت دینا ہے

للخواص والعوام وتحريص على فضل العبادات

واسطے خواص اور عوام کے اور حرص دلانا اوپر فضیلت کی عبادات کے

بالدوام وتربية للإخوان بدقائق الإحسان و

ساتھ ہمیشہ کرنیکے اور سکھانا واسطے بھائیوں کے ساتھ باریکیوں احسان کے اور

تنوير توضح الحقائق على رتبة الإيقان وفيما ورد

روشنی ہے کہ ظاہر کرتی ہے حقیقتیں اوپر رتبہ یقین کے اور بیچ اس چیز کے

يقين الأنبياء مثبت المواد وتسهيل لحسن نفس

وارد ہوا ہے یقین انبیاء سے ثابت رکھنے والا ہے واسطے مرادوں کے اور آسان کرنیوالا ہے واسطے

على درك المراد جمعته متحفاً إليه بقية الطائفة

کہ قید کیا جان اپنی کو اوپر پانے مراد کے جمع کیا میں نے اس کتاب کو درحالیکہ تحفہ کرنیوالا ہوں

وما كنت أن أجترئ بهذه البضاعة المزجاة على

طرف انکے اعتماد کرنے کرنیوالا مہربانیوں انکی کے اور نہیں ہوں میں یہ کہ جرات کروں ساتھ اس پونجی ادنے کے اوپر

إِنْجَازِهِ وَمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا أَنَا مَأْمُورٌ وَكُلِّفْتُ بِهِ الْأَمْرُ

تحفہ کرنے اسکے کے اور نہیں لایا ہین اسکو مگر مین حکم کیا گیا تھا اور تکلیف دی مجھکو ساتھ اسکے امیر

فِيمَا مِنْ عِنْدِهِ إِلَيْهِ الْحَقُّ وَمَنْ بِهِ أَهْلُ أَمِيرٍ جَعَلَ

بیچ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے سے ہو طرف اس امیر کے حق یعنی حکم کرنا اور ساتھ اسکے یار امیر ہین کیا

اللهُ لِكُلِّ مَنْ سَعَى فِيهِ أَجْرَهُ وَلِيَ أَجْرِي مِنْهُ أَنْهَارُ

اللہ نے واسطے ہر شخص کے کہ کوشش کی بیچ اسکے ثواب اور واسطے میرے ثواب میرا اسکی طرف سے نہرین ہین

فَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ الَّتِي إِلَى عِبَادِهِ تَجْرِي

فضل اور رحمت اسکی کے ہین جو طرف بندون اسکے کے بہتی ہین ۔

ترجمہ تحریر و در پارسی حاصل الحق تقریر آن ست کہ چون عزم منجزم شد کہ فرائد پراگندہ جمع کردہ فوائد این جمع پراگندہ گردانند حسب وسعی اسباب از احادیث و آیات درین باب از بدایا اصحاب در مجلس شریف حاضر بود باین درویش دادند و بار تالیف نہ برین ضعیف کہ بر ہمت خویش بنہادند و فرمودند کہ این ثواب در نامہ عمل شیخ الہ بخش باشد لعبدہ لضرورۃ الحال خاموشی کہ تا ۱۲ دوازدہ سال بلکہ بیشتر داشتہ با امتثال حکم از دست گذاشتہ و در تکلم با فوائد خام و رکیاست کوشیدن ناتمامی دانستہ و رو بانکار ممکن نبود بلیہ بیکار رد نمود و بجواب صواب ندید و این عبادت را سعادت پسندید ۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہین طاقت اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے ۔

تا چون بتاثیر نفس پاک ایشان و بہمت جماعہ فقیران و درویشان این فضائل ذکر برین طریق ترتیب یافتہ بعد مطالعہ بہ تحسین شریف تشریف اند

مونس الذاکرین نام نہادہ شد۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اِیَّاہُ نَعْبُدُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ۔

اور اللہ توفیق دینے والا اور مددگار ہے اسی کو خاص ہم پوجتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں

ذکر شجرہ پیران صاحب تلقین و ارشاد خاندان عشقیہ کہ شغل آن مشرب اند بطریق استمداد

بیا اے ہمت مردان بہ تاثیر / ہمتم در کار من کن کار اکسیر

شدہ بکشا بہ مفتاح سمائی / بکن بکشا کنز غیبم رہنمائی

سگ بر گنج باید دست آویز / تواند تا شود طبعم گہر ریز

بہ ہر ریاضت در علم این راہ / کہ قدرش نیست در امکان آگاہ

بیا اے دل بحبل اللہ در ہوش / بزن دستی کہ یم یابی تو تا دوش

بالطقم گفت رسید نیک تدبیر / بہمت کوشش و دامن ہمتم گیر

بیا بر پاے مردی سے زبولی / چو مردان نہ قدم بر ہر سبوئی

نہ مرشد رہ رسید این حکم در گوش / نہ تا بہمتش ز ہمتم جوش

بہ یاد من قوتش با ضعف خود یار / ستور تیز نہ رو زم شد شب تار

اطاعت کردم و خامہ گرفتم / شد آسان ہرچہ بود اندر شگفتم

فاعلم گفت لا اعلم و آذر / یا ان علی نصیب منہ صدائی

پس حیا نہیں پیش کہ نہ حیا نہ تھا اور نہ خبر رکھتا / بیہ [illegible]

بیا اے طالب راہ خدائی / کہ بستہ راہ را بر خود کشائی

مقام پاک و متبرک جہنجھانہ / چو این بقعہ مبارک جای خانہ

مرو در شرق و غرب اندر پے وے / بخدمت کفش مرد معتکف نشین

به ورع الورع من یک صاحب الورع

ومن بیر خیر و صاحب خیر والم
مرا مولد بدین بقعه اگر نیست
همان نسبت بود نسبت یقینی
چو ملک او منبع از کرسی ستانم
ز شاه هفت آن شاه مبارک
که مرد راه دین از بینائی
حلے ذرے که اینجا او نورست
ازان سید علی قطب آفتابے
زبانها جمله بر اوصاف او بین
هزاران شکر باید گفت ما را
بر ایشان آید این نعمت بتحقیق
شد آنجا شیخ حافظ واسطه کا
مسافر بر سرو آزاد می آمد
چو او رو کرد بر ایقان غیبی
شه خلوتے دین شمس دین ور
ضیاء الدین عبد القاهر آمد
به پیر راه بر بو بکر نساخ
ابو عثمان شد از بو علی کاتب

فما یفعل بواد غیر ذی زرع
پس کیا کریگا بیچ میدان بن کھیتی والے

که الله بخش بن خوندن جمله
ملاذ و پیشم جائے دگر نیست
که باشد مقتبس در راه دینی
ز جهنیهانه چه باکده سیستانم
گزیده حق تعالے و تبارک
نمود اهل دل را روشنائی
یقین دان کز مقام تو پیوست
ز تاف کو زده بر قاف تا بے
ز ماهی تا به مه اوصاف او بین
که دارم پیش رو آن مقتدا را
ز پیر راه ایشان قطب صدیق
ز عبد الله پیر راه شطار
ز ابراهیم عشق آباد می آمد
منور شد ز شه نظام الدین حسینی
عماد یاسر بدلیسی رهبر
ز احمد راه برے ظاهر آمد
ابو القاسم منو و آن طرق و نهاج
و او از رود بارے ذو المراتب

پسش خواجه جمال مرتضی را	درود سے چون فرستی مصطفی را
بیار از صدق با اصناف حاجات	دو دست خود برآر و در مناجات

مناجات در امید نجات و خواستن حاجات از در قاضی الحاجات

الهی بدست هوای نفسانی و کید شیطانی و خطرات لا یعنی ناصیه جنان
و اختیار بنادانی ما را سپاری ہی پروردگارا روی همت ما را بتوجه تام
الی الله و باعراض عما سوی الله علی الدوام متوجه داری۔
الهی نقش پریشانی از لوح دل و پیشانی ما پاک بشوی و آنچه آبروی
دو جهانی ارزانی باشد بتوفیقتم گوئی۔
الهی هر آنچه فرموده و راه نموده نفس کور ما را بینائی بخشی تا بدان
ره رود و از نور هدایت خویش روشنائی بینا تا در با الکفر نرود۔
الهی بینی ما را از بوی خودبینی فراغی ده تا رائحه قرب دریابد و
در دم شغف دم بشغف دم کرامت کن تا نفس نقد از در ره نه بیرون
بستاند امر صانع کردگار زبان ما نهم باشم خود تر دار و خاموشی که نسیم و فراموشی که دو
الهی سمع ما را بزیور حسن قبول و اتباع قول احسن بیارائی که حمیله بے
شنوائی زبان بے شنوائی گوش خود روی و خود رای ست۔
الهی برانم دست رسی نه که اندیشه پیش و پسینه از سینه بیرون برانم
و بدین دود صدر مسدود و شده راشرحی ده و غنچه دل و دهن بسته را فرا
روزی گردان خالقا چون در آفرینش پاک تو چون مردیم نه زنیم و در
زمره آزادگان محروم کن که دست همت بد و کونین نه زنیم
الهی لشپت ما را چنان بے شکم گردان که به هیچ بیش و کم دوتا نه گردد

رو باہ ضعیف خود را تو اکرام کن کہ رام او گردد و اگر شیر ست و اگر د

اَنْتَ رَبِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْحَرَامِ

تو ہے رب میرا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے یا اللہ نگاہ رکھ شرمگاہ میری زنا سے

الٰہی مر انسان را چون این سامان نیست کہ ما داریم بہ کمال انسانی

بے بہائم کن کہ خود را چون بہائم نگذاریم۔

الٰہی تو درسگان خودم کن و ازین سگم کہ در اندرون ست خلاصی بخش بس

و چون کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ - با دوستان خویشم

خلاصی روزے گردان۔

الٰہی چون تو قریبی مرا بقریبی مہجور مدار و از قرب خویشم آگاہی دہ

و چون از قرب و بعد منزہ ہمین دقیقہ سایہ بنما اے قادر چون ضعیف

و عاجزم آفریدی ہر چہ بعجز از تو خواہم دہ و آنچہ در ادای حقوق وا قفم

شو و از ان عجز پناہم دہ۔

اَللّٰهُمَّ یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ

یا اللہ اے خاوند دن جزا کے کر ہمکو قبول کیے گیوں سے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْجُوْ مِنْكَ

اور مت کر ہم کو رد کیے گیوں سے یا اللہ ہم تحقیق امید رکھتے ہیں تجھ سے

الْقَبُوْلَ وَ نَرْجُوْهَا فَلَا تَضْرِبْ بِمَا نَقُوْلُ یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ

قبول کی اور امید رکھتے ہیں اس دنیا میں پس نہ مار ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم اے خدا! جہانوں کے

وُجُوْهَنَا وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

منہ ہمارے کو اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اس خدا کے کہ محمد ہیں اور اوپر آل انکی کے سب

وَاخْتَارَ الْمَخْدُوْمُ عَظَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَيَانِ فَضْلَ الذِّكْرِ
اور اختیار کیا مخدوم نے بزرگ کرے اسکو اللہ بیان سے فضیلت ذکر کو
لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ لَهُمْ كِبَرُهُمْ فِيْهِ وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
اسواسطہ کہ یہہ گروہ واسطے انکے بزرگی انکی ہو بیچ اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا اوپر
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِمَّا بَلَغَهُمْ مِنْ فِيْهِ۔
انکے یہہ فضل اس چیز سے کہ پہنچا انکو بیچ اسکے سے

در روضہ نہند وسپیہ مسطورست از محمد ابن الفضل البلخی رض او گفت کہ
دیدم من شقیق بن ادہم زاہد را در خواب و گفتم
يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَرْشِدْنِیْ فَقَالَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ ذِكْرِ مَوْلَاكَ
اے سکھانیوالے خیر کے رہنمائی کر مجھکو پس کہا بھلائی تمام بیچ ذکر مولا تیرے کے ہے
وَالشَّرُّ كُلُّهٗ فِیْ حُبِّكَ لِدُنْيَاكَ ؕ واستعمال لفظ خیر بر چند وجہ
اور برائی تمام بیچ محبت تیرے کے واسطہ دنیا تیرے کے
آمدہ ست بمعنی مال کما فی قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور تحقیق آدمی واسطہ دوستی مال کے البتہ سخت ہے
ای لحب المال لبخیل و بمعنی اسپ آمدہ ست کما فی قولہ تعالیٰ
یعنی واسطہ محبت مال کے البتہ بخیل ہے۔ جیسا بیچ قول اللہ تعالیٰ کے
اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ و بمعنی خبز نیز آمدہ ست
تحقیق دوست رکھا میں نے محبت انکی یعنی گھوڑوں کی یاد سے اپنے رب کے لیے۔
کما فی قولہ تعالیٰ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس کہا اے رب میرے تحقیق واسطہ اس چیز کے کہ بھیجے تو طرف میری روٹی

وآنجا کہ لفظ خیر میان دو لفظ واقع شود بمعنی بہتری باشد۔
کما فی قوله تعالیٰ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور آخرت بہت بہتری اور بہت باقی رہنے والے اور شب قدر
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وچون بمقابلہ شر واقع شود بمعنی جنس نیکی باشد
بہتر ہے ہزار مہینے سے۔
کما فی قوله تعالیٰ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ
جیسے بیچ قول اللہ کے پس جو کوئی کرے ہموزن ذرہ کے بھلائی دیکھے اسکو اور جو کوئی
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
کرے ہموزن ذرہ کے برائی دیکھے اسکو۔

واینجا ہمین مراد ست یعنی از جنس نیکی از ہر چہ ہست در ذکر حق تعالیٰ مندرج ست و از شمول و احاطت آن بیرون نشد بدو وجہ یکے آنکہ در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ کہ بندہ مخلص مرحضرت او را یاد کند بر حکم فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ یاد کردن حق سبحانہ تعالیٰ مر بندہ را از وجہ و او ست و جملہ خیرات من حیث افضل درین عبادت بقیام و قعود منقود ست دوم آنکہ نیکوئی ہمہ بر دو نوع ست یکے اتیان او امر دوم اجتناب نواہی واین ہر دو را باعث خوف و رجا باید وآن از ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پدید آید پس برین معنی جنس نیکی را شامل باشد و محبت دنیا کہ ورگزیدہ جنس شر باشد بدین کہ نسیان آخرت و متابعت ہوا از شئے زاید و باعث خوف و رجا را از دل بربایدپس چون اعتصام بحبل ایمانی سستی پذیرد و غلبات وساوس شیطانی قوت گیرد ہر شر کہ ہست از اینجا سر بر زند۔

فَمَنْ صَفَا قَلْبُهٗ وَسَكَنَ طَلَبُهٗ عَنِ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا

پس صاف ہوا جسکا دل اور ٹھہر گئی طلب اُسکی دنیا سے اور خواہشوں اُسکی سے

وَذَكَرَ مِنْ مَبْدَءِهٖ وَمَعَادِهٖ وَرَضِيَ بِمَعْسَرَةٍ

اور یاد کیا پہلے پیدا ہونے اپنے سے اور آخر اپنے سے اور راضی ہوا باوجود زیادتی

الدَّيْنِ بِقِلَّةِ زَادِهٖ صَارَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَا سَدَّ عَلَيْهِ

قرض کے ساتھ تھوڑے توشہ اپنے کے ہو گیا پہنچنے والوں ساتھ اُس چیز کے کہ بند ہوا

هٰذَا الْبَابَ وَاجْتَنَبَ مِمَّا هُوَ رَاسُ الْخَطَايَا حَقَّ

اوپر اسکے یہ دروازہ اور پرہیز کیا اُس چیز سے کہ وہ سر ہی گناہوں کا۔ حق پرہیز

الْاِجْتِنَابِ وَكَذَا مَنْ وَصَلَ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ وَ

کر سکتا۔ اور ایسے ہی جو شخص ملا ساتھ یاد رحمٰن کے اور

وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ اَدْرَكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

پایا مزہ اُسکا بیچ دل کے اور زبان کے پایا بھلائی تمام کو

وَاَمِنَ مِنَ الضِّدِّ وَمَا بِهٖ لَهٗ قطعہ مصدرہ بہ نکوئی ذکر است

اور امن پائی ہر عکسی سے اور جو شامل اُسکے ہی۔

عروہ ہست ذکر حق وثقےٰ ہر کرا رہ بہ ذکر حق بکشاد رفت آسا براہ زہد

فصل اول در آنکه هر موجود بدرگاه حضرت معبود
فصیح در تسبیح حضرت است و ارجاد و نبات در توحید حق سبحانه ناطق

پس باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ تعالے بکوئی اعم است احیا و تثبیت الملل و امم

کہ ہر آفریدہ باستطاعت موصوف ہست و ہر مخلوقی درین دائرہ موقوف۔

قال الله عزوجل وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ غالب وبرتر نے اور نہین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہی ساتھ پاکی اسکی کے

لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ودرزاہدی مسطورست اَمَّا تَسْبِیْحُ

ولیکن نہین سمجھتے ہو تم تسبیح اسکی لیکن تسبیح فرشتون

الْمَلٰٓئِکَةِ وَالْمُؤْمِنِ مَآلُهُ النُّطْقُ وَاَمَّا تَسْبِیْحُ السَّمٰوٰتِ

کی اور مومن کے انجام اسکا گویائی ہی اور لیکن تسبیح آسمانون

وَالْاَرْضِ وَالْجَمَادَاتِ مِنْ حَیْثُ الْخِلْقَةِ وَالصِّفَةِ

کی اور زمین کی اور پتھرون کی از راہ پیدائش اور صفت اسکی کے ہی –

کہ ہر مخلوقے دلیل ست برآنکہ اورا آفریدگارے ہست بیمانند وبیچون

بعضے مفسران ہر شے را بہ لسان حال مسبح مے گویند وآنکہ بعضے دیگر

میگویند کہ ہر شے ہست در تسبیح بلسان قال رسیدن فکر ہر کسے ست بدین

دقیقہ محال **قطعہ** ہرچہ مخلوق ہست در تسبیح + بہرادراک استطاعت نیست

جملہ درجاتِ خیر در ذکرست – ہر کرا ذکر نیست طاعت نیست + وشک نیست

کہ تسبیح مخلوقات بہ لسان قال از درک افہام ما دورست وغریب وبزبان

حال واضح ترست وبہ فہم ہر عاقلے ست قریب از آنکہ مخلوقی نیست کہ بر وجود

صانع الہ گواہ نیست وبر وحدۃ وقدرۃ وعلم او شاہد وناطق نہ کہ چیزے بے

موجد نبود وصنع بے صانع نباشد واگر شریک بود در خلل افتد یکے عدم خود را

ویکے وجود موجود نشود وصانع اگر عالم نباشد نداند قادر نباشد

نتواند خدا ے را نشاید **قطعہ** گر ترا گوش ہوش بکشاید + صنع یابی

گواہ بر صانع + دیدۂ عشق نیک بیند مغز + عقل بر پوستے شود قانع +

نکتہ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ

نہین دیکھا مینے کسی چیز کو مگر اور دیکھا مینے اللہ کو بیچ اسکے بغیر فرق کرنیوالا
و در چشم شپّر خود بروز روشن شب تاریک ست۔ پس ہر کہ ز خود و ازین نکتہ را دریافتہ
و آن کر اسرگوش نہ شد مستمع این بیا دے نغمہ وحدت ست و جملہ نوا آ+
گوش مے باید کہ آن شنوا ست × این نغمہ بیرون از زخمہ عود و چنگ ست
کہ نوائیست کہ از وجود ہر سنگ ست۔ شوریست کہ جز بگوش شوریدگان شنیدہ
رازیست کہ محرم آن جز دیدۂ غمدیدگان نہ شد۔ سودائیست کہ مرد آلہان حرا
را در سر ست و مستان شوق را از ہر شے مستی در نظر ست قطعہ عاشق مست
را بگوش روان ست + نالہ ذکر حق ز ہر موجود + آدم از عشق مست اینجا خود
اہل ملکوت آمدہ بہ سجود × از رنگ ہر سنگ بر جراحت عاشق نمکے ست
بے شک و دلے کہ خالی ازین شور ست سنگے ست بے نمک

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ
کہا اللہ تعالےٰ نے اور پہاڑون سے گھاٹیان سفید اور سرخ طرح طرح
اَلْوَانُہَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ
رنگ آنکے اور بہونگ کالے۔

تجارت عاشق را دانی کہ در بازار حشر ابی لسبو دست تا نگوی کہ ہر سنگ بیست
آگہ از غرابیب سود ست قطعہ عقل و دین روشن ست چون خورشید + نسبت
سائے ورا در ہدایت × وین و گر عقل پیچھا وار دے مے پرداز دوا بر اہدایت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝
کہا اللہ تعالےٰ نے اور بیچ ذاتون تمھار کے آیا پس نہین دیکھتے ہو تم ۔

ہر کہ فکرش از تقلیب قلب گزشتہ بہ مقلب رسیدہ و بزبان حال مرد وجود خود را بہر حال ذاکر دیدہ او بملک معرفت شاہ شد و از حقیقت تسبیح اشیا آگاہ یافتہ و آنکہ از صنع وجود خود انسانی بیخبر ست فارغ از شر جملہ بیخ و بیست قطعہ عجب جسنے تو خود بالنطق ادراک × و لیکن برو جو سے خالق پاک × بسمع و بصر گرآئی ورائی × مسوے تر مزین تر ز افلاک - درانکہ سپہر در خود کنی لیسے از دلائل الوہیت و عجائبات ست کہ آن ہمہ آیات ربوبیت کہ در آفاق میسوئی بجا باتست قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ

فرمایا حضرت نے درود اللہ کا آپر اور سلام جسنے

عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔

پہچانا آپکو سو تحقیق پہچانا اپنے رب کو

پس ہر کہ بچشم فکر در خود ندید از خدا بینی دور ست و از حقیقت عرفان آنکہ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ بخواند محجوب و مہجور ست رباعی -

جو کوئی آسمان و زمین میں ہے فانی ہے -

عقلے کہ ترا بہ تو نماید راہے × علمے کہ کند گر تو گدائی شاہے × آن عقل کل و علم لدنی با تو × گو بند کہ فی الدین فلا اکراہے - قال اللہ تعالے

کہا اللہ تعالے نے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ پس طالب صادق را

اور وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں ہو تم -

ہمیشہ جستجو و جوے علم معیت باید و صحبت با اہل بصارت کہ رہ بدین جمعیت نماید کہ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ - مومن آئینہ مومن کا ہے -

درین رہ بایدت ہمراہ یارے	کہ از راہ تو سازد دور خارے
ستاز ل دیدہ روشناختہ سرو	ببا ید دیدہ وانگہ اقتدا کرد

بزرگی درمناجات گفتہ بیت فذکرک الناسی بنسیانہ والطاعک

پس یاد کیا تجھ کو بھولنے والے نے ساتھ نسیان انکے اور اطاعت کی تیری

العاصی بعصیانہ وان من شیء الا یسبح بحمدہ ان عصی

گنہگار نے ساتھ عصیان اپنے کے اور نہیں ہے کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے

داعی ایمانک فقد امتثل داعی سلطانک ولکن قامت

اگر نافرمانی کی دعوے کرنیوالے ایمان تیرے نے پس تحقیق فرمانبرداری کی پکارنیوالے غلبے تیرے نے لیکن قائم ہوئی

علیہ حجتک قل فللہ الحجۃ البالغۃ لا یسئل عما یفعل و

اوپر اسکے دلیل تیری کہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پوری نہیں سوال کیا جاتا ہے اوس چیز سے

ھم یسئلون۔

کہ کرتا ہے اور وہ پوچھے جاوینگے

پس اینجا راستبازان راست وگشتہ راکشادانی آنا اے عزیز در راہ تمیز

خالی ہیچ چیز را از ذکر یزدانی مدان کہ ہر دو مسبح اند بلسان حال

یکے مثل گواہ است ویکے ہادی واین تسبیح را مرد باز ادو دانا رہوش

نہاد شنود بگوش آزادی تا چون دیدہ ولب بکشایند و اسرار۔

ما من دابۃ الا ہو اخذ بناصیتہا۔

نہیں کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑنیوالا ہے پیشانی اسکی۔

عیان نماید ببینی یعنی ہیچ بینی بے این مہار نہ بینی انقش ناصیہ نیز از

لوح فکر نہ تراشی در پے اہل ہدے کہ بر مذہب خدا اند محقق نباشی قطعہ

مبرّاسی از خوف آفات + ایا صوفی اذا فاتت اِضافات + سلوک راه را دعوی بهر کس + رسیدی و میان لولا العلامات + و علامت صدق آن بود که در ذکر حق سبحانہ تعالےٰ با داؤد علیہ السلام سنگ در خروش آمدے و بود کما قال اللہ تعالیٰ یا جبال اوّبی معہ والطیر

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پہاڑو رجوع کرو ساتھ اسکے اور آسکے جانور

سہ اندرین حیرتم گم ست رہ راہبین | رشتہ فکر را سراسر کو تاہ بہبین
بر زبان سالکان بے سر و پا | شهد الله انه لا اله ہبین

گردش چرخ بے ستون بر صانع بیچون بے مالغ شاہدست - و بر زبان ہر ستارہ اِلٰهُکُم اِلٰهٌ واحِدٌ (حیث بین طلوع و احوال بازی بچگان

معبود تمہارا معبود ایک ہے

نیست نیکو تر بین کہ این گوئی بازی بے چوگان نیست -

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ -

پاکی بیان کرتی ہو واسطے اللہ کے جو بیچ آسمانوں اور جو بیچ زمین کے ہو -

در عروج و نزول بہ عرج و ستارگان پر ستگان او مے اند یعنی بقیراً مے پویند و تسبیح فاطر السموات میگویند

قطعہ

مختلف در وجود رنگا رنگ ہم زبان گشتہ بنگر و ہمسنگ		جملہ اشیا بحکم کن فیکون متفق در گواہی توحید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِنَّ فِی خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانونکے اور زمین کے

وَاختِلَافِ اللَّیلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِاُولِی الاَلبَابِ -

اور آنے جانے رات اور دن کے نشانیاں ہین واسطے صاحب عقل کے -

مے آرند کہ در بنی اسرائیل عابدے بود و حق سبحانہ و تعالےٰ را می پرستید

و دران ایّام چنان بود که هرکه فارغ البال سی سال در عبادت مے
گزرانیدے از در حق ابرے یا سایه بر سر ابر شدے و تا او در جهان
ماندے برابر ماندے عابدے را سی سال بکمال رسید و اثر آن
ندید شکایت حال پیش مادر برد و مادرش پرسید که درین مدت هیچ
گناهے واقع شده باشد گفت نے بلکه قصد بگناه هم در وقوع نیامده
است - مادر گفت هیچ باشد که نظر بسوے آسمان کرده باشی و بغیر
فکرت باز داشته عابد گفت این نوع بسیار واقع شده است مادرش
گفت هوش دار کسی که نظر بچنین خلقت عظیم و صنع جسیم کند و به فکر باز
نایدا و بدان درجه نرسد و آن کرامت نیابد **مثنوی**

گردش چرخ معلق بے ستون — بر خداے رهبرست و رهنمون
قادرے پاک آسمان این چنین — باز دارد تا نیفتد بر زمین
باید اندر رنج و فکرش بودنت — زانکه سود تست بر آسودنت
گر ترا فضل خدا باید مدام — این چنین مے باش یاران والسلام

و در روضه قدسیه مسطورست قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
که گفت یا عائشه رضی الله عنها بیان کن عجیب ترین چیزے که دیده
از رسول الله صلی الله علیه وسلم - پس عائشه رضی الله عنها بگریست
باز بگریست و گفت که آمد بر من شبے رسول الله صلی الله علیه وسلم که
آن شب نوبت من بود و بستر من بجمال خود آراسته و برای عبادت
از من دستوری خواست - پس گفتم من که من هواے نفس از تو نمے
خواهم و مرا قرب تو کافی ست و دستوری دادم رسول الله صلی الله علیه وسلم

در گوشهٔ خانه برفت و وضو ساخت و آب بسیار نریخت و به نماز برخاست
و در قراءة بگریه آویخته و بعد از نماز بنشست تحمید الله و ثنا علیه
پس تعریف کی اور صفت کی اسکی اور
پس همچنان بگریست و آب چشم مبارک او بر زمین رسیده بود که
بلال بیامد و گفت - بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
پدر و مادر من فدا باد تو شود یا رسول الله کیا چیز
یُبْکِیْکَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ
رلاتی ہے تجکو اور تحقیق بخشا ہے اللہ نے جو پہلے ہو چکا گناہ تیرے سے اور جو پیچھے ہوا
فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا
پس فرمایا اوپر انکے سلام کیا پس نہو نہیں بندہ شکر گزار
وَمَا یَمْنَعُنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ
اور کون مانع ہے مجھکو رونے سے حالیکہ تحقیق نازل کیا گیا اوپر میرے کل
وَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اور پڑھا تحقیق بیچ پیدائش آسمانون اور زمین کے اور آنے جانے
اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ
رات اور دن کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحب عقل کے وہ لوگ جو یاد
اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ
کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اور فکر کرتے ہیں بیچ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
پیدائش آسمانون اور زمین کے اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تونے یہ بے فائدہ
سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا

پاکی ہی تجھکو پس بچا ہمکو عذاب آگ کے سے اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام اے

بِلَالُ تِلْكَ نَارٌ لَا يُطْفِئُهَا إِلَّا مَاءُ الْعَيْنِ وَيْلٌ لِمَنْ

بلال یہ آگ ہی نہیں بجھاتا ہی اسکو مگر پانی آنکھ کا حسرت ہی واسطے اس شخص

قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا مَنْ

کے کہ پڑھے یہ آیت اور نہ فکر کرے بیچ اسکے۔

اگر داری ز سر کار دین ہوش	سخن دین را بجن از مصطفے گوش
کہ گفت از روشن تلاوت اللیل خواندن	بود بے فکر اندر ویل ماندن
وگر خواہی کہ آن آتش نشانے	نبایے آب جز اشک از فشانے

وار زاہدے مسطور ست وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اور فکر کرتے ہین بیچ پیدایش آسمانون کے اور زمین کے

لَهَا صَانِعًا قَادِرًا عَالِمًا ور تفسیر دیگر آمدہ است لَآيَاتٍ

واسطے آنکے بنا نیوالا قادر ہی جاننے والا۔ البتہ نشانیان ہین

لِأُولِي الْأَلْبَابِ وَالْآيَاتُ عَلَى الْوُجُودِ وَالْوَحْدَةِ وَالْعِلْمِ

واسطے عقلمندون کے اور نشانیان ہین اوپر وجود اور یگانگی اور علم

وَالْقُدْرَةِ لِذَوِي الْعُقُولِ الْخَالِصَةِ قطعہ

اور قدرت کو واسطے صاحب عقلون خالص کے ہین۔

پیش فکرت سبحان خاموش	ذکر ہر ہر زبان سنت بے تکلیف
چہ ملک بر فلک چہ پاکیزہ	چہ بنی آدم و چہ کرم کشیف

پس شنیدن ذکر از صنع کردگار بگوش فکر ست کہ اندر نقش و نگار آنرا بیکار دارند و ہر آفریدہ را بے آفرینندہ در چشم نیارد۔ اما و رانکہ ذکر حق و

سبحانه از فکر افضلست مے آرند که از استاد ابو علی دقاق کسے پرسید
اَلذِّکْرُ اَتَمُّ اَمِ الْفِکْرُ پس او از سائل پرسید که نزد تو
یاد تمام تر ہو یا فکر
چیست او گفت عِنْدِیْ اَلذِّکْرُ اَتَمُّ مِنَ الْفِکْرِ
نزدیک میرے ذکر تمامتر ہی فکر سے
گفت از کجا دانی گفت لِاَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی یُوْصَفُ بِالذِّکْرِ
اسواسطے کہ حق تعالے موصوف کیا جاتا ہو ذکر کے ساتھ
وَلَا یُوْصَفُ بِالْفِکْرِ فَمَا یُوْصَفُ بِهٖ الْحَقُّ اَتَمُّ فَاسْتَحْسَنَهٗ
اور نہین صفت کیا جاتا ہی فکر سے پس جو چیز کہ صفت کیا جاتا اسکا حق بہت بہتر ہے پس نیک کہا
اَلشَّیْخُ اَبُوْ عَلِیٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ پس چون ذکر بے فکر ہیچ است و فکر
اسکو شیخ بو علی نے رحم کرے اسکو اللہ
بے ذکر ہیچ بر ہیچ پس ذاکر حق سبحانہ و تعالے با فکر باید و زید و از ہر
موجودے بدان ذکر پاک تسبیح باید شنید

قطعہ

در گواہست جملہ وحدت		ہم نبات ہم سفالہ و ہم سنگ
دیدۂ دل و گوش دل باید		چشم سر ہم جہان نماید تنگ

پس ہر کہ بفکر رسید در ذکر افزود و مرد بے فکر استقامت بر ذکر نتوا
نمود چونکہ ہر مخلوق بلسان حال ناطق بتوحید حضرت ذی الجلال ست
آدمی کہ بے یاد او بود کمتر از سنگ و سفال ست

غزل

گوید ثنای پاکش ہر ذرۂ بنالہ		در وصف او تسبیح ہم سنگ و ہم سفال
دان ہرچہ در وجود ست در حمد و در درود		بر جلوہ وجود ست ہر شی ذکر لال

خار زو گلے کر زوید تسبیح و بگوید ‌ ‌ ‌ کہ اہے بد و بجو ید در لالہ زار لالہ
ہر برگ از گیاہے بر وحدتش گواہے ‌ ‌ ‌ مے خوان با نتیاہے اوراق این رسالہ
گل رنگ و بو فروشست و غنچہا بجوشست ‌ ‌ ‌ بلبل لصد خروشست اندر نوا و نالہ
مشتاق شوق دانند قدر شراب مستی ‌ ‌ ‌ ہر علتے نیابد بوے ازین پیالہ
پس مرد حق جو راکیف الطریق گوید ‌ ‌ ‌ حالات پاکش اوراپاکیزہ کرد حالہ
آن زاہدان ساوہ شیہا بپاستادہ ‌ ‌ ‌ در بندگی نشست دادہ اکنون زسیر قبالہ
البخشش دارو برفرق تاج شاہی ‌ ‌ ‌ از خوان شاہ شاہان بخشیدا بن الہ

مکتوب بجانب ملک العلما مولانا جام

بسم اللہ الرحمن الرحیم شہد اللہ انہ لا الہ الا
گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوئی معبود مگر
ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم
وہ اور صاحبوں علم نے درحالیکہ قائم ہین ساتہ انصاف کے نہین کوئی معبود مگر وہ غالب حکمت والا۔
چون شہادت علماء دین با شہادت ملائک بشہادۃ باری جل وعلا
قرین ست زہے شرفے کہ شرف علم دین و علماء دین ست عالما نیکہ نیاب
از خود و حیدانہ بدین نیاز محرمان راز توحید اند در وھو معکم
دور بین اند یعنی کہ حق وسبحانہ وتعالے را دورے بینند اہل خشیہ اند کہ میترسند
وامروا انہ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ درودت وا
اور حکم کئے گئے یہ کہ راضی ہوا اللہ ان سے ‌ ‌ ‌ اور راضی ہوئے وہ اس سے۔
تبلیغ قل انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء
کہ لوسوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندوں اسکے سے جو عالم ہین

درجات اعلای شان برتر از آفاق ست که در عقد عقیده شان لفظ ما باق ست ایشا نند که در قدر قدر منبگزرانند و مشتی در مشیت بجهل انبازند الْفِكْرُ نِكْتَةٌ چه نکته است باریک بنده را همیگوید ارض منا باریک خنک آن دل که هدف این تیر ست و آزاد بنده که درین غم اسیرست این صیفه نیست که بهر کس نماید رازیست که بایکی از هزار بکشایند۔ كَلِّمُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ و دیرست که گفته اند فرد

کلام کرو تم لوگوں سے اس چیز سے کہ پہچانیں۔

محرم راز صد سال یکے نشنید ٭ پیش هر کس سخن از عالم اسرار مگو

لَتَعْرِفَنَّهُمْ بِسِيْمَاهُمْ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ بِسِيْمَاهُمْ

پہچانتا ہو تو انکو ساتھ چہرہ انکے کو اور البتہ پہچانتا ہو تو انکو بیچ آواز کہنے کی پیشانی آنکی

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ضمیر ایشان بے شان ست و سلم

بیچ منہوں انکے کے اثر سجدوں کے سے۔

ایشان بے ایشان ایشانند که بجان جو دست حالت تسلیم ایشان همان اثر سجو دست رحمت بر تا ئلے باد که گفت ہے

سجدۂ دیگران به پیشانی ٭ سجدۂ عاشقان نو میدانی

ایشان اگرچه در بدایت بر جان باختن باشند اما بنهایت در تسلیم باختن باشند که در پایان تحقیق۔ قول ابی بکر صدیق رضی الله عنه این بوده هٰكَذَا كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوْبُ۔

ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ سخت ہوئے دل۔

وه چه قساوت ست وه حمل نتوان کرد بر اشد قسوة حالات ناشکیب عاشقا

عاشق اگرچہ صد زیب دارد اما زینت حقیقی حالت اہل شکیب دارد
آن را سکر و صحو باشد و این مطلق از خویشتن محو باشد آوردند
پیر خسرو در آوان بہار شوریدگان راستی درکار ست و یک شور
ایشان درین روزگار بہار ایست بر خوشیدن گلے میبرند و بنوشیدن
ملے فرحت میگیرند و بجز شنیدن بلبلے سیر این تیر ند ابیات

نہال عشق بر آمد ز صحن دل چو گلستان
بہر شاخے دگر میوہ نہ ہر غنچہ گلی خندان

آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار
ہر گیاہے کہ بہ نوروز بشر و بطلب ست

ہر گیاہے کہ بر زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست
ولے داند درین معنے کہ گوش ست

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست
کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان ست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین کوئی شے مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکے کے
درمیان این آیت کہ خلاصۂ کتاب و مرہم دلہای کباب و مستان شوق
را پیالۂ شراب ست چند کلمہ کم و بیش از تحقیق محققانہ خویش و از صحائف
کتابخانہ خود درج نمایند و کمترے سعی کردن دریغ نفرمایند دیگر ہمہ
بخیر ست و خیر خواہد بود انشاء اللہ تعالے —

جواب از ایشان بجانب درویشان

مخاطبات فرح آمیز و ملاطفات روح انگیز کہ از صوب صواب جالیجناب
شیخ الشیوخ صاحب الفیض والرسوخ بنافذ این رکیک الفہم و بطی الوہم
شرف اصدار یافتہ بوصل و وضوح پیوستہ کلمات مشائخ متشابہا

اند مارا و امثال مارا مقدور و میسور نیست که معانی آن مبانی را
احاطت و ادراک توانند نمود مگر بقدر فهم غبیۂ شما ازان معلوم گشته
مَنْ لَمْ یَصِلْ اِلیٰ هٰذَا الْمَقَامِ لَمْ یَعْرِفْ هٰذَا الْکَلَامَ
جو کوئی نہ پہنچا طرف اس مقام کے نہ پہچانا اس کلام کو۔
اگر حضور موفور السرور بکرم الله الشکور میسر و میسور شود مشافهہ مستفید
گردد و تسبیح که از فحوائے آیت کریمہ۔
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مِنْ حَیْثُ الظَّاهِرِ
اور نہین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد اسکی حیثیت ظاہر سے
مفسران و مذکران اہل یقین بحکم تشریح متین فہم کرده بیان فرموده اند
بعضے تسبیح حال مراد داشته اند که ہر چیزے ممکن که در عالم حادث است
بوجود محدث مجید و اجب الوجود موصوف بصفات کمال بلسان حال ناطق
است و بعضے تسبیح مقالی مراد داشته اند که ہر حادثے بتسبیح صانع موصوف
بصفات قدیمہ بلسان مقال مسبح است فاما ہر کس معلوم نمیکنند و نمے
شنود اِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ خاطر مطالعه عبارات شائقه و استعارات
مگر جس کو چاہے اللہ
دانسته مشتاق ملاقات فائض البرکات از حد بیرون است که این کلام از
اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ بوده است الله تعالے سایه ذات بابرکات
دیا گیا ہون جمیع کرنیوالی باتین
الی اخر الاوقات بر کافه مومنین و مومنات مظلّ و ممتد دارد آمین۔
پس بر حکم اختلاف مذکور اگر مسبح به لسان حال است گویند ہر موجود
بر وجود حق سبحانه دال است و اگر مسبح گویند ہر چیزے چنانکه بعضے مفسران
میگویند بلسان پس دلالت میکند بر حیات ہر شے عند الله این مقال و بنا

این شیٔ را با خالق پاک راز و بدرگاه خداوند افلاک نیازے هست۔
وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۔ رباعی
لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح انکی۔

دیدهٔ هوش بخواه ای شاهی	زانکه از سر راه گمراهی
بشنو قول رسول الٰهی	اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا هِیَ

می‌آرند که در پاے مبارک رسول الله صلی الله علیه وسلم آماس بود سنگے بر آتش گرم میکردند و بر پاے می‌نهادند سنگ به ننگ آمد و در حضرت حق بنالید فرمان شد که داد تو از دست خود بستانم تا در آن روز که بدندان مبارک رسول الله صلی الله علیه وسلم سنگ رسید و مجروح شدند همان سنگ بود که فرشتگان از او در لشکر کفار انداخته بودند چون خاصان درگاه و مقربان حضرت اله برین دقیقه راه و از حقیقت اشیا آگاه دارند ازین نوع آداب ایشان را آگاه میدارند قطعه

از رهِ خاص از مدد خاص خویش	فیض خداوند بخاصان نمود
از رهِ تکلیف باخلاص خویش	هیچ بدان ره نتوان راه برد

و نیز مے آرند از مهتر موسی علیه السلام که از سنگ جامه خواسته و گفت ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ (پتھر کپڑا میرا پتھر کپڑا میرا) و آنچنان بود که هر یکے قوم چون خوف لوم نبود برهنه غسل میکردند مهتر موسی علیه السلام جامه پیچیده باب می درآمد پس بدین که راه بے اکراه ایشان از تکلیف بری بود قوم بدگمان شدند مگر در تن مبارک او عیبے هست گفتند اِنَّهٗ آدَرُ یعنی آدَرُ و آنرا گفتند که عظیم الخصیتین باشد تا روزے مهتر موسی علیه السلام باب درآمده بود و جامه بر سنگ داشته سنگ بحکم فرمان در جریان آمد و

ازانجا کہ بود با جامہ بہم روان شد مہتر موسیٰ علیہ السلام بضرورت از آب برہنہ بیرون آمدند و از سنگ جامہ خواستند فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا
پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہا تھا

ہست در ہر شیٔ حیات ولیک	ہیچکس نیست زین دقیقہ اگاہ
آئینہ دل چو جان نمائے شود	بیرون آمد جان جان نمائی راہ

ونیز رسول علیہ السلام از کوہ آب خواستہ می آرند کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ در سفرے ہمراہ رسول علیہ السلام بود تشنگی بسوے غالب آمد حال خود باز نمود رسول علیہ السلام فرمود بدین کوہ برو و بگو کہ مرا رسول خدا پیش تو فرستادہ ہست آب دہ کوہ مسکین چون آب نداشت جواب داد و گفت ازان روز باز کہ این آیت فرود آمدہ ہست وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور ایندھن اس آگ کا آدمی اور پتھر
رہ بیچارہ من با ہم چندان گریستم کہ آب در من نماندہ ہست با رسول خدا بگو ہو دعا کنند تا از آتش دوزخ نجات یابم ابن مسعود رضی اللہ عنہ آمدہ و حال باز نمود رسول علیہ السلام در حق آن سنگ دست دعا برآورد حق سبحانہ تعالیٰ از آتش گردانیدہ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
تحقیق بعضے پتھروں سے البتہ وہ ہیں کہ بہتی ہیں ان
الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا
ندیاں اور تحقیق بعض اس سے البتہ وہ ہیں کہ پھٹتے ہیں پس نکلتا ہے اوس میں سے پانی اور تحقیق بعض
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ
اس میں البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر اللہ کے سے اور نہیں اللہ بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

در رہ خشیہ اگر سنگ بدینسان باشد	کمتر از سنگ بخشیہ چہ بد انسان باشد

از سنگہا سخت تر خارہ ہست اما نہ انچنانکہ آدمی ناہموارہ ہست پس چون معتبر

در عالم حقیقت نه رنگ اوست نه جنس هر که او دروی سخت ست دانی که
او باعتبار معانی سنگ ست نه انس قال النبی صلی اللہ علیہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ آورده اند که فردا کوه احد را بصورت
احد پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو
آدمی گردانند و با صدیقان حشر کنند و هم چنین بسیار را و میان را با آنکه گناه کرده
ودو نرخ ببرند

قطعه

چون فریقے در یمین باشد فریقے در یسار | با کلیم تا با کلیم فردا کنند در شمار
این گروه مصطفے باشد و اهل صفا
وین شیاطین انس باشد یا شیاطین بجار | منقول ست که پیش ازانکه در مسجد

مدینه منبر آراسته کنند حضرت مصطفے علیه و آله السلام بر ستون مسجد تکیه کرده
خطبه می گفت چون بمنبر شد ستون بآواز بلند بنالید و خواست که بترقد رسول
علیه و آله السلام از منبر فرود آمد و آنرا کناره گرفت ستون بر طریق خردگان
میگریست و دم میگرفت حضرت رسول علیه و آله وسلم اورا فرموده ای حنانه از
حضرت حق تعالے درخواست کردم که ترا نهال بهشت گرداند و نام آن چوب
حنانه بود و می آرند اگر رسول علیه و آله السلام اورا کنار نگرفتے از گریه باز ایستادی
وازناله باز نماندی

قطعه

هر که از عشق باخبر شد او ارود
خشک چوبے ست گرچه با خود برگ | زیستن آنکه خالی از عشق ست
زیستن صورت ست معنی مرگ | و می آرند که چون مهتر داود علیه السلام

زبور خواندی مرغان از هوا باز ایستادندی و وحوش از بیابان می آمدی
و آواز بشنوندی و هر برگ درختی که سبز بود زرد گشتی و زرد سبز گشتی و کوه ها

بموافقت او شیخ گفتندی و می آرند ممنون مجنون در مسجد وعظ می گفت
حاضران را استماع نیافت غفلت شان بر وی گران آمد رخ بجانب قندیل
های مسجد کرد و گفت با شما میگویم نفس پاک او در قندیلها اثر کرد همه بهم زدند

عشق باهمه و همه پرستی ده		ساقی یار بهم عشق ده و مستی ده
آگر از سر کار هستی ده		چون هستی تو طالب هر سیدا

و شیخ المجلس آماده است از شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمة الله علیه که ایشان در شهر
نیشاپور رفتند و خلق شهر همه تبرک کردند مگر درویشی بود او را امام محمد
گرامی گفتندی هرگاه که نام شیخ شنیدی لعنت کردی تا شیخ گرامی را آگهی
شد شیخ به پرسیدن او روان شدند حسن مودب خادم خانقاه یکی را برای
استکشاف مزاج او پیش فرستاد چون او شنید گفت او اینجا کجا می آید او را
گوئید در کلیسا برود این سخن شیخ را معلوم کردند شیخ فرمود ما را نفس پیری
پاس باید داشت و در کلیسا باید رفت صحنه جانب کلیسا روان کردند رافضی
در راه پرسید درین صحنه کیست گفتند ابو سعید او لعنت کرده یاران خواستند
که او را برنجانند شیخ بلطف فرمود زنهار او را کسی نرنجاند که او دین ما را باطل
میداند و لعنت بر باطل میکند رافضی خلق شیخ دید تائب شد پیشتر رفتند
روز یکشنبه بود ترسایان گرد آمده بودند صورت مریم پارسا و صورت
عیسی علیه السلام می پرستیدند بر شیخ گمان بردند شاید که در دین ما در آید
شیخ در کلیسا رفته و بر سر آن هر دو صورت ایستاده شد بعده رخ بجانب
مهتر عیسی علیه السلام کرد و این آیت خواند ءَ اَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ
کیا تو نے کہا تھا واسطے لوگوں کے

أَتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ۔

پکڑو مجھکو اور ماں میریکو دو خدا سواے اللہ کے

یعنی تو گفته مرا و مادر مرا بخداے پرستید اگر نگفته خدارا سجده کن بمجرد آنکه شیخ این سخن گفت هر دو صورت مستقبل قبله شدند و در سجده افتادند ترسایان چون کرامت شیخ معائنه کردند همه کلمه توحید گفتند و مسلمان شدند شیخ رخ بجانب یاران کرد و فرمود دیدید یا بیر بنفس پیرے کار کردم چه معائنه شد و این حکایت در خیر المجالس بتفصیل آورده

تسبیح بتان زمزمه عشق تو بود		مست شوقت بسوی بتخانه شدم

شیخ گرامی این همه بشنید و وان بر در شیخ رسید و عذر خواست و در تفسیر آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا آمده است قِيلَ يَا رَسُولَ

اسدن بیان کریگی زمین خبریں اپنی کہاگیا ای رسول

اللّٰهِ مَا أَخْبَارُهَا قَالَ تَشْهَدُ عَلَىٰ كُلِّ عَامِلٍ بِالْخَيْرِ

اللہ کے کیاہی بیان کرنا زمین کا فرمایا گواہی دیگی اوپر ہر عمل کرنیوالے بھلائی اور برائی کے

وَالشَّرِّ جاے بگوید و نام بگوید و وقت بگوید و زمین را ایں دار امتحان علم ست و هر که سخنے بگوید بداند لیکن بنگوید که فرمانش نیست فَرْدٌ

الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ پارهہاے زمین میان خود با یکدیگر

اور بیچ زمین کے قطعے ہیں پاس پاس۔

سخن آیند و جایگاه مومن نیکو کار بطاعت او بنازد و جایگاه کافر تباه کار بگناه او بنالد و در خبر ست که سجده گاه مومن چهل شبانه روز بروے بگرید و زمین بمرگ هر مرد مطیع و مرد عزیز بگرید و آسمان نیز آنانه اند

خشک شدن ہر گیاہ واز مردن غافل بے تمیز قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَا
بَکَتْ عَلَیْہِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ — فرمایا اللہ تعالے نے پس نہ رویا
اوپر ان کے آسمان اور زمین

در شرح تیسیر مالی آورده ہست چون ابوجہل علیہ اللعن از جہان رفت عکرمہ
رضی اللہ عنہ گفت مرا جای باید رفت کہ نام محمد نشنید و نشنود در جزیره رفت
ہمہ جانوران تری و خشکی را بنام محمد ذاکر یافت از آنجا باز در جزیره دیگر
خراب رفت آنجا ہمہ حجر و مدر را در کلمہ طیبہ گویا یافتہ روی از جہل برتافت
وگفت دروغ را چندان فروغ نبود مرا ہم پیش حضرت او باید رفت کہ غلغلہ
ذکر او در آسمان و زمین ہست قفل دلش بکشاد و بشرف اسلام مشرف شد

ای خشبی ہر چہ ہست ذاکر وان	نہ کہ در ذکر او ہمین تو توئی
بزبان ہا اگر شوی آگاه	از ہمہ خلق ذکر او شنوئی

در انیس الواعظین آمده ہست روزی موسیٰ علیہ السلام در بیابانے بذکر
خدا تعالے میگفت در خاطر مبارک او گذشتہ کہ درین بیابان خبر من اگر
دیگر ہم باشد در حال ہمہ وحوش وطیور ورجال غیب را فرمان شد کہ آواز
بذکر برآرند چنان غلغلہ خاست کہ آواز موسیٰ علیہ السلام محو شد مستغفر شد
و سر بسجده نہاد و گفت الہی فرو زمین ہم آواز ذکر بود فرمان شد اِضْرِبْ
عَصَاکَ عَلَی الْاَرْضِ عصا بر زمین زد و زمین بشگافت آب بیرون آمد
مار عصا اپنا اوپر زمین کے ۔ فرمان شد عصا بر آب زن از ان آب سنگے پیدا
بیرون آمد فرمان شد بر سنگ عصا زن کرمے سبز بیرون آمد و ذکر
مے گفت موسیٰ علیہ السلام پرسید ای کرم چند گاه ہست کہ ترا حق سبحانہ تعالے

آفریدہ است گفت سیصد سال گفت درین سیصد سال کار تو چیست گفت [illegible]
کار دیگر کار کدام فضل است کہ شب و روز در پا داویم ای موسی دو بار آب
بر من عرض میکنند نمیخورم از خوف آنکہ نباید کہ لوک در آب کنم و عزرائیل
در رسد این بگفت و در سنگ شد و سنگ در آب رفت و آب در زمین نا
پدید شد در روضۂ زندوسیہ مسطور است قَالَ رَحِمَهُ اللهُ وَسَمِعْتُ
کہا رحم کرے اسکو اللہ اور سنا مین نے
اَبَا الْفَضْلِ مُحَمَّدَ ابْنَ نَعِيْمِ الْكَتَّانِيَّ او گفت کہ دیدم من
ابو الفضل محمد بیٹے نعیم کتانی کو
در بعضے از کنار دریا صیادے را کہ ماہی میگرفت و دختر کے برابر او داشت
ہر ماہی کہ صید میکرد و سوے دختر انداختے و دختر در رو ماہی میدید و بدریا
باز می انداخت پدرش گفت ای دختر من بگان ماہی بہ مشقت صید میکنم
و تو آنرا بدریا می اندازی دختر گفت چون ہمی شنوم کہ ماہی اللہ اللہ میگوید
فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُعَذِّبَ شَيْئًا يَقُوْلُ اَللهُ اَللهُ
پس نہین دوست رکھتا ہون یہ کہ عذاب کرون نہین ایک چیز کو کہ کہے اللہ اللہ
و معدن المعانی آوردہ است بزرگی در راہ میگذشت آواز بانگ نماز شنید و ہیچ
اجابت نکرد و پیشتر شد سگے بانگ بکرد گفت جل جلالہ و عم نوالہ پرسیدند
ما سبب چیست گفت موذن در غفلت بود از ان غفلتم آمد و سگ بیشک [illegible]
کہ ہر چند ایرا یاد میکند اورا اجابت کردم سگ کہ یاد تو کند [illegible]
سگ مردم است + ور کند یاد تو مردم از غفلت سگ است + در خزانۂ جلالی از
لعین العلم آوردہ است کہ اگر طفل تنگ نباید کہ گریست لا تبکوا [illegible] گریہ [illegible]

هر آینه حق است وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو حمد اسکے کی

رحمت بر قائلے باد که گفت	ای گریهٔ طفل بی گناه از غم تو
ای نعرهٔ پیر خانقاه از غم تو	وی نالهٔ مرغ صبحگاه از غم تو
آه از غم تو هزار آه از غم تو	در گلستان شیخ سعدی رحمة الله علیه

آمده است **حکایت** یاد دارم شبی با کاروانی همه شب رفته بودم سحر در کنار بیشه خفته شوریده در سفر همراه من بود نعره بزد و راه بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز روشن شد گفتمش آنچه حالت بود گفت بلبلان از درخت بناله درآمده و کبکان در کوه و غوکان در آب و بهائم در بیشه اندیشه کردم از مروت نباشد همه در تسبیح و من بخواب غفلت رفته

دوش مرغی بصبح می نالید	عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش
گفتم این شرط آدمیت نیست	مرغ تسبیح خوان و من خاموش

در انیس الواعظین آمده است ای مومن کمتر از غوک مباش بشنو که در حق او پیغمبر علیه و آله السلام پیغمبر ما فرمود قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقْتُلُوا الضِّفْدَعَ فَإِنَّهُ كَثِيرُ التَّسْبِيحِ
فرمایا اوپر اسکے سلام مت قتل کرو مینڈک کو پس تحقیق وہ بہت تسبیح

و نیز آمده است که اگر بر مومنان غفلت غالب نبود در حق ایشان از اقتضاء تکرار و نصرت اُذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

فصل دوم در قدم داشتن براه و بکثرت کوشیدن ذکر حضرت الله

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ

فرمایا اللہ تعالے نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالے کو

ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام۔

نگارندۂ پاک بیچون و دارندۂ افلاک بے ستون ہے کام در کلام کریم قرآن عظیم میفرماید ای گزیدگان با آگاہ و ای مخلصان اہل انتباہ و ای مومنان و دینداران و ای گزیدگان حضرت کردگار یاد کنید مر خدا تعالے را یاد کردنی بسیار و دارید زبانہا و زنہار و بکار و غافل نشوید از ذکر اللہ و بپاکی یاد کنید او را گاہ بیگاہ تا آئینۂ دل بحب و حرص دنیا زنگین نکنید محجوب و بی نور نشود و صفا و نکار آن بسرور فانی و بعز و رلایعنی وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر فائدہ مندی غرور کی

منفعل نشود و دور نگردد و بتوجہ تام صلے الدوام در یاد مولا کہ ہر چہ جز اوست فراموشی اولیٰ بپاکی دل بکوشید و شراب شوق محبت بنوشید و شما ای ذاکران قدر ندارا آذکر کم اگر دانید قرار و آرام بے یاد او بر خود حرام گردانید و گردن در کمند غفلت و سہو و فراموشی اسیر نکنید تا چندے ندا م۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

آیا نہ آیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے اللہ کے

در گوش کنید تا عالم غفلت و فراموشی را فراموش کنید و لا تنسوا اللہ را در یا نیابید و مستقلہ ذکر و استغفار بر آئینۂ دل جاے دارید پس اینجا باید دانست کہ بکثرت ذکر آئینۂ دل پاک نشود و بہیچ رنگ بیزنگ نگردد۔

وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللَّهِ

اور فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکی کو سلام و اسطے ہر چیز کے صفائی کرنیوالی چیز ہے اور صفائی دل یاد الٰہی ہے

و نیز باید دانست کہ صلاح و فساد تن در صلاح و فساد دل ست۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَلَا إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام خبردار ہو تحقیق بیچ بدن کے البتہ گوشت کا ٹکڑا

إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ بِصَلَاحِهَا وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ

مراد دل ہے جس وقت کہ سنور گیا سنور گیا تمام بدن ساتھ سنورنے اسکے کے اور جس وقت بگڑ گیا بگڑ گیا

بِفَسَادِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

ساتھ بگڑنے اسکے کے تمام بدن خبردار ہو اور وہ دل ہے۔

و این معنی نیز باید دانست کہ ہر دل را صحتی و مرضے و موتے و حیاتے ہست

پس حیات تن از حیات دل معتبر ست کہ اصل ست و مقصود حیات دل ذاکر است

کہ در عدم ست جملہ وجود عَلَى مَا يُشِيرُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ

اوپر اس چیز کے کہ اشارت کرتی ہے طرف اسکے حدیث

تن خفتہ و زندہ دل زبیر گل		بہ از جای بسے زندہ مردہ دل

در موت و حیات دل را بزمین تشبیہ میکنند چنانکہ زمین را حقیقت موت است

و موت او ہمین خالی بودن اوست از نفع ہمچنین دلے کہ از کثرت حب شہوات

و شغل ملاہی محجوب از حضرت الٰہی در خلاف و معصیت بگمراہی رنگ گرفتہ

و تباہی پذیرفتہ ست حیات او ملمات باشد بزرگان گفتہ اند ہر دل کہ غم

دنیا در وے جائے یافتہ خرابش کردہ وَلَيْسَ لِلْخَرَابِ خَرَاجٌ

اور نہیں اوپر ویرانے کے محصول

پس چنانکہ زمین خراب را مردہ گویند ہم چنین ہر دل کہ بہ ہموم و غموم خراب باشد

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ درویشان آنرا پژمرده نامند صدق الله
پس نہیں ہی اللہ سی بیچ کسی چیز کے

کہ این گروہ مرده درون اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ
مردی ہین نہین زندے اور نہین معلوم کرتے

و مومن را باید ہمیشہ پرہیز نماید از انچہ سختی بدل پدید آید در زاہدی مسطور ست
قَسْوَةُ الْقُلُوبِ مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ طُولُ الْاَمَلِ فِي نِسْيَانِ
سختی دلون کی تین چیزون سی درازی آرزو کی اور بہولنا
الذِّكْرِ وَكَثْرَةُ الشَّهَوَاتِ در عوارف مسطور ست
یاد اللہ کا اور کثرت خواہشون کی
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَوْتُ الْقَلْبِ مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ
کہا محمد بیٹے علی نے مرنا دل کا خواہشون نفس سے ہے۔
پس چنانچہ سختی و تاریکی دل کہ عبارت از موت اوست از فوت کردن
فرصت با نا در امید دراز و نسیان ذکر و اتیان شہوت بے فکر مے افزاید
ہمچنین صفا و ذکا و قلب کہ حیات اوست جز بکثرت ذکر حاصل نباید
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ در تفسیر جلالی آورده
فرمایا اللہ تعالے نے کیا جو شخص کہ تہا مرده پس جلایا ہم نے اسکو
اَوْ كَانَ مَيْتًا يَعْنِي بِكَثْرَةِ شُغْلِ الدُّنْيَا فَاَحْيَيْنَاهُ يَعْنِي بِذِكْرِ الْمَوْلٰى
کیا جو شخص کہ تہا مرده یعنی ساتہ کثرت کام دنیا کے پس جلایا ہم نے اسکو یعنی ساتہ ذکر مولا کے
و نیز باید دانست کہ چون دل بمتابعت ہوای نفسانی و حب و حرص جیفہ دنیاوی
و غفلت و نسیان و خلاف و عصیان گرفتار آید آن علامت غلبہ شیطان باشد

کہ شیطان بران دل غالب آمدہ بود کما قال اللہ تعالیٰ استحوذ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غالب آیا ہے
علیہم الشیطان فانسٰھم ذکر اللہ
اوپر انکے شیطان پس بھلا دیا انکو یاد اللہ کے تئیں۔
یعنی شیطان بوسوسہ خود غلبہ کردہ است بر ایشان پس فراموش کنانیدہ
ست ایشانرا یاد کردن خدا تعالے در مدارک آمدہ است۔
قال شاہ شجاع الکرمانی علامۃ استحواذ
فرمایا شاہ شجاع کرمانی نے نشانی غالب آنے
الشیطان علی العبد ان یشغلہ بعمارۃ ظاھرہ
شیطان کے اوپر بندہ کے یہ کہ مشغول کرتا ہے اسکو ساتھ آبادی ظاہر کو
من الماکل والملابس ویشغل قلبہ عن
کہانے اور پہننے سے اور مشغول کرتا ہے دل اسکا فکر
التفکر فی الاء اللہ ونعمائہ والقیام بشکرھا
کرنے سے بیچ نعمتوں اللہ کے اور نعمتوں اسکے کی اور باز رکہتا ہے قائم ہونیسے ساتھ شکر
ویشغل لسانہ عن ذکر ربہ بالکذب والبھتان
اسکے کے اور مشغول کرتا ہے زبان اسکے یاد رب اسکے سے ساتھ جہوٹ اور طوفان کے
ویشغل قلبہ عن التفکر والمراقبۃ بتدبیر الدنیا
اور مشغول کرتا ہے دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے ساتھ تدبیر دنیا کے
جمیعًا پس تا دل بنور معمور نگردد این غلبہ شیطان دور نشود
انتھی۔

و در عوارف مسطور ست وللذکر توریة الشیطان
اور واسطے ذکر کے ڈرتا ہے آتش سے شیطان
کاتقاء احدنا النار وقد ورد فی الخبر ان
جیسے بچنا ایک ہمارے کا آگ سے اور تحقیق وارد ہوا ہے بیچ حدیث کے کہ
الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر
شیطان منہ لگائے ہے اوپر دل بیٹے آدم کے پس جب یاد کیا
اللہ تعالی تولی وخنس فاذا غفل التقم قلبہ
اللہ تعالے کو پیٹھ پھیری اور ہٹ گیا پس جب غافل ہوتا ہے نگلجاتا ہے دل
فحدثہ ومناہ وقال اللہ تعالی ومن یعش عن
اسکے کو پس بات کرتا ہے ساتھ آرزو دلاتا ہے اسکو اور فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی روگردانی کرے
ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین
یاد اللہ کی سے مقرر کرتے ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین
در ہدایہ آمدہ ست فیہ اشارۃ علی ان من داوم علیہ
بیچ اس قول خدا کے اشارہ ہے اوپر اسکے جس نے ہمیشگی کی
لم یقربہ الشیطان اما بودن شیطان قرین بر عموم است
اوپر ذکر کے نہیں نزدیک ہوتا اسکے شیطان۔
و تسلیط او بر کسے ست کہ از ذکر حق دور و محروم ست در مشارق آمدہ
بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ از متفق
قال علیہ وآلہ السلام ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام نہیں کوئی تم میں سے مگر تحقیق مقرر کیا گیا ساتھ اسکے ہمنشین

مِّنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَةٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ
ایک جن سے اور ایک ہمنشین فرشتے سے کہا صحابہ نے تمکو بھی اے رسول
اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا
خدا کے کہا مجھکو بھی ولیکن اللہ نے مدد دے مجھکو اوپر اسکے پس اسلام لایا
يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ در شرح آورده است اَسْلَمَ رُوِيَ بِضَمِّ الْمِيْمِ اَيْ اَسْلَمُ
پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ نیکی کے سلامت رہتا ہوں ساتھ پیش میم کے یعنی سلامت
اَنَا مِنْهُ وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَهُوَ الْاَصَحُّ اَيْ اَسْلَمَ اَيْ صَارَ
ہوں اس جن سے ہیں اور روایت کیا ساتھ زبر کے ہے اور وہ بہت صحیح زیادہ ہے یعنی اسلام لایا وہ جن یعنی ہوگیا
مُسْلِمًا اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ مَلَكًا وَشَيْطَانًا
مسلمان یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ ساتھ ہر آدمی کے ایک فرشتہ ہے اور ایک جن ہے

می آرند دو دیو را با یکدیگر ملاقات شد یکے ایشان فربہ بود و دیگر لاغر فربہ مر
لاغر را پرسید از چہ سبب لاغری گفت مردے کہ من بروے نامزد ام او دائم در یاد
حق سبحانہ مے باشد و در خوردن و نوشیدن و خفتن و پوشیدن ہمہ بسم اللہ
میگوید و من از وے گریزان مے باشم پس او پرسید کہ فربہی تو از چیست
گفت شخصے کہ مرا بروے مسلط کردند ہرگز از زبان وے یاد حق نمیرود و در ہیچ
فعل بسم اللہ نمیگوید و من با وے شریک میشوم از ان فربہم پس ازینجا ست
اگر دمے بے یاد حق و ساعتے بے توجہ تام از دوستان خدا رود آنرا در حیات
نشمارند و خود را دران دم مردہ پندارند کہ در خبرست کہ چون مخلصے را ساعتے
و یا دمے بے یاد حق تعالے بگذرد در ملک و ملکوت آواز در دہند کہ فلان از جہان رفت
خواجہ حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ را مے آرند کہ با ذکر حق چنان انس گرفتہ بود کہ

یکدم بے یاد حق از وی نرفتے و قدمی بے توجہ بر نگرفتے وقتی دو کس از شہرے قصد دیدن او کردند چون در شہر رسیدند گریہ در دکان بیافت کہ حسن مرد ایشان از سخن گریہ گریہ کردند و متحیر ماندند و کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

تحقیق ہم ہیں واسطے اللہ کو اور طرف اسکی رجوع کرنیوالے

بر زبان راندند و گفتند اگر ملاقات آن بزرگ بحکم آنکہ نصیب نبود میسر نشد بارے بزیارت قبر او مشرف شویم قصد خانقاہ کردند رسیدند و خواجہ را بسلامت دیدند از حیرت بیہوش گشتند خواجہ استکشاف حال ایشان کردند ماجرا نقل کردند خواجہ بگریست و گفت بر من ساعتی بی یاد حق سبحانہ گذشتہ نداء در دادند کہ حسن نماند شاید کہ این سخن در گوش آن گریہ ہم افتادہ باشد۔

در خزانہ جلالی آوردہ است ہر کہ لحظہ از یاد حق تعالی غائب باشد در آندم خلل در ایمان باشد وَ لِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ٥

اور واسطے اللہ کے ہی خوبی اسکی جسنے کہا۔

ہر آن کو غافل از وی یکزمان است	در آندم کافر است اما نہان است
اگر غفلت پیوستہ باشد	در اسلام بروی بستہ باشد
شنودم کہ بخشش او بی حد و گناہم	کہ من غائب شدن طاقت ندارم

چون غافل بودن از ذکر بمنزلہ مرگست نزدیک درویشان و تائب گشتن دل بذکر است و ذکر ثابت و شکستہ حیات ایشان پس مومن باید کہ خود را بتحصیل [illegible] تا از موت سہو و نسیان مردار شدن نپسندد ٥

[illegible] زندہ است ولیک	ز طبیب عشق طبیب زندگانی
[illegible] غافل اندر وی	فکانما الاموات بل لا یشعرون

وَاللّٰهُ فِیْ غَفْلَۃٍ عَظِیْمَۃٍ مِنَ الْمَوْتِ مَعَ ذُنُوْبٍ قَدْ اَحَاطَتْ
قسم ہو خدا کی بیچ غفلت بڑی کے موت سے ساتھ گناہوں کے تحقیق احاطہ کیا

بِیْ وَاَجَلٍ یُسْرِعُ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ عُمْرِیْ
ساتھ میرے اور موت شتابی کرتی ہے ہر دن بیچ عمر میری کے

در معدن المعانی آمدہ است کہ خواجہ واسطی را از ذکر پرسیدند کہ چیست گفت
ذکر بیرون آمدنست از میدان غفلت بہ صحرا مشاہدہ بر غلبۂ خوف وشدۂ حب
قَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ کَفٰی بِاللّٰہِ مُحِبًّا وَ بِالْقُرْاٰنِ مُوْنِسًا
فرمایا فضیل بیٹے عیاض نے کفایت ہے اللہ دوست اور قرآن شریف غمخوار

وَ بِالْمَوْتِ وَاعِظًا۔
اور موت نصیحت کرنے والی۔

ومومن چنانچہ از شیاطین جن ہوشیار باشد ہمچنان از شیاطین انس نیز باید
کہ بگریزد و از صحبت شان پرہیزد و در تفسیر الجلیس آوردہ است شیاطین انس
آنانند کہ از ذکر خدا باز دارند وہر کہ از ذکر خدا باز ماند شیطان برے مسلط گردد
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رحمن سے موکل کرتے

لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ در تفسیر آمدہ است۔
ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہم نشین ہے۔

وَمَنْ یَّعْشُ اَیْ یَتَعَامٰی اَیْ یَعْرِفُ اَنَّہُ الْحَقُّ وَھُوَ یَتَجَاھَلُ
اور جو کوئی منھ پھیرے یعنی اندھا ہووے یعنی پہچانے کہ یہ حق ہے اور وہ نادان ہووے
نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا قَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُسَلِّطُ

تعیینات کرتے ہین واسطے اسکے شیطان فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کہ غالب ہے ہیں
عَلَيْهِ فَهُوَ مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى الْمَعَاصِي
اوپر اسکے پس وہ ساتھ اسکی ہو بیچ دنیا کی اور آخرت کے برانگیختہ کرتا ہے اسکو اوپر گناہون کے
پارسی آن باشد ہر کہ روے بگرداند از یاد حق سبحانہ تعالے بر وے دیوے
بگمارد کہ در دنیا و دوزخ قرین او باشد و شیطان ہر چند کہ بر ہر یکے موکل است
چنانکہ در ذکر رفتہ اما اینجا بر طریق یار و برادر میگردد و
الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ
پناہ ہو اللہ کی فرمایا اللہ تعالے نے اور بہائی انکے کہینچتے ہین انکو بیچ گمراہی کے
یعنی آنانکہ حق تعالے را یاد نکنند بکشند ایشانرا برادران شان در بیراہے
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ
اور فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے
پس از شیاطین انس کہ اخوان شیاطین جن اند و خویشان یعنی در بیراہ
کردن مردمانند نظیر ایشان ہم باید گریخت و خاک بر سر ایشان باید رفت کہ صحبت
ایشان زہر قاتل ست و در دے بے دوا است
وَقَالَ السَّمَّاكُ كَتَبَ إِلَيْنَا صَاحِبٌ لَنَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
اور کہا سماک نے لکہا طرف ہمارے مصاحب ہمارے نے لیکن بعد حمد و نعت کے پس تحقیق
النَّاسَ كَانُوا دَوَاءً فَأَصْبَحُوا دَاءً لَا يُقْبَلُ الدَّوَاءُ فَفِرَّ
لوگ تہے دوا میری پس ہو گئے وہ مرض کہ نہین قبول کرتا دوا کو پس بہاگ
مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَاتَّخِذِ اللّٰهَ مُؤْنِسًا چنانچہ گفتہ
ان سے جیسا بہاگنا تیرا شیر سے ہے اور پکڑ اللہ کو غمخوار۔

تا توام یار شوی من نکنم یار دگر | گوشۂ گیرم و درون گوشہ نہم کار دگر
یار تا یار ہم شو و یار ابعالم کار نیست | در پے سودا کش ترک عالم و شو

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْعَافِیَةُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا
فرمایا اوپر آنکے اور آل آنکے کو سلام تندرستی دس جزو ہین تو ان مین سے نو
فِی الصَّمْتِ اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْجُزْءُ الْعَاشِرُ تَرْکُ
چپکے رہنے کے مگر یاد اللہ تعالے کے اور جزو دسوان چھوڑ دینا
مُجَالَسَةِ السُّفَهَاءِ۔
ہمنشینی احمقون کے ہے۔

بزرگے گفتہ است کہ سلامتی را رسول علیہ وآلہ السلام دہ جزو فرمودہ اند
نہ جزو در خاموشی و یکجزو در عزلت اما بہترین اجزا جز عزلت است مرید صادق
را سر ہمہ سعادتہا بعد تلقین صحبت مرشد کامل است و با عزلت کہ گفتہ اند
تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ خواجہ فضیل عیاض گفتہ است۔
مَنْ خَالَطَ النَّاسَ لَا یَسْلَمُ مِنْ اَحَدِ الشَّیْئَیْنِ اِمَّا
جو کوئی آمیزش کرے لوگون سے سلامت نرہیگا ایک دو چیزون سے یا
اَنْ یَخُوضَ مَعَهُمْ اِذَا خَاضُوْا فِی الْبَاطِلِ اَوْ یَسْکُتُ
رغبت کرے ساتھ آنکے جب رغبت کرین بیچ باطل کے یا چپکا رہے جب
اِذَا رَاٰی مُنْکَرًا فَیَاْثَمُ
دیکھے خلاف شرع پس گناہگار ہووے۔

فوائد عزلت بسیار بیشتر از ہزار بلکہ بیرون از شمار است اما اینجا اگر کسی گوید
اَلشَّیْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ۔

شیطان ساتھ اکیلے کے ہو اور وہ شیطان دو شخص سے دور زیادہ ہو۔

جواب او آن ست کہ بذکر حق مشغول باشد و بر مشغولی حق انس گیرد میان اپنے ہمنشین او کہ بود فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ ہمنشین او باشد بشنو کہ حق تعالیٰ چہ مے فرماید اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ

مین ہمنشین ہون اسکا کہ یاد کرے مجھکو۔

اینجا کجا گنجد شیطان اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ۔

تحقیق بندے میرے نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ۔

تا زیانہ اوست یعنی لطف حق ست کہ شانرا در حمایت مے آرد و شر او را از ایشان دور میدارد آوردہ اند کہ وحی کرد حق تعالیٰ موسے علیہ السلام را کہ اے موسیٰ من میخواہم کہ با تو جلیس شوم و با تو سخن گویم چون موسے علیہ السلام بشنید برخاست و بتعظیم بنشست حق تعالیٰ بروے وحی کرد اے موسے چون تو مرا یاد کردی بدرستی کہ تو با من جلیس شدی اما پیش از تلقین مرید صادق را مرشد کامل در خدمت ظاہری باید کہ بیازماید و بذکر ہم صحبت نماید تا بخدمت قدر استقامت معلوم شود و دل بدان ذکر چون منور گردد و بنور وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا پر نور و معمور شود

اور چمکیگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔

ہر آئینہ چون کثافت و قساوۃ از دل برخیزد و رقت لینت و خوف حق در باطن پدید آید کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال کھڑے ہوتی ہین قرآن سے

جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ

کھال پر انکے جو ڈرتے ہین رب اپنے سے پھر نرم ہوتے ہین چمڑے اُن کے

وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ط

اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

آنگاہ مومن مومن حقیقی باشد و حقیقت ایمان آنجا ظاہر گردد۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے وہی ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل اُنکے

وانما برائے حصر ست وازین مومنان مومنان کامل مراد اند۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے کامل ہین انسان ہین۔

یعنی ہر آئینہ مومنان کامل آنانند کہ چون یاد کردہ شود حق تعالے

بہ نزد شان یعنی بجو بند شان **اِتَّقُوا اللّٰہ** بترسند دلہاء ایشان بخلاف

دلہاے کافران و منافقان کہ ایشانرا از یاد حق تعالے قساوت دیگر

در دل پیدا آید **كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ**

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس واے ہے واسطے اُنکے جنکے دل سخت ہین

قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ در مدارک گفتہ است **أَيْ مِنْ**

یاد اللہ کی سے یعنی سبب

أَجْلِ ذِكْرِ اللَّهِ أَيْ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَآيَاتُهُ عِنْدَهُمْ

یاد اللہ کی سے اور جب یاد کیا جاوے اللہ اور آیتین اُسکی نزدیک اُنکے

زَادَتْ قُلُوبُهُمْ قَسَاوَةً كَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَزَادَتْهُمْ

زیادہ ہوتے ہین دل اُنکے سختی مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس زیادہ ہوتے ہین

رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا قِیْلَ لَهٗ
ناپاکی ہین طرف ناپاکی اپنی کے فرمایا اللہ تعالے نے اور جب کہا جاتا ہو واسطے اُسکے ڈر اللہ
اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ط
پکڑتی ہی یعنی غرور سے قبول نہین کرتا ہو اسکی عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہو اسکو دوزخ۔
در زاہدی آوردہ است کہ اگر منافقے را گویند اِتَّقِ اللّٰهَ کبر
خویش بگیرد پس بندہ است او را دوزخ و بد بستر نیست۔
فَاِذَا قِیْلَ لَكَ اتَّقِ اللّٰهَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پس جب کہا جاوے تجکو ڈر اللہ سے تو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ۔
و نیز آوردہ است کہ مروی مر عمر بن الخطاب را رضی اللہ عنہ بگفت اتَّقِ اللّٰهَ
عمر در سجدہ رفت و گفت اینقدر استطاعت نیست مے آرند چون آیت
اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ نازل شد بر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
گران آمد بعد ازان این آیت فرود آمد فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
پس ڈرو اللہ سے جسقدر قدرت رکھو۔
بعضے میگویند این آیت ناسخ است و بعضی میگویند مبین یعنی تقوٰی ازینجا قدر
استطاعت است و در روضۃ زندوستی مسطور است۔
قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ حَامِدٍ اللَّبِسَوِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ سُئِلَ
فرمایا شیخ ابو حامد لبسوی نے رحم کرے اُسپر اللہ اور تحقیق پوچھا گیا
عَنِ الْمُتَّقِیْ قَالَ مَنْ قَدَرَ حَتّٰی قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصَلّٰی
متقی سے کہا جسنے قدرت پائی یہانتک کہ کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نماز پڑھی
صَلٰوةَ الْخَمْسِ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا وَذَكَرَ اللّٰهَ فِیْ

نمازین پانچون ہیچ وقتون آسکے کے اور یاد کیا اللہ کو بیچ فراغت اور تنگی کے

السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ فَهُوَ مُتَّقِیٌ ـ آوردند کہ ابو یزید بسطامی

پس وہ متقی ہے

این آیت شنید یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

جس دن اکٹھا کرین گے متقیون کو طرف رحمن کے بطریق مہمانی

نعرہ زد و گفت کَیْفَ یُحْشَرُ اِلَیْهِ مَنْ هُوَ جَلِیْسُهٗ

کیونکہ حشر کیا جاوے طرف اسکی وہ شخص کہ وہ ہم نشین اسکا ہے

دیگرے شنید گفت مِنْ اِسْمِ الْجَبَّارِ اِلٰی اِسْمِ الرَّحْمٰنِ

اسم جبار کے سے طرف اسم رحمن کے

یعنی متقی از ہیبت جبار پرہیزگار است وَاِلَی الرَّحْمٰنِ اشارت

بکمال انس حضرت کردگار است و ذکر متقی ذکر ہیبت است کہ اثر ذکر

سر گوید و در عوارف مسطور است فَبِالتَّقْوٰی وَجَبَ خَالِصُ

پس ساتھ پرہیزگاری کے پیدا ہونا خالص

الذِّکْرِ وَبِهَا یُفْتَحُ بَابُهٗ

ذکر کا ہے اور ساتھ پرہیزگاری کی کھلتا ہے دروازہ ذکر کا

یعنی ذکر خالص از تقوی سے پیدا آید و باب ذکر از تقوی بکشاید و نیز

آوردہ است کہ تقوی اولا در ظاہر سرایت کند و جوارح را از مکروہات

و فضولات و مالایعنی نگاہ دارد و حمایت ظاہر کند

ثُمَّ یَنْتَقِلُ تَقْوَاہُ اِلٰی بَاطِنِهٖ وَیُطَهِّرُ الْبَاطِنَ وَیُقَیِّدُهٗ

پھر روان ہوتی ہے پرہیزگاری طرف باطن اسکے کے اور پاک کرتی ہے باطن کو اور قید کرتی ہے

عَنِ الْمَكَارِهِ ثُمَّ مِنَ الْفُضُولِ حَتَّى يَتَّقِيَ حَدِيثَ
باطن کو برائیون سے پھر زیادتیون سے یہانتک بچاتی ہو بات کرنے نفس سے
النَّفْسِ قَالَ سَهْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَسْوَءُ الْمَعَاصِي
کہا سہیل بیٹے عبداللہ نے بدترین گناہون مین بات کرنے نفس کے سے
حَدِيثُ النَّفْسِ ـ

پس چون متقی ذاکر را خانۂ دل بکثرت ذکر از ماسوی اللہ پاک شود ہر آئینہ بیت اللہ گردد و در جنب عظمت وجلال حقیقی ہیچ چیز را شرف نماند و ہیچ چیز و ہیچکس نشناسد و ہمہ را پس پشت اندازد و بخود نیز نہ پردازد ؎

مستغرق ذکر آن چنانم		از ہستی خویش شد فراموش

طالب دوست برین صفت باید تا در ستودگان حضرت حق درآید
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
فرمایا اللہ تعالےٰ نے غافل نہین کرتے آن بندونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ
اَيْ لَا يَشْغَلُهُمْ تِجَارَةٌ فِي السَّفَرِ وَلَا بَيْعٌ فِي الْحَضَرِ
کے سے یعنی باز رکھتے انکو سوداگری بیچ سفر کے اور نہ بیچنا بیچ شہر کے
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَيْ بِلِسَانٍ وَّقَلْبٍ
یاد اللہ کے سے ای ساتہ زبان کے اور دل کے

در عوارف آمدہ است گفت ذوالنون مصری دیدم من عورتے را نزدیک شام پرسیدم از کجا تو آئی گفت از نزدیک توے
تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
دور ہوتی ہین کروٹین انکی خوابگاہ سے پکارتے ہین رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے

باز پرسیدم کجا خواہی رفت گفت اِلیٰ رِجَالٍ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ
طرف مردون کی کہ باز نہین رکھتی انکو
وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ گفتم چیزے از صفت ایشان بگوی
سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شعرا انشا کرد و گفت ـ شعر
قَوْمٌ هُمُومُهُمْ بِاللّٰهِ قَدْ عُلِّقَتْ + فَمَا
لوگ ہاں کہ ہمتین اُن کے ساتھ اللہ کے تحقیق متعلق ہین
لَهُمْ هِمَمٌ تَسْمُو اِلیٰ اَحَدٍ + فَطَلَبُ الْقَوْمِ سَيِّدُهُمْ
پس نہین واسطے انکے ہمتین کہ متعلق ہون طرف کسیکو پس طلب کیا قوم نے سردار اپنے
وَمَوْلَاهُمْ + يَا حُسْنَ مَطْلَبِهِمْ لِلْوَاحِدِ الصَّمَدِ + و در روضۂ
کو اور مولیٰ اپنے کو کیا ہی اچھا ہو طلب کرنا ایک مقصود کو
زنادوسیہ مسطور ست عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
شہر بن حوشب سے رضی ہو اللہ اس سے اسماء
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے درود بھیجے اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ
اوپر انکے اور سلام جمع کیے جاوینگے پہلے اور پچھلے لوگ پس پکاریگا فرشتہ
يُسْمِعُ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ
پکاریگا سنینگے خلائق تمام البتہ جانینگے مجمع کے لوگ کون
اَوْلیٰ بِالْكَرَمِ ثُمَّ يُنَادِيْ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ

لائق زیادہ ہو ساتھ بخشش کے پھر پکاریگا کہاں ہیں وہ لوگ کہ تھے یکسو کرتے

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

تھی کروٹیں اپنی خوابگاہ سے پکارتے تھے رب اپنے کو ڈر سے اور

وَّطَمَعًا الاية فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُنَادِي

لالچ سے تا آخر آیت پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر پکاریگا

فَيَقُولُ لِيَقُمِ الَّذِينَ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ

پس کہیگا چاہیے کہ کھڑے ہوں وہ لوگ کہ نہیں باز رکھتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا سے

ذِكْرِ اللّٰهِ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُحَاسَبُ سَائِرُ

یاد اللہ کی سے پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا تمام لوگوں سے

النَّاسِ وطالب ذاکر باید کہ نہ در شب خوابش بود نہ در روز آرام صفت

قومے کہ در ذکر رفتہ اند علے الدوام از خلق مشوش باشد و در پناہ انس

بذکر حق ہم بذکر حق آویختہ بود و ہر مطلوبے و محبوبے کہ ہست

مِمَّا يَجْمَعُ بِهِ يَفْرَحُ

اُس چیز سے کہ جمع کیا جاتا ہے اور ساتھ اُسکے خوش ہوتا ہے۔

از دامن ریزد و آزاد لطلب مراد بر پاے استقامت خیزد۔

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ٭ رحمه الله من قال

کہ اللہ پھر چھوڑ دے انکو بیچ فکر اپنی کے بازی کریں رحم کرے اسکو اللہ جسنے کہا

٥ چو داری مونس حق پو کل ہو اللہ
باہر کہ انس گیری زو سوختہ شوی

خطے در کشش بگرد ماسوے اللہ
بنگر کہ انس ہیبت مصحف نہ آتش است

منقول ست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ او گفت کہ ربیع بن ابی

رشید را گفتند چرا با ما نشینی و در سخن نیائی گفت من هم چو شما
نیستم لان لو فارقنی ذکر الموت ساعة
واسطے اسکے کہ اگر جدائی کرے مجھ سے یاد موت کی ایک دم البتہ
لخشیت ان یفسد علی قلبی و بخلوت و انقطاع و انزوا
ڈرتا ہون یہ کہ فنا و آوے اوپر دل میرے کے۔
مع الطبعت نماید تا آنز مانکہ خلوت در انجمن حاصل آید اما مرید بے تلقین نیز
اگر صادق ست و صاحب یقین در سایۂ مرشد کامل هم در مجلس و حضور
مرشد این معامله باشد که خلوت در انجمن بیند و لبعد تلقین هم نا مبتدیا
همین حکم دارد و منتهی مستقل بنفسه ست او در نیحالت اکثر باشد بلکه دوام
چنانکه بدل او هیچ چیز و هیچکس را راه نبود هرچند که با همه باشد بے همه بود
نظم را بعه عدویه در عوارف مسطور ست ؎
انی جعلتک فی الفؤاد محدثی + و ابحت جسمی لمن
تحقیق کیا مینے تجکو بیچ دل کے بات کرنیوالا اپنا اور مباح کیا مینے بدن اپنا واسطے
اراد جلوسی + فالجسم منی للجلیس موانس +
انکے کہ چاہے بیٹھنا میرا پس جسم میرا طرف سے واسطے ہم نشین کے الفت کرنیوالا ہے
و حبیب قلبی فی الفؤاد انیسی + پس هر دلے که بکثرت ذکر حق
اور دوست دل میرا بیچ اندر دل کے مونس میرا ہے
تعالے نرم شد و در گداز بکمال رسید و بمیل اسلے
ثم تلین جلودهم و قلوبهم الی ذکر الله۔
پھر نرم ہوتے ہین چمڑے انکے اور دل انکے طرف یاد اللہ کے۔

مائل گشته خشیتیه وبشریة ازان دل زائل شده در عبودیت ورضا
رام گشته وجنبش او آرام یافته صاحب آن دل هرچند که بتن در آمیزش
بود بدل از جمله غائب باشد اگر کونین آرایند بگوشه چشم ننگرد وجائز ست
اگر خداوند این حال در بیع وشرا هم باشد اما بخدا باشد که
لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ صفت او
نہین غافل کرتی ہو انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شده واین معنی را استقامت گویند ولینت هم گویند وقساوة هم گویند
چنانکه از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آمده است که آیة
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
کیا نہین آیا واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے یاد اللہ
نزدیک ایشان خوانده شد گروهے از حاضران در گریه شدند
فَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ هٰكَذَا
پس رونے رونا سخت پس فرمایا ایسے ہی تھے ہم
كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ در عوارف آمده است
یہان تک کہ سخت ہوئے دل
قَسَتْ أَيْ تَصَلَّبَتْ وَادْمَنَتْ سَمَاعَ الْقُرْآنِ
سخت ہوئے یعنی سنگ کے ہوئے اور عادت کی سننے قرآن کی
وَأَلِفَتْ أَنْوَارَهُ فَمَا اسْتَغْرَبَتْهُ حَتّٰى تَتَغَيَّرَ یعنی قوتی
اور الفت پکڑی ساتھ نور اسکے لیس نہین نادر جانا اس قرآنکو یہانتک کہ متغیر ہو
دل وعادت ساخت شنیدن قرآن را والفت گرفته با سرار وانوار

آن پس غریب سے پندارد کہ متغیر شود و گریستن آرزیستن باشد کہ گفتہ اند
الْبُكَاءُ مِنْ بَقِيَّةِ الْوُجُودِ واین قساوۃ عبارۃ از فقدان رقت
رونا لوازم زندگی کے سے ہے
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ فِي حَقِّهِ رَضِيَ اللهُ
جیسے کہ فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بیچ حق اسکے کہ راضی
تَعَالَى عَنْهُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَيِّتٍ يَمْشِي عَلَى
ہوا اللہ تعالے اس سے جو شخص کہ چاہے یہ کہ دیکھے طرف مردے کے کہ چلتا ہو اوپر
وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
روے زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی قحافہ کو یعنی حضرت ابو بکر کے راضی ہوا اللہ
بخلاف آن دل کہ تغیر پذیرد و باندک مزعجے در دل لینت آید
قَالَ دُونَ حَالٍ مَنْ يَتَنَاجَى إِلَى الْمُزْعِجِ بِزَعْجَةٍ وَبِقَلِيلٍ عَلِيلٍ
باز قساوت گیرد در حفظ آن دل باید کوشید کہ زنگ نگیرد و سعی باید نمود کہ
قساوۃ نپذیرد كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَذِيبُوا
جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام گلاؤ
طَعَامَكُمْ بِذِكْرِ اللهِ وَلَا تَنَامُوا عَلَيْهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ
کھانے اپنے کو ساتھ یاد اللہ کے اور نخواب کرو اوپر کھانے طعام کے پس سخت ہووے دل
مومن باید کہ مشغول باشد بعبادت و ذکر بدوام در صبح و شام بتخصیص
اپر طعام کہ کسل و طلب آرام در آن وقت غالب تر سے باشد و در خوارف
در باب ادابہ خواب مسطور ست فَإِنْ وَجَدَ بِهِ ثِقْلًا عَلَى الْمَعِدَةِ
پس اگر پاوے ساتھ اسکے بوجھ اوپر معدہ کے

يَنْبَغِي اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ ثِقْلَهُ عَلَى الْقَلْبِ اَكْثَرُ

لائق ہو یہ کہ جانے یہ کہ بوجھ اُسکا اوپر دل کے زیادہ ہے

فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يُذِيْبَ الطَّعَامَ بِالذِّكْرِ وَالتِّلَاوَةِ

پس خواب نکرے یہانتک کہ گلاوے کہانیکو ساتھ یاد خدا کے اور پڑھنے قرآن

وَالْاِسْتِغْفَارِ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لَاَنْ اَنْقُصَ مِنْ

اور استغفار کے کہتے ہیں بعضے اُنکے البتہ کم کروں طعام سے

عَشَائِيْ لُقْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً

اپنا ایک لقمہ کے تئیں پیارا زیادہ ہے طرف میری اِس سے کہ جیدار رہوں ساری رات

پس ما وام کہ دل ببلوغ تام نرسیدہ ست بالینت پرورش یابد

تا قوی گردد و لینت وی برنگ قساوت برآید و صبین قساوت نماید انگاہ

ہیچ از لینت و قساوت اثر نکنند اما من حیث الخلقۃ ہیچ ہر

دلے اثر کردن لینت و قساوت گوییم کہ جائز ست چنانکہ از رسول اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم اورده اند کہ بر وفات ابراہیم رضی اللہ عنہ

گریستند و فرمودند کہ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا

روتی ہیں آنکھیں اور غمگین ہوتا ہے دل اور نہیں

نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا اللّٰهُ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ

کہتے ہیں ہم مگر جو راضی ہو رب ہمارا اللہ اے ابراہیم تحقیق ہم سبب تیرے البتہ غمگین ہیں۔

پس ازین رو کہ دل دلست ہر دلے کہ باشد بروی ازین لینت و قساوت

نیز تاثیر کنند چہ کامل چہ ناقص کہ فرمود علیہ السلام اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ

تحقیق کہ پردہ ڈالا جاتا ہے اوپر دل میرے

و لبواردی چنانکہ شنیدن قران شریف و صوت حسن سرعم سود

پریشان شود گل بباد سحر		نه هیزم که نشگافدش جز تبر

اما قساوه که در ذکر رفته اشارتست براستمرار حال و دائم بودن در شرح صدر بکمال یعنی آن دلیست که از شرح در شرح آید واز غایت نرمی سخت نماید و هیچ بسته نشود که باز نگشاید۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فرمایا اللہ تعالے نے کیا پس جو شخص کہ کہولا ہو اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام

فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ
کے پس وہ اوپر روشنی کے ہو رب اپنے سے پس واے ہو واسطے اُنکے کہ سخت ہیں دل اُنکے

ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۵ اینجا تقدیر انست که
یاد اللہ کے سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ فَاهْتَدٰی كَمَنْ طَبَعَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ
کیا پس جو شخص کہ کہولا ہے اللہ نے سینہ اسکا پس راہ پائی مانند اسکے ہو کہ مہر کی اللہ نے

فَقَسٰی پس بدلالت قوله فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ۔
دل اسکو پس سخت ہوا پس واے ہو واسطے اُنکے کہ سخت ہیں دل اُنکے۔

آنرا حذف کردند و معنی پارسی آنچنان باشد که پس هست آنکس که بگشاده است خدایتعالے سینه او را برای اسلام پس او بر نور اسلام است از راه نمودن خداوند خود برابر آنکس که دل او را مهر کرده است خدایتعالے از ترک یاد حقتعالے پس بلاک و عذاب دوزخ از ترک یاد حقتعالے مر آن کسانے راست که سخت است دلهای ایشان از یاد کردن خدایتعالے وایشانند در گمراهی پیدا و در مدارک مسطور است۔

سُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَنِ الشَّرْحِ فَقَالَ اِذَا

پوچھے گئے نبی اوپر آنکے سلام اور اوپر آل انکی کو کہولنے سینہ ہے پس فرمایا جسوقت

دَخَلَ النُّوْرُ فِي الْقَلْبِ انْشَرَحَ وَانْفَتَحَ فَقِيْلَ هَلْ لَهٗ

داخل ہوتا ہے نور بیچ دل کے کشادہ ہوتا ہے اور کہلتا ہے پس کہا گیا واسطے اسکے

عَلَامَةٌ فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ

نشانی پس فرمایا ہاں رجوع کرنا طرف گہر ہمیشگی کے اور رو گردانی

عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ النُّزُوْلِ

گہر غرور کے سے کہ دنیا ہے اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اترنے سے

اما قساوہ و صلابت حقیقی لازمہ دلہاء کفار و اشقیاست بزرگے را پرسیدند

مَا اَشَدُّ وَاَصْلَبُ قَالَ قَلْبُ الْكَافِرِ

کیا چیز سخت تر ہے اور وزنی زیادہ کہا دل کافر کا۔

کہ از سنگ کہ در خلقت سنگ ست سختی دلہا شان کہ از گوشت اند سخت تر

ست در آداب المریدین مسطور ست

قَالَ سِرِّيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْقُلُوْبُ

فرمایا سری مفلس سقطی نے رحم کرے اسپر اللہ تعالےٰ دل

ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ كَالْجَبَلِ لَا يُحَرِّكُهٗ شَيْءٌ وَقَلْبٌ كَالنَّخْلَةِ

تین طرح پر ہین ایک دل ہے مانند پہاڑ کی نہین حرکت دیتی ہے اسکو کوئی چیز اور ایک دل ہے

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَالرِّيْحُ تُمِيْلُهَا يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَقَلْبٌ

مانند درخت کہجور کے جڑ اسکی مضبوط ہے اور ہوا ہلاتی ہے اسکو داہنے اور بائین اور ایک

كَالرِّيْشَةِ تَذْهَبُ مَعَ كُلِّ رِيْحٍ وَّلَا تَثْبُتُ۔

دل ہے مانند پر کے جاتا ہے ساتھ ہر باؤ کے اور نہین ثابت رہتا۔

پس ہر دل کہ اسیر وساوس شیطانی و گرفتار ہوای نفسانی گشتہ و تجدید بیش از نا دانی گرفتہ کما قال اللہ تعالیٰ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا معبود اپنا خواہش اپنی کو
و این استفہام ست بمعنی تعجب یا اینے بینی تو ای محمد مر آنکس را کہ بگرفتہ ست معبود
خود ہوای نفس خود را یعنی مطیع اوست يَتَّبِعُ مَا يَدْعُوْهُ اِلَيْهِ فَكَاَنَّمَا
پیروی کرتا ہو اس چیز کے کہ بلاتا ہو اسکو طرف اسکی پس گویا
يَعْبُدُ كَمَا يَعْبُدُ الرَّجُلُ اِلٰهَهٗ پس آن دل کہ در متابعت ہوا
کہ عبادت کرتا ہو اسکی جیسے کہ عبادت کرتا ہو مرد معبود اپنے کی۔
بیقرار ست ہمچو پری ست کہ در دست باد گرفتار ست و آن دل ساہی ست و
لاہی غافل از یاد الٰہی سرگردانست بتباہی کہ در نماز و استغفار نیز حضار[illegible]

	قطعہ
تن درون نماز دل بیرون	ممکن نیست
این چنین حالت پریشان را	گشتہاے کند بہ مہمانی
آما دل چون بریسانا سعادہ و تثبیت عنایت	شرم باید نماز میخوانی

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثبات یافتہ
ثابت رکھتا ہو اللہ لوگونکو کہ ایمان لائے وہ لوگ کہ کہا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہو۔
و آب فضل رحمت قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پرورش
کہہ ای محمد ساتھ فضل اللہ کی اور رحمت اسکی کے پس ساتھ اسکے چاہیے کہ خوش ہوں
پرورش یافتہ و کمال گرفتہ با وخطرات ہر چند کہ جنبش آرد چون ثابت الاصل
بود نیاے نیازارد و مرید صادق بحکم عبادت اَلْفَقْرُ نَفْيُ الْخَوَاطِرِ
فقیر دور کرنا خطرون کا
بقوت تثبیت و استقامت باطل و نہال دل بجا رود۔

تخلیۃ القلب مما خلق غیر اللہ۔ از خاشاک غیر پاک دا
خالی کرنا دل کا اس چیز سے کہ سواے اللہ کے۔

و پاسبان سرائے دل باشد و ہیچ اجنبی و نامحرم را در آمدن نگزارد از خواجہ
شبلی رحمہ اللہ تعالے نقل ست گفت دوازدہ سال در دہلیز خواجہ جنید
رحمہ اللہ تعالے پاسبانی دل کردم یعنی غیر خدا را یاد دنیا در دم و نگذاشتم
کہ خطرہ غیر سبحانی در دل گزرد و در عوارف مسطور ست۔

وقد کان الشبلی یقول للحصری فی ابتداء امرہ
اور تحقیق تھے شبلی کہ کہتے تھے واسطے ذوالنون مصری کے بیچ ابتداء کام انکے کے اگر
ان خطر ببالک من الجمعۃ الی الجمعۃ غیر اللہ فحرام
خطرہ کرے بیچ دل تیرے کے ایک جمعہ سے طرف جمعہ دوسرے کے سواے خدا کے پس حرام ہے
علیک ان تحضر فیہ * رحمت بر جان عراقی باد کہ گفتہ ع
اوپر تیرے یہ کہ حاضر ہو بیچ اسکے

چون نقش نگار ہر چہ بینے
باشد کہ بہ بینے ای عراقی
از لوح ضمیر پاک بتراش
نقش وجود خویش نقاش

و نیز مسطور ست قال ابو بکر الدقاق لا یکون المرید
فرمایا ابو بکر دقاق نے نہیں ہوتا ہے مرید
مریدا حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال شیئا عشرین سنۃ
مرید کامل یہانتک کہ نہ لکھے اوپر اسکے فرشتہ کہ مصاحب ہو بائیں طرف کچھ بیس برس تک

دل دہ اندر صفاے روحانے
پاک شو پاک و انکہ جنبہ پاکے ع
ورنہ من الیس فرقانے
نیست در کار دین چالاکے

پاک شو تا ز اہل دین گردے ۔۔۔ اینچنان باش تا چنین گردے

و نیز باید دانست که دل ثابت الاصل ہم چون نخل که باد آنرا در تحرک آرد آن ست که حضرت مصطفے علیہ و الہ السلام حنظلہ سیدے را رضی اللہ تعالے عنہ فرمود که اگر ہمیشہ باشید چنانچہ می باشید شما نزدیک من در ذکر خداے عزوجل ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما فرشتگان بر بستر ہاے شما و در راہ ہاے شما ولکن یا حنظلۃ ساعۃ فساعۃ ثلث مرات

ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت پس ایک ساعت تین بار

لفظ ساعت سہ کرت فرمود یعنی ساعتے در امور دنیاوی و ساعتے در ذکر خداے عزوجل و این حدیث در بیان ذکر دائرہ با قصہ مذکور ست هر دل که چون دل صدیق رضی اللہ عنہ شد ہمچون کوہ گشته اما راہ دورست و آفات نا محصور تا گر عنایت محض دستگیری کند بدان درجہ رساند۔

رحم اللہ تعالے من قال ۔ رباعے

رحم کرے اللہ تعالے اسکو جس نے کہا

راہ زنان نہ ند رہ دل زنند	راہ بہ نزدیکے منزل زنند
ترسم از ایشان که شب خون تنند	خوار ازین دائرہ بیرون کنند

دشمنان در راہ زنان این گذرگاہ بسیار اند و خطرہا که در سفر باطن اند بیشمار چنانچہ گفتہ

خطر در راہ دین بسیار باشد ۔۔۔ گلے خوشبو ہمہ پر از خار باشد

قال اللہ تعالیٰ ان الشیطن للانسان عدو مبین ۵

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے

وقال علیہ و الہ السلام اعدی عدوک نفسک

اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بڑا دشمن دشمن تیرا نفس ہے

اے لئے بانٹ جنبیک ۔ ہرچہ مر بندہ را از یاد حق سبحانہ و تعالیٰ
جو درمیان دور کرو تون تیری کے ہو۔
بخود مشغول کند دشمن باشد چنانکہ مال و زن و فرزند۔
کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تلھکم
جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مشغول کریں
اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔
تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد اللہ کے سے۔
و ہرچہ مطلب بود آنرا بت راہ خود پندارد۔
کما قیل ما شغلک عن الحق فھو طاغوتک
جیساکہ کہا گیا جو چیز کہ مشغول کرے تجکو حق تعالیٰ سے اور فراموشی کرے وہ تیرا بت ہے

فصل سوم

در ہدایت سلوک بانابت و اشتباہ و سیر اندرون طالب بہوا و وصول
الی اللہ و ارادت آوردن طالب صاحب یقین و رسیدن مرید بشرف
تربیت و تلقین ۔ اینجا باید دانست کہ ہیچ آفریدہ از مومن و کافر
خالی از طلب خدا نیست و ہیچ موجودے از اندیشہ وے بجد اجستن جداگانہ
یعنی ہر کہ از جنس انس ہست و ہر کہ ہست از مارج و ہر مخلوقے دیگر کہ ہست یعنی
نیست ازین دائرہ خارج اما بعضے ایشان سالک واصل اند و بعضے سالک
و ہالک قال اللہ تعالیٰ فمنھم من ھدی اللہ و منھم
فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس بعض انہیں وہ ہے جسکو ہدایت کی اللہ نے اور بعض
حقت علیہ الضلالۃ۔

اور بعض آنہیں وہ ہو کہ ثابت ہوی اوپر اسکے گمراہی۔

پس بدان ای طالب دین نہ بدین راہ ہمین تو مرشتابی کہ ہیچکس
ناکس را ازین تگاپوے خالی نیابی اما اختلاف حالات بر قسمت ازل
میکند ولالت کہ بعضے رو براہ ہدایت نہادہ اند و بعضے براہ ضلالت
آمدیم بر سر سخن بدانکہ اوّل چیزے کہ بندہ را درراہ طلب درآمد انتباہ ست
وآن جاذبہ رحمانی ست برائے دفع غلبہ شیطانی و ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ
مراحیاء زمین دل را بمنزلہ باران ست و انتباہ بمنزلہ باد بشارت۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ہو جو بھیجتا ہو باؤن کو
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ مر مقامات را چون پنج ست این اوّل
خوشخبری دینے والین آگے رحمت اسکی کے
گام مر طالبان راہ ہدایت ست كَالْوَحْيِ وَالْاِلْهَامِ بعد
ازان توبہ ست و بعد آن انابت۔ مانند وحی اور الہام کے

اَمَّا الْاِنْتِبَاهُ هُوَ خُرُوْجُ الْعَبْدِ مِنْ حَدِّ الْغَفْلَةِ وَالتَّوْبَةُ
لیکن انتباہ وہ نکلنا بندی کا ہے سرحد غفلت سے اور توبہ وہ
هِيَ الرُّجُوْعُ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَ الذَّهَابِ مَعَ دَوَامِ
رجوع ہو طرف اللہ کے پیچھے جانے کے حد ہی سے ساتھ ہمیشگی
النَّدَامَةِ وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ۔ وفرق درمیان
شرمندگی اور زیادتی استغفار کے۔

توبہ و استغفار آن ست کہ توبہ از آیندہ باشد و استغفار از گذشتہ چنانکہ

با توعزم و اختیار باید ہم چنین ندامت و افسوس با استغفار۔
وَالْاِنَابَۃُ وَهِیَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَۃِ اِلَی الذِّکْرِ
اور انابت اور وہ رجوع ہے غفلت سے طرف ذکر کے
و بعض میان توبہ و انابت فرق میکنند۔
وَقِیْلَ التَّوْبَۃُ الرَّهْبَۃُ وَالْاِنَابَۃُ الرَّغْبَۃُ وَقِیْلَ التَّوْبَۃُ
اور کہا گیا توبہ ڈر ہے اور انابت رغبت ہو اور کہا گیا توبہ بیچ
فِی الظَّاهِرِ وَالْاِنَابَۃُ فِی الْبَاطِنِ۔ و این جملہ در اوائل
بیچ ظاہر کے اور انابت بیچ باطن کے
و در عوارف مسطور ست و در خیر المجالس آمدہ است کہ توبہ سہ مقام دارد اول
توبہ آن از معاصی است تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا
توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص
بعد ازان انابت ست کما قال اللّٰہ تعالیٰ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرتے ہو طرف اسکی
و آن از مناجات ست یعنی آنچہ از مباحات ست ازان باز آید بعد ازان اوبہ
و ہر سہ یک معنی دارد وَهُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ اللّٰہُ
اور وہ رجوع ہے گناہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تَعَالٰی نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ۔
اچھا بندہ ہے تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے۔
و این مقام انبیا است و شما را او بین راہم ازین جہت گویند و اوبہ از حسن بہ
احسن رفتن ست و بدانکہ اگرچہ توبہ و استغفار ہر ذکر حق غفار مقدم ست بر رعایت

ادب ذکر کتقدیم الوضوء علی الصلوٰۃ بشرفہا
مانند تقدیم وضو کی اوپر نماز کے ساتھ بزرگی اسکے کے -

اما از روے معنی ذکر حق بر توبہ استغفار نیز سبقت دارد کہ اگر عظمت
ہیبت حق والم عذاب وشدۃ عقاب وکثرت آثام وخوف مقام و لہا
بندہ جاے نکند مستغفر نگردد وآن ازجملہ تقنین ذکرست -

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْظَلَمُوْا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور وہ لوگ جب کریں بیحیائی اور ظلم کریں
اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِیَعْلَمَ الْعَبْدُ
نفسوں اپنے کو یاد کریں اللہ کو پس طلب بخشش کریں تا جانے بندہ یہ
اَنَّہٗ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَدِّمَ ذِکْرَ اسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی
کہ لائق ہے یہ کہ مقدم کرے یاد نام اللہ تعالےٰ کے
عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ وَالسُّؤَالِ لِیَکُوْنَ اَسْرَعَ فِی
اوپر استغفار اور سوال کے تو کہ ہو شتابی ترے
الْاِجَابَۃِ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَمْنَعُہٗ بِعِصْیَانِہٖ عَنْ ذِکْرِہٖ
قبولیت کے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نہیں منع کرتا ہے اسکو ساتھ گناہ اسکو کے
فَیَرْجُوْا اَنْ لَّا یَمْنَعَہٗ مَغْفِرَۃً بِسُؤَالِہٖ اِذْ ذِکْرُ
ذکر سے پس امید ہو یہ کہ نہ منع کرے اسکو بخشش سے ساتھ مانگنے
اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ سُؤَالِ الْمَغْفِرَۃِ -
اسکے کے اسواسطے کہ ذکر اللہ کا افضل ہے مانگنے بخشش کے سے -

یعنی حقتعالےٰ بکرم عمیم براے آنکہ گناہگار امید وار بمغفرت کردہ

ذکر پاک خود مقدم بر استغفار گردانیده و در تلقین ذکر یکے از شرائط اصلی استغفار ست یعنی پیش از تلقین باید که مرید طهارت کامل کند یعنی بظاهر و باطن طهارت ظاهر بآب پاک و طهارت باطن باخلاص

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ ○

اور نہین حکم کیے گئے مگر تو کہ عبادت کرین الله کو خالص کرکے

نشسته باید بدو صد چشمه کوثر و زمزم
هزار بار بشستم دهن بمشک و گلاب

تا بصد خوف و رجا ذکر جمال تو کنم
هنوز ذکر تو گفتن مرا نمی شاید

ے آرند که از بنی اسرائیل اگر کسے خواستے که کلمهٔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نہین کوئی معبود مگر الله

گوید چہل روزه گوشت نخورد و زن خود را جماع نکرد و چہل روز گناه نکردے آنگاه کلمه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بگفتے و اینجا باید دانست که تلقین ذکر شرط است برائے فائده که ذکر تا به تلقین مرشد کامل صاحب تصرف نبود فائده ندہد و تلقین ذکر از رسول علیه السلام بصحابه رسیده است و از صحابه رضوان الله علیهم اجمعین بمشائخ اِلٰى زَمَانِنَا هٰذَا و روایت کرده اند که حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه از حضرت رسول علیه و آله السلام درخواست کرد و گفت

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ اَقْرَبَ الطُّرُقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَسْهَلَهَا

اے پیغمبر خدا کے راه دکہلا مجہکو نزدیک تر راهون مین طرف الله کے اور آسان تر

عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ وَاَفْضَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اسکے اوپر بندون الله کے اور بزرگتر اسکے نزدیک الله کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے

عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِمَا نِلْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ

اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام لازم پکڑ اس چیز کو پایا ہین سب نے پیغمبری

وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

کو پس کہا علی نے اور کیا ہی یہ اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر اللہ نے اوپر

اٰلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهٰكَذَا

آنکے اور آل آنکی کے سلام ذکر اللہ کا پس فرمایا علی نے اوپر انکے

فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَكُلُّ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

سلام ایسی ہی بزرگی ذکر کی اور سب لوگ یاد کرتے ہین اللہ کو

فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام اے علی نہ قائم ہوگی قیامت

عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَنْ يَقُوْلُ اللّٰهَ اللّٰهَ فَقَالَ

حالانکہ اوپر روے زمین کے زندہ ہو وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ پس کہا

عَلِيٌّ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ

علی نے کیونکر ذکر کرون اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے

وَاٰلِهِ السَّلَامُ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ مِنِّيْ حَتّٰى اَذْكُرَ ثَلٰثَ

اور آل انکی کے سلام بند کر دو نو آنکھین اپنی اور چپ رہ یہانتک کہ ذکر کرون

مَرَّاتٍ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا

تین تین بار اور تو سنے تو پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُغْمِضًا عَيْنَيْهِ وَرَافِعًا

سلام نہین کوئی معبود مگر اللہ تین بار درحالیکہ بند کرنیوالے دونو آنکھین اپنی اور بلند

صَوْتَهُ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ

کرکیوالی آواز اپنی اور علی سنتے تہو پہر کہا علی نے لا الہ الا اللہ تین بار اور پیغمبر

مَرَّاتٍ وَالنَّبِيُّ يَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ الْعَلِيُّ كَرَّمَ اللهُ

سنتے تھے پہر سکہایا علے نے بزرگ کرے اللہ

وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَحِمَهُ اللهُ وَهُوَ لَقَّنَ حَبِيبَ

ذات اسکی حسن بصری کو رحم کرے اسکو اللہ اور آسنے

الْعَجَمِيَّ وَالْبَاقِي مِنْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ فِيْمَا يُكْتَبُ

سکہلایا حبیب عجمی کو اور باقی اس سلسلہ سو بیچ اس چیز کے کہ لکہا جاتا ہے۔

واین آوردن حدیث اینجا بدانمعنی ست کہ درگمان کسے نیاید کہ تلقین

مشائخ را اصلے نیست وایشان ازخود وضعے نہادہ اند وچنین نیست بلکہ

ازحضرت رسول علیہ السلام واصحاب رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین

آمدہ ست اما چون مرشد خواہد کہ تلقین کند توبہ واستغفار وصوم طلے

فرماید وبرائے تصحیح توبہ تجدید ایمان فرماید وطریق سنت کہ آن مرید گوید

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَلٰى مُرَادِ اللهِ

ایمان لایا مین اللہ پر اور جو آیا نزدیک اللہ کے سو اوپر مراد اللہ کے اور ایمان

وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ عَلٰى

لایا مین پیغمبر پر اللہ کے اور جو آیا نزدیک پیغمبر اللہ کے سو اوپر مراد

مُرَادِ رَسُوْلِ اللهِ وَتَبَرَّأْتُ عَنْ جَحْدِ اللهِ وَجَحْدِ رَسُوْلِ اللهِ

رسول اللہ کے اور بیزار ہوا انکار کرنے خدا اور انکار کرنے پیغمبر خدا کے سے

وَالْإِلْحَادِ فِيْ كَلَامِ اللهِ وَكَلَامِ رَسُوْلِ اللهِ

اور بیزار ہی کرنے سے بیچ کلام اللہ کے اور کلام پیغمبر خدا کے

وَتَبَرَّأْتُ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمُشْرِکِیْنَ
اور بیزار ہوا مین یہود اور نصاری سے اور مشرکین سے
ونیز فرماید تا گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِنِعْمَةِ
سب تعریفین واسطے اللہ کے جسنے انعام کیا اوپر ہمارے
الْاِیْمَانِ وَهَدَانَا الْاِسْلَامَ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ
ساتھ نعمت ایمان کے اور راہ دکھائی ہمکو طرف اسلام کے اور کیا
حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ باز گوید قبول کردم دین
دوستا پنے محمد کے سے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام
اسلام را وانچه در وی نیست و بیزارم از کفر کافر شد و وانچه در وی نیست
وطریق توبه و استغفار آن ست که گوید
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا
بخشش چاہتا ہون اللہ سے تمام چیزسے کہ ناخوش رکھے اللہ زبان سے کہنے
وَفِعْلًا وَحَاضِرًا وَنَاظِرًا وَظَنًّا وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
اور کرنے اور حضوری اور دیکھنے مین اور گمان مین اور رجوع کرتا ہون اسکی طرف
تشکرت بعد ازان بگوید خدا ونا توبه کردم و بازگشتم بحضرت تو اما
معمول مرشدان آن ست که در بیعت ارادة بعضے ازین بیز بگویانند و استغفار
بتلقین اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ
بخشش چاہتا ہون اللہ سے رب میرا ہر ایک گناہ سے اور توبه کرتا ہون اسکی طرف
کلمه بار باصوم طو از روز سه شنبه شروع کند و در شب جمعه
بَیْنَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرِ وَالْوِتْرِ ۔

درمیان عشا پچھلی کے اور وتر کے۔

تلقین فرماید باید کہ چراغ روشن باشد و در خلوت ہیچکس باشد نباشد اگرچہ سلفن باشد کہ تلقین مرشدان بحسب استعداد و قابلیت مریدان متنوع و مختلف ست بعدہ مرید را گوید مربع بنشیند و دو دست بر زانو نہد و سر انگشت پا در راست بر رگ کیماس نہد چون این رگ مربوط بہ قلب ست حرارت بدل پیدا خواہد آمد کہ موجب تصفیۂ باطن خواہد بود بعد ازان بقدر صلاحیت مرید ارادہ تلقین فرماید پس چہار ضرب و بیست یکزبان ذکر نفی و اثبات گوید و بازدہ و ضرب اقتصار کند و ذکر صبح و شام و ہر چہ دیگر از اسم ذات و صفات خواہد فرماید۔

ثُمَّ يَرْفَعُ الشَّيْخُ يَدَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ وَيَقُولُ

پھر اونچے کرے شیخ ہاتھ اپنے اور دعا کرے واسطے اسکے اور کہے۔

یعنی مرشد چون از تلقین فارغ شود دو دست بردارد و مرید را بدین طریق دعا کند اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنْهُ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَافْتَحْ عَلَيْهِ اَبْوَابَ

اے اللہ لے اس سے اور قبول کر اس سے اور کھول اوپر اسکو دروازے

كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ

تمام بھلائی کے جیسا کھولے تو نے اوپر تمام پیغمبروں اپنے کے اور ولیوں اپنے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے۔

پس چون طالب صادق بہ تلقین ذکر تشریف یابد و بدین دولت رسد حق ہا کہ در مواظبت مبالغہ نماید تا نہ دو بہرہ مند گردد و در کثرت ذکر چند ...

جہد کنند کہ خلق مجنونش گویند۔

قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ السَّلَامُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ

فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل آنکے کی سلام بہت کرو یاد اللہ

اللّٰهِ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّکُمْ مَجَانِیْنُ

کی یہان تک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو

این بیت در خیر المجالس آوردست **فرد**

در عشق چہ جائے خانہ داریست	مجنون شو و کوہ گیر و بگریز

واین بیت در خزانہ جلالی از رسالہ شیخ امین الدین گازرونی رحمہ اللہ تعالیٰ آوردہ است **بیت**

چون بلبل بیقرار در موسم گل	می نال ولا کہ بعد ازین نتوانے

و در جہر و خفی ہمہ حال نشستہ و استادہ و پہلو بر زمین نہادہ در یاد حق کوشند و چشم از اغیار بپوشند تا حضور دست دہد

کَمَا قِیْلَ مَنْ غَضَّ طَرْفَهٗ کَثُرَ حُسْنُهٗ وَقِیْلَ مَنْ کَثُرَتْ

جیسا کہ کہا گیا جسنے بند کی آنکھ اپنی آسکی بہت حسن آسکے اور کہا گیا جو شخص کہ

لَحَظَاتُهٗ دَامَتْ حَسَرَاتُهٗ نیز باید کہ کثرت ذکر مع رعایت الفضیلت

زیادہ ہوا دیکھنا اسکا ہمیشہ رہے حسرتین اسکی۔ جس طرح کہ فضیلت لکھی

بود کہ کثرت کمیت معتبر و مفید نیست چنانکہ نقل ست کہ از خواجہ ابی یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ او گفت کہ ذکر کثیر آن ست کہ بحضور دل بشود و بغفلت نشود اگر چہ بشمار اندک باشد پس بحضور و اخلاص در کثرت مداومت نماید تا بہ آب سو انبت ذکر کہ با شرائط و آداب بود زمین دل نشاط تازہ و نزہت گیرد و غنچۂ باطن صفا پذیرد و نور سعادت وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ

اور کیا ہمنے واسطے اسکے روشنی کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے بیچ لوگون کے

بردل تافتن گیرد و باید کہ از مودت و میل بدون حق بریدہ شود و بریدہ با
وید محبت حق سبحانہ اکتفا کند و بسبند گی نماید و بداند کہ تا دوام کہ روند
بعدم التفات الی ما سوی اللہ تعالیٰ ۔ در سیر بود
طرف اُس چیز کے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ہے
شیطان را بروے دست نباشد کہ قصد اغوائے شیطان بر ہیچکس تعلق
نمیشود چہ مبتدی و چہ منتہی پس از مکر شیطان و فریب نفس تا باشد
ہوشیار باشد و دائم در ذکر پروردگار بود کہ گفتہ اند۔

ذِكْرُ اللهِ فِي الْقَلْبِ سَيْفُ الْمُرِيدِينَ بِهِ يُقَاتِلُونَ
یاد اللہ کی بیچ دل کے شمشیر مریدون کی ہے ساتھ اُسکے لڑتے
أَعْدَاءَ اللهِ وَيَدْفَعُونَ الْآفَاتِ الَّتِي تَقْصِدُهُمْ
ہین دشمنون اللہ کے سے اور ساتھ اسکے دور کرتے ہین آفتون کو جو کہ قصد کرتی ہین انپر
در مفتاح الجنان آوردہ ست کہ حاتم اصم گفت رضی اللہ عنہ کہ سلاح
شیطان بر تو صحبت کردن مردان و ثنا گوی ایشا نست و سلاح تو بر شیطان
ذکر خداوند عز و جل ست باید دانست کہ علم عالم بعلم خواطر فرض راہ ست
کہ تعلق آن بحقیقت کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ست کہ تا مرید عالم بعلم
خواطر نشود و باریکی ہاے راہ اسلام در نیابد و بے این علم سالک نشیند
یقین زلکہ باشد و اطلاع بر دقائق این علم فرض عین ست کہ در صین نفی
اثبات اثنین ست یعنی تا نفی نفی نشود ایمان لسانی حقیقی نشود

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل کے طلب کرنا علم فرض ہے۔
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ودر عوارف مسطور ست
اوپر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے۔
قَالَ بَعْضُهُمْ عِلْمُ الْخَوَاطِرِ وَتَفْصِيلِهَا فَرِيضَةٌ لِأَنَّ
کہا بعضون انکے نے علم خطرون کا اور جدا جدا اس کا فرض ہے واسطے
الْخَوَاطِرُ هِيَ أَصْلُ الْفِعْلِ وَمَبْدَأُهُ وَمَنْشَأُهُ فَـ
اسکے کہ خطرے ہی جڑ ہین کام کے اور جاے ابتدا اسکے اور جاے
بِذٰلِكَ يُعْلَمُ الْفَرْقُ بَيْنَ لَمَّةِ الْمَلَكِ وَلَمَّةِ الشَّيْطَانِ
پیدا ہونے اسکی کے اور ساتھ اسکے جانا جاتا ہے فرق درمیان وسوسے فرشتہ اور وسوسے
لَا يَصِحُّ الْفِعْلُ إِلَّا بِصِحَّتِهَا فَصَارَ عِلْمُ ذٰلِكَ
شیطان کے نہین صحیح ہوتا کام مگر ساتھ درستی اسکی کے پس ہوا جاننا
فَرْضًا حَتَّى يَصِحَّ الْفِعْلُ مِنَ الْعَبْدِ۔
اسکا فرض یہانتک کہ صحیح ہو کام بندے سے۔
و جملہ خطرات بے شمار بسیار اند و خطرات یعنی بیشمار اند پس خطرہ شیطانی
نہانکہ شرک و نفاق در توحید و قبول نبوت و ارکان ایمان کہ در غیب اند
و ایمان برانہا جملہ و اہل سنت و شریعت و در طریقت حسن ظن بر پیر و مرشد
و ایمان بہ جملہ اولیا و بہتن تاویل در افعال و اقوال مرشد از انچہ درین ہمہ شکلی
افتد تحریص معصیت و خلاف و جزان لطول الامل و نسیان الاجل ہمہ
از شیطان باشد و غَلَبَةُ الشَّيْطَانِ جَحْدُ الْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تعا
اور غلبہ شیطان کا جحد کرنا ہے ایمان کو فرمایا اللہ تعالے نے

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ
غالب آیا ہی اوپر اُنکے شیطان پس بہولا اُنکو یاد اللہ کے
وخطرہ نفسانی حُبُّ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ
دوستی لذتون اور خواہشون کے اور درازی آرزو کے
وَنِسْيَانُ الْاَجَلِ وحب مال وجاہ وزمین وباغ وطلب فراغ
اور بہولنا موت کا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ونفس امارہ
فرمایا اللہ تعالے نے شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو محتاجی کا
شاگرد شیطان ست چنانکہ درحق او يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ
حکم کرتا ہے تمکو ساتہ بیحیائی کے
در قرآن ست درباب او اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ فرمانست ومدد نفس از
شیطان ست واز دنیا واہل انست وخطرہ ملکی حب خیرات وحسنات
وصوم وصلوة وحج وزکوة وَمَا شَاكَلَهَا مِنَ النَّوَافِلِ
اور جو چیز مانند اسکے ہی نفلون سے
غَيْرِ الْمُؤَكَّدَاتِ وخطرہ سبحانی ذکر وفکر حق وتوجہ تام واستغراق
سوا سے تاکیدکیے گئے کے
ودوام محبت وعشق کہ از کونین رہاند واز مَا سِوَى اللّٰهِ سیر گرداند
یعنی بہ اوامر فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا تمکو
در جستجو ش ست آنرا کہ نہان ندا یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ در گوش ست

درعوارف مسطور ست وَسَمِعْتُ الشَّيْخَ اَبَا مُحَمَّدِ بْن
اورسنا مین نے شیخ ابو محمد سے
عَبْدِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ الْخَوَاطِرُ اَرْبَعَةٌ
عبد البصری کو رحم کرے الله بیچ بصرہ کے کہ کہتے تھے کہ خطرے
خَاطِرٌ مِنَ النَّفْسِ وَخَاطِرٌ مِنَ الْحَقِّ وَخَاطِرٌ مِنَ
چار ہین ایک خطرہ نفس کیطرف سے اور ایک خطرہ حق سے اور خطرہ شیطان سے
الشَّيْطَانِ وَخَاطِرٌ مِنَ الْمَلَكِ فَاَمَّا الَّذِي مِنَ النَّفْسِ
اور خطرہ فرشتے سے پس اے پر جو خطرہ نفس سے ہے
يُحَسُّ بِهِ مِنْ اَرْضِ الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الْحَقِّ
معلوم ہوتا ہے وہ زمین دل کے سے اور جو حق کیطرف سے ہے
يُحَسُّ بِهِ فَوْقَ الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الْمَلَكِ عَنْ يَمِينِ
معلوم ہوتا ہے وہ اوپر دل سے اور جو فرشتے سے ہے داہنی طرف
الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الشَّيْطَانِ عَنْ يَسَارِ الْقَلْبِ
دل کے سے اور جو شیطان سے ہے بائین طرف دل کے سے

ونیز درباب نفی واثبات رد وقبول خطرات ہم درعوارف مسطور ست
وَقِيلَ بِنُورِ التَّوْحِيدِ يَقْبَلُ الْخَاطِرَ مِنَ اللّٰهِ وَبِنُورِ
اور کہا گیا ساتھ نور توحید کے قبول کرے خطرہ الله سے اور ساتھ
الْمَعْرِفَةِ يَقْبَلُ مِنَ الْمَلَكِ وَبِنُورِ الْاِيمَانِ يَنْهَى النَّفْسَ
روشنی معرفت کی قبول کرے فرشتہ سے ساتھ روشنی ایمان کے منع کرے
بِنُورِ الْاِسْلَامِ يَرُدُّ عَلَى الْعَدُوِّ

نفس کو اور صحابۂ روشنی اسلام کے رو سے اوپر دشمن کے ۔

اینجا باید دانست چنانکہ خاطر چہار اند مشرب نیز چہار اند کہ بعضے
برنگ لیل و بعضے برنگ نہار اند فساق اشرار و صلحاء اخیار
و زہاد ابرار و عشاق شطار و ہر یکے از ایشان نصیبے دارند قسم
اوّل باشر اند و دوم بشیر و چہارم چون مغز اند و طائفۂ سوم چون قشر
اما مقصود بیان مذہب شطار ست و طریق ایشان آن ست کہ قول
رسول اللہ علیہ و آلہ السلام مشیر بران ست ۔

قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا در رسالہ
کہ فرمایا پیغمبر خدا اوپر ان کے اور آل انکی کے سلام مرو پہلے اس سے کہ مر جاؤ تم
شیخ نجم الدین کبرا رحمۃ اللہ علیہ در صفت ایشان گفتہ است
اَلْوَاصِلُوْنَ مِنْهُمْ فِی الْبِدَایَةِ اَکْثَرُ مِنْ غَیْرِهِمْ فِی النِّهَایَةِ
پہونچنے والے خدا کے انہین سے بیچ شروع کے زیادہ تر ہین غیر اپنے سے بیچ نہایت کے
راہی ست کہ بدین راہ عموماً روندہ خاص رود کہ بروشنے اختصاص یا
صدق او بر بساط اخلاص رود و پنہانی این راہ فراخ فراخ ست
و روندۂ آن پر ہمت و گستاخ تا اگر از عزم خویشتن بکنج آئی ہر چہ از تو
صادر شود اینجا ہمہ راست گنجائی علم افراشتن ایشان قلم بر داشتن ست
مرفوع القلم شدن چیست خود را گزاشتن ست این راہ آسان بلا مکان
نہ بجز اسان سلوک این راہ بجان بازی ست نہ بخواب و خور اسان آنجا
خیر و زاد باید اینجا خیر الزاد یعنی اندیشہ پس و پیش از سینہ بیرون باید داد

وصل شرح برتن سنہ و تن پر شرح		در طریق صفا و لطف درآید

این دو کانرا دو مشرب دیگر است	جان جانان ست در رهٔ شطار

طائر این هوا را از همت و اخلاص دو پرواز باید تا اگر یکے ازین هر دو بسته شد و با هر دو پرواز نیاید قَالَ رُوَیْمٌ اَلْاِخْلَاصُ اَنْ

فرمایا رویم نے اخلاص کیا ہے یہ کہ

لَا یَرْضیٰ صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ عِوَضًا فِی الدَّارَیْنِ وَلَا حَظًّا مِّنَ الْمَلَکَیْنِ

نہ راضی ہو صاحب اس اخلاص کا اوپر اسکے ازروی بدلہ کے بیچ دو جہاں کے اور نہ ازراہ حصہ کے دو فرشتوں سے

ایشان با دل قدم از دنیا و آخرت بگزرند تا که بر عزت و بقا ایزد نظر دارند و پای همت بر افلاک ایشانند که همیشه دل از هستی خویش دارند و پیشه فنا و محویت در پیش

وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ درین محل بندگی مخدوم

اور مخلص لوگ اوپر خطرے بڑے کے ہیں

عظمه الله تعالے این بیت بر لفظ مبارک راندند

تا چه خواهد کرد با من دور گیتی زین دو کار	دست او در گردنم یا خون من بر گردنش

در عوارف مسطور است قَالَ عُثْمَانُ الْمَغْرِبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

فرمایا عثمان مغربی نے رحم کرے اسے الله

اَلْاِخْلَاصُ مَا لَا یَکُوْنُ فِیْهِ لِلنَّفْسِ حَظٌّ بِحَالٍ نیز مسطور

اخلاص وہ چیز ہے کہ نہ ہو بیچ اسکے واسطے نفس کے حصہ بیچ کسی حال کے۔

وَهٰذَا اِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَاِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ

اور یہ اخلاص عام لوگوں کا ہے اور اخلاص خاصوں کا وہ چیز کہ جاری ہو

مَا یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ لَا بِهِمْ فَتَبْدُوْ مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ

مصیبت اوپر انکے نہ نعمت ساتھ انکے پس جلنا ہر ہوتے ہیں آن سے بند کی

عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا يَقَعُ بِهِمْ عَلَيْهَا رُؤْيَةٌ وَلَا بِهَا اَعْتِيَادٌ

اور وہ اُس سے ایک طرف ہین اور نہین واقع ہوا ساتھ انکے اوپر اسکے دیکھنا اور ساتھ

ونیز مسطور است قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ

انکو گنتی۔ فرمایا ابوبکر دقاق نے کمی ہر ایک مخلص کی

فِيْ اِخْلَاصِهٖ رُؤْيَةُ اِخْلَاصِهٖ قول ابی سعید خراز است رحمۃ اللہ

بیچ اخلاص اسکے کے دیکھنا اخلاص اپنے کا

رِيَاءُ الْعَارِفِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ اِخْلَاصِ الْمُرِيْدِيْنَ

دکھانا عارفون کا بزرگ زیادہ ہے اخلاص مریدون کے سے

ہر آئینہ اخلاص مرید کجا رسد بدان ریاء صالح کہ اخلاص او از نظر خدا

نباشد و ریاء او از مصالح زیرا کہ عارف را ہمہ کارہائے بر مصلحت

باشند برائے اصلاح کار مریدے و تعلیم لتصرف حق تعالے در حرکات و

سکنات خود درمیان نباشد مولانا جامی رحمۃ اللہ است

آنرا کہ فنا شیوۂ فقر آئین است	نہ کشف و یقین و معرفت نہ دین است
رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا	اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ هُوَ اللّٰهُ این است

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَا زَالَ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِا

فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے سلام ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی کرتا ہے

لنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ

طرف میرے ساتھ نفلوں کے یہانتک کہ دوست رکھتا ہون اسکو پس جب دوست رکھتا ہون اسکو پس ہوتا ہون

يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ

کان اسکو جو سنتا ہو ساتھ اسکے اور بینائی اسکی جو دیکھتا ہو ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکے چونکہ

بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ

پاتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤن اسکو جو چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہو مجھ سے البتہ

وَإِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ ایں ہمہ بیان اخلاص بود اما

دیتا ہون اسکو اور اگر پناہ چاہتا ہو مجھ سے البتہ پناہ دیتا ہون اسکو۔

ہمت آن ست کہ گفتہ اند اَلْهِمَّةُ مَا يَبْعَثُكَ مِنْ نَفْسِكَ عَلَى طَلَبِ الْمَعَالِيْ

قصد وہ چیز ہے کہ اٹھاتا ہے تجھکو نفس تیرے سے اوپر طلب مقاصد کے

ونیز گفتہ اند کہ حقتعالے در دست آدمیان کمانے دادہ ہست و ملائک مقرب

آنرا نتوانند کرد آن کمان ہمین ہمت ست چنانکہ گفت

حقا کہ بندہ دنیا و دو گروه		چرخ فلک اهو پسر کمانم

مے آرند کہ بزرگے حضرت عزت جل جلالہ را در خواب دید فرمان شد یا فلان

ہمہ کس از ما چیزے میخواہند مگر ابا یزید کہ او از من مرا میخواہد۔

ونیز آوردہ اند کہ روزے خواجہ بایزید قرآن مے خواند چون بدین آیت رسید

مِنْكُمْ مَنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيْدُ الْآخِرَةَ بگریست و گفت

بعض تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو آخرت کا

هٰذَا شِكَايَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى عَبِيْدِهٖ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ مِنْكُمْ

یہ شکایت ہو اللہ کی طرف سے اوپر بندون اپنے کے گویا کہ وہ کہتا ہے بعض تم میں سے

مَنْ رَضِيَ عَنِّيْ بِالدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ رَضِيَ عَنِّيْ بِالْعُقْبٰى فَأَيْنَ

وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ دنیا کے اور بعض تم میں سے وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے

مَنْ رَضِيَ عَنِّيْ بِيْ۔ قطعہ

ساتھ آنحضرت کے پس کہان وہ رحمتی ہوا مجھ سے ساتھ میرے۔

گر سر برود فداے پایت	دست از تو نمے کنم جدا است
جز وصل تو ام حرام بادا	حاجت کہ بخواہم از خدا است

گرچہ در راہ مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا قدم زدن دشوار است
امّا این در یار ہمت بلند را دوش وار است دعوی و تمنی این کار بسیار
آسان ست لاکن نہ آسان ست بے برہان از وعید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ لِمَ يَقُولُونَ يَا اِلٰهَنَا
اور البتہ فرمایا اللہ تعالے نے کیوں کہتے ہوا ہم معبود ہمارے

كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَ
تحقیق تھے تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ ملو تم اس سے پس تحقیق دیکھا

يْتُمُوهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ در آداب المریدین مسطور است
تم نے اسکو اور تم دیکھتے ہو۔

کہ طائفہ را از عارفان و عابدان و زاہدان پرسیدند کہ حال ایشان
چیست گفتند مَا خَرَجُوْا مِنْ نُفُوسِهِمْ اِلَّا لِنُفُوسِهِمْ
نہیں نکلے نفسوں اپنے سے مگر واسطے نفسوں اپنے کے چھوڑا انہوں نے

تَرَكُوا النَّعِيْمَ الْفَانِىَ لِلنَّعِيْمِ الْبَاقِىْ فَاَيْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ
نعمت فانی کو واسطے نعمت باقی کے پس کہان ہین حال بقا کا فنا سے

یعنی بیرون نیامدند از نفسہاے خویش مگر بسوی نفسہاے خویش ترک
آوردند نعمتہاے فانی و نفیس دنیا براے نعمتہاے جاودانی و نفیس آخرت
ایشانند کہ حقیقت ہر دو جہان دیدند دنیا را بر آخرت نگزیدند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ
فرمایا اللہ تعالے نے بلکہ اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کے اور آخرت
خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی واین نوع بمنزلہ تجارت است بمعنی چیزی دادن و چیزی ستدن
بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی ہو
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
فرمایا اللہ تعالے نے اور جو ڈرا کھڑا ہونے سے رب اپنے کے پاس اور منع کیا جی کو
عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ
خواہش سے پس تحقیق بہشت وہ ہے آرام کی جگہ اور کہا ابو الحسن
بْنُ شَمْعُوْنَ مَنَعُوْا اَنْفُسَهُمْ مِنَ الْهَوَی الْعَاجِلِ خَوْفًا
بیٹے شمعون کے نے منع کیا انہون نے جیون اپنے کو خواہش سے جلد آنیوالی کے ڈر سے
مِنَ الْعَذَابِ الْاٰجِلِ فَفَازُوْا بِالْجَنَّةِ لَیْسَ فِیْهَا
عذاب آگے آنے والے کے سے پس پہنچے بیچ بہشت کے نہین ہے بیچ اس کے
مَنْعٌ مِنْ هَوًی وَلَا خَوْفٌ مِنْ عَذَابٍ پس حال زاہدان
روک خواہش سے اور نہین ڈر عذاب سے
ست کہ ایشان آنچہ مشروع و مباح ست نیز بگذاشتند و ہوای نفس را از مباحات
دنیا باز داشتند اما بہ نسبت آن طائفہ مقصر ست آن ست۔
بِدَلِیْلِ قَوْلِهِمْ فَاَیْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ
ساتھ دلیل قول انکے کے پس کہان ہے حال بقا کا فنا سے۔

رباعی

پس اینجا ہر چہ ہو بازی با نو رانگان وہ دیگر را بہ چون بازہ گان مدہ ربا

ہر چند ہمی بری دگر خواہم باخت		من با تو ہمین نرد فرستم خواہم باخت

تا ملک نبری که منتظر خواهم باخت | جز عشق تو هرچه هست درخواهم باخت

مے آرند که مهتر عیسی علیہ السلام بر گروہے از عابدان گذشت رسید و پرسید که از
عبادت خدا چہ مقصود دارید گفتند از دوزخ ترسکاریم و بہشت امید داریم فرمود
از مخلوقے بیم دارید و بہ مخلوقے امید دارید از سر ایشان گذشته و بر قومے دیگر رسید و پرسید
که از عبادت حق مطلوب شما چیست گفتند حُبًّا لِلّٰہِ وَ تَعْظِیْمًا لَّہٗ
واسطے محبت اللہ کے اور تعظیم اسکی کے
فرمود شما آن قومید که مرا با شما بودن فرمان ہست
كَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور روک رکھ ذات اپنی ساتھ اُنکے جو
یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ ۔
پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہین ذات اسکی
ہر آئینہ چون حق سبحانہ و جل جلالہ و عم نوالہ بحکم اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ لِاَجْلِی
با ایشان نسبت انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم را نیز فرمان بصبر با طائفہ درویشان
پس ہمت درخت ہستی کہ اینہمہ سعادت بار اوست و ہر یکے را بقدر ہمت حضرت اللہ عند الناس

ہستہ بار اوست ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ⁂ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

گفته اند چون مومن میگوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میگوید ہیچ چیز نمیخواہم و ہیچ چیز
مطلوب و مقصود ندارم الا اللہ اینجا محک در کار میشود و امتحان صد ہزار پیدا
مے آید تا ہر یکے کمال و نقصان ہمت خود آشکارا بیند آرند چون خلیل اللہ تعالی
را صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ بر منجنیق کردہ در آتش انداختند در ہوا بود
کہ جبرئیل علیہ السلام رسید و پرسید ھَلْ لَّكَ حَاجَۃٌ شیر بیشہ غیرت گفت۔
اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا و غیر المجلس آوردہ ست چون سلطان المشائخ ابراہیم ادہم

قدس الله سره توجه بحق آورد و در ایام بدایت بر سر غارے رسید هفتاد کس دید اندرون غار که سر بسجده نهاده بودند و جان بحق داده مگر یک کس سر برآورد و گفت ای ابراهیم میدانی که ما هفتاد تن روی بخدا آورده عهد بسته بودیم که از خدا بغیر خدا راضی نشویم و بیافتن هیچ نعمت شاد نگردیم چون درین وادی رسیدیم با خضر علیه السلام ملاقات شد گفتیم که سفر ما نیک آمد که با چنین شخص ملاقات شد ندای از غیب شنوانیدند ای مدعیان عهد فراموش کردید بخضر شاد شدید از بندگان من از شرم درین غار آمدند و جان بحق دادند مگر مارا ابراهیم علم دادن تو گذاشته بودند تا معلوم کنی همت بلند داری و بکونین سر فرو نیارے پس همت بلند آن است که بر هر چه غیر حق نشاند و بدیده و معقول رسانند تا هر دو جهان هیچ نگیرد قدر این معنی ندانند چنانکه گفته

فرد

سالک چون اختران بیافت جهان گم کرد		گم شد چو بیافت سر آن شهر

دیگر هر چه در بند آن بند ماند و هر که خدا را بنعمت و عطا گرفت نفس پرست است خود را پرستش نه خدا را۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش کو۔

یا بنعمت و عطا را می پرستند چنانکه گفته اند هر چه مقصود تست معبود تست و هر چه دلبند تست خداوند تست در این معنی شعر با مستطور است

رباعی

ای دل بسر از هر چه ترا پیوند است		زیرا همه سرجان تو فرزند است
معبود تو گشت آنکه سر با پیوند است		روزی که چنین است کسی ندانند چند است

پس در عقد همت مردان نقد قل هو الله است و بیقوم یفکر انکر شاهد

کفرو والی اللہ ست آن حشیا جہ کہ وارند از سیری ست و
این قرارشان از کمال دلیری ست اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِی الْھِمَمِ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بلند ہمتوں کو
وَیُبْغِضُ سِفْسَافِھَا و در اداب المریدین مسطور ست سُئِلَ
اور ناخوش رکھتا ہے نا پاک آدمی کو — پوچھے گئے
اَلْجُنَیْدُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ قَوْلِہٖ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
جنید رحم کرے آپر اللہ تعالے قول حق تعالے کے سے نہیں مانگتے ہیں لوگوں
اِلْحَافًا فَقَالَ لَا یُمَکِّنُھُمْ عُلُوُّ ھِمَّتِھِمْ عَنْ رَفْعِ حَوَائِجِھِمْ
سے از روے زاری کے پس کہا منع کرتی ہے انکو بلند ہمت انکی بلند کرنی حاجتوں اپنے
اِلَّا اِلٰی مَوْلَاھُمْ و عباس رضی اللہ تعالے عنہ گفت لَا یَسْئَلُوْنَ
سے مگر طرف صاحب اپنے کے — نہیں مانگتے
النَّاسَ اِلْحَافًا وَّلَا غَیْرَ اِلْحَافٍ و شیخ الیاس آورده است
لوگوں سے لپٹ کر اور نہ بغیر لپٹ کر
اَلْفَقِیْرُ لَا یَسْئَلُ عَنِ اللّٰہِ اِسْتِحْیَاءً وَّلَا مِنَ
فقیر نہیں مانگتا اللہ سے شرم سے — اور نہ لوگوں
النَّاسِ اِسْتِنْکَافًا موسے علیہ السلام را فرمود کہ بخواہ از درگاہ ما
سے حقارت جان کر

اوس سے اگرچہ نمک خمیر حاجت باشد یا علف گوسپند۔
قولہ تعالی یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔
فرمایا اللہ تعالے نے گمان کرتا ہے انکو نادان دولتمند نہ مانگنے سے۔

این آیت درشان اصحاب صفہ ست مے آرند چون ایشان را گرسنگی غالب آمدے برخاک مو غلطیدند تا بدیوانگی نسبت کردہ مے شدند و ایشان را از کمال تعففی کہ داشتند جہال غنیا مے پنداشتند و نیز نزدیک حق تعالیٰ آرزو و خواستے ندارند کہ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ در وصف ہمت ایشان ست گفتہ اند ہر کہ را ہمت دنیاست بحکم اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُہَا کِلَابٌ

دنیا مردار ہے اور چاہنے والے اسکے کتے ہیں

سگ ست مردار طلب و ہر کراہمت آخرتست او بر شہوات نفس حریص ست و ہر کراہمت مولیٰ ست یعنی ہیچ چیز نخواہد ہمت او بہیچ چیز مائل نگردد چنانچہ آنکس گوہر ست لا قیمۃ لہ **قطعہ**

دنیاست بلا خانہ و عقبے ہوس آباد		ما حاصل این ہر دو بیک جو نستانیم
این فتنہ بد نیا شد و آن غرہ عقبے		ما فارغ از ہر دو نہ اینیم نہ آنیم

و گفتہ اند کہ ہمت اینا کہ حضرت پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ را شاید **رباعی**

سیر آمدہ ز جان و تن مے باید		بیرون شدہ ز خویشتن مے باید
در ہر قدمے ہزار پندا فزون ست		زین گرم روے بند شکن مے باید

خداوندان این مشرب یعنی عشاق شطار از ہر سہ مشرب بگذرند و ترقی کنند و ہر سہ خطرۂ عبد سبحانی را بہ لا الٰہ الا اللہ نفی کردہ اند و از اخلاق ذمیمہ و حمیدۂ خود بیرون روند و مفلس شدہ و از خود و خود را بیزار ساختہ بہ نفی و اثبات پرداختہ باشند و گویند **فرد**

از ما نہ علم پرس نہ زہد و نہ معرفت		ما را بسے سرو و کم باشد ایسے

فصل چہارم دربیان مواظبت ذکر بحسب توفیق و کار کردن بعد تقلید بر تحقیق

در رسالہ مخدوم شیخ عبداللہ آمدہ است اگر سالکے سوال کند کہ از کلام سابق
چنان معلوم شد کہ ہر کہ از سہ مشرب ترقی کند او ذکر نفی و اثبات تواند کرد پس
مبتدی را چگونہ تلقین کنند جواب گوئیم بتحقیق خبر منتہی این ذکر نتوان گفت
اما مبتدی بتقلید مرشد کہ او را تلقین میکند با مفہوم مبہم این ذکر چندان گوید کہ و
تحقیق رسد و معنے ذکر بروے تجلی کند آنگاہ این ذکر بتحقیق گوید و مرید را ارادت
صادق و ہمت کامل ہر کمال را شرط است کہ بکمال صدق و اخلاص مخلص مخلص
گرداند و کمال ہمت مرید صادق را باختصاص رساند۔

قال اللہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا
فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے وارث کیا ہمنے کتاب کا جنکو چن لیا ہم نے
من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد و
بندوں اپنے سے پس بعضے انہیں ظالم ہیں واسطے ذات اپنی کے اور بعضے انہیں بیچ کی راہ چلنے والے ہیں اور
منہم سابق بالخیرات قال علیہ وآلہ السلام کلہم
بعضے انہیں بہت نیکی والے ہیں ساتھ نیکیوں کے فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام وہ سب
فی الجنۃ قال بعضہم الظالم یذکر اللہ بلسانہ
بہشت کے بیچ کہا بعضوں نے ظالم یاد کرتا ہے اللہ کو اپنی زبان سے
والمقتصد بقلبہ والسابق لا ینسے ربہ وقال بعضہم
اور بیچ کی راہ چلنے والا اپنے دل میں اور پیشدستی کرنیوالا نہیں بھولتا رب اپنے کو اور کہا بعضوں نے ظالم
الظالم یعبد علی الغفلۃ والعادۃ والمقتصد یعبد علی
عبادت کرتا ہے اوپر غفلت کی اور عادت کے اور بیچ کی راہ
الرغبۃ والرھبۃ والسابق یعبد علی الھیبۃ والمنۃ۔

چلنے والا عبادت کرتا ہو اور عزیمت اور وحشت کرا ورحقیقت کرنیوالا عبادت کرتا ہو اور پیروی سنت کے
پس ذکر مبتدی لسانی وحادثی باشد وچون در مواظبت مبالغه نماید راه
ذکر زبان بدل کشاید وطریق ملازمت آن ہست که در عوارف مسطور ہست -
وَيَكُوْنُ عِبَادَتُهُ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ بِسُنَنِهَا الرَّاتِبَةِ فَحَسْبُ
اور ہوتی ہے عبادت اسکی نماز پانچ ساتھ سنت روزمرہ کے پس
وَسَائِرُ اَوْقَاتِهٖ مَشْغُوْلَةٌ بِالذِّكْرِ الْوَاحِدِ لَا يَتَخَلَّلُهَا
کفایت ہو اور تمام وقت اسکی مشغول ساتھ یاد اکیلے کے نہیں بیچ بین آتا اسکے
فُتُوْرٌ وَلَا يُوْجَدُ مِنْهُ قُصُوْرٌ وَلَا يَزَالُ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ
فتور اور نہین پایا جاتا اس سے قصور اور ہمیشہ بار بار کرتا ہے یہ ذکر
الذِّكْرَ مُلَازِمًا بِهٖ حَتّٰى فِيْ طَرِيْقِ الْوُضُوْءِ وَفِيْ
لازم پکڑنے والا اسکو یہانتک کہ بیچ راه وضو کے
سَاعَةِ الْاَكْلِ لَا يَفْتُرُ عَنْهُ ودر معدن المعانی آورده است
اور وقت کھانے کے نہیں سست ہوتا ہے اس سے -
که ذکر بر چہار نوع ہست اول ذکر زبان که بغفلت دل باشد دوم ذکر زبانی
بود و دل ہم ازان آگاه باشد و بوقتی غافل سوم ذکر دل و زبان باہتمام القلب
واللسان چہارم آنکه دل ذاکر باشد و زبان خاموش واین انتہاست در ذکر
حقیقت ذکر ہمین ہست درین مقام اگرچه زبان ہیچ نگوید یا بود اما دل ذاکر باشد
چندانکه صاحب ذکر بگوش خود بشنود ونیز این حکایت درین محل آورده ہست فرمودند
بجہتی که درین مقام رسیده بود در دل او گمان شد شاید چنانچه آواز ذکر از دل خود من
می شنوم دیگران ہم میشنوند از خوف فتنه بیرون رفته وآبادانی ترک گرفته اما

آن بزرگ را گمانے بیش نبود دیگر از این کجا باشد کہ آواز دل بشنو ز مگر کسے کہ ہمچو او باشد و در عوارف مسطور ست۔

اِنَّ الذِّکْرَ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَقْسَامٍ ذِکْرٌ بِاللِّسَانِ
تحقیق ذکر اوپر چار قسم کے ہو ذکر ساتھ زبان کے

وَذِکْرٌ بِالْقَلْبِ وَذِکْرٌ بِالسِّرِّ وَذِکْرٌ بِالرُّوْحِ
اور ذکر ساتھ دل کے اور ذکر ساتھ سر کے اور ذکر ساتھ روح کے

فَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ الرُّوْحِ سَکَتَ السِّرُّ وَالْقَلْبُ وَاللِّسَانُ
پس جس وقت درست ہوا ذکر روح کا چپ ہوا سر اور دل اور زبان

عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْمُشَاھَدَۃِ وَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ
ذکر سے اور یہ ذکر شاہدہ کا ہے اور جب درست ہوا ذکر

السِّرِّ سَکَتَ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ
سر کا چپکا ہوا دل اور زبان ذکر سے اور یہ ذکر

الْھَیْبَۃِ وَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ الْقَلْبِ فَتَرَ اللِّسَانُ
ہیبت کا ہے اور جب صحیح ہوا ذکر دل کا سست ہو جاتی ہے زبان

عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْاٰلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ
ذکر سے اور یہ ذکر بخششوں اور نعمتوں کا ہے

وَاِذَا غَفَلَ الْقَلْبُ عَنِ الذِّکْرِ اَقْبَلَ اللِّسَانُ بِالذِّکْرِ
اور جب غافل ہوا دل ذکر سے اقبال کیا زبان نے ساتھ ذکر

وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْعَادَۃِ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ ھٰذِہٖ
کے اور یہ ذکر عادت کا ہے اور واسطے ہر ایک واحد کے ان

الاذکار عند ہم آفۃ فآفۃ ذکر الروح
ذکروں سے نزدیک انکے آفت ہو پس آفت ذکر روح کی
اطلاع السر علیہ وآفۃ ذکر السر اطلاع القلب
خبردار رہنا سر کا اوپر اسکے اور آفت ذکر سر کی مطلع ہونا دل کا
علیہ وآفۃ ذکر القلب اطلاع النفس علیہ وآفۃ
اوپر اسکے اور آفت ذکر دل کی مطلع ہونا نفس کا اوپر اسکے اور آفت
ذکر النفس رؤیۃ ذلک وتعظیمہ اوطلب
ذکر نفس کی دیکھنا اس کا اور تعظیم اسکی اور طلب کرنا
ثوابہ اوظن بہ انہ یصل الی شیٔ من المقامات
ثواب کا ساتھ اسکے یا گمان ساتھ اسکے یہ کہ پہنچا طرف ایک چیز کے مقامات سے
واقل الناس قیمۃ عند ہم من یرید اظہارہ و
اور کمتر لوگوں کا قیمت میں نزدیک ان لوگوں کے وہ ہو کہ ارادہ کرے
اقبال الخلق علیہ پس مرید در ابتدا بذکر لسان مشغول باشد
ظاہر کرنے اسکے کا اور آنا خلق کا اوپر اسکے۔
وآفات از انچہ گفتہ شدہ است درین باب از رؤیۃ ذکر وتعظیم ذکر وطلب
ثواب باید کہ دریابد واز ہمہ ہوشیار باشد تا ترقی از ین ذکر پس در حضور
باطن ہست کہ چنانچہ اطلاع نفس آفت ہست مر ذکر دل را ہمچنین ادراک دل
ترقی باشد مر ذکر زبان را و دیگر ذکرہا ہم برین قیاس اند پس اینجا مرد باید
کہ کار را باشد چنانچہ گفت فرد

کار کن کار بگذر از گفتار	کاندرین راہ کار دارد کار

تا اسرار علمی صحابہ حالے شوند و ذکر از زبان بدل رسد و از دل بسر پیوندد و از سر بروح رسد آنگاہ سر صفت روح گیرد و دل صفت سر گردد و نفس صفت دل گیرد
تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اَے اِتَّصِفُوا بِاَوْصَافِ اللّٰہِ۔
خلق اختیار کرو ساتھ خلقون اللہ کے او موصوف ہو ساتھ وصفون اللہ کے
اینجا مسلم گردد و باید کہ حیات خود تا آنگاہ کہ در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ باشد بحقیقت داند و بے یاد حق قول خواجہ یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ بزبان اند کہ گفت
اِلٰہِیْ مَا طَابَتِ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِكَ وَلَا الْاٰخِرَةُ
اے خدا نہیں خوش ہو دنیا مگر ساتھ یاد تیری کے اور نہ آخرت مگر
اِلَّا بِعَفْوِكَ وَلَا الْجَنَّةُ اِلَّا بِرُؤْيَتِكَ و ہر چند کہ تحصیل
ساتھ عفو تیری کے اور نہ بہشت مگر ساتھ دیکھنے تیرے کے۔
علم شریعت و نماز نفل و روزہ نفل باشد اگر از ذکر حق تعالیٰ باز دارد از عقوبت و غرامت تصور کنند کہ گفتہ اند۔
لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْعَارِفِ اِنْقِطَاعُهٗ عَنِ الذِّكْرِ
ساتھ ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب خداشناس کا ٹوٹنا اسکا یاد اللہ کے سے

اے دل طلب کمال در مدرسہ چند	تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ چند
ہر فکر کہ جز ذکر خدا وسوسہ است	شرمے ز خدا بدار ازین وسوسہ چند

و تفسیر ست فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ
پس یاد کرو اللہ کو کہڑے اور بیٹھے اور کروٹون اپنی کے
از ابن عباس رضی اللہ عنہ منقولست او گفت۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَفْتَرِضُ
تحقیق اللہ نہیں مقرر کرتا

عَلٰی عِبَادِہٖ فَرِیْضَۃً اِلَّا جَعَلَ لَھَا حَدًّا مَعْلُوْمًا ثُمَّ عَبْدٌ
اوپر بندون اپنے کے فرض کیا واسطے اسکے حد جانی گئی پھر بندہ
تَارِکُھَا فِیْ حَالِ عُذْرٍ اِلَّا الذِّکْرُ فَاِنَّ اللّٰہَ
چھوڑنے والا اسکا ہو بیچ حال عذر کے مگر ذکر پس تحقیق اللہ
تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ لَہٗ حَدًّا یَنْتَھِیْ اِلَیْہِ وَلَمْ یُبَیِّنْہُ اَحَدًا
تعالے نے نہین مقرر کی واسطے اسکے حد کہ نہایت ہو طرف اسکے اور نہ معین کیا ذکر کسی کو
فِیْ قَوْلِہٖ اِلَّا مَغْلُوْبًا عَلٰی عَقْلِہٖ فَقَالَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ
بیچ قول اپنے کے مگر مغلوبون کو اوپر عقل اسکے کو پس کہا پس یاد کرو اللہ کو
قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ اَیْ فِی اللَّیْلِ وَ
کہڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اے بیچ رات کے اور
النَّھَارِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنٰی وَالْفَقْرِ
دن کے اور جنگل کے اور دریا کے اور سفر کے اور شہر کے اور دولتمندی اور
وَالصِّحَّۃِ وَالسُّقْمِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ۔
محتاجی کے اور تندرستی اور بیماری کے اور چھپے اور ظاہر کے۔

در معدن المعانی آوردہ ست یکے از خصائص ذکر آن ست کہ ذکر غیر موقت
ست بلکہ ہیچ وقتے از اوقات نیست کہ نہ بندہ مامور ست بذکر خداوند اما
قضا نمودا تا عرفا تا گفتہ اند کہ نماز اگرچہ اشرف العباد آت ست در بعضے اوقات
درست نیست و ذکر بدل و وا مرست و در عموم حالات
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ
فرمایا اللہ تعالے نے یاد کرتے ہین اللہ کو کہڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے

در روضہ زندوسیہ مسطور ست اگر ذکر خدا فاضلترین عبادت نبودی رسول علیہ السلام از حق سبحانہ وتعالے درخواست نکرے

فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا

پس فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بیچ دعا اپنی کے اے خدا تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسے

دَآئِمًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّنَفْسًا صَابِرًا وَّلِسَانًا

ایمان ہمیشہ اور دل عاجزی کرنیوالا اور یقین سچا اور نفس صبر کرنے والا اور زبان ذکر کرنیوالے

ذَاکِرًا ونیز بر شرف ذکر حضرت اللہ عز وجل گواہ ست ہر انچہ رسول فرمود

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ

کیا نہ خبر دار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کو اور پاک زیادہ اسکا نزدیک بادشاہ

وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ مِّنْ اِعْطَآءِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ

تمہارے کے اور بلند تر اسکا بیچ درجون تمہارے کے اور بہتر بخشش کرنے سونے اور چاندی کے

وَاَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْٓا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا

اور یہ کہ ملاقات کرو دشمن اپنے سے پس مارو گردنین انکی اور ماریں وہ

اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ

گردنین تمہاری کہا انہون نے اور کیا ہو یہ اے پیغمبر خدا کے فرمایا یاد اللہ کی

پس مومن باید کہ در لذت ذکر حق مدام باشد یعنی در ذوق محبت حق با توجہ تام و استغراق دوام مستغرق یاد او بود و نقش غیر از لوح دل پاک شوید و بذکر انس و الفت جوید و از خلق وحشت گرفتہ از حضرت کردگار رب غفار و بگوید۔

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ اٰنَسَنَا بِذِکْرِہٖ وَاَوْحَشَنَا مِنْ خَلْقِہٖ زِدْنَا

اے خداوند جسنے کہ الفت دی ہمکو ساتھ یاد اپنی کے اور وحشت دی ہمکو خلق اپنی سے زیادہ کر ہمکو

أَنِّسْنَا بِذِكْرِكَ وَوَحْشَةٍ مِنْ خَلْقِكَ يَا أَنِيسَ قُلُوبِ
الفت ساتھ یاد اپنے کی اور وحشت خلق اپنے سے اے محبت کرنیوالے دلوں
الذَّاكِرِينَ بِفَضْلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
ذکر کرنیوالوں کے ساتھ فضل اپنے اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے

نخشبی ذکر خدا انیس قوی ست — این انیسی کہ دلنشین بود
منوا گفت بی کس و تنہا — ہر کرا ذکر او انیس بود

چون مومن لذت و ذوق محبت حق بہ کمال یافتہ و بذکر حق سبحانہ تعالے از
ہر چہ ہست اکتفا کردہ ایشان ذکر از عبادت بہ محبت رسیدہ پس ذاکر چنین کہ
بکمال عشق و محبت رسیدہ باشد فردا اگرچہ العیاذ باللہ در دوزخ
بود از ذکر حق تعالے باز نماند و از عذاب ہیچ نداند و اگر در بہشت باشد نیز ذ
ذکر باشد با نعم و تنعیش نماند و بہ نعیم نہ پرواز دینی چشم ہمت بر بہشت و دوزخ
دو کون نیندازد و در معدن المعانی آوردہ است کہ حاضری سوال کرد کہ در بہشت
عبادت خواہد بود یا نہ فرمودند کہ عبادت در غیبت باشد و آن بر خاست بہ مشاہدہ
شد اما ذکر خواہد بود قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام کھائینگے رہنے والے
وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ
بہشت کے اور پیوینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیشاب پھرینگے لیکن
طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ
کھانا انکے کا یہ ہوگا ڈکار لینا اور پسینا مانند خوشبو مشک کی خوشبودار الہام کیے جاوینگے
التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ

تسبیح اوحمد کرنا جیسا الہام کیے جاتے ہیں دم بدم ویسے ہی جس طرح دم آدمی کا بے تکلف اور بے مشقت آسانی سے نکلتا ہے ویسی طرح اللہ کی یاد اور تسبیح جاری ہوگی زبان سے۔

وایں حدیث در مشارق مسطور ست پس آن ذکر کہ بغلبۂ محبت وعشق خواہد بود نہ بتکلیف عبودیت کہ بہشت جای ذوق ست جای بندگی نیست وآن ذکر ہم از جملہ ذوقہا باشد نہ از عبادت و یاد حق سبحانہ تعالے آنکہ در بہشت باشد بر دو گونہ بود واللہ اعلم یکے اثر مجاہدہ دوم اثر مشاہدہ یکے آنکہ از دنیا برای مومن باشد یعنی توجہ وارادت بدل وجان ودلے کہ در دنیا دارد ہمان توجہ با او باشد وتا ابد خرسند است ہیچ چیز نخواہد ودیگر آنکہ بعد از دیدار حق تعالے جل جلالہ ہم نوالہ توجہ پیدا آید یعنی چون دیدار حق بے چون پروردگار حاصل کنند نعمت بہشت در چشم ہمت شان حقیر نماید باز اگرچہ دیدار حق پاک خالق الافلاک در حجاب شود لذت وبرکت آن در دلہای شان باقی ماند بدان مسرور باشند ونعمت بہشت را بعد از دیدار حق تعالی بنزد شان قدرے نبود وقیمتے وزینتے نباشد قال علیہ وآلہ السلام

بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اِذْ سَطَعَ نُوْرٌ فَاِذَا الرَّبُّ

ایکوقت بہشتی بیچ بہشت کے جب روشن ہوگا نور پس ناگہان پروردگار

تَعَالٰى قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَلَا يُبْصِرُوْنَ فِى الْجَنَّةِ شَيْئًا

تعالے نے تحقیق تجلی کی پس نہیں دیکھے جاوینگے بیچ بہشت کے کوئی چیز

اَقَرَّ بِعُيُوْنِهِمْ وَاَسَرَّ لِقُلُوْبِهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا

سرور تر ہوساتہ انکی آنکہونکے اور خوش کرنیوالے زیادہ ہوساتہ دلون انکے کے دیکہنے سے

حُجِبَ عَنْهُمْ يَبْقٰى نُوْرُهٗ وَبَرَكَتُهٗ فِيْهِمْ

طرف اللہ تعالے کے پس جب چھپ گیا آن سے باقی رہیگا نور آسکا اور برکت انکی بیچ انکے
پس یاد کردن ایشان ہمین بنا بر لذت و ذوق لقاء حضرت پروردگار باشد
اما پیش از دیدار بہشتیان نعیم بہشت مشتغل باشند کہ نعمت دیدار فراموش ما
شدہ بود از یاد رفتہ باشد و در زاہدی آوردہ است کہ رسول علیہ وآلہ السلام را
پرسیدند کہ خدا تعالے فرمود وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا
اور جب دیکھیگا تو آسجگہ بیچ کے نعمت اور بادشاہت بڑی
ملک کبیر چیست فرمود علیہ وآلہ السلام اِسْتِيذَانُ الْمَلَائِكَةِ
اذن طلب کرنا فرشتون کا۔
در آنچنان است کہ رسول ... آید عز وجل یعنی فرشتہ از حضرت حق تعالے در بہشت
نزدیک مومن بیاید در این مومن را ہفتاد حاجب گاہ بود ہفتاد بار ... باید
خواست و بار بیاید حاجبان گویند ولی اللہ مشغول است ہر بار پیش عرش رود و بار بیاید
و ہفتاد و یکم بار بسوی مومن آید بار یابد آنگاہ طبقے پیش وی نہاد از نور فرید
و دستار چہ از نور بر وی افگند و لے خدا آن دستار را بردارد و بینیہ باشد بران
طبق نہادہ چون بدست گیرد و بنیم لبش گاہ حرکتے بیرون آید نقاب بستہ کہ بہشت
ہمہ از نور دیدہ وی روشن گردد و رقعہ بر دست گرفتہ بود مومن خواہد کہ نقاب او
دور کشد حور گوید نخست نامہ بخوان پس خود از آن قوام نامہ را بگیرد بر عنوان نا
نبشتہ باشد مِنَ الْمَلِكِ الَّذِي لَا يَزُولُ مُلْكُهُ إِلَى الْمَلِكِ
طرف بادشاہ کے سے جو نہیں زوال ہوتا ہے اسکی ملک مین طرف
الَّذِي يَزُولُ الْمُلْكُ مِنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي يَمُوتُ مِنَ الْعَزِيزِ
بادشاہ کے جو زوال ہوتا ہے ملک کا زندہ سے جو نہیں مرتا طرف زندہ کی جو مرتا ہے عزیز

محمود بلفظ مبارک راند شاید که مطلوب مالک بن دینار بهشت بود و مطلوب معروف کرخی دیدار حقتعالے بود پس آنا باید دانست که ذکر بسیار سبب کمال محبت است پس طالب باید که نفس خود را بذکر حق سبحانه وتعالے رام کند و در یاد او خود را بیقرار و بے آرام گرداند تا ذکر حق سبحانه وتعالے او را بدرجه محبت و عشق رساند که حقتعالے میفرماید

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَذْكُرُنِي وَأَذْكُرُهُ حَتَّى عَشِقَنِي وَعَشِقْتُهُ

ہمیشہ بندہ میرا یاد کرتا ہی مجکو اور یاد کرتا ہوں اسکو یہانتک کہ عاشق ہوتا ہی میرا اور عاشق ہوتا ہوں اسکا

وچون ذاکر بدرجه عشق و محبت رسد و شربت شوق چشید هیچ چیز را در دنیا و آخرت بر یاد حق نگزیند و هیچ شئے را در دو کون دل بستن نه بیند چنانکه گفت قطعه

گر دنیا و آخرت بیارند
تا یوسف خود نے فروشیم

این هر دو بگیر و دوست بگذار
تو سیم سیاه خود نگهدار

ودر وصف زندوسید مسطور است قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حُكِيَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْخَدِيْجِيِّ

حکایت کیا گیا اسمٰعیل بیٹے عبداللہ بیٹے محمد بیٹے عمر خدیجی سے کہ روایت

يَرْوِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

کرتا تھا محمد بیٹے ادریس شافعی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ وہ

اِنَّهٗ كَانَ يَحْلِقُ وَكَانَ لَهُ الْحَجَّامُ يَقُصُّ شَارِبَهٗ وَهُوَ

تھا سر مونڈاتا تھا اور تھا اسکو ایک نائی کہ کترتا تھا بال لبونکے

يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْحَجَّامُ لَا تُحَرِّكْ

اور وہ کہتا تھا پاک ہی اللہ اور تعریف سب اللہ کی واسطے ہیں پس کہا اسکو [illegible]

تشفتاه لیلا اقطعهما فقال استعیذ من ربی

مت ہلا لب اپنے تو کہ نہ کاٹ ڈالوں انکو پس کہا سند ہم کرتا ہوں اپنے رب سے

ان یمضی علی ساعة لا اذکره یعنی گفت کہ لمبا بیٹھ

یہ کہ گزرے اوپر میرے ایک دم یاد کروں اُس کو

بہ نہ از یا در سیا تیر بیٹھ و در تفسیر حسینی فاذکروا الله قیاما وقعودا

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وعلی جنوبکم المراد مداومة الذکر لان الانسان

اور اوپر اپنی کروٹوں کے مراد ہمیشہ ذکر کرنے کے اسواسطے کہ آدمی

قلما یخلو من هذه الحالات و در تفسیر دیگر آمده است

کم خالی ہوتا ان حالتوں سے

الا فی سائر احوالکم در شمائل انقیا و در معدن المعانی

یعنی بیچ تمام حالات تمہاری کے

از ابو بکر وقاق نقلست کہ او گفت الذکر منشور الولایة

یاد خدا فرمان ولایت کا ہے پس جسکو توفیق

فمن وفق فقد اعطی المنشور ومن سلب الذکر

یاد کی ہوئی سو دیا گیا فرمان اور جس سے چھین لیا گیا ذکر سو تغیر ہوا ولایت سے

فقد عزل یعنی ذکر منشور ولایت ست پس ہر کرا توفیق دادند بذکر یعنی

کہ اورا ولایت دادند واز ہر کہ سلب ذکر کردند بدرستی کہ اورا از ولایت معزول

کردند در روضہ زند ویسیہ مسطور ست کہ گفت حکیمے از حکماء کہ این ضد چیز التماس

کردم ویافتم آنرا در چند چیز والتماس کردم رضاء خدا ویافتم آنرا در کثرت ذکر

اجمل حسینا پیوچہ مسطور ہیں۔

قَالَ سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالیٰ یَحْکِیْ عَنِ
کہا سنا میں نے امام ابا محمد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی حکایت کرتا ہے
الْحَافِظِ قَالَ حَکِیْمٌ مِنَ الْحُکَمَاءِ اِلْتَمَسْتُ الْغِنَاءَ فَوَجَدْتُہٗ
حافظ سے کہا ایک حکیم نے حکیموں سے ڈھونڈا میں نے بے پروائی کو پس پایا
فِی الْعِلْمِ وَالْتَمَسْتُ الشَّرَفَ فَوَجَدْتُہٗ فِی الصَّبْرِ وَالْتَمَسْتُ
اسکو بیچ علم کے اور التماس کیا میں نے بزرگی کا پس پایا اسکو صبر میں اور التماس کی
قِلَّةَ الْحِسَابِ فَوَجَدْتُہَا فِی الصَّمْتِ وَالْتَمَسْتُ الْعَافِیَةَ
بیچ کمی حساب کے پس پایا میں نے اسکو بیچ خاموشی کے اور التماس کیا میں نے تندرستی کو
فَوَجَدْتُہَا فِی الزُّهْدِ وَالْتَمَسْتُ الرَّاحَةَ فَوَجَدْتُہَا فِی الْیَأْسِ
سو پایا اسکو بیچ بے رغبتی دنیا کے اور التماس کیا میں نے آرام کا سو پایا اسکو نا امیدی میں
وَالْتَمَسْتُ الشِّبَعَ وَالرِّیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوَجَدْتُہَا فِی الصَّوْمِ
خلق سے اور التماس کیا میں نے شکم سیری و تازگی کو دن قیامت کے سو پایا میں نے اسکو روزہ
وَالْتَمَسْتُ الظِّلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوَجَدْتُہٗ فِی الصَّدَقَةِ
رکھنے میں اور التماس کیا میں نے سایہ ہونے سے قیامت کے دن سو پایا اسکو بیچ خیرات کے
وَالْتَمَسْتُ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ فَوَجَدْتُہَا فِی تَرْکِ الْمَعْصِیَةِ
اور التماس کیا میں نے نجات کا آگ سے سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے گناہ کے اور
وَالْتَمَسْتُ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ فَوَجَدْتُہَا فِی تَرْکِ الشَّهَوَاتِ
التماس کیا میں نے داخل ہونے بہشت کا سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے خواہش کے
وَالْتَمَسْتُ صَلِیْبًا صَالِحًا فَوَجَدْتُہٗ فِی عَمَلِ الْبِرِّ وَالْقِیْتِ

کے اور التماس کیا مین نے یار نیک پس پایا اسکو بیچ عمل نیک کو اور التماس کیا مین نے روشنی

النُّوْرَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَالْتَمَسْتُ

کا بیچ تاریکی قبر کے پس پایا اسکو بیچ عبادت رات کی اور التماس کیا

السَّلَامَةَ فِی الدِّیْنِ فَوَجَدْتُهَا فِی الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ

یعنی سلامتی کا بیچ دین کے سو پایا مین نے اس کو بیچ عزلت کے لوگون سے

وَالْتَمَسْتُ رِضَاءَ الرَّبِّ تَعَالٰی فَوَجَدْتُهٗ فِیْ کَثْرَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ

یعنی گوشہ گیری اور التماس کیا مینو رضاء پروردگار بلند کو سو پایا مینو اسکو بیچ زیادتی یاد اللہ کے

پس مقام رضا که بهشتی منقود ست در کثرة ذکر حق سبحانه و تعالے حصول آن موجود ست اما اینجا باید دانست که رضا و سخط حقتعالے دو صفت قدیم اویند و افعال و اعمال بنده از حسنات و سیّآت اثر رضا و سخط حقتعالے ست یعنی از هر بنده که حق تعالے در ازل راضی ست استعمال کرده میشود در موجبات رضا و آن دیگر در موجبات خشم و این نوع امرے مبطن ست و امر اعتقادی ست و هر بنده را نیز با حضرت حق سبحانه و تعالے رضا و سخطے ست و در روضه ندوسیه از توریت منقول ست۔

مَنْ اَصْبَحَ نَادِمًا عَلَی الدُّنْیَا اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَی اللّٰهِ۔

جس نے صبح کی پشیمان اوپر دنیا کے صبح کی ناخوش اوپر اللہ کے

پس چون بنده بحکم تقدیر گردن ننهد و بقضا راضی نبود و در رضای نفس در آید و بسبب بار حب و حرص دنیا چون خواهد بر آینه ساخطا علی اللہ بود جلیلا عبارتا سطای خواری و خستگی او باشد پس باید دانست که استعمال این صفت اگرچه بر کافران و منافقان بد کردار ست اما از دقائق این بیرون آمدن مخلصانرا نیز فی السر میسر الحد و دشوار ست که در حق پیشوا میر حاصل فرمان از حضرت کرده کار ست

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

اور صاحب مچھلی جب گیا غصہ کھاکر پس گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم

عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ - آری و درا و غیرت و دست ہزار یا

اوپر اسکے پس پکارا بیچ اندہیروں کے۔

یکے ست یونس علیہ السلام را نگر کہ مقام او از غیرت در کدام پایکیست اما راضی بودن بندہ آن ست کہ در حالت رنج و مصیبت چنان شاد بود کہ دیگران در حالت نعمت و عطا و این قول رابعہ بصریست۔

وَقَالَ ذُو النُّوْنِ سُرُوْرُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ الْحَارِثُ

اور کہا ذوالنون نے خوشی دل کے ساتھ جاری ہونے تقدیر کے اور کہا حارث نے

سُكُوْنُ الْقَلْبِ تَحْتَ جَرَيَانِ الْحُكْمِ فَقَطْ

آرام دل کا نیچے جاری ہونے حکم کے ہے۔

اینک بہر حال مشغول تو ام		بار د و قبول تو مرا کار نیست

و این رضاء بندہ سبب ظہور ست مر رضاء حقتعالے را من وجہ چون دل بندہ بکثرت ذکر باطمینان رسد کہ انتقام رضاء است و بافعال حق تعالے کلہا راضی باشد و از رضاء نفس بیرون آید ہر آئینہ رضاء حقتعالے حاصل کند و از رضا در آمدن مرضیات الٰہی کہ نشان عافیت آن کہ امر فرو بیان ست

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

فرمایا اللہ تعالے نے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اسکے کہ ڈرا رب اپنے سے

معلوم میشود کہ حق تعالے از اہل خشیت راضی ست اما ظہور رضاء حق سبحانہ و تعالے موقوف ست بر خاتمت کار و بہتر ذلک بہا قال اللہ تعالے

اور نہ پیارا اور نہ مقصود مگر اللہ اور ساتوان اوسکا صبر ہے اور وہ نکلنا ہی

اَلْخُرُوْجُ عَنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ بِالْمُجَاهَدَةِ وَثَامِنُهَا

سے حظون سے نفس کے ساتھ محنت کی اور آٹھوان اسکا

الرِّضَاءُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ رِضَاءِ النَّفْسِ بِالدُّخُوْلِ

رضا ہے اور وہ نکلنا ہے رضامندی نفس کے سے ساتھ داخل

فِيْ رِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّسْلِيْمِ لِلْاَحْكَامِ الْاَزَلِيَّةِ

ہونیکے بیچ رضاء اللہ تعالے کے ساتھ قبول کرنیکے واسطے حکمون ازلی کے

وَالتَّفْوِيْضِ اِلٰى تَدَابِيْرِ الْاَبَدِيَّةِ بِلَا اِعْتِرَاضٍ

اور سونپنا طرف تدبیر ابدی کے بغیر اعتراض کے

كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَتَاسِعُهَا الذِّكْرُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ

جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نوان اسکا ذکر ہے اور وہ نکلنا ہی

عَنْ ذِكْرِ مَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَ

یاد سے اس چیز کے کہ سواے اللہ تعالے کی ہے جیسے کہ وہ ساتھ موت کے

عَاشِرُهَا الْمُرَاقَبَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ عَنْ حَوْلِهٖ وَ

اور دسوان اسکا مراقبہ ہے اور وہ نکلنا ہے قوت اپنی سے اور

قُوَّتِهٖ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ۔

طاقت اپنے سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے ہو۔

پس این ذکر که بعد از رضا و تسلیم وست دہد ذکر شطار یست که بغیر منتهی

آنرا نتواند گفت و مبتدی تقلید میگو بد تا چون بمقام رضا رسد بسبب

درآمدن در رضاء حق بتسلیم و تفویض از رضاء نفس بیرون آید و جمیع اصنف

مرتفع شود کما ھو بالموت اینجا خروج از ذکر ما سوے اللہ دست دہد و بمقام حقیقت ذکر رسد و مبتدی در ذکر بہ تحقیق انجا رسد۔

فصل پنجم در ذکر زبان با اظہار طلب کردن از دل احضار۔

ہر چند کہ مبتدی را در بدایت حال اظہار قلب محال بود مہما امکن کوشش نماید تا تواند زبان را بحضور دل جنبا ند و دل را موافق بزبان گرداند تا تحت این وعید در نیاید

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ وَیْلٌ لِّمَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ

فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے کے سلام حسرت ہو واسطے اسکے کہ یاد کیا

بِلِسَانِہٖ وَقَلْبُہٗ سَاہٍ اَوْ قَالَ۔

اللہ کو ساتھ زبان اپنے کے اور دل اسکا غافل ہے اسپیغمبر نے کہا۔

وخزانہ جلالی آوردہ ہست ہر کس کہ ذکر کند دل او غافل باشد در حق او وعید سخت و شوار ہست و در احادیث چنین آمدہ ہست کہ حق سبحانہ تعالے میگوید کہ ہر کس مرا بہ غفلت یاد کند من او را بہ لعنت یاد کنم در شرح اوراد آوردہ ہست

فِیْ کِفَایَۃِ الشَّعْبِیِّ رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ اَنَّ ثَلٰثَۃَ

بیچ کفایہ شعبی کے روایت کیا گیا ہے بیچ خبروں کے یہ کہ تین ۳

اَشْیَاءَ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اَلصَّلٰوۃُ

چیزیں ہیں نہیں وزن رکھتی ہیں نزدیک اللہ کے پر پشہ کے برابر نماز

بِالْعَادَۃِ وَالذِّکْرُ بِالْغَفْلَۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ

ساتھ عادت کے اور ذکر ساتھ غفلت کے اور درود اوپر

عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ مِنْ غَیْرِ حُرْمَۃٍ۔

پیغمبر کے اوپر ان کے اور آل انکی کے سلام بغیر تعظیم کے۔

و نیز گفته اند که ذکر بشمار کثیر کثیر نیست لیکن بحضورِ دل که بے غفلت باشد اگرچہ قلیل بود کثیر ست در خزانہ جلالی آوردہ ہست خدمت سید السادات فرمود درین آیت قولہٗ تعالیٰ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت

فَرَاَيْتُ فِي التَّفْسِيْرِ اَىْ اُذْكُرُوا اللّٰهَ خَالِصًا وَلَوْ مَرَّةً

پس دیکھا مین نے بیچ تفسیر کے ای یاد کرو اللہ کو خالص اور اگرچہ ایک مرتبہ ہو

و ذکر غفلت را بمنزلہ غیبت داشتہ اند یعنی چون حق تعالیٰ بمعنی نادیدن آں ذکر غائب بود ذکر با غیبت باشد و این بیت در معدن المعانی آوردہ ہست

ذکر گر بسیار باشد بر زبان		چونکہ دل غافل بود غیبت بدان

در مشارق الانوار آوردہ ہست

قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ

کہا ابوموسیٰ نے اے لوگو روکو ذاتون اپنے کو

اَنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ غَائِبًا وَلَا اَصَمَّ اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا

تحقیق تم نہین پکارتے غائب کو اور نہ بہرے کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے

وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهٗ فِيْ سَفَرٍ وَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ

نزدیک کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے کہا اسکو بیچ سفر کے اور وہ بلند آواز کرتے تھے ساتھ تکبیر کے

و در شرح اوراد آوردہ ہست لَمَّا دَجَّهَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

جب متوجہ ہوے نبی اوپر انکے اور آل انکی کو سلام

اِلٰى خَيْبَرَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ

طرف خیبر کے چڑھے لوگ اوپر میدان کے پس بلند کیا انہون نے آوازون اپنی کو

ثُمَّ قَالَ الْحَدِيْثُ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ يُقَالُ اِرْبَعْ نَفْسَكَ اَیْ

ساتھ تکبیر کے پس کہا آخر حدیث کہا جوہری نے کہا جاتا ہی روک ذات اپنی کو ای

اُرْفُقْ بِهَا وَكُفَّ مِنْ قَوْلِهِمْ رَبَعَ الرَّجُلُ اِذَا وَقَفَ

نرمی کر ساتھ اُسکے اور بند ہو کہنے اُنکے سے یعنی عرب کے روکا مرد نے جب ٹھہر

تَحَبَّسَ وَمَعْنَاهُ اَمْسِكُوْا عَنِ الْجَهْرِ وَكُفُّوْا وَهُوَ مَعَكُمْ

رکے اور معنی اسکے بند کرو پکار کی آواز سے اور بند کرو اور وہ تمہارے ساتھ ہے

اَیْ يَعْلَمُهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِكَوْنِهِ غَائِبًا و در آداب المریدین مسطور ست

ای جانتا ہی کہا اسکو از روی نفی کیوا سطی ہونے اُسکے کے غائب۔

حُكِيَ اَنَّ الشِّبْلِيَّ قَالَ فِي الْمَجْلِسِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ

حکایت کیا گیا ہی یہ کہ شبلی نے کہا بیچ مجلس جنید کے رحم کرے اُسکو اللہ تعالیٰ پس کہا

اِنْ كُنْتَ حَاضِرًا فَهُوَ تَرْكُ الْحُرْمَةِ وَاِنْ كُنْتَ غَائِبًا فَالْغَيْبَةُ

اگر ہو تو حاضر پس وہ ترک تعظیم ہی یعنی رو برو پکار کر بولنا اور اگر ہے تو غائب پس غیبت

حَرَامٌ و در حال ذکر این دعا میخواندی يَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَمِدُّوْنِيْ فِي الذِّكْرِ

ہونا حرام ہی۔ اے فرشتو رحمت کو مدد کرو ہماری بیچ ذکر کے

كَيْ يَرِقَّ قُلُوْبُنَا و نیز بگوید يَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَعِيْنُوْنِيْ فِي الذِّكْرِ

تو نرم ہوں دل ہمارے اے فرشتو رحمت کے مدد کرو میری بیچ ذکر کے

و در خزانۂ جلالی آورده است این دعا چون جماعت در ذکر بود و تنہا میگفته

باشد بگوید و در مجلس اگر آہستہ گوید بگوید نیز آمده است که خدمت سیدالسادات

پیش از ذکر بعد از صلوٰة میگفت اَللّٰهُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ

یا اللہ ساتھ نام اللہ کے اعتماد کیا میں اوپر اللہ کے نہیں طاقت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ واین دعا بخواند اَللّٰهُمَّ افْتَحْ بِنَا بِیْعَ قُلُوْبِنَا لِذِكْرِكَ
اور نہین قوت مگر ساتھ مدد اللہ کی — یا اللہ کھول دے چشمے دل ہمارے کے اپنے ذکر سے
اینہا ہمہ بگوید تا رقت لینت در دل پدید آید و حضور دست دہد کہ ذکر بے حضور
نوشتے ندارد و درون را روشن نگرداند و بے سبب مواج آمدہ ہست ۔
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ
فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بعضے گویند وَاذْكُرْ
آواز کی بات سے — صبح کو — اور شام کو — اور یاد کر
نَفْسَكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ خطاب اول مر سامع را بود یعنی فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا
ذات اپنی میں بیچ قرآت قرآن کے ۔ — پس سنو اور چپکے رہو

واین خطاب مر قاری را ست معنی انیست ای سامع در استماع و خاموشی شو تا در
شنیدن تو خلل نیفتد و ای قاری قرآن زاری کنان و ترسان بخوان تا در خواندن
باشرائط ادب بود یا از ذکر مطلق تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر مراد شود و معنی چنین بود یاد
خدا اندر نفس خویش بزاری و ترسانی نہ بعدم التفات و بیباکی غافل انہ ذکر خدا مشو
و در غفلت و فراموشی مرو و این حکایت در ذکر رفتہ ست بزرگے بانگ نماز شنید
و بیچ اجابت نکرد باز بہ آواز سگے گذشت جل جلالہ و عم نوالہ پرسیدندش گفت از غفلت
موذن غفلتم امد کہ اجابت ترک شد و سگ را دانستم کہ در یاد مولے ست لبیک گفتم ؎

سگ کہ یاد تو کند بغفلت آن سگ مردست		ور کند یاد تو مردم از غفلت سگ ست

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ ان سے — نبی صاحب سے درود اللہ کا ان پر اور سلام

اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا
دعا کرو اللہ سے اور تم یقین کرنیوالے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو یہ کہ اللہ نہیں قبول

یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً عَنْ قَلْبٍ سَاہٍ اَیْ شَاغِلٍ عَنِ اللّٰہِ ونیز آوردہ
کرتا دعا دل غفلت کرنیوالی سے او منہ پھیرنیوالا اللہ سے

اند در فتاوی غیاثی گفتہ است رَجُلٌ یَدْعُوْا وَھُوَ سَاہِ الْقَلْبِ فَالدُّعَاءُ
ایک مرد دعا کرتا ہو وہ غافل دل ہو پس دعا

اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ ونیز آوردہ است کہ در نظم غیاثی گفتہ است
افضل ہے چھوڑنے اوسکے سے

بنالہ کار میسر نمیشود ...
وَسَاہِ الْقَلْبِ اَفْضَلُ دُعَاءً
اور غافل دل افضل اسکو دعا ہے

ولیک نالہ شکستگان خوش ...
وَیَکْسِبُہٗ وَجْہَہٗ بَعْدَ الدُّعَاءِ
اور دل سے منہ اپنے کو بعد دعا کے

پس مستندی ہرچند احضار القلب در وسع طاقت اوشود ذکر او لسانی باشد از خاموشی بر آنکہ مر زبان ذاکر را فضلیست بر خاموشی آوردہ اند کہ از خواجہ بعض سوال کردند کہ ما خداوند تعالے را یاد میکنیم و در دل حلاوتے نمے یابیم

فَقَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ عَلٰی تَزْیِیْنِ جَارِحَۃٍ مِّنْ جَوَارِحِکُمْ بِطَاعَتِہٖ
پس کہا حمد کرتا ہوں اللہ کی اوپر زینت ایک عضو کے اعضاء سے ساتھ بندگی کے

وَذٰلِکَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ الْاِزْدِیَادَ فِیْ شُکْرِہٖ عَلٰی
اور یہ واسطے اسکے کہ اللہ تعالے نے کیا زیادتی بیچ شکر اپنے کے اوپر

اَیِّ نِعْمَۃٍ کَانَ ظَاہِرِیَّۃً اَوْ بَاطِنِیَّۃً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَکَرْتُمْ
جس نعمت کے کہ ہو ظاہری یا باطنی فرمایا غالب بزرگ نے البتہ اگر شکر

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ فَبِالشُّكْرِ

کرو تم البتہ زیادہ دونگا تمکو اور البتہ اگر ناشکری کرو تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہو پس ساتھ شکر

هٰذَا الْقَلِيلِ يَحْصُلُ الثَّبَاتُ عَلَى مَا تُوُفِّقَ وَبِالثَّبَاتِ عَلَى الشُّكْرِ

اِس تھوڑے کے حاصل ہوتا ہو ثابت رہنا اوپر اُس چیز کے کہ توفیق پائی اور ساتھ ثابت رہنے

يُفْتَحُ بَابُ الزِّيَادَةِ وَيَتَرَقَّى الذِّكْرُ مِنَ اللِّسَانِ إِلَى الْجَنَانِ

کے اوپر شکر کے کھولا جاتا ہے دروازہ زیادتی کا اور ترقی کرتا ہو ذکر زبان سے طرف دل کے۔

دور شمائل اتقیا از رسالۂ خواجہ عبید اللہ تستری آوردہ ست۔

ذِكْرُ اللِّسَانِ هَذَيَانٌ وَذِكْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ زیرا چہ

ذکر زبان کا ہذیان ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے۔

آنچہ منضاف بذاکر بود صفت او باشد و او بصفت خود از محبوب محجوب باشد

و آنچہ سبب حجاب بود ہر آئینہ وسواس ست و ذکر لسان کہ دل ازان غافل

باشد بے اساس ست کہ گفتہ اند لَيْسَ مَنِ اسْتَأْنَسَ بِالذِّكْرِ

نہیں وہ شخص کہ الفت پکڑے ساتھ ذکر کے

كَمَنِ اسْتَأْنَسَ بِالْمَذْكُورِ فامّا باکثرت و مداومت اگر باشد

مانند اُس شخص کے کہ الفت پکڑے ساتھ مذکور کے۔

ذکر زبانی ہم فضلے و ہم اثرے دارد و در روضہ زند وسیہ مسطور ست۔

قَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَحَكَى الْإِمَامُ أَبُو الْفَضْلِ بِإِسْنَادٍ

کہا رحمت خدا کی اوپر اُس کے اور حکایت کی امام ابو الفضل نے ساتھ سند کہ

لَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

واسطے اُسکے ہو امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اُس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرُ اللهِ تَعَالٰى فِي الْغٰفِلِيْنَ
درود بھیجیو اللہ کا آنپر اور سلام ذکر کرنے والا اللہ کا بیچ غافلون کے
مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَآءِ فِيْ وَسَطِ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ قَدْ تَجَافَتْ
مانند درخت سبز کے بیچ درمیان درخت کے جو خشک ہوگیا جلنے
مِنَ الصَّرِيْرِ وَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمِ الصَّرِيَّةِ
سے اور کہا رحمت کریو اللہ تعالی اسکو کہا یحیے بیٹے سلیم نے صریہ
اَلْبَرْدُ الشَّدِيْدُ وَذَاكِرُ اللهِ تَعَالٰى فِي الْغٰفِلِيْنَ مِثْلُ
جاڑا سخت ہو اور یاد کرنیوالا اللہ تعالے کا بیچ غافلون کے مانند
الَّذِيْ يُقَاتِلُ عَنِ الْغَازِيْنَ وَذَاكِرُ اللهِ فِي الْغٰفِلِيْنَ
اس شخص کے کہ قتال کرتا ہو غازیون سے اور یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غافلون کے
يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمٍ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ
بخشا جاتا ہو اسکو ساتھ شمار ہر ایک آدمی اور چارپایہ کے اور فصیح بیٹے آدم کے
وَالْعَجَمُ الْبَهَائِمُ وَذَاكِرُ اللهِ تَعَالٰى فِي الْغٰفِلِيْنَ
اور عجم چارپایے اور یاد کرنے والا اللہ تعالے بیچ غافلون کے پہچانواتا ہے
يُعَرِّفُهُ اللهُ مَقْعَدَهٗ فِي الْجَنَّةِ ۔ و در شرح اوراد آورده است
اسکو اللہ تعالے ٹھکانا اسکا بیچ بہشت کے ۔

فِيْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ بدانکہ اقرار بلسان صورت ایمان ہست و تصدیق
بیچ قواعد اسلام کے
بدل معنی ایمان و صورت بےمعنی از ہیچ چیز نخیزد پس اقرار و تصدیق چون صورت
و معنی بہم باید و رسول علیہ السلام فرموده ـ
مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

جسنے کہا لا الہ الا اللہ خالص ستھرا داخل ہوا بہشت بین -

خالص آن باشد کہ زبان مے بگفتن این کلمہ راست و درست باشد ومخلص آن باشد

کہ دل وے درشناختن ودانستن معنے این کلمہ واعتقاد کردن دران راسخ و درست

باشد تا وعدۂ دخول جنت امروز و فردا از روے معنے حاصل گردد وچنانکہ فردا جملہ مومنان

را بفضل حق سبحانہ وتعالےٰ از روے صورت ومعنے حاصل خواہد شد نیز آورده است

فِي شَرْحِ اُصُوْلِ الصَّفَّارِ سُئِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

بیچ شرح اصول صفار کے پوچھے گئے رضی اللہ عنہ فرمانے حضرت کے سوا اوپر انکو

السَّلَامِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اور آل انکی کے سلام جسنے کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ ستھرا کرنیوالا صاف کرنے والا اپنے تئین

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَالِصًا عَنْ شَوْبِ الْبِدْعَةِ مُخْلِصًا اَنْ

داخل ہوا بہشت بین کہا راضی ہوا اللہ ان سے صاف ملنے بدعت کے سو خالص اسبات کو

يَكُوْنَ لِلّٰهِ صَافِيًا عَنْ شَوْبِ النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

کہ ہو واسطے اللہ کے صاف ملونے نفاق اور گناہ سے بیچ قول اور عمل کے

ودر شرح مشارق مسطور است وَالْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ الَّذِيْ لَا يَشُوْبُهٗ

اور خالص ہر ایک شئے سے وہ چیز کہ نہ ملوے

شَيْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰى هٰهُنَا لَا يَشُوْبُهُ الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ -

اسکو کوئی چیز اور اور معنے اسجگہ نہین ملے اسکو شرک اور نفاق ——

در زبان خالص آنباشد کہ بگفتن کلمہ زبان درست دارد و مد لا الٰہ قدر دو

الف یا دراز کشد و در نفی الہیۃ از غیر حق سبحانہ تعالےٰ مبالغہ نماید ودر شرح اور

فِي بَدَائِعِ الْمَعَانِي فِي اٰخِرِ الْمَعَانِي وَمَدُّ الْمُبَالَغَةِ مَدُّ لَا اِلٰهَ تَعَالٰى

بیچ بدیع المعانی ہے بیچ ام المثانی کی اور مد مبالغہ کو مد لا الہ کے اوپر مذہب ابن کثیر
مَذْهَبِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَقَدَّرَهُ اَلْفَانِ فِيْ نَفْيِ الْاُلُوْهِيَّةِ مِنْ
قاری کے ہے اور تقدیر کیا اسکو دو الف بیچ دور کرنے معبودیت کی سوائے اللہ کے سوا
غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی کذا فی زبدۃ شرح اوراد و خزانہ جلالی اور دوست خدمت سید
السادات فرمود قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيْرِ الدُّرَرِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پڑھا ہیں نے تفسیر دررمیں جسنے کہا لا الہ الا اللہ
وَمَدَّهَا هُدِمَتْ عَنْهُ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهٰذَا الْمَدُّ
اور دراز کیا اسکو گر پڑے اس سے چار ہزار گناہ بڑے اور یہ مد آتا ہے ہوئی
الْمُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ عِنْدَ قُرَّاءِ الْكُوْفَةِ رُوِيَ اَنَّ رَجُلَانِ اخْتَصَمَا
آسمان سے ہے نزدیک قاریوں کوفہ کے روایت کیا گیا ہے کہ دو مرد جھگڑے
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ اَحَدُهُمَا عَلٰى
طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے پس قسم کہائے ایک اُن دونوں میں
دَعْوَى صَاحِبِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ
کے اوپر دعوی یار اپنے کے پس کہا قسم ہے اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر وہ اور دراز
وَهُوَ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو اور وہ جھوٹا تہا بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی اترے جبریل علیہ السلام
فَقَالَ اِنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی غَفَرَ لَهٗ بِمَا مَدَّ
پس کہا تحقیق وہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی ولیکن اللہ تعالے نے بخشا اسکو ساتھ اس
صَوْتَهٗ بِهَا و شرح اوراد اور وہ ہست وَمُخْتَارٌ اَفْضَلُ الذِّكْرِ وَهُوَ كَلِمَةُ
کے کہ دراز کی آواز اپنی ساتھ اسکے۔ اور مختار کیا گیا افضل ذکر اور وہ کلمہ

الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ

کلمہ شہادت کا ہو اور دراز کرے ساتھ اسکے آواز اپنی یہانتک کہ پکڑے ہر عضو اوسکا

حَظَّهُ وَفِي الْعَوَارِفِ قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حصہ اسکا اور بیچ عوارف کے کہا سہیل بیٹے عبد اللہ کے نے رحم کرے اسپر اللہ تعالے

إِذَا قُلْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُدَّ الْكَلِمَةَ فَانْظُرْ إِلٰى قِدَمِ الْحَقِّ وَ

جسوقت کہے تو لا الہ الا اللہ دراز کر کلمہ کو پس دیکھ طرف ہمیشگی حق کے اور

ثَبِّتْهُ وَأَبْطِلْ مَا سِوَاهُ یعنی درگفتن چنان گوید کہ از تفخیم تعظیم او اراده

ثابت کر اسکو اور باطل کر اس چیز کو جو سوا اسکے ہے۔

کلمہ بتمام وکمال ہیبت وعظمت جل جلالہ سبحانہ تعالے در دل جا گیرد و ہر چیز از دو

بہمہ در چشم حقیر نماید فَقَدْ قِيلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ

پس تحقیق کہا گیا جسوقت بزرگی رب کی بیچ دل کے کمتر

الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ وَقِيلَ الْمَعْرِفَةُ تَحْقِيرُ الْأَقْدَارِ سِوٰى قَدْرِهِ

ہوئی مخلوقات بیچ آنکھ کے اور کہا گیا معرفت کمتر کرنا قدروں کا سواء قدر اسکی کے

وَمَحْوُ الْأَذْكَارِ سِوٰى ذِكْرِهِ و در تحقیر الاقدار مبالغہ آن است

اور محو کرنا ذکروں کا سوا ذکر اسکے کے۔

از نفس خود را سزاوار معبودیت انحضار ... بلکہ غیرت شاید و چنانکہ در تیسیر الوا عظین

آورده است کہ شمنون رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ خدا تعالے را چرا یاد نمی گفت از

غیرت کہ نام چنان پاکی بزبان چون من ناپاکے چگونہ رود

چه نگاه گیرم نام تو حسد آیدم بزبان خود		که بزبان هر کس و ناکس ذکر تو بهر چرا رود

ونیز آورده است کہ شیخ ابو الحسن نوری گفتہ است الہی اگر از یاد تو خالی باشم نتوانم

واگر یا و کنم ترسم که نام چون تو باقی بر زبان چون من فانی چگونه رود و حقیقت توحید گفتن همینست که خود را و هر دو جهان را اسنزای آنکه هیچ چیز نه بیند و از میان بر دارد تا اصنات مرتفع شود و بحقیقت این کلمه رسد اما آنکه بر زبان باشد و تفهیم بود اگرچه بدل نباشد بنده را از فائده خالی نباشد چنانکه مرد حالف اگرچه در سوگند کاذب بود بسبب این کلمه آمرزیده شود اما بدل مخلص آنست که باشارت نفی نفی الہ باطلہ کند که

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔

عبادت کرتے ہیں سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دے انکو اور نہ نفع دے انکو۔

اشارت بر آن ست و نفس و شیطان را که آمران بخلاف و طغیان اند از ولایت دل معزول گرداند تا بیخ معصیت کلے بریده شود و ذاکر بدرجه عرفان رسد و خواطر غیر سبحانی را بر دل او گذر نماند که گفته اند۔

مُرُوْرُ الْفَاحِشَةِ بِقَلْبِ الْعَارِفِ كَفِعْلِ الْفَاعِلِيْنَ لَهَا۔

گذرنا بے حیائیکا بیچ دل عارف کے مانند کام کرنیوالوں بیحیائی کے ہے۔

در خزانہ جلالی آورده ست از ابو عبد الله ترمذی که او در کتاب خود مسمی صلوة القانتین در معنی حدیث مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ گفته ست۔

جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت بیں۔

اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تَحْجُزَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

اخلاص یہ کہ جدا کرے تو اس کلمہ کو گناہ سے۔

فصل ششم در مواظبت نمودن بذکر حضرت خلاق و مبالغه و زیادت در تبدیل اخلاق

چون ذاکر را بسبب کثرة ذکر تزکیه حاصل شود و صفات ذمیمه او چنانکه حسد و حقد و غیبت و بغض و کبر و بخل و مانند آن بصفات حمیده چنانکه علم و سلم

سخاوت وحیا وتواضع ومانند آن بدل شود آنگاه شایان قرب حق سبحانہ
تعالے گردد قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ
فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی پاک ہوا پس سوائے اسکے نہیں پاک ہوتا ہے واسطے اپنے
یعنی ہرکہ پاک کرد خود را از لوث شرک وگناہ پس بدرستیکہ پاک کردہ برائے
ثواب یافتن نفس خود وَمَنْ تَزَکّٰی اَیْ تَطَہَّرَ بِفِعْلِ الطَّاعَاتِ وَ
اور جو کوئی پاک ہوا یعنے پاکیزہ کیا سا تہ کرنے نیک کامونکے اور چھوڑنے گناہوں کے
تَرْکِ الْمَعَاصِیْ اما معاصی شریعت معلوم ست ومعاصی طریقت باقے
ماندن اوصاف واخلاق ذمیمہ ست چنانچہ حب وحرص دنیا وغیرہ کہ گفتہ اند
ہرکہ او تبدیل اخلاق امروز حاصل نکردہ فردا اگرچہ در بہشت درآید آن ہمہ
نعمتہا بروے مباح شود اما چون امروز در دنیا صفات مذمومات او بدل
نشد فردا ہم نشود در مشارق مسطور ست
اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ
یہ کہ ایک مرد بہشتیوں سے اذن چاہے رب اپنے سے بیچ کھیتی کرنیکے پس فرماوے
لَہٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ
خدا تعالے اسکو کیا نہ دیا ہے تجھکو جو چاہے تو کہے ہاں ولیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں
فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ
پس جلد دوڑا اور بیج ڈالے تہیں پس سبقت لیگیا پلک جہپکنے سے اگنا ہونا اور برابر ہونا اور کٹنا اسکا
وَتَکْوِیْرُہٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ
اور ڈھیر ہونا اسکا مانند پہاڑ کے پس کہیگا اللہ جل جلالہ ہم اپنی ڈھیری اے بیٹے آدم کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھکو کوئی چیز
فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ حاصل معنی آنہا شد کہ مرے را در بہشت

ونیز آورده است کان علی بن ابی طالب یتمثل بهذه الابیات

لو کان باللب یزداد اللبیب غنا — لکان کل لبیب مثل قارون

اگر ہوتا ساتھ عقل کے زیادہ ہوتی عقلمند کو دولت — البتہ ہوتا ہر عقلمند مانند قارون کے

لکنه العدل بالقسطاس من حکم — یعطی اللبیب و یعطی کل مجنون

لیکن یہ ہو کہ عدل ساتھ ترازو کے حکم سے ہے — دیا جاتا ہے عقلمند اور دیا جاتا ہی ہر دیوانہ

و این بیت مشهور و موافق این مقام است فرد

بنادان آن چنان روزی رساند — که دانا اندران حیران بماند

پس از کوشش بی بهره دل و جان بر بساط غنی میدان منبش و کوشش از دانا نشان بعقل اوست و نادانیش چنانکه گفت ع

جنون منك ان تسعى لرزق — و یرزق فی الغشاوة الجنین

دیوانگی تجھسے ہے کہ کوشش کرے تو واسطے رزق کے — اور رزق دیا جاتا ہے بیچ پردہ کے بچہ

و در بعضی کتب آمده است ان الله تعالی اوحی الی موسی علیه

تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف موسی کے اوپر انکے سلام تحقیق میں نے

السلام انی رزقت الاحمق لیعلم العاقل ان الرزق

رزق دیا احمق کو تو جانے عقلمند یہ کہ رزق نہیں آتا ساتھ حیلوں کے ۔

لا یاتی بالاحتیال قطعه

که خود را نزد هر یک خوار یابی — ولا زین حرص مردم خوار بگسیخته
کزین دونان و نان دشوار یابی — سنان صبر در چشم طمع زن
اگر عزت حقیقی ست در قناعت است

وقناعت مرغنا را نیکو بضاعتیست که نفس خود را از طلب زیادتی مانع شده
و بقسمت ازل قانع گشته او در دو کون بلند قدر آمده فرد

عَزِيزُ النَّفسِ مَن مَلَكَ القَناعَة	وَلَم يَكشِف لِمَخلُوقٍ قِناعَه
عزیز وہ ذات ہے کہ مالک ہوا قناعت کا	اور نہ ظاہر کیا واسطے بندہ کے پردہ کو

وقناعت بے یقین وست ندہد ویقین بے کثرت ذکر پیدا نیاید وکثرت
ذکر نیز بے اخلاص حاصل نشود بزرگے گفت۔

الاِخلاصُ یُورِثُ رِعایَةَ الخَلَواتِ بِالتَّذکارِ
اخلاص فائدہ دیتا ہے رعایت خلوتوں کو ساتھ ذکر کرنے کے اور ذکر کرنا ساتھ خلوتوں کے

وَالتَّذکارُ بِالخَلَواتِ یُورِثُ الیَقینَ بِالمَذکُورِ وَالیَقینُ
فائدہ دیتا ہے یقین کا ساتھ مذکور کے یعنی حق تعالیٰ کے اور یقین ساتھ مذکور کے

بِالمَذکُورِ یُورِثُ لِلشّاهِدِ مَراتِبَ المُشاهَدَاتِ وَعَلیٰ حَسَبِ تَبَیُّنِ الیَقینِ
فائدہ دیتا ہے مشاہدوں کا اور مرتبے مشاہدوں کے درجہ بدرجہ ہوتے ہیں موافق رہتوں یقین کے

پس چون مومن مخلص خلوت بذکر معمور دارد و مداومت نماید یقین بہ
مذکور بہ کثرت حسب ذکر حاصل آید وازیقین بمذکور باب مشاہدہ کشاید
پس اخلاص بندہ مر بندہ را بذکر آمرست وعصیان ناہیہ این صفت مخلص
از کسب او بیرونست این کمال فضل ست وبخشش از حضرت الٰہی ست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعالیٰ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیکُمُ الاِیمانَ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولیکن اللہ نے پیارا رکھا طرف تمہاری ایمان اور زینت دی اسکو

وَزَیَّنَهُ فِی قُلُوبِکُم وَکَرَّهَ اِلَیکُمُ الکُفرَ وَالفُسُوقَ
بیچ دلوں تمہارے کے اور ناخوش رکھا طرف تمہاری کفر اور بدکاری اور نافرمانی

وَالعِصیانَ پس نشان اخلاص در طاعت بازماندن ست از معصیت در
شرح مشارق مسطور ست۔

قَالَ الْمَشَائِخُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اِنَّ لَكُمْ مِنَ الْاِتِّفَاقِ
فرمایا مشائخون نے رحم کرے انکو اللہ تحقیق واسطے تمہارے موافقت سے بیچ طاعتون کے
فِي الطَّاعَاتِ مَا يَمْنَعُكُمْ مِنِ ارْتِكَابِ الْمُخَالَفَاتِ قَالَ اللّٰهُ
وہ چیز ہو کہ منع کرتی ہے تمکو دلیری کرنے مخالفتون کے سے فرمایا اللہ تعالیٰ
تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔
نے تحقیق نیکیان دور کرتے ہین برائیون کو۔

ایمان وتوبہ ونماز پنج وقت ونماز جمعہ وروزہ وسائر عبادات سیئات را محو
بنند وگناہان را محو میگردانند اما ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ بدین ہمہ دیناب شرف
دارد ونقلست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گفت کہ من گفتم یا رسول اللہ صلعم مرا کاری
بیاموز کہ بہشت نزدیک گرداند واز دوزخ بدور دارد رسول علیہ وآلہ السلام
فرمود یا اباذر چون از تو بدی آید جہد کن از پس آن نیکی کنی تا دہ چند اجر تو بود
گفتم یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ گفتن از نیکیہاست گفت علیہ السلام لا الہ الا
اللہ گفتن نیکوترین نیکوہاست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے قائم رکھ نماز تحقیق نماز منع کرتی ہے بیحیائی سے اور بری بات
وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اَيْ دُمْ عَلٰى
سے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے قائم کر نماز کو یعنی ہمیشگی کر اوپر قائم
اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ اَيْ
کرنے نماز کے تحقیق نماز منع کرتی ہے بیحیائی سے یعنی ہمیشگی کرنے اسکی
مُوَاظَبَتُهَا تَحْمِلُ عَلٰى ذٰلِكَ ودر خبرست مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهُ

جو شخص کہ نماز اس کی نہ منع کرے اُٹھاتی ہے اوپر اس بات کے

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

بے حیائی اور بری بات سے نہ بڑھیگا اللہ سے مگر دوری سے تئیں

یعنی ہر کہ باز ندارد او را نماز او از فحشا یعنی از کبیرہ و از منکر فہو فاینکر کالعقل

پس نیفزاید آن نماز مر او را مگر بعد سے از حق سبحانہ در مدارک مسطور ست

عَنِ الْحَسَنِ مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

حضرت حسن سے ہے جو شخص کہ نہ باز رکھے اسے نماز اسکی بیحیائی اور نا معقول سے

فَلَيْسَتْ بِصَلٰوةٍ وَهِيَ وَبَالٌ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ

پس نہیں وہ نماز اور وہ وبال ہے اوپر اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس وائی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

واسطے آن نمازیون کے جو نماز اپنی سے غافل ہین۔

ہر آئینہ نمازی کہ در وی زاری نبود و اخلاص و نیاز نبا شد جز وبال و نکال نبود بعضی

در معنی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى وقت او را مراد میدارند یعنی تا آنکہ در نماز خواہد بود

نماز او را از فحشاء و منکر باز خواہد داشت۔

كَمَا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الصَّلٰوةَ

جیسے کہ کہا ابن عوف نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے تحقیق نماز

تَنْهٰى اِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَاَنْتَ فِيْ مَعْرُوْفٍ وَطَاعَةٍ

منع کرتی ہی جب تو ہووے بیچ اسکے پس تو بیچ چیز پسندیدہ کے اور بندگی

وَقَدْ حَجَزَتْكَ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

ہے اور تحقیق جدا کیا ہی تجکو بے حیائی سے اور بری بات سے

ونیز گفته اند که مداومت صلوٰة روشنے باشد که مصلی را از سیئات باز دارد چنانچه مرویست که رسول علیه وآله السلام را خبر کردند از حال یکے که فلان در روز نماز مے گزارد و در شب دزدی میکند فرمود صلے الله علیه وآله اِنَّ الصَّلٰوةَ لَتَرْدَعُهٗ

یعنی نماز از مرا او را باز خواهد داشت در مدارک مسطور یست۔

وَمَا رُوِيَ اَنَّ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّي مَعَهُ الصَّلَوَاتِ وَلَا يَدَعُ شَيْئًا اِلَّا

اور روایت کیا گیا یہ کہ جوان انصار ہو تھا کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ حضرت اور نہ چھوڑتا کوئی چیز بیک

رَكِبَهٗ فَوُصِفَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ سَتَنْهَاهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ تَابَ

دلیری کرتا اسکے کرنے مین پس بیان کیا اسکا پیغمبر پاس تحقیق نماز منع کریگی اسکو پس نہ دیر کی یہ کہ توبہ کی

یعنی جوانے بود از انصار ہیچ وقت نماز گزار آنا بد کردار نماز با رسول علیه آله السلام بر پا میداشت و ناکردنی ہیچ ناکرده نگذاشتے رسول علیه واله السلام را از حال او آگاه دادند فرمودند نماز او او را باز خواهد داشت پس در اندک مدت جوان تائب شده

یکے از صالحان گشته وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَيْ اَفْضَلُ مِنْ

اور البتہ یاد خدا کی بہت بڑی ہے یعنی بزرگ ہے ہر

كُلِّ عِبَادَةٍ وَالصَّلٰوةُ لَمَّا كَانَتْ مُشْتَمِلَةً بِذِكْرِهٖ

عبادت سے اور نماز جبکہ ہے شامل ساتھ ذکر خدا کے

يَكُوْنُ اَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ بِفَضِيْلَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا

ہوتی ہے بزرگتر سوا اپنے سے ہیچ طاعتون کے ساتھ فضیلت ذکر الله تعالٰی کے بیچ اس کے

در انیس الواعظین آورده است که رسول الله علیه واله السلام فرمود یا ازاہل صفہ که نام او ابی رزین بود فرمود یا اَبَا رَزِيْنٍ فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ

ہو ابو رزین پس تحقیق تو ہمیشہ بیچ نماز کے ہے جب تک کہ یاد کرتا ہے اپنے رب کی

ونماز را بر طاعات دیگر فضل از سبب ذکرست که نماز برای ذکرست و عین ذکرست

قَالَ اللهُ تَعَالىٰ أَقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِكْرِيْ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے قائم کرو واسطے ذکر میرے کے۔

ونماز سبب فضلے که بر اعمال دارد هم بجای ایمان در حدیث ذکر شده است۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام تحقیق شیطان تحقیق ناامید ہوا اس بات سے

أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

کہ بندگی کریں اسکو نماز پڑھنے والے بیچ ٹاپو عرب کے ولیکن بیچ چھیڑ دینے کے ہو درمیان

و شارق آور وہست عِبَادَةُ الشَّيْطَانِ عِبَادَةُ الصَّنَمِ بِقَوْلِهِ

بندگی شیطان کی عبادت بت کی ہے ساتھ فرمانے

تَعَالىٰ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالىٰ حَاكِيًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالےٰ کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے حکایت حضرت ابراہیم سے اوپر انکو سلام

مَا قَالَ لِأَبِيْهِ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ وَالْمُصَلُّوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ

جو کہا واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے مت بندگی کر شیطان کی اور نمازی مراد مسلمان ہیں

كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ نُهِيْتُكُمْ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ وَذٰلِكَ لِأَنَّ

جیسا کہ بیچ قول حضرت کے منع کیا میں نے تمکو مارڈالنی نمازیون کی سے اور یہ واسطے

الصَّلوٰةَ أَشْرَفُ الْأَعْمَالِ وَأَطْهَرُ الْأَفْعَالِ الدَّا[ل] عَلَى الْإِيْمَانِ

اسکے کہ نماز بزرگترین عملوں کی ہے اور پاکترین افعالوں کی ہے دلالت کرنیوالی اوپر ایمان کے

وجزیره عرب مخصوص کرده شد برآنکه اسلام آنوقت هم در جزیره عرب بوده

شهرها دیگر نرسیده بود۔ التَّحْرِيْشُ الْإِغْرَاءُ تشویش مِنَ الْخِدَاعِ

شہر لیش فریب دیتا ہے ایک قسم فریب سے

پس چون نماز کہ بہ فضیلت ذکر افضل وست باز دارندہ گناہ ست چین ذکر اگر ذاکر را از معصیت باز ندارد ہر آئینہ ذاکر درین خطر افتد۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ يَعْصِيهِ

فرمایا حضرت نبی اوپر انکے سلام اور آل انکی کے واہ ہو اسکو یاد کیا اللہ کو اپنی زبان سے پھر نافرمانی کی اسکی

یعنی چون ذکر حق سبحانہ وتعالے را شرف عظیم ہر آئینہ شرط تعظیم او آن ست کہ از خلاف باز ایستند تا ذکر با خلاص حرمت وحضور بود وہر چند کہ اینکہ باشد عند اللہ تعالے مصاب ماجور بود ودر روضۃ زند وسیہ مسطور ست۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

عبد اللہ بیٹے ابو بکر سے وہ روایت کرتا ہے انس سے راضی ہوا اللہ اس سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام فرمایا فرماویگا اللہ تعالے قیامت کو دن

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ مِنْ

نکالو آگ سے اسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک دن اور ڈرا مجھ سے نزدیک

الْمَعْصِيَةِ وَتَرَكَهَا خَوْفًا مِنِّيْ۔

گناہ کے اور چھوڑا اسکو ڈر کر مجھ سے۔

ودر شرح شیبانی آوردہ ست کہ بزرگے را بعد وفات او در خواب دیدند بعد از شہیدا پرسیدند گفت شب اول در گور پیش کرسی قضا حاضر کردند فرمان شد چہ آوردہ بعد ازان ہر طاعت کہ عرض کردم ہیچ قبول نیفتادہ بود ودل بدوزخ نہادم فرمان شد کہ غم مخور کہ آمرزیدہ شدہ گفتم او سبب الاسباب سبب آمرزش چیست فرمان

شد در نیم شبے از پہلو بہ پہلو میرفتی گفتی یا اللہ ہمدران شب ترا امر زیدیم
و در روضۂ زندوسیہ مسطور ہست کہ در زمان خلافت حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ جوانے بود صالح شبے از مسجد باز گشتہ بود زنے صاحب جمال
در راہ ملاقی شد و خود را بدین جوان عرض کرد جوان نیز از و ہم پذیرفت و در عقب
آن زن روان شد چون بر در رسید تر سید و این آیت باو گوش آمد۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ

تحقیق وہ لوگ کہ متقی ہیں جب چھیڑتا ہے انکو ایک گروہ شیطان سے

تَذَكَّرُوا الایۃ یعنی ہر بسیار شانرا وسوسہ از شیطان تذکروا

یاد کر لیتے ہین خدا کو — یاد کرتے ہین

اَمْرَهٗ وَنَهْیَهٗ وَوَعْدَهٗ وَوَعِیْدَهٗ وَقِیْلَ۔

حکم اسکا اور منع اسکا اور وعدہ اسکا اور وعید اسکا اور بعضون نے کہا۔

یا وکشند ذکر او را و کلام او را تا بدان قوت یابند و شیطان را بر ایشان دست
رس نبود و پس آنجوان ازین آیت کہ از راہ ہوش در گوش آمد بیہوش شد و
جان پاک او از کالبد بیرون رفت امیر المومنین عمر را رضی اللہ عنہ بعد از دفن خبر
شد بر سر گور او رسید آواز داد یا فلان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

اے فلانے اور واسطے اسکے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے آگے رب اپنے کے

جوان از درون گور جواب گفت قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا اللّٰهُ یَا عُمَرُ

تحقیق بخشش کیا ہمکو دونو باغ کو اللہ نے اے عمر — دو باغ ہین۔

و در شرح مشارق مسطور ہست۔ وَكَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ

اور تھے لوگ کہ قیاس کرتے ہین

قوله علیه وآله السلام من قال لا اله الا الله مخلصاً

فرمایا حضرت کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جس نے کہا لا الہ الا اللہ خلوص سے

دخل الجنة علی انه اراد اذا مات علی الاخلاص و

داخل ہوا بہشت میں اوپر اسکے کہ ارادہ کیا جب مرگیا اوپر اخلاص کے اور

اهل الاشارة قال اذا کان مخلصاً فی قاله کان

لوگ اشارہ کے یعنی صوفیہ نے کہا جب ہوا خالص کہنیوالا بیچ کہنے اپنے کے ہوا

داخلاً فی الجنة فی حاله وقال الله تعالی ولمن خاف

داخل بہشت میں اسی وقت اور کہا اللہ تعالی نے اور واسطے اسکے کہ ڈرا

مقام ربه جنتان قیل جنة معجلة وهی حلاوة الطاعات

کھڑا ہونے سے آگے رب اپنے کے دو باغ ہیں کہا گیا ایک باغ بہشت شتابی اور وہ مزا بندگیوں کا

وارادة المناجات والاستیناس بفنون المکاشفات

اور خواہش دعا وزاری کا اور محبت کرنا ساتھ اقسام مکاشفوں کے ہے

وجنة موجلة وهی فنون المثوبات وعلو درجات

ایک بہشت آیندہ اور وہ اقسام ثوابوں کے اور بلندی درجوں کے ہیں

در روضه زندوسیه مسطور است عن النبی علیه والسلام انه

پیغمبر خدا سے اوپر آپکے اور آل آنکی کے سلام جانو

انه لیس من عبد مؤمن یذکر الله والناس بین یدیه

یہ کہ نہیں ہے کوئی بندہ مسلمان کہ یاد کیا کرے اللہ کو اور لوگ اوسکے آگے ہیں اوسکے

فتدمع عیناه لو کان مثل رأس الذباب من خشیة

پس تحقیق بہہ رہی دونوں آنکھیں اسکی اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے ڈر اللہ

اللّٰہ اِلّا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْہَہٗ عَلَی النَّارِ۔

کے سو مگر حرام کرتا ہی اللہ تعالےٰ منہ اُسکے کو اوپر آگ کے۔

در انیس الواعظین آوردہ ست کہ گریستن در حالت ذکر سعادت ست بزرگ

و بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آوردہ ست کہ روزی پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم سحرگہ وقت بیدار شد من بخدمت او حاضر بودم دوگانہ نماز گزارد

و مستقبل قبلہ شد و کلمہ لا الٰہ الا اللہ بر زبان میراند و آب از چشم مبارک

او روان بود چنانکہ از ریش مبارک او گذشتہ بسینہ و زانو در زمین رسیدہ بود

از دیدن گریہ او مرا نیز گریہ شد و چون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش

شد و سعدی من دید و چشمہای من تر شدہ بود گفتم ای یا رسول اللہ از دیدن

گریہ شما مرا نیز گریہ شد فرمود علیہ السلام

طُوبیٰ لِمَنْ تَحَرَّکَ لِسَانُہٗ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

خوشحالی ہی اُسکو کہ ہلے زبان اسکی ساتھ یاد اللہ کے اور بہیں دونوں آنکھیں اسکی

بِشَوْقِ اللّٰہِ و در شرح اورا د آوردہ است فی عُمْدَۃِ الْاَبْرَارِ یَذْکُرُ

ساتھ شوق اللہ کے بیچ عمدۃ الابرار کے بیچ بیان ذکر

اللّٰہِ الْفَقِیْہُ الزَّاہِدُ اَبُو اللَّیْثِ فِیْ کِتَابِ التَّنْبِیْہِ

خدا کے عالم زاہد ابو اللیث نے بیچ کتاب اپنی تنبیہ کے

اَنَّ الْوَاجِبَ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُکْثِرَ قَوْلَ لَا اِلٰہَ

یہ کہ واجب اوپر ہر ایک مسلمان کے یہ کہ زیادہ کہے قول لا الہ

اِلَّا اللّٰہُ وَیَسْئَلَ اللّٰہَ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اَنْ لَّا یَنْزِعَ

الا اللہ اور مانگے اللہ سے وقتوں رات اور دن کے بیچ یہ کہ نہ چھینے

هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ وَ يَحْفَظُ نَفْسَهُ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

یہ بات اُس سے اور نگاہ رکھے اپنی ذات کو گناہوں سے۔

و این حفظ تا غالب آمدن ذکر است چون ذکر غلبہ کند استشعار پدید آید و از ذکر هستی او ہر باید و استشعار آنہا شد کہ تجلیات ذکر ہستی در نور ذکر مضمحل گردد و ذاکر از بار علائق و عوائق وجود مفرد شود و سابق السیر گردد

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا

فرمایا علیہ السلام نے سیر کرو بڑھ گئے تنہا چلنے والے عرض کیا گیا کون

رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَزُّوْا بِذِكْرِ اللهِ حَتّٰى وَضَعَ

ہیں وہ اے رسول اللہ کو فرمایا وہ ہیں جو طرب سے ساتھ یاد اللہ کے یہاں تک کہ رکھا

الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ فَوَرَدُوْا فِى الْقِيٰمَةِ خِفَافًا

ذکر نے اُن سے بوجھ اُنکے پس اُترے بیچ قیامت کے ہلکے۔

پس حقیقت توبہ و طہارت اینجا دست دہد گفتہ اند۔

وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ۔

وجود تیرا گناہ ہے نہیں قیاس کیا جاتا ساتھ اُس کے گناہ۔

جمال توحید اینجا روے نماید کہ مومن از جہل و پندار برہد و نور عرفان بر مسند صدق بنشیند و بدان نور ایمان و روشنی توحید و عرفان نور پاک حضرت پیدا ہبیند وَمِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

اور پانی سے ہر چیز زندہ

و بچشم حقیقت بین کو آب سراب فرق کند۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔

فرمایا علیہ السلام نے جسنے پہچانا اپنے تئین پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو
بزرگے گفتہ ہست رسول علیہ السلام شفر مود مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ ہر کہ فانی کند
خود را او خود را شناسد چرا کہ چیزے نیست کہ فانی شود پس فرمود فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
یعنی ہر کہ خود را بشناسد پس چون ثابت شد ہیچ نبود و ہست بود خویش نیست دانی کہ
وجود مخلوقات پنداری بیش نیست وَاللّٰہُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ
اور اللہ اوپر ہر چیز کے گھیرنیوالا ہے
ہر کہ او اطلاع برین شان یافتہ از خود نشان نیافتہ بزرگے گفتہ است شعر
بود او را مے جستم خود را مے یافتم اکنون خود را مے جویم او را مے یابم شعر

معشوق عیان بود نمے دانستم	با من بہ میان بود نمے دانستم
گفتم بطلب مگر بجائے برسم	خود تفرقہ آن بود نمے دانستم

واین معنی نہایت و کمال ذکر ست واین را ذکر روح گویند و در شمائل اتقیا
آمدہ ہست چون دل از ذکر اللہ کہ خاصہ دل ہست بذکر روح رسد کہ کلمہ ہوست
ہستی از دل افتد و از ہستی خود نیست شود واین را عالم فنا گویند کہ بندہ
را ایچ حرکت و سکون انسانی و جسمانی نماند ہمہ ربانی شود۔
کُنْتُ نُوْرًا تَا نَبِیًّا سیر این معنی دارد و مطلق ہستی ذاکر انبیا
محو نیست شود و ذکر مبتدی کہ ذکر زبان ست و بمقام قدر و قیمت او نشناسد
کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ
واین ہمہ اقرار ست و اشارت ہست اما چون ذکر زبان ہمہ گفتست دل نیز فریفتہ گردد

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى

جیسے کہ فرمایا اوپر انکے اور آل انکی پر سلام ذکر اللہ تعالے کا

عَلَمُ الْإِيمَانِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَحِصْنٌ مِّنَ

نشانی ایمان کے ہے اور پاک ہونا نفاق سے ہے اور قلعہ ہے

الشَّيْطَانِ وَحِرْزٌ مِّنَ النِّيرَانِ۔

شیطان سے اور محافظت ہے دوزخ سے

یعنی ذکر تسبیح دل و زبان بازدارندہ است مر مومن را از شرک و نفاق و پاک

کنندہ اندرون و سینہ ومن ہست بدان ذکر ہمیشہ رعایت و حفظ حق

سبحانہ تعالے بحسن حیا و تواضع آراستہ بود و بنظارہ عظمت و ہیبت حق

سبحانہ نفس خود را در مطاوی عجز و انکسار و افتقار پیچیدہ دارد و از ہیولی صفت سافلے

دو حیا ہر ایمانی خزیدہ باشد اسرار و انوار ایمان بر قلب و قالب او تافتن و موج زدن

گیرد و اثر خوف و خشیت در اعمال و اقوال ظاہر گردد و انوار فنا و محویت و ظاہر و باطن

طالع و لامع گردد در شرح مشارق مسطور ست۔

فی الْمَصَابِيحِ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا

بیچ کتاب مصابیح کے ایمان کئی اور ستر شاخیں ہیں پس بزرگتر

قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

انکا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہی اور کمتر انکا دور کرنا تکلیف کا راہ سے۔

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ وَالْإِمَاطَةُ الْإِبْعَادُ وَالْأَذٰى

حیا ایک شاخ بزرگ ہے ایمان سے اور دور کرنا کیا ہے یعنی راہ سے الگ کر دینا اور ایذا

وَجُعِلَ الْحَيَاءُ شُعْبَةً مِّنَ الْإِيمَانِ لِأَنَّهُ يَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ

ایذا کا اور حیا کو کیا شاخ زبان سے واسطے اسکے اور منع کرتی ہو برائیوں سے

كما يمنع الايمان وبالحقيقة الايمان سبب لهذه

جیسا منع کرتا ہو ایمان اور دراصل ایمان سبب ہے واسطے اس

الحياء والحياء سبب لترك القبائح قال صاحب الحل

حیا کے اور حیا سبب ہی واسطے چھوڑنے برائیوں کے کہا صاحب حل نے

إن لم تستحي فاصنع ما شئت۔

اگر حیا نہیں کرتا ہے پس کر جو چاہے تو

اما اینجا باید دانست ہر چند کہ عصمت در حق انبیاء علیہم السلام وحفظ در حق اولیا
رضی اللہ تعالے عنہم درکار ہست معہذا انبیا از زلت و اولیا از کبیرہ خالی نباشند
کہ اصل خلقت آدمی برای مغفرت ہست ومغفرت ذلت خواہد باید تا سبب ذلت
بسایۂ مغفرت پناہد چنانکہ در خبر ہست لو انكم لم تكن لكم ذنوب تغفر

اگر تحقیق تم نہو واسطے تمہارے گناہ کہ بخشے

ها الله لكم لجاء الله بقوم لهم ذنوب فيغفرها لهم ٥

انکو اللہ واسطے تمہارے البتہ لے آوے اللہ ایک قوم کو واسطے انکے گناہ ہیں پس بخشے انکو واسطے انکے

گناہے من ار نامد تو در شمار		ترا نام کی بودے آمرزگار

در شرح مشارق آوردہ ہست نقل ہست از ابی منکدر او گفت کہ شبے از شبہا
در طواف بودم گفتم اللہم اعصمنی پس دیدم در خواب کسی میگوید انت
قلت اعصمنی گفتم آرے گفت او این نوع نکند گفتم چگونہ گفت۔

لانه يريد ان تعصي حتى يغفر۔

واسطے اسکے کہ وہ ارادہ کرتا ہی کہ نافرمانی کرے تو یہانتک کہ بخشے۔

و این لغزش خفیفے ہست کہ لازمہ خلقت انسانی ہست چنانکہ گفت ٥

ربنا ظلمنا بزبان سر رانم		[illegible] که بصدر انشراح نیست

[illegible] المستغفرون گفته اند که افتادن و خاستن
اپنے ہیں گنہگار بخشش چاہنے والے۔
کار آدم و آدمی زادست و افتادن و ماندن کار ابلیس است۔

فصل ہشتم در بیان جواز و فضیلت ذکر جهر و دوام کردن نفس و مدد او
از [illegible] جهر و فضل ذکر اسم ذات بر ذکر نفی و اثبات و ملائم آن۔

[illegible] باید که در ملازمت ذکر و مواظبت یاد حق سبحانه مبالغت نماید و گاه بجهر و گاه
بخفی مشغول باشد تا ملال نگیرد و ذکر جهر گفتن مبتدی را بهتر باشد از خفی در شرح
مشارق آورده است اَلنَّفسُ یَستَیقِظُ بِذِکرِ الجَهرِ لِنُزُولِ الرَّحمَةِ
نفس جاگتا ہے ساتھ ذکر کے جہر کے واسطے اترنے رحمت کے
و در مداومت به عبادت نیز فائده ایقاظ نفس هست در شرح مشارق در بیان
این حدیث آورده است قَالَ عَلَیهِ وَآلِهِ السَّلَام اَحَبُّ الاَعمَالِ
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام پیارا زیادہ عملوں کا
اِلَی اللّٰهِ اَدوَمُهَا وَاِن قَلَّ گفته است لِاَنَّ العِبَادَةَ الَّتِی هِیَ دَائِمَةٌ
طرف اللہ کے ہمیشگی کرنا اسکا ہو اور اگرچہ تھوڑا ہو اس واسطے کہ عبادت ایسی عبادت کہ وہ ہمیشہ
صَاحِبُهَا یَقظَانُ النَّفسِ یعنی بِطَاعَةِ رَبِّهِ بِخِلَافِ مَا لَا
صاحب اسکا بیدار نفس ہے یعنی ساتھ بندگی رب اپنے کے برعکس اس چیز کے کہ نہ ہو ہمیشہ۔
یَکُونُ دَائِمَةً پس در مداومت بجهر این فائده بتمام و کمال هست و هم
بجهر و هم بمداومت و ملازمت آن تا قلیل مدت غفلت و فراموشی دور شود
و در مدت سهو از نفس بکلی مرتفع گردد و همه وقت بذکر حق سبحانه بدل رسد و [illegible]

اندرون دل جا رکند در خزانہ جلالی مسطور ست۔

اِنَّ ذِکْرَ الْجَهْرِ فِيْهِ اِزَالَةُ الْغَفْلَةِ عَنْ نَفْسِهٖ وَ

تحقیق ذکر جہر بیچ اسکے دور کرنا غفلت کا ہے ذات اپنے سے اور

تَحْرِيْضُ النَّاسِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِعَانَتُهٗ عَلٰى طَاعَةِ

رغبت دلانا لوگون کا اوپر یاد اللہ کے اور مدد کرنا اوپر بندگی اللہ کے

اللّٰهِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَلْبًا وَلِسَانًا وَكَانَ اَوْلٰى مِنَ الْخَفِيِّ

اور وہ یاد اللہ کی ہے دلمین اور زبانین اور ہے بہتر خفی سے۔

و ذکر جہر متنبہ برا برازالہ غفلت مفید تام ست و از منتہی ذکر جہر تا دل ست

تا ہر کہ از مومنان بشنو د و ترسان گردد و این عبادت ست۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہین کہ مسلمان وہ لوگ ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ در تفسیر ابو العطین آوردہ ست کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بر

رسول علیہ و الہ السلام آمد و گفت یا رسول اللہ ذکر آہستہ جمعیت خاطر نمی

شود و بسوی کلام ہر کسے دل ملتفت میگردد رسول علیہ و الہ السلام فرمود۔

اِرْفَعْ صَوْتَكَ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ کہ مرا فرمان شدہ ست

بلند کر آواز اپنی ساتھ یاد صاحب اپنے کے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَالتَّسْبِيْحُ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

پس تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور تسبیح وہ بلند کرنا آواز کا ہے ساتھ ذکر کے

و نیز آوردہ ست کہ در آغاز اسلام چون کفار غالب بودند بانگ نماز و قرائت در

نماز خواندن قرآن و ذکر تسبیح را فرمان بہ آہستہ بود چنانکہ۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ الآية

اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈرتے اور کم آواز کی بات سے آخر آیۃ

و این حکم وقتے بود کہ اسلام غریب بود و در آغاز اسلام غریب و در انجام غریب

سببے آغاز گردد اسلام غریب باشد کما جیسا کہ

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ

فرمایا حضرت نے اوپر آپکے اور آل آنکی کے سلام تحقیق دین شروع ہوا غریب اور قریب ہے

الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ و در شرح مشارق مسطور ست

کہ رجوع کریگا دین جیسا کہ شروع ہوا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے

وَالْمَعْنَى أَنَّ الدِّينَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ كَانَ غَرِيبًا لِأَنَّ الْكُفْرَ

اور معنی یہ کہ دین بیچ شروع کام اپنے کی تنہا غریب واسطے اسکے کہ کفر تھا

كَانَ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ وَلَمْ يُؤْمِنْ إِلَّا أُنَاسٌ قَلِيلُونَ

تحقیق عام ہوا شہروں میں اور نہ ایمان لائے مگر لوگ تھوڑے ناتوان

مُسْتَضْعَفُونَ وَقَوْلُهُ سَيَعُودُ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهِ الرُّجُوعَ

گنے جاتے سے تھے اور فرمانا آپ کا قریب ہے کہ معاودت کریگا دین اگر ہے مراد ساتھ اسکے رجوع

عَنْ أَصْلِ الدِّينِ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ الْكُفْرَ يَغْلِبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اصل دین سے پس تحقیق آیا ہے یہ کہ کفر غالب ہوگا بیچ آخر زمانہ کے یہاں تک

حَتَّى يَكُونَ الْمُسْلِمُ غَرِيبًا وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ تَبْدِيلَ السُّنَنِ

کہ ہوگا مسلمان غریب اور اگر ہے مراد بدلنا سنتوں کا اور سستی

وَتَقْصِيرَ الْفَرَائِضِ كَمَا نُشَاهِدُ فَقَدْ جَاءَ أَوَانُهُ ۔

کرنے فرضوں کے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے پس تحقیق آیا ہے وقت اس کا ۔

پس ازینجا معلوم میشود کہ امر بہ اخفاء ذکر در بدایت اسلام بود اما چون اسلام
قوی شد فرمان شد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى أَيْ ارفع صوتك بذكر ربك
تسبیح کر نام رب اپنے کی جو بلند ہے یعنی بلند کر آواز اپنی ساتھ ذکر رب اپنے کے
و نیز در شرح مشارق مسطور است کہ در قراءت قرآن جهر فاضلست مر کسی را
کہ از ریا ایمن باشد قِيلَ إِنَّ الْإِسْرَارَ أَبْعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ
کہا گیا تحقیق چھپانا دور زیادہ ہے مکر سے اور بناوٹ سے
وَأَنَّهُ أَفْضَلُ فِي حَقِّ مَنْ يَخَافُ ذَٰلِكَ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَإِنْ لَمْ
اور یہ کہ وہ بزرگ تر ہو بیچ حق اسکے کہ ڈرتا ہو اس سے یعنی ریا سے اوپر ذات اپنے کی اور اگر نہیں
يَخَفْ وَلَٰكِنْ فِي الْجَهْرِ مَا يُشَوِّشُ الْوَقْتَ عَلَىٰ غَيْرِهِ فَالْجَهْرُ أَفْضَلُ
ڈرتا لیکن بیچ پکار کر ذکر کرنے کے نہیں پریشان ہوتا ہے وقت اوپر غیر اسکے کی پس جہر بزرگتر ہے
و در خزانۃ جلالی آوردہ است کہ قرآن خواندن بہ آواز بلند افضل است و تغنی
بقرآن اولیٰ ست کہ رسول علیہ السلام فرمود۔
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ ای التسبیح و تہلیل بلند گفتن
نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ نہ تغنی کرے ساتھ قرآن کے
در ہر موضعے کہ باشد جائز است و قرآن بلند خواندن در مشی اقدام و در حمام مکروہ
است در شرح اوراد آوردہ است۔
فِي عُمْدَةِ الْأَبْرَارِ ذُكِرَ فِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ وَالْفَتَاوَى
بیچ عمدۃ الابرار کو ذکر کیا گیا بیچ مجموع نوازل کے اور فتاوے خانیہ
الْخَانِيَةِ وَالْحَسَامِيَةِ وَالسِّرَاجِيَةِ وَالصَّغِيرِ وَالْمُلْتَقَطِ
کے اور حسامیہ کے اور سراجیہ کے اور صغیر کے اور ملتقط

وَالتَّجْنِيسِ اِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فِي الْحَمَّامِ
اور تجنیس کے تحقیق قراءت قران کے ساتھ آواز بلندکی بیچ حمام کے
يُكْرَهُ وَبِصَوْتٍ خَفِيٍّ لَا يُكْرَهُ وَلَا يُكْرَهُ التَّسْبِيْحُ
مکروہ ہوا اور ساتھ آواز خفی کے نہیں مکروہ ہوا اور نہیں مکروہ تسبیح
وَالتَّهْلِيْلُ وَاِنْ رَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ فِي الْجَامِعِ یعنی شرح اور
اور تہلیل اور اگرچہ بلند کری آواز اپنی سے کہا بیچ جامع کے۔
اِنَّ الْحَمَّامَ لَا يَخْلُوْا مِنَ الْقَاذُوْرَاتِ وَمَا شَاكَلَهَا
تحقیق حمام نہیں خالی ہوتا ناپاکیوں سے اور جو مانند اسکے ہے اکثر اور
وَقَدْ كَانَ بَعْضُ النَّاسِ مَكْشُوْفَ الْعَوْرَةِ فَاِذَا كَانَ
تحقیق تھی بعضے لوگ کھلی ہوئی شرمگاہ پس جب ہوا جائز
جَوَازُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ فِي الْحَمَّامِ بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ مَعَ
ہونا تسبیح اور تہلیل کا بیچ حمام کے ساتھ آواز بلند کے ساتھ
هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ يَجُوْزُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْبُيُوْتِ وَالزَّوَايَا فِي
ان چیزوں کے جائز ہے بیچ مسجد اور گھروں اور گوشہ کی جگہوں
الْخَلْوَةِ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَانَ اَوْلٰى اَيَّدَهُ مَا ذَكَرَهُ
اور خلوت میں بیچ مکان پاک کے ہو بہتر تائید کے اسکے جو ذکر کیا اسکو
الْفَقِيْهُ الزَّاهِدُ اَبُو اللَّيْثِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ
عالم زاہد ابو اللیث نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے بیچ کتاب
التَّنْبِيْهِ اَنَّ حُرْمَةَ الْمَسْجِدِ خَمْسَةَ عَشَرَ وَذَكَرَ مِنْ
اپنی تنبیہ کے کہ حرمت مسجد کی پندرہ ۱۵ ہیں اور ذکر کیا —

جُمْلَتِهَا اَنْ لَا يَرْفَعَ فِيْهِ الصَّوْتَ فِيْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

منجملہ انکے یہ کہ نہ بلند کرے بیچ اسکے آواز بیچ سوائے ذکر اللہ کے

و در انیس الواعظین آوردہ است کہ امام ابراہیم بن یوسف در روز ہا عشرہ ذی الحجہ

در بازار ہا بغیر حاجت کشتی و تکبیر باواز بلند میگفتی و نیز آوردہ است فی التفسیر الدیہ

قوله تعالٰى نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اَيْ نَرْفَعُ الصَّوْتَ بِذِكْرِكَ

تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیری کے ای بلند کرتے ہیں آواز کو ساتھ ذکر تیرے

نیز آوردہ است اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَدَحَ نَبِيَّهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تحقیق اللہ تعالٰی نے مدح کی نبی اپنے ابراہیم کو اوپر انکے سلام

فِيْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ هُوَ الَّذِيْ يَرْفَعُ صَوْتَهُ

بیچ سورۃ توبہ کے تحقیق ابراہیم البتہ آہ کرنیوالا تھا وہ جو بلند کرتا تھا آواز

بِالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيْحِ در روضۃ ندوسیہ مسطور است

اپنے ساتھ ذکر اور دعا اور تسبیح کے

قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَكٰى وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ

کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالٰی اور حکایت اور حدیث کیا ہمکو ابو عبید اللہ نے نافع

نَافِعٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

سے امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ فرمایا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَنْ كَبَّرَ

پیغمبر خدا نے درود بھیجو اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے تکبیر

تَكْبِيْرَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ صَخْرَةً فِيْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہی ایک تکبیر بیچ راہ اللہ کے ہوگئی وہ تکبیر ایک پتھر وزن کا بیچ ترازو انکی کے

أَثْقَلَ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا

وہ قیامت کے بھاری زیادہ آسمانوں اور زمینوں سات سے اور جو درمیان انکے اور

تَحْتَهُنَّ وَمَنْ قَالَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

نیچے انکے ہے اور جسنے کہا تسبیح راہ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے

رَافِعًا صَوْتَهٗ بِهَا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ

درحالیکہ بلند کرنیوالا آواز اپنی ساتھ اسکو لکھیگا اللہ تعالےٰ واسطے اسکے ساتھ اسکے رضامندی اپنی

وَمَنْ يَكْتُبِ اللّٰهُ تَعَالٰى رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ جَمَعَ اللّٰهُ

بڑی اور جس شخص کو لکھے اللہ تعالےٰ رضامندی اپنی بڑی اکٹھا کرے اللہ

تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ سَائِرِ

تعالےٰ درمیان اسکے اور درمیان حضرت محمد اور درمیان ابراہیم اور درمیان تمام

الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ وَكَانَ

پیغمبروں کے اوپر انکے سلام بیچ گھر بزرگی اور ہوسے

مِمَّنْ يَنْظُرُ إِلٰى رَبِّهٖ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

ان بندوں سے کہ دیکھیں طرف رب اپنے کے صبح اور شام۔

در معدن المعانی آوردہ است مخدوم زادہ سراج العارفین میگذشت تا بدینجا رسیدہ کہ برائے برآمد حاجات تکبیر میگویند تا حاجت برآید بندگی مخدوم عظمہ اللہ تعالےٰ فرمود ازینجا است کہ درویشان تکبیر میگویند و تا اینجا رسیدہ کہ ذکر بلند گفتن بہم آمدہ است و در تلاوت اخفا کنند و در تفسیر الواضحین از نوادر الاصول آوردہ است از ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفت کہ آہستہ گفتن فضلست از بلند آگفتن بلند فضل است مر کسی را کہ اقتدا خواہد کرد و ذکر خفی

زایر ذکر جہر فضل ست کما قال علیہ وآلہ السلام

يَفْضُلُ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِي يَسْمَعُ حَفَظَةٌ

فضیلت رکھتا ذکر آہستگی کا اوپر اس ذکر کے کہ سنتے ہیں فرشتے نگاہبان ستر درجہ

سَبْعِيْنَ دَرَجَةً این حدیث در خزانہ جلالی مسطور ست ونیز مسطور ست

اِنَّ الذِّكْرَ الْخَفِيَّ لَا تَرْفَعُهُ الْمَلَكُ لِاَنَّهُ لَا اِطِّلَاعَ

تحقیق ذکر خفی نہیں اٹھاتا ہے اسکو فرشتہ واسطے اسکے کہ نہیں خبر

لَهُ عَلَيْهِ فَهُوَ سِرٌّ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى -

واسطے اسکو اوپر اسکے پس وہ بھید ہے درمیان بندے کے اور درمیان اللہ تعالی کے

ونیز از رسالہ شیخ امین الدین کا زرونی اوردہ است اگر کسی خیال کند وبگوید کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بہتر ذکر خفی ہے

ومعنی این حدیث آن ست کہ ذکر گفتن از آشکارا گفتن فاضلتر ست جواب او

ان ست کہ ذکر خفی نہ آن ست کہ بزبان ست کہ بآہستہ وپنہان میگوید بلکہ خفی ورا

ذکر زبان ست بلکہ ورای ذکر دل ورای ذکر سر وورای جان ست وببضاعت عقل وعلم

مجازی معرفت ذکر خفی حاصل نشود پس ذکر زبان کہ از ذاکر محب حق باشد از دل و

جان باشد نہ از سر زبان وبحکم مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ

جو کوئی چاہتا ہے ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے یاد اسکی

ذکر محبت جانے وجنانے بود نہ مجرد ذکر زبانے ونفسانی باشد از رسالہ شیخ

امین الدین در خزانہ جلالی آوردہ ست کہ ذکر لا الہ الا اللہ بلند بگوید وآواز درازہ

وارد در جا بلند گوید چنانچہ آواز کلمہ او دیگران بشنوند وسبب گفتن او ذکر لا الہ الا اللہ

تنبیہہ پابندہ یاد خدا کنید قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ السَّلَامُ

فرمایا پیغمبر نے خدا کے درود وہو جیو اللہ کا اوپر انکے

قَالَ اللّٰہُ لِمُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ اِنَّ فِیْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ رِجَالًا یَقُوْمُوْنَ

اور آل انکے سلام فرمایا اللہ نے واسطے موسیٰ بیٹے عمران کے تحقیق بیچ امت حضرت محمد کے قائم

عَلَی الْاَشْرَافِ یُنَادُوْنَ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُولٰٓئِکَ

ہوتے ہیں اوپر بلندیکے پکارتے ہین ساتھ قول کلمہ لا الہ الا اللہ کے یہ لوگ

جَزَآءُ ھُمْ جَزَآءُ الْاَنْبِیَآءِ ۔

جزا انکی جزا پیغمبروں کے ۔

ذکر بیدو نوعست یکے آنکہ دریاے محبت حق اندر دل جوشش زندہ و ذکر غیر بر زبان

اگر گزشتن نگزارد واین ذکر کاملان ہست کہ از دل بر زبان آید می آرند کہ درویشے

را پرسیدند کہ از کجا مے آئی گفت اللہ و گفتند کجا خواہی رفت گفت اللہ و ہر چہ

گر پرسیدند جواب مے یافتند الله ع — بجز از نام تو نامے نہ برآید بزبانم

من نام ترا بر کف خود بنگارم — پس دیدہ بران نام نہم خون بارم

از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم — در ہر کہ نگہ کنم توئے پندارم

پس این ذکر از تکلف آزاد ست و صاحب این ذکر و ہر دو کون آزاد ست

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ وَآلِہٖ السَّلَامُ مُخْبِرًا عَنِ التَّسْبِیْحِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے سلام خبر دینے سے تسبیح کرنے رہنے والوں

یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ ۔

بہشت کو سو الہام کئے جاتے ہیں تسبیح اور حمد جیسے کہ الہام کیے جاتے ہیں دم

یعنی تسبیح و حمد کہ مومنان در بہشت گویند بے تکلف باشد ہمچو بر آمدن نفس کہ در آن

ہیچ سے بجے بدبیشان نرسد و کلفتے لاحق نباشد و دوم بجہر نوع مخلصات بہ کسر اللام و این ذکر مبتدی ہست پس این ذکر اہل محبت از دل بزبان مے آید مانند ذکر اہل بہشت از کلفت بیرون ہست و اہل این ذکر مخلصان ہست بفتح اللام و این مبستد لبیت کہ از زبان بدل میرود و از عبادت بہ محبت میرسد و رشمائل اتقیا از رسالہ شیخ عثمان مغربی آمدہ ہست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ

حق سبحانہ و تعالیٰ بندۂ خود را درکثرت ذکر نجاح و فلاح گردانیدہ بدین قصہ ہر کرا توفیق ذکر لسانی و جنانی ارزانی فرمودند یقین بسعادت ابدی و بغبرت سرمدی محبوب بے حق سبحانہ تعالیٰ مقرب و مخصص گردانید۔

قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور انکی آل کے سلام حکایت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کیطرف سے موجب یاد کرتا ہے

اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فَاَکْثَرَ بِیَ الذِّکْرَ عَشِقَنِیْ وَ عَشِقْتُہٗ

بندہ جبکہ میرا پس زیادہ کی یاد میری عاشق ہوا میرا اور عاشق ہوا میں اسکا

ع گر تو بسیار یاد دوست کنی		ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق

امّا ذکر جہر باید کہ مبتدی با قوت بگوید و ضرب معہود نگہدارد و مفہوم و ذکر در دل بگذراند کہ قوت حرارت حاصل آید و محبت غیر از دل دور شود التفات ظاہر و باطن قطع گردد و فائدہ جمعیت دست دہد و اسم ذات نیز بآواز بلند گفتن اولیٰ ترست یا بسط بجز بان پنہان بگوید کہ ہر موی بذکر حق زبان گردد و ہر قطرۂ خون بنام ایزد بیچون ذاکر شود و ذاکر در ذکر [illegible]

رسید در شرح مشارق مسطور ہست کہ شیخ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ
سروی بود در ذکر اسم ذات بدوام مشغول بود تو در صبح و شام متوجہ تمام بگفتن
اللہ اللہ قیام شد و روزے از سنگ جراحتے بسرش رسید و خون روان
شد ہر قطرہ کہ بر زمین ہوا (؟) نقشش اللہ پدید مے آمد بعضی گویند این در شیخ

ابوالحسن نوری بودہ است سہ — از عشق تو زندہ ہست تن و دل جانم
در شوق تو پیدا است ہمہ پنہانم — گر قطرۂ خونم ز جراحت بچکد
نام تو شود نقش سفیدین سپیدہ دم — و نیز در شرح آداب المریدین و در

شرح مشارق آمدہ است کہ خواجہ ابوالحسن نوری را ہفت شبانہ روز گذشتہ
کہ ہیچ نخوردہ و نخوابیدہ و نہ آشامیدہ و در خواب مرشد بہ آواز بلند ہمے گفت اللہ اللہ
ازین حال خواجہ جنید را خبر کردند و پرسیدند کہ فانی مطلق گو بندا ورا بانہ کہ این
قدر ادب دارد کہ نماز در اوقات میگذارد خواجہ گفت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلِ الشَّیْطَانَ عَلَیْہِ سَبِیْلًا۔

سب تعریف واسطے اللہ کے جو نہیں کیا واسطے شیطان کے اوپر اسکے راہ

گفت چون فنا بحق باشد این بندہ محفوظ باشد از بے ادبی و دلیل فنا الشریت
آنست کہ بے آب و طعام قوام شد نبود چون بے ازین بقا یافتہ ہمین دلیل ہست بر
فنا الشریت او و آنکہ بر زبانش میرود اللہ اللہ دلیل بر فنا بحق ہست چرا کہ
ہر کہ سحری غائب شود در حالت مغلوبی عقل بر زبانش ہمان چیز میرود چون در
محبت یا در عظمت یا در خوف حق سبحانہ فانی شدہ ہست بر زبان او ہمین اللہ
اللہ میرود و لیس گفت خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

فَہُمْ ہُمْ اَعْنِیْ لَنْ تُرِدْہُ اِیَّاہُ اَنْ نَسْتَفِیْدَ مِنْہُ وَ اِمَّا نُفِیْدُہٗ۔

اٹھو جیسے پاس سے زیارت کریں ہم اسکی پایا کہ فائدہ اٹھایا جس سے اور پایا کہ فائدہ دونوں اسکو

پس چون خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالےٰ پرسید پرسیدہ یا ابو الحسن چہ چیز مشغول

گردانیدہ است ترا او گفت بگفتن اللہ اللہ و کسنید کہ غیر از نیم خوش مے آید

خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالےٰ گفت

انظر هل قولك الله الله أم قولك قول لك ان كنت قائل الله فلست

دیکھ آیا کہنا تیرا اللہ اللہ یا کہنا تیرا کہنا تیرا ہے اگر ہے تو کہنے والا اللہ کا پس نہیں

بقائل و ان كنت يقول بنفسك فانت مع نفسك

کہنے والا اور اگر ہے تو کہ کہتا ہے ساتھ نفس اپنی کے پس تو ساتھ نفس اپنے کے

فما معنى الوله فقال نعم المؤدب انت سكن وله

پس کیا ہیں معنے ولہ کے پس کہا اچھا ادب دینے والا ہے تو ٹھہر گیا جوش اسکا

و نیز در شرح مشارق آوردہ است مردے از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ پرسید

کہ سبب چیست اللہ اللہ میگوئی و لا الہ الا اللہ نمیگوئی۔

فقال لا نفي به هذا نعرہ زد و گفت نريد اعلى مر

پس کہا لفظ لانے دو دیکھا شریک کو ارادہ کرتے ہیں ہم بلند تر

ذلك فقال لا يجرى لساني على كلمة الجحود سائل گفت

اسکے پس کہا نہ روان ہوئی زبان میری اوپر کلمہ انکار کے۔

مرتبة اعلى من ذلك شبلی گفت قال الله قل الله ثم ذرهم

ارادہ کرتے ہیں ہم بلند تر اس سے فرمایا اللہ نے کہ اللہ پھر چھوڑ انکو

فشهق الرجل وصاح ومات۔

پس آواز ماری اس آدمی نے اور نکل گئی جان اسکی۔

چون مرد جان بحق داد اولیا آن مرد بر خواجہ شبلی آویختند و بر خلیفہ بردند خلیفہ از پس پردہ پرسید کہ قصہ چگونہ بود خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ گفت

دُوْحُہٗ حُنَّتْ وَدَنَتْ فَدُعِیَتْ فَاَجَابَتْ فَمَا ذَنْبِیْ فَصَاحَ

جان اسکی گل گئی اور نزدیک ہوئی پس قبول کیا پس کیا ہے گناہ میرا پس چیخ

الْخَلِیْفَۃُ مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ خَلُّوْہُ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔

ماری خلیفہ نے پیچھے پردے کے چھوڑ دو اسکو نہیں گناہ واسطے اس کے

یعنی روح او بگداخت و مائل شد و پس خواندہ شد و اجابت کرد از عاشق حقانی جان افشانی بود کہ مثو ایشان کہ بیا آویزند بچہ شود پس خلیفہ از پس پردہ آواز داد و گفت کہ بگزارید او را کہ نیست جس گناہ مرد را حاصل معنی آنست کہ خواجہ علیہ الرحمۃ کرت اول سائل دلش بہ وحدت مائل دید و تشنہ بے تاب یافتہ باب جواب نشا فتہ و گفتہ آنچہ دیگران را گفتن لا الہ الا اللہ درعبت سبب ہرا در گفتن اللہ اللہ موجود ست و نقد ست۔

فَاِنِّیْ اَدْعُوا اللّٰہَ یَا رَبَّنَا وَیَا رَبَّکَ لَا ضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ لَہٗ وَ

پس تحقیق میں پکارتا ہون اللہ کو رب ہمارا اور رب تیرا نہیں خلاف اسکا اور نہیں شریک

لَا شَبِیْہَ لَہٗ وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ باز سائل گفت یَا اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْاٰفَاقِ

اسکا اور نہیں مانند اسکا اور نہیں شریک واسطے اسکے ای دانا تر لوگوں سے بابیچ

الرِّفَاقِ وَالْمَسَالِکِ اِنِّیْ اُرِیْدُ مِنْکَ اَعْلٰی مِنْ ذٰلِکَ۔

شہر کے راہ کے اور مسالک ہو تو تحقیق میں ارادہ کرتا ہون تجھ سے بلند تر اس سے

گفت نخواہم کہ را باہم بہ بین کار آید کہ بر انکار آید چون ہر بار بر ترقی و بگسید ید زین صاحب سوال بار سوال دیگر طلبید گفت۔

یا مَن تحیّر کلمۃ الامر لا الیٰ آیتہ فیالا من ذلک اعلیٰ

اے وہ شخص کہ چھوڑا کلمہ الّا کو مع لفظ لا کی تحقیق میں ارادہ کرنا ہو تو پیچ اسکے بلند زیادہ

خواجہ علیہ الرحمۃ گفت الّا اللہ میگوئیم و نیز زبان آ اللہ ربّی دانم و در حقیقت

کلمۂ هجو وخود را درمیگر ایم بازچون سوال آن سائل خواست و وصال بے

حائل خواست چنانکہ گفت تزید اعلیٰ بر زبان راند خواجہ علیہ الرحمۃ بروے

این آیت خواند قال اللہ تعالیٰ ثمّ ذرھم قل اللہ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر چھوڑ اُن کو کہہ اللہ

اینجا مردِ نعرہ زد و سوی براہ وصل الحبیب الی الحبیب۔

پہنچ گیا دوست طرف دوست کے

نہاد و مرغ آواز قید قفس تن آزاد گشت

غزل

آتش ہجر سوخت آسانم	زندگانی شدہ ست زندانم
تا دلم گشت پایمال غمش	بر سریر فنا سلیمانم
لا دوا نیست گرچہ ریش درون	ہم دوا دوست درمانم
نقش بر لوح دل زر زر است	نقطۂ عشق اوست میخوانم
گر مرا نام او بگوشش رسد	نقد جان را بصد افشانم
بر زبان دوست دوست دوست رود	نیست جز دوست در دل و جانم
بہر جانان چو جان اللہ بخش	مے برآید برآیدش دانم

نقل ست آنروز کہ مہتر ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ قدم در دوستی

و محبت حقتعالے زد جبریل علیہ السلام گفت الٰہی فرمان دہ تا ابراہیم

را در دوستی بیازمائیم بر حکم فرمان چون جبریل علیہ السلام بر سرکوہ مکہ فرود آ

وابراهیم علیه السلام در عمارت خانهٔ کعبه بود مهتر جبرئیل علیه السلام گفت یا الله
ابراهیم علیه السلام بیرون آمد وگفت ای خواجه یکبار دیگر بگوی جبرئیل علیه السلام
شکرانه می باید و ملفوظا آمده است چون شیخ الاسلام بدین سخن رسید چشم پر آب
کرد و این بیت بر زبان راند

یکبار اگر تو گوئی یا الله
شکرانه دهم هر آنچه در ملک منست

اسبابی که حضرت ابراهیم علیه السلام آن
داشت همه صدقه کرد وگفت یکبار دیگر بگوی جبرئیل علیه السلام گفت شکرانه
باید ابراهیم علیه السلام گفت جانی دارم به محبت خدا آن را نیز صدقه کنم مهتر جبرئیل
علیه السلام گفت یا الله مهتر ابراهیم علیه السلام نعره زد و بیهوش شد چون به
هوش باز آمد مهتر جبرئیل علیه السلام انصاف داد و در مقام خود رفت و سر
بسجده نهاد وگفت الهی ابراهیم تو در محبت تو صادق است اما سخن در بیان ا
ذات است و شرح مشارق آورده است

قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ كُلُّ اسْمٍ مِنْ أَسْمَائِهِ يَصْلُحُ
کہا بعضے مشائخ نے ہر نام ناموں اسکے سے شایستگی رکھتا
لِلتَّخَلُّقِ إِلَّا هٰذَا الْاِسْمَ فَإِنَّهُ لِلتَّعَلُّقِ دُوْنَ التَّخَلُّقِ
واسطے تخلق حاصل کرنیکے مگر یہ نام پس تحقیق یہ واسطے علاقے کے نہ تخلق حاصل کرنیکے

و در خیر المجالس آورده است روزی شیخ ابوسعید ابوالخیر نشسته بود شیخ ابوالفضل
سرخسی نشسته بود کتابی فرود آورده و مطالعه شد در خاطر شیخ ابوسعید
گذشت که درین کتاب نوشته است که حق تعالی صد و بیست و چهار هزار پیغامبر
آفرید ... و این کلمه بود الله شیخ ابوسعید را ازین سخن حالی پیدا آمد و بگفتن این
کلمه خواب و خور فراموش کرد و شبها نیاسود خادم طعام آوردی نخوردی و باز بوقت

مصحف آورد و هم تخوید در خدمت شیخ اجازت خواست چنانچه متعلمان را
در خواندن جهد باشد که سبق ناغه نشود گفت چیزی از تفسیر و از احادیث میخوانم
فرمان شد و بخوانیم بیا تیم فرمود بگو باشد پیش امام محمد عیسی رفته سبق میخوانند
تا اینجا رسیده بود قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ در این سخن حال شیخ ابوسعید
زیاده تر شد امام محمد بر باطن دریافت و پرسید که شب کجا بودی گفت مستغرق
شیخ ابوالفضل بودم گفت ای ابوسعید حرامست با و اگر ازانجا اینجا بیائی وازان
کلمه بدین کلمات پیر داری شیخ ابوسعید هم چنان بیهوش پیش شیخ ابوالفضل

آمد شیخ گفت این مصراع خوان ع | مستک شده و خبر نداری چه بوده است

بعد ازان شیخ خلوت فرمود شیخ ابوسعید در خلوت آمد و سی سال در خلوت بود
حق تعالی بروی همه چیز را کشاد الحمد لله علی ذالک
سب تعریف واسطے اللہ کے اوپر اس کے
مقصود ازین حکایت آنست که شیخ ابوسعید در کتاب دید که حق تعالی
چندین پیغامبران را فرستاد مقصود همین بود ع الله بس باقی هوس عاشقانرا
در رساله قطب الاقطاب شیخ نور مسطور است و معنی این ع یعنی که نقش الله بس است
برای محو نقش غیر الله از دل

فصل ششم نکات معانی اسم ذات و گفتن ذکر باخفا و اعلان و پاس
داشتن و نفی شغل انعام و ارکان اینجا

باید دانست که اسم ذات او مستجمع جمیع صفات را و بدین معنی اگر کسی الله
گوید چنان بود که حق سبحانه تعالی را بجمیع اسما و صفات یاد کرده باشد
قال النبی علیه والسلام اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا
بیشک واسطے اللہ کے ۹۹ نام ہیں —

در شرح مشارق آورده ست

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ اَشْهَرَ الْاَسْمَآءِ وَ اَعْلَاهَا فِی

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ مشہور زیادہ ناموں میں اور بلند تر انکا بیچ

الذِّکْرِ اللّٰهُ وَلِذٰلِكَ اُضِیْفَ اِلَیْهِ سَائِرُ الْاَسْمَآءِ

ذکر کے الله ہے اور واسطے اسکے اضافت کیے گئے ہیں طرف اسکی تمام نام

وَقَدْ جَآءَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ

اور تحقیق آیا ہے بیچ بعضے روایتوں کے تحقیق الله وہی اسم اعظم ہے

در انیس الواعظین آورده ست که نزدیک بعضے علما الله اسم اعظم ست زیرا که

اسم ذات ست و نظیر هم ندارد و اگر الف از وی دور کنی هم معنے میدهد چنانکه

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

واسطے الله کے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

و اگر لام هم دور کنی و باقی را و ضم کنی هم معنی میدهد چنانکه هُوَ الْخَالِقُ۔

و خاصیت او تنویر باطن ست چنانکه آمده هر که هر شب در خلا موازنه سه هزار

بار یا الله بگوید حق تعالے باطن وی را مخزن اسرار کند و اگر چهل شب همیں

سه الف بست نماید همه اسرار بر وی مکشوف گردد اما در اشتقاق و اصل این اسم

اختلاف است و این معنی یعنی بیان اشتقاق درین محل از جهت انواع اسرار

و انوار معانی که در اختلاف اشتقاق ست آورده شد تا ذاکر را در ذکر جلالت رو

نماید و به سبب وقوف بر انواع معانی ذوقها مختلف دست دهد در شرح مشارق

آورده ست بعضے میگویند در اصل لاها ست بر زبان سریانی فتعرّب ست و بعضے

میگویند عربیست وضع کرده شده است ذات مخصوص او را جل جلاله۔

كَالْعِلْمِ وَمَعْنَاهُ الْمُسْتَحِقُّ لِلْعِبَادَةِ وَغَيْرُ مُشْتَقٍّ

جیسے علم اور معنی اسکے لائق تر واسطے عبادت کے اور نہ نکالا گیا ہو از

الیہ ذَهَبَ كَثِيرًا مِّنْ اَهْلِ الْحَقِّ و بعضے میگویند مشتق است

طرف اسکے گئے ہیں بہت اہل حق سے۔

اَلِهَ فَالْإِلٰهُ هُوَ الَّذِي يُوَلَّهُ اِلَيْهِ فِي الْحَوَائِجِ اَيْ يُفْزَعُ اِلَيْهِ

وہ ذات پاک ہے حیران کیے جاتے ہیں طرف اسکی بیچ حاجتونکے اسم کہا گیا ہو طرف

پس ہر کہ شناخت معبود خود را سبحانہ تعالے۔

بِاَنَّهُ هُوَ الَّذِي يُفْزَعُ اِلَيْهِ فِي الْحَوَائِجِ اَعْرَضَ عَمَّنْ سِوَاهُ

ساتھ اسکے کہ وہ ایسا ہے کہ التجا کیا جاتا ہے طرف اسکے بیچ حاجتوں کو منہ پھیر لیتا ہے اس سے جو سوا اسکے ہے

و بعضے میگویند اشتقاق آو از ولہ است و ولہ بمعنی طرب است

وَالطَّرَبُ خِفَّةٌ يُصِيبُ الرَّجُلَ لِسُرُورٍ اَوْ حُزْنٍ

اور خوشی ایک خفت چیز ہو کہ پہنچتا ہو آدمی کو سبب خوش ہونے اور غمناک ہونے کے

خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ در مناجات خود گفتہ است یَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ

زِدْنِي تَحَيُّرًا و بعضے گویند این اسم از لاہ مشتق است و لفظ لاہ را

و بعضی گویند یکے لاہ بمعنی اِحْتَجَبَ اَيْ مَنَعَ الْمُبْصِرِينَ عَنْ اِدْرَاكِهِ

پوشیدہ ہوا یعنی منع کیا دیکھنے والونکو دریافت کرنے سے اسکو

مراقبہ برین معنی ہر کہ دانست کہ معبود سبحانہ تعالے مبصران را منع کرد

از ادراک خویش پس شرط آن بندہ آن است کہ دائم در مراقبہ باشد تا متحقق

بوجہ با طلاع علیہ در عوارف مسطور است۔

وَالْمُرَاقَبَةُ عِلْمُ الْقَلْبِ بِنَظَرِ اللّٰهِ اِلَيْهِ فَمَا دَامَ هٰذَا الْعِلْمُ

اور مراقبہ علم دلکا ہے ساتھ دیکھنے اللہ کے اوپر اپنے پس جسکا سبب یہ ہوئے علم

ملازمہا للقلب فہو مراقب والمراقبۃ عین الذکر بل افضلہ

لازم ہونیوالا واسطے دل کے پس وہ مراقبہ کرنیوالا ہے اور مراقبہ عین ذکر ہے بلکہ افضل اسکا

و در رسالہ شیخ نجم الدین کبریٰ مسطور ہست

المراقبۃ ہو الخروج عن حولہا وقوتہا کما ہو بالموت

مراقبہ وہ نکلنا ہے طاقت اپنی سے اور قوت اپنی سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے

و این مراقبہ خاص ہست نیز در رسالہ اشطاریہ گفتہ است کہ مراقبہ از رقیب

مشتق ہست والرقیب ہو الحافظ یعنی مادام کہ مرید قبول مراقبہ باشد

محفوظ بود از وسواس شیطانی و ہواے نفسانی و خطرات غیر سبحانی ثانیا

علامت صحت مراقبہ صحت محاسبہ ہست کہ گفتہ اند

من لم یصحح محاسبتہ لم یصح مراقبتہ۔

جس شخص کہ نہ صحیح ہوا محاسبہ اسکا نہ صحیح ہوا مراقبہ اس کا۔

آوردہ است کہ عورتے بر طاؤس یمانی فریفتہ شد و حاجت خود از وے

درخواست کرد طاؤس گفت بیا در مسجد حرام شد و گفت افعلی ما تریدین

یعنی حاجت روا کن عورت گفت کیف مع رؤیۃ الناس

پورا کر جو چاہتی ہے۔ — کیونکر ساتھ دیکھنے لوگوں کے

یعنی با دیدن چندین خلق چگونہ واقع شود طاؤس گفت۔

وکیف مع رؤیۃ اللہ تعالے فتابت تلک المرأۃ

اور کیونکر ساتھ دیکھنے اللہ تعالے کے پس توبہ کیا اس عورت نے اور

وحسن حالہا و وہ انکہ لفظ لا یعنی علامہ [illegible] الا [illegible] اذا حالت

دیکھا ہے ہوا حال اسکا کہا جاتا ہی بلند ہوا آفتاب جب اونچا ہوتا ہی

یعنی ہمسر کہ یقینی کردہ و بشناختہ علو وجلال حضرت معبود را پس شرط او آن ست کہ غیر حق را نزد او قدرے وقیمتے نبود و او با حضرت معبود ہمیشہ متواضع باشد و امر حق تعالے را بزرگ دارد و در طاعت حق شدہ صغیر نکند و دراداء حقوق سستے نہند گفتہ اند۔

مَنْ حَفِظَ اَمْرَ اللّٰہِ حَفِظَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَوْقَاتَہٗ۔

جو کوئی نگاہ رکھے حکم اللہ کا نگاہ رکھے اللہ تعالی اوپر اسکے وقت اسکی کو

نقل ست بزرگے گفتہ و دیدم من راعی را کہ در نماز مشغول بود و گرگ پاسبانی رمہ او میکرد پرسیدم چند گاہ ست گرگ را با گوسپند ہمراہ شدہ ہست گفت ازان گاہ کہ صاحب گوسپند با خدا وند گرگ در صلح شد میان گرگ و گوسپند صلحے پدید آمد و بعضے گویند اللہ معبود را گویند و اللہ معبود بحق کہ غیر او مستحق معبودیے و سزا وار خدا وندی نیست پس ہر کہ چنین داند اخلاص و صدق در طاعت او پدید آید و افعال و اعمال او از ریا و عجب پاک باشد ہموارہ کہ اسپے را کہ پشت او صفت زین نہادہ اند روزے بر حمل این گرانی پیش باغوائے نفسانی خویش و عجب شد حق تعالے پیشہ را بگماشتہ تا نیش بہ بینی او زد و درستے بوے رسانیدہ و از سر عیارگی عبودیتش آگاہ نید پس از این اقوال مختلف کہ از اہل حق کہ در کلمہ اللہ آمدہ است چنانکہ بعضے گفتہ اند اللہ کسی ہست کہ او را الہیت باشد یعنی بر آفرینش قادر باشد و بعضے گفتہ کہ مستحق بود علو و رفعت را و بعضے گویند۔

مَنْ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔

وہ شخص کہ واسطے اُس کے پیدائش اور سلم ہے

ہرکہ دانستہ و شناختہ بزرگی و رفعت و قدرت و عظمت او را نظر او از غیبا
بر خاستہ آورده اند کہ رابعہ بصریہ را پرسیدند کہ شیطان را دشمن داری
نگفتند چرا گفت من با دوست چنان مشغولم کہ از دشمن یاد نمی آید
کَمَا قِیْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِی الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِی الْعَیْنِ
جیسا کہ کہا گیا جب عظمت کی رب سے بیچ دل کے کمتر معلوم ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

چنانکہ گفتہ تا کہ باشد یاد غیر تو در حساب ۔۔۔ یاد موسی از تو باشد در حجاب

پس باید کہ ذکر اسم ذات از معانی مذکور بدانچہ تواند گفت در تصور دارد
و نفس سوم آن را مہما امکن از دست نگذارد و بجہر و خفی با اسم ذات
چنان مشغول شود کہ از ذات و صفات خود فراموش کند و در خلا و ملا باطن خود
را بدین ذکر معمور دارد تا مدت قریب بلکہ قریب الایام معمور و دستہ و ہم و سیدا
پدید آید اما در خفی ہم باید کہ چنان در اخفا کوشد کہ غیرے را بدین کار اطلاع
نبود اگرچہ نزدیک بود چنانکہ گفتہ کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود ذکر گویید مر خدا
را عز و جل ذکر خامل گفتند یا رسول اللہ ذکر خامل چیست فرمودند ذکر خفی و
کشش دم باید کہ فوق المنتہا کند و از کشیدن چندانکہ بجد جانکندن رسد چنانکہ گفتہ

مرغ نہ پر نتوانی پرید ۔۔۔ تا نہ کنی جان نتوانی رسید

و ارکان این ذکر را نیکو رعایت کند تا زود بمقصود رسد و این ہشت چیز کہ این
حروف مقطعات اشارت بران ہست در کار بندد ت ی آ ص م ر ت ش م ق
و باید کہ چون غواص در لمعانی از اسرار و انوار معانی اسما و صفات کہ با اسم ذات
باشد محفوظ گردد کَالسَّمِیْعِ وَالْبَصِیْرِ وَغَیْرِہِمَا مِنْ اَوْصَافِ الذَّاتِ

جیسے سننے والا اور دیکھنے والا اور وہ دونو وصفون ذات سے ہین —

اَلسَّمْعُ اِدْرَاكُ الْمَسْمُوْعَاتِ حَالَ حُدُوْثِهَا وَالْبَصَرُ

سنا گیا ہو کہ دریافت کرنا سنے گئے چیزون کا ہر وقت پیدا ہونے اون کے کے اور بینائی

اِدْرَاكُ الْمُبْصَرَاتِ حَالَ وُجُوْدِهَا وَحَظُّ الْعَبْدِ

کیا ہے دریافت کرنا دیکھے گئی چیزونکا وقت پیدا ہونے اُسکے کے اور حصہ بندہ کا

مِنْهَا اَنْ يَّتَحَقَّقَ اَنَّهُ بِمَسْمَعٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَرْاٰى مِنْهُ

ان دونو اسمون سے یہہ کہ جانے وہ یہ کہ بیچ جگہ سننے کے ہے اللہ سے ہے اور دیکھنے کے اُس سے

کہ بزرگے در بعضی سیفرماید اِذَا عَصَيْتَ مَوْلَاكَ فَاعْصِ فِيْ مَوْضِعٍ لَا يَرَاكَ

جبکہ نافرمانی کرے تو صاحب اپنی کی پس نہ بیچ کسی جگہ کے کہ نہ دیکھے وہ تجکو

ومعنی علیم آنست کہ حق تعالے بالغ ست بہ بلوغ تام در علم خود و علم او شامل

و محیط است مر ہمہ معلومات را و سابق ست علم او بر وجود معلومات کما ہو مبسوط

در شرح مشارق ست قَالَ الْاِمَامُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَعْضِ

فرمایا امام نے رحم کرے اوسکو اللہ تعالے بیچ بعض

الْكُتُبِ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَنِّيْ اَرَاكُمْ فَالْخَلَلُ فِيْ

کتاب کے اگر نہ جانو تم مجکو تحقیق میں دیکھتا ہون تمکو پس خلل بیچ

اِيْمَانِكُمْ وَاِنْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَرَاكُمْ فَلِمَ

ایمان تمہارے کے اور اگر جانو تم تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پس کیون

جَعَلْتُمُوْنِيْ اَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ اِلَيْكُمْ —

کیون کرتے ہو تم مجکو سست زیادہ دیکھنے والون کا طرف اپنی —

فصل نہم در بیان معانی صفات و رفتن از درجہ بدرجہ در تلقین اسمات

اینجا باید دانست کہ بیان شرائط و آداب این ذکر بسی حیثیتہا بی نہایت شرح
تعلق دارد کہ ہر یکے را از ارادہ و واسطہ و ملاحظہ و محاربہ و مواعظہ و مراقبہ
و محاسبہ و مباحث او در بیان آرد و ذاکر باید کہ آنہمہ را باین ذکر معمور دارد
و مہما امکن از دست نگذارد و شرح نود و نہ نام از شرح مشارق آوردہ است
کہ نوعے از مقصود آن ہست قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا انپر اور آل انکی کے سلام
اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ
تحقیق واسطے اللہ کے ننانوے نام ہیں سو مگر ایک جس نے
اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قَالَ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ
گنا یا یاد کیا اسکو داخل ہوا بہشت میں کہا بخاری نے اور غیر اسکے تحقیق والون سے
فِیْ مَعْنٰی اَحْصَاھَا اَیْ حَفِظَہَا در خزانہ جلالی آوردہ است اسکے
بیچ معنے احصاہا کے یعنی یاد کیا اسکو ـ
عَمِلَ بِکُلِّ لَفْظٍ در شرح مشارق و مصابیح آوردہ است ھٰذَا
عمل کیا ساتھ ہر لفظ کے یہ
لَا یَدُلُّ عَلَی الْحَصْرِ وَتَخْصِیْصُہَا بِالذِّکْرِ لِکَوْنِہَا اَشْہَرُ لَفْظًا
نہین دلالت کرتا اوپر مقید کرنے کے اور خصوصیت اسکی ساتھ ذکر کے واسطے ہونا اسکو کے مشہور
وَاَظْہَرُ مَعْنًی و نود و نہ نام این است
زیادہ لفظ مین اور ظاہر زیادہ از روے معنی کے ـ

اَلْقُدُّوْسُ	اَلْمَلِکُ	ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
بہت پاک	بادشاہ	وہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان

اَلسَّلَامُ سب عیبوں سے سلامت	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ نگاہ رکھنے والا	اَلْعَزِیْزُ غالب
اَلْجَبَّارُ زبردست	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی کرنے والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنیوالا	اَلْبَارِئُ نکال کھڑا کرنیوالا
اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالا	اَلْغَفَّارُ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ قہر کرنے والا	اَلْوَهَّابُ دے ڈالنے والا نعمتوں کا
اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا	اَلْعَلِیْمُ جاننے والا	اَلْقَابِضُ بند کرنیوالا
اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنیوالا	اَلْخَافِضُ نیچا کرنیوالا	اَلرَّافِعُ اونچا کرنیوالا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ حکم کرنیوالا
اَلْعَدْلُ عدل کرنیوالا	اَللَّطِیْفُ مہربانی کرنیوالا	اَلْخَبِیْرُ خبردار	اَلْحَلِیْمُ بردبار
اَلْعَظِیْمُ بزرگ	اَلْغَفُوْرُ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردانی کرنیوالا	اَلْعَلِیُّ بلند
اَلْكَبِیْرُ بڑا	اَلْحَفِیْظُ نگہبانی کرنیوالا	اَلْمُقِیْتُ پیدا کرنیوالا قوت کا	اَلْحَسِیْبُ حساب کرنیوالا
اَلْجَلِیْلُ بزرگ	اَلْكَرِیْمُ کرم کرنیوالا	اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکھنے والا ہر چیز کا	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا دعا کا

اَلْوَاسِعُ کشائش کرنیوالا	اَلْحَکِیْمُ دانا	اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ اُٹھانیوالا	اَلشَّہِیْدُ گواہ	اَلْحَقُّ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کارساز
اَلْقَوِیُّ محکم	اَلْمَتِیْنُ بہت استوار	اَلْوَلِیُّ مدد کرنے والا	اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا
اَلْمُحْصِیْ شمار کرنے والا	اَلْمُبْدِئُ نئے سرے سے پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِیْتُ مارنے والا	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ قائم	اَلْوَاجِدُ پانے والا
اَلْمَاجِدُ صاحب بزرگی	اَلْوَاحِدُ اکیلا	اَلْاَحَدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے احتیاج
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ صاحب قدرت بڑا	اَلْمُقَدِّمُ سب سے پہلے	اَلْمُؤَخِّرُ سب سے پیچھے
اَلْاَوَّلُ پہلا	اَلْآخِرُ آخر	اَلظَّاہِرُ ظاہر	اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا
اَلْوَالِیُ سنوار کرنیوالا کاموں کا	اَلْمُتَعَالِیُ بڑا بلند	اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا	اَلرَّءُوْفُ رحمت کرنیوالا	مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ملک کا

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ بزرگی و اکرام کا صاحب		اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنیوالا	اَلْجَامِعُ اکٹھا کرنیوالا
اَلْمُغْنِیْ بے پروا کرنیوالا	اَلْمُعْطِیْ بخشش کرنیوالا	اَلْمَانِعُ منع کرنیوالا	اَلنَّافِعُ نفع دینے والا
اَلضَّارُّ نقصان دینے والا	اَلنُّوْرُ ظاہر کرنے والا	اَلْهَادِیْ راہ دکھانے والا	اَلْبَدِیْعُ نو پیدا کرنے والا
اَلْبَاقِیْ باقی	اَلْوَارِثُ وارث	اَلرَّشِیْدُ بھلائی کرنیوالا	اَلصَّبُوْرُ صبر کرنیوالا عذاب کا

امام ابوبکر بن فورک رحمہ اللہ گفت اسم هو دو حرف دارد ها و واو و ها حلقی ست و از نہایت حلق بیرون مے آید و واو از شفت پس گویا کہ اشارت میکند بدین کہ ابتدای ہر حادثے از وست و انتہاء ہر حادث بسوے اوست۔
وَلَیْسَ لَهٗ ابْتِدَاءٌ وَّلَا انْتِهَاءٌ وَهُوَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

این دو اسم

مشتق اند از رحم و رحمت و در لغت رقت قلب را گویند و رقت مقتضی تفضیل و احسان ست بر آنکس کہ نرم شود دل او و رحمت حق سبحانہ در باب بندگان بہ ارادہ انعام ست یا نفس انعام اگر ارادہ انعام مراد بود این دو اسم از صفات ذات حق سبحانہ تعالے باشند و اگر نفس انعام مراد بود عام بسوی صفات فعال و

حظ عارف این دو صفت آنست که معلوم کند و بداند و فهم کند و بشناسد که
غیر او منعم حقیقی نیست و نعمتهای دنیاوی و اخروی همه او دارد و دیگر حظ عارف الله
بقدر وسعه و متوجه باشد بتوجه تام بسوی جناب قدس او و مستغرق مانده صبح
و شام و بر چیزی که بغیر اوست انس و متوکل بود بر وام بر حضرت پاک بی انس مالک الملک
معناه تو والملک و مراد ازین قدرت است بر ایجاد و اختراع پس از اسما و صفات
باشد و بعضی گویند آنکه متصرف است در اشیا بآفریدن و پیدا کردن و میرانیدن و
زنده کردن بر همین معنی از اسمای افعال باشد و حظ عارف را ازین اسم حاصل آنست
که بداند که حق تعالی مستغنی است در ذات و صفات و افعال خویش از هر چیز
و هر چه غیر اوست محتاج است و مفتقر است بسوی حضرت او و باید که نیاز بود و از آن بیان
چنانکه از هیچ مخلوقی چیزی امیدوار نبود و نترسد و بغیر او گردن فرو نکند بعضی
از مشایخ گفته اند توحید آن است که اضافت چیزی را بنفس خود روا ندارد و
ارادت و خواهش این معنی در و نبود و قیل لبعضهم أَلَکَ رَبٌّ فقال أنا عبده

اور کہا گیا واسطے بعض آنکے کے آیا واسطے تیرے رب ہے پس کہا میں

لیس لی مملکة فمن انا حتی اقول لی شغل ست

بندہ اسکا ہوں نہیں مجھکو جائے اختیار پس کون ہوں میں یہاں تک کہوں واسطے میرے

از خواجه شقیق بلخی رحمه الله تعالی او گفت که آغاز توبه من آن بود که دیدم من غلامی
را در ایام قحط سالی خوشحال فارغ البال خرامان میرفت و چون از او میان سبب
شدت قحط و تحیر هیچ یکی چنین خوشی پیدا نبود و عجب شد و پرسیدمش که چندین فرح
و رفتار بر چه چیز است مگر نه بینی از سختی زمانه که بر همه لاحق است گفت مرا چه غم
که سید من قریه مملوکه دارد و ما یحتاج الیه از آنجا بفراغت میرسد لهذا در دل شادم

پس گفتم من بالنفس خود که این شخص بندهٔ مخلوقی ہست که مالک یک قریہ ست

وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِاَنَّ لِسَيِّدِهٖ قَرْيَةً فَكَيْفَ يَصِحُّ اَنْ اَسْتَوْحِشَ

اور نہین پریشان ہوتا واسطے اسکے کہ واسطے سردار اسکے کی گانو ہے پس کیونکر درست ہوویہ کہ پریشان

وَسَيِّدِىْ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ فَاسْتَبْهَتُّ وَتُبْتُ۔

ہوون اور مالک میرا مالک ملکون کا ہے پس آگاہ ہوا مین اور توبہ کی مین نے۔

واز بشر حافی رحمه الله تعالے نقل ہست که گفت دیدم من امیر المومنین علی ابن ابیطالب

علیه السلام را در خواب وگفتم پند می فرمائی مرا یا امیر المومنین۔

فَقَالَ مَا اَحْسَنَ عَطْفَ الْاَغْنِيَاءِ عَلَى الْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِثَوَابِ

پس فرمایا کیا خوب نیک ہے مہربانی کرنا دولتمند ونکا اوپر محتاجونکے واسطے طلب ثواب کے

اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ تِيْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ ثِقَةً

الله تعالے سے اور نیک زیادہ اس سے بڑلانے فقرا کی اوپر دولتمندون کے

بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ اَمَارَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالثِّقَةِ

اعتماد کے ساتھ الله تعالے کی اور کہا بعض لوگون نے نشانیون توحید کی اور اعتماد ساتھ وعدہ

بِالْمَوْعُوْدِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلٰى بِسَاطِ التَّوَكُّلِ۔

کبھی کنبوکو سو زیادتی کنبے کے اوپر بچھونے توکل کے ہے۔

اَلْقُدُّوْسُ مِنَ الْقُدْسِ وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَالنَّزَاهَةُ۔

مشتق۔ لفظ قدس سے ہے اور وہ پاکیزگی اور ستھرائی عیبون سے معنے ہے

ومعنی آن ست که حق تعالے منزه ہست از موجبات نقص وحدوث و آنچه

در یابد آنرا حس وتصور کند آنرا خیال وبگذرد بسوی آن وہم ودر گیرد آنرا

عقل وفہم حق سبحانه مبرا ست جل جلاله پس عارف را باید که وصول ممکن نیست

بحضرت او مگر کہ بعد از عروج از عالم شہادت جسمانی بہ سوے عالم غیب روحانی
و بعد از پاک کردن مخیلات و محسوسات و باید کہ مست و مشتاق مقصود باشیم

اِلٰی لِقَائِہٖ وَجَمَالِہٖ

طرف دیدار اسکے کے اور جمال اسکے کے۔

باشد تا بحضرت جلال قدس او بہ کمال اُنس مشرف شود چون بعالم جسمانی رجوع
کند بہ محبت پاک قدوس و تعالے و تبارک رجوع کند۔

آوردہ اند از خواجہ رحمہ اللہ تعالے کہ او دید شخصے را عقل و ہوش بشراب دادہ
مست و خراب در راہی افتادہ و سر گردو دہن قی بر حالت وی ابراہیم را رحمہ اللہ
رحم آمد و گفت اَیُّ لِسَانٍ اَصَابَتْہُ هٰذِہِ الْاٰفَةُ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِهٖ

کونسی زبان ہو کہ پہنچے اسکو آفت اور تحقیق یاد کیا اللہ کو ساتھ اوسکے۔

یعنی بدین کہ چنین زبانرا آفت رسیدہ و لم بارا آفت ست بہ در دست ازان کہ
حق سبحانہ تعالے را بدین زبان یاد کردہ ست این بہ گفت و دہنش بشست و
برفت بعد زمانے چون آن مست بہوش آمد و آن حقیقت ابراہیم بگوش رسید
ترسید و تائب شد ابراہیم را رحمہ اللہ تعالے در خواب نمودند فسرمودند

عَسَلْتَ لِاَجْلِنَا فَمَهٗ طَهَّرْنَا لِاَجْلِكَ قَلْبَهٗ   اَلسَّلَامُ

دھوایا تونے واسطے ہمارے منہ اسکا پاک کیا ہمنے واسطے تیرے دل اسکا سلام ہو
اوپر اوسکے

اَلَّذِیْ سَلِمَ ذَاتُهٗ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْعَیْبِ وَصِفَاتُهٗ

ذات اسکی حادث ہونے اور عیب سے اور صفات اوسکی

عَنِ النَّقْصِ وَاَفْعَالُهٗ عَنِ الْقُبْحِ الْمَحْضِ قِیْلَ اَنَّهٗ مَالِكٌ

نقصان سے اور فعل اوسکے برائی محض سے اور کہا گیا معنی اسکے مالک

تَسْلِيمُهُ الْعِبَادَ مِنَ الْمَخَاوِفِ وَالْمَهَالِكِ وَقِيلَ ذُو السَّلَامِ
سلامت رکھنے بندون کا خوفون سے اور ہلاکتون سے اور کہا گیا صاحب سلام کا
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجِنَانِ
اوپر مسلمانون کے بیچ بہشت کے۔

پس مرد عارف را باید که تخلق بدین اسم کند بطریقے که سلامت ماند دل او از
حقد و حسد و حسرات شر و سلامت ماند جوارح تمام از ارتکاب محظورات و آثام
نقل ست که دید خواجه ابراهیم رحمة الله یکے را عیب مسلمانان میکرد از ویسے
پرسید بار روم غزا کردی گفت نی گفت با ترک غزا کردی گفت نی گفت با ہند
غزا کردی گفت نی گفت عجب سلامت مانده است از تو کفار که سلامت نمی ماند
از تو برادر مسلم نقل ست که خواجه بایزید رحمة الله علیه در مسجد جامع بہلوے پیرے
قرار گرفته پیر مرد عصائے خود بہ زمین استوار کرده بود عصائے خواجه بہ عصائے پیر
افتاد و آنرا بر زمین انداخته چون از مسجد بازگشتند بایزید رحمة الله تعالیٰ
در خانه آن پیر رفته و گفته این قدر که پشت شما بگرفتن عصا دوتا شد از ما عفو فرما

الْمُؤْمِنُ هُوَ الَّذِي لَا يُخَافُ ظُلْمُهُ۔
مومن وہ ہو جو نہین خوف کیا جاتا ظلم اسکا۔

و نیز ایمن کننده خلق به پیدا آوردن اسباب امان و بستن ابواب مخاوف
و تشدان و نیز الْمُؤْمِنُ الْمُصَدِّقُ۔ که پیغمبران را به قول صدق خویش
مومن سچا کرنے والا
و به پیدا آوردن برائے تصدیق ایشان معجزات صادق گردانید و پس عارف را باید
که حق تعالیٰ را تصدیق دارد قَوْلُهُ حَقٌّ وَكَلَامُهُ صِدْقٌ
بات اسکی سچ ہے اور کلام اس کا سچ ہے

واعتقاد دارد بر تقدیر او و خود را از ظلم و حیف باز دارد و نیز باید دانست که
حق تعالی ذات خود را مومن نام کرده و بندهٔ خود را نیز مومن فرمود و این نوع
دلیل بر کمال لطف حق تعالی است بر بندگان که بادشاهان دنیا این معنی قبول
نکنند و روا ندارند که نام بنده شود کسی از رعیت بنامهای ایشان و درین اشاره
بشارت عظیم است مر مومن را بدانچه می آرند که فردا ندا کرده شوند آنکسانیکه نامهای
ایشان با نامهای پیغمبران موافق باشند و در آورده شوند در بهشت پس در
گروهی از مومنان ایستاده مانند پرسیده شوند شما کیانید گویند۔

نَحْنُ لَمْ تُوَافِقْ اَسْمَاؤُنَا اسْمَ نَبِيٍّ

ہم ہیں کہ نہیں موافق نام ہمارے نام نبی کے

پس گویند ما آنیم که نامهای ما با نامهای پیغمبران موافق نیست حقتعالی بکرم خود فرماید
که شما آنکسانید که نامهای شما با نامهای حضرت من موافق است شما را مومن
گفتم و نام من مومن است پس در آرید ایشان را در بهشت **الْمُهَيْمِنُ الرَّقِيبُ**

الْمُبَالِغُ فِي الْمُرَاقَبَةِ وَالْحِفْظِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الشَّاهِدُ الْعَالِمُ

زیادہ ہونیوالا نگہبانی اور یاد کے اور کہا گیا معنی اسکے شاہد جاننے والا

الَّذِي لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ وَقِيلَ هُوَ الْقَائِمُ عَلَى

جو نہیں چھپتا اس سے برابر ایک چیونٹی کے اور کہا گیا وہ اللہ قائم ہے اوپر

خَلْقِهِ بِأَعْمَالِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَآجَالِهِمْ

خلق کے اپنی کے ساتھ عملوں انکے اور رزقوں انکے اور اجلوں انکے کے۔

پس مر بنده را باید که نگهبانی دل کند و در محافظت احوال بکوشد و در حفظ جوارح

بِالشُّغْلِ قَلْبَهُ عَنْ جَنَابِ الْقُدْسِ فَيَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ

[illegible] اور درمیان اسکے اور درمیان حق کے

موافقت نباید نقل ست کہ از امام جنید رحمہ اللہ تعالیٰ پرسیدند چرا در خلوت
کہ کسی در آنجا نبود پاہی خود دراز نکنی فرمودند۔
حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ حَقٌّ اَلْعَزِيْزُ اَلْغَالِبُ وَقِيْلَ عَدِيْمُ الْمِثْلِ
نگاہ رکھنا ادب کا ساتھ اللہ کے لازم ہو معنی عزیز کے غالب اور کہا گیا ہے سب بے مانند
پس ہر آن بندہ کہ باسرار و انوار این اسم رسد باید کہ خود را ہمیشہ با عزت دارد
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مت سست ہو اور مت غم کھاؤ اور تم ہو بلند
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔
اگر ہو تم ایمان والے۔

و دشوار بود نزد او محتاج بودن و تواضع نمودن بہ مخلوق کہ گفتہ اند
مِنْ اٰدَابِ مَنْ يَّعْرِفُ اَنَّهُ الْعَزِيْزُ اَنْ لَّا يَعْتَقِدَ الْمَخْلُوْقَ
ادب اسکے سے کہ جانے خدا کو عزیز یہ ہے کہ نہ معتقد ہو بندہ کو
اِجْلَالًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَائِهٖ
بزرگی کا کہا فرمایا حضرت اوپر آنکے سلام جس نے عاجزی کی واسطے دولتمند
ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ وَ از شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ نقل
کے بسبب پرواہی اسکے کے گیا تہائی دین اسکا
است کہ گفت تواضع سہ رکن دارد تواضع بہ قلب ست و بلسان ست و تواضع
بہ تن ست پس اگر تواضع کند بزبان و بہ تن ہر آئینہ دو ثلث دین او برود
اَلْجَبَّارُ مشتق ست از جبر و معنی جبر اصلاح کردن چیزے بر طریق قہر و اصلاح
جبر و قہر مرا دمید ارند گاہے و گاہے قہر مجرد نیز اما اصلاح مجرد چنانکہ گویند

سجدہ سہو برائے جبر نقصان بکنند یعنی برای اصلاح نقصان

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ ودر تیسیر گفتہ است

فرمایا حضرت علی نے راضی ہوا اللہ ان سے اے درست کرنیوالے ہر شکستہ کے

وَکَیْنُونَۃٌ مِنَ الْجَبْرِ وَہُوَ اَنْ یُغْنِیَ الرَّجُلُ مِنْ فَقْرٍ اَوْ یُصْلِحَ

اور گمان ہے جبر سے اور وہ یہ کہ بے پروا کردے آدمی کو محتاجی سے یا درست کردے

عَظْمَہٗ مِنْ کَسْرٍ اما بمعنی قہر جبر ہم گویند کَمَا یُقَالُ لِلَّذِیْ

ہڈی اسکی ٹوٹنے سے — جیسا کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے

یُقَاتِلُ عَلَی الْغَضَبِ جَبَّارٌ

کہ لڑائی کرتا ہے اوپر غصہ کے قہر کرنیوالا ہے۔

پس بندۂ عارف را باید کہ واقف شود بوقوف تام بر نفس خود و نقائصہا آنرا جبر کند بکمال فضائل و حسن خصائل یعنی در تبدیل اخلاق کوشش نماید و نفس را بر ملازمت تقوی و مواظبت طاعت بدارد و از غیر حق نظر بردارد و خود را از التفات بخلق نگاہدارد و حکایت آرند مردے بود کثیر العیال اسباب معیشت او تنگ شد خواست تا از اہل و وطن خود بیرون رود و حق تعالے فرشتہ را گماشتہ بصورت مرد جانورے در قفس کرده پیدا شد با مرد گفت کہ این جانور را اگر ہر روز آب و ہی دینارے وظیفہ تو باشد مرد قبول کرد و از صبح تا شام آن روز تمام آب دادن طیر مشغول بود سیراب کردنش نتوانستہ دل تنگ شد آنگاہ صاحب طیر گفت من فرشتہ ام کہ گماشتہ حضرت خدایم ہر بین کہ قدر و قیمت تو بشو نا یم تا ہا لی کہ تو آبی کہ بطیرے آب دادن نتوانی پس چگونہ بعیال خود بیرون قوت رزق رسانی مشو در جہل و باز گرد بسوی اہل منتظر رزق از حضرت جبار میباش و سبح در وطن خود بنعم جمیع دہ خواہش۔

الْمُتَكَبِّرُ الَّذِي يَرَى غَيْرَهُ حَقِيرًا بِالْإِضَافَةِ إِلَى ذَاتِهِ

تکبر کرنے والا جو دیکھتا ہے غیر اپنے کو ناتوان ساتھ ملانے کے طرف اپنی کے

یعنی آنکہ غیرے را بنسبت خود حقیر بیند متکبر باشد چنانکہ مالک نظر بر بندہ خود اُفکند و این نوع بحقیقت نرسد ہیچ یکے را غیر حق تعالے پس عارف را باید کہ تکبر کند و پرہیز د از میل بسوی لذات و شہوات دنیاے۔

فَإِنَّ الْبَهَائِمَ تُسَاهِمُهُ فِيهَا۔

پس تحقیق چارپایے شریک ہین اسکے بیچ اسکے۔

و نیز تکبر کند بہر چہ مشغول کند او را از حق تعالے و حقیر بیند ہر مقصود سے را غیر از وصل الی اللہ بمحبت و عشق حضرت معبود از محبت و عشق ہر موجود کہ باشد متکبر و عظیم القدر ماند و ہیچ چیز را مستحق و بستگی نداند خواجہ یحیی معاذ رازی رحمہ اللہ علیہ از محبت پرسیدند

فَقَالَ هُوَ لَا يَزِيدُ بِالْبِرِّ وَلَا يَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ۔

پس کہا وہ نہیں بڑھے ساتھ احسان کے اور نہ کم ہوتا ظلم کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ را مدتے دیوانگی پیدا آمدہ بود و ایشان را در حبس کردہ بودند گروہے بزیارت ایشان رفتہ پرسیدند شما کیستید گفتند نحن احبائک شبلی رحمہ اللہ علیہ ایشان را بسنگ زدن گرفت بگریختند

يَا كَذَبَةُ لَوْ صَدَقْتُمْ لَمَا فَرَرْتُمْ مِنْ بَلَائِي

اے جھوٹو اگر سچے تھے تم بیچ محبت میری کے نہ بھاگتے تم بلا میری سے

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ فَإِنَّ الْخَالِقَ مِنَ الْخَلْقِ

پیدا کرنیوالا بنانیوالا صورت بنانیوالا پس تحقیق خالق مشتق ہی خلق سے

وَاَصْلُهُ التَّقْدِيرُ الْمُسْتَقِيمُ و استعمال کرده شده در ...

اور اصل اسکے اندازہ کرنا مضبوط

وَهُوَ اِيجَادُ الشَّيْءِ مِنْ اَصْلٍ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وہ پیدا کرنا ایک چیز کا اصل سے جیسا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آسمانوں

وَالْاَرْضَ و نیز بمعنی تکوین در استعمال آمده است كقوله تعالى خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اور زمین کو ... مانند قول اللہ تعالیٰ کے پیدا کیا

مِنْ نُطْفَةٍ اَلْبَارِئُ قِيلَ الْبَارِئُ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ

انسانکو بوند منی سے ... پیدا کرنیوالا ... کہا گیا ہو معنی باری کے جسنے پیدا کیا خلق کو

بَرِيًّا مِنَ التَّفَاوُتِ اَلْمُصَوِّرُ مُبْدِعُ صُوَرِ الْمُخْتَرَعَاتِ و ...

پاک متفاوت سے ... صورت بنانیوالا تو پیدا کرنیوالا صورتوں نکالی ہوئیکا اور ...

پس عارف باید که هیچ چیزی نبیند و هیچ کاسه نقش نکند که در آن ...

و عجائب صنع تامل نکند و عیان نه بیند تا بدین نقش از نقاشی تجالق ترسنه

کنند و از ملاحظه مصنوع بملاحظه صانع سجده رسند

كُلَّمَا نَظَرَ اِلٰى شَيْءٍ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ

جب دیکھے طرف ایک چیز کے پاوے اللہ کو نزدیک اس کے

و بعضی از ایشان گفته است مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيهِ

نہیں دیکھتا میں کسی چیز کو مگر اور دیکھا ہوا اللہ کو بیچ اسکے

در خبرست که نام مهتر نوح یشکر از سبب بسیاری نوحه و زاری که بر خطا خود کرده

حق تعالی بوے وحی فرستاده یا نوح لم تنوح پس از رسول علیه السلام

پرسیدند که خطا او چه بود فرمود روزی سگی را بچشم حقارت دید۔

فقال في نفسه ما اقبحه فاوحى الله تعالى اليه اخلق

پس کہا بیچ جی اپنے کے کیا زبون ہے یہ پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف اسکی خلق کر تو

انت احسن من هذه نقل است که بزرگے را کسی در خواب دید و پرسید

نہایت زیادہ اچھا اس سے۔

که حق سبحانه تعالے با تو چه کرد گفت استاده کرد مرا و داد بدست من کتاب

پس دران کتاب سیآت خود دیدم و خجل شدم فرمودند از خواندن این کتاب ترا

چاره نیست گفتم الٰهی لا تفضحني فرمان آمد در آن وقت که گناه میکردی شرم نداشتی۔

فضیحت نکردم اکنون که شرم داشتی ترا چگونه فضیحت گردانم و از خواجه معاذ

رحمه الله تعالے انه قال انا واحد من الناس اذا سكت وواحد منهم اذا نطقت

یہ کہ اسنے کہا میں ایک ہوں لوگوں میں سے جب چپ ہوں اور ایک ہوں انہیں سے جب بولوں

یعنی که من یکے از خلائق خدایم و یکے از ایشانم در سکوت و نطق پس ہم چنین واجب است

مرد عارف را که باشد یکے از آدمیان من حیث الصورة و یکے از ایشان بود

خلق الغفار في الاصل بمعنى الستار من الغفر وهو ستر

بیچ اصل کے ساتھ معنی پردہ ڈھانپنے والے کے ہے مشتق غفر سے اور وہ

الشيء بما يصونه ومعناه انه يستر القبائح والذنوب

ڈھانپنا ایک چیز کا ساتھ اس چیز کے کہ محفوظ کرتا ہے اسکو اور معنی اسکے یہ کہ وہ ڈھانپتا ہے قبیحوں کو

باسباب الستر عليها في الدنيا وترك المؤاخذة والعقاب

اور گناہوں کو ساتھ سببوں پوشش کے اوپر انکے بیچ دنیا کے اور چھوڑنے مواخذہ اور عقوبت

عليها في الآخرة ويصون العبد من اوزارها۔

کے اوپر اس کے بیچ آخرت کے اور بچاتا ہے بندوں کو بوجھوں انکے سے۔

پس مرد عارف را باید که پوشد از برادر مسلم خود از آنچه واجب بود پوشیدن آن و اشکارا نکند از مومن مگر چیزے که نیکوترین خصال و افعال او باشد و هر چه از برادر مسلم برسد از آن درگزارد در خبر ست

عَبْدِيْ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِتُرَابِ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا اَتَيْتُكَ بِتُرَابِ

بندے میرے اگر آویگا تو میرے پاس برابر مٹی زمین کے گناہوں ہیں آنگا تیرے پاس برابر

الْاَرْضِ مَغْفِرَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِيْ -

مٹی زمین کے ساتھ بخشش کے جب تک کہ نہ شرک کرے تو

نیست عجب که ستاره آب طلب کردند یوسف علیه السلام را یا بند بلکه عجب آن ست که گناهگار طلب مغفرت کند پروردگار را باید جل جلاله **اَلْقَهَّارُ**

قهار اوست که نیست هیچ موجودے مگر که مقهور اوست بقدرت او و مسخر ست بقضاء او و عاجز ست در قبض او و حظ عارف ازین اسم آن ست که کوشش کند در مطیع کردن نفس اماره مر نفس مطمئنه را بقهر و جبر و سعی نماید در قهر شهوات اماره فَاِنَّهَا اَعْدٰى عَدُوِّكَ و اوردہ اند چون ملک الموت شربت بچشانند وَعِزَّتِكَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ طَعْمَ الْمَوْتِ يَكُوْنُ

قسم ہے عزت تیری کی اگر جانتا ہیں یہ کہ مزہ موت کا ہونا ہی تا نہ

مِثْلَ هٰذَا لَمَا قَبَضْتُ رُوْحَ اَحَدٍ در قصه ابراهیم

اس کے البتہ نہ قبض کرتا ہیں جان کسی کے -

آمده است چون نمرود علیه اللعنة با لشکر خود بیرون آمد چهار فرسنگ در چهار فرسنگ لشکر او بود گفت مَنْ لِهٰذَا الرَّبِّ الَّذِيْ تَدْعُوْ اِلَيْهِ حَتّٰى يُخَالِفَنِيْ

که واسطے اس رب کو جسکو پکارتا ہی تو تو نکلے ساتھ مخالفت میرے کی -

پس ابراہیم علیہ السلام گفت اِلٰہِی تَسْمَعُ مَا يَقُولُ هٰذَا الْكَلْبُ
اے خدا سنتا ہے جو کہتا ہے یہ کتا

پس حق تعالیٰ فرمان داد مر جبریل علیہ السلام را کہ یک پشہ ضعیف ترین پشہہا برو بگمار جبریل علیہ السلام در جنس پشہہا تفحص کردہ پشۂ ضعیف و لنگ بیافت آنرا بران لعین تعیین کردہ و مسلط ساختہ جبریل علیہ السلام مر پشہ را گفت کہ یک روز مہلت بدہ مر لعین را پس آن پشہ در کاسۂ سر آن ملعون میگردید و از جا بجا نمی شد بعد ازان در دماغ او رفتہ تا چنان بود کہ بہر کہ پیش او بودے بضرب دمانش فرمودے و بدین زون راحتش افزودے تا بدوزخ رفت سبحان اللہ ہر کسے کہ بحضرت قہار سر فرازی کشتہ بدستور او رستہ کہ او از دست پشۂ لنگ چنین سزا یابد

اَلْوَهَّابُ كَثِيرُ النِّعَمِ دَائِمُ الْعَطَاءِ۔
بخشش کرنے والا بہت نعمتوں والا ہمیشہ بخشش والا۔

بخشندہ حقیقی اوست کہ خالیست عطا را او از غرض و بخشش او از عوض و آن کہ بغرض میدہد مستفیض ست و اہست حظ عارف ازین اسم آن ست کہ غیر او طمعی و توقعی ندارد و ہر چہ دارد و در راہ خدا صرف کند۔

حَتَّى الرُّوحَ خَالِصًا لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا لِتَوَقُّعِ جَزَاءٍ۔
یہاں تک کہ جان خالص واسطے رضا مندی اللہ تعالیٰ کے نہ واسطے امید جزا کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ یکے را از اصحاب ابو علی ثقفی رحمہ اللہ پرسید کہ کدام اسم از اسماء اللہ تعالیٰ بیشتر بزبان ابی علی میرود گفت اَلْوَهَّابُ خواجہ شبلی گفت وَلِذٰلِكَ كَثُرَ مَالُهُ یعنی افزونی مال او از تاثیر این ست۔

اَلرَّزَّاقُ خَالِقُ الْأَرْزَاقِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِي يُتَمَتَّعُ بِهَا۔

معنی رزاق کے پیدا کرنیوالا رزقون اور سببون کا جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے

پس بندۂ صاحب عرفان را باید کہ بداند کہ سزاوار این معنی غیر او نیست پس منتظر

رزق نبود از غیر او توقع ندارد مگر از حضرت او وبسپارد کارہاے خود را بوی

و توکل بکند در حق رزق مگر جسے وَيَجْتَهِدَ اَنْ يَكُوْنَ وُصْلَةً بَيْنَ اللّٰهِ

اور کوشش کرے یہ کہ ہو سبب درمیان اللہ کے اور

وَبَيْنَ النَّاسِ فِي وُصُوْلِ الْاَرْزَاقِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ

درمیان لوگون کے بیچ پہنچنے رزقون روحانی اور بدنی کے

بعضے را ازین طائفہ پرسیدند فلان از کجا میخورد گفت از انگاہ کہ خالق ویرا

شناختم در رزاق او شکے ندارم

وَقِيْلَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَوْمًا فِي مُنَاجَاتِهِ اِلٰهِي

اور کہا گیا ہے تحقیق حضرت موسیٰ نے اوپر انکے سلام کہا ایک دن بیچ دعا و زاری اپنی کے

اَنَّهُ لَتَعْرِضُ لِيَ الْحَاجَةُ الْحَقِيْرَةُ اَحْيَانًا نَسْاَلُهَا اَمِنْكَ

الٰہی ایہ کہ البتہ سامنے ہوتے ہے مجھکو حاجت چھوٹی کبھی کہ مانگون اسکو یا تجھ سے یا

اَمْ اَطْلُبُهَا مِنْ غَيْرِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَسْاَلْ غَيْرِيْ حَتّٰى

مانگون اسکو غیر تیرے سے پس وحی کی بھیجی اللہ تعالیٰ نے نہ مانگ سوا میرے

مِلْحَ عَجِيْنِكَ وَعَلَفَ شَاتِكَ الْفَتَّاحُ اَلْحَاكِمُ بَيْنَ

یہانتک کہ نمک آٹے اپنے کی اور چارہ بکری اپنی کا کھولنے والا حکم کرنیوالا درمیان

الْخَلْقِ وَقِيْلَ هُوَ الَّذِيْ يَفْتَحُ خَزَائِنَ الرَّحْمَةِ عَلٰى

خلق کے اور کہا گیا وہ ہے جو کھولتا ہے خزانے رحمت کے اوپر طرح طرح

اَصْنَافِ الْبَرِيَّةِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ مُبْدِعُ الْفَتْحِ وَالنُّصْرَةِ

اسکے خلقت سے اور کہا گیا معنی اسکے تو پیدا کرنے والا فتح اور مدد کا۔

پس عارف را باید که بنصرت مظلومان کوشش نماید و هرچه بر خلق از کارهائے دینی و دنیائے دشوار بود در آسانی آن بکوشد می آرند که صالحے روزے مرید خود را گفت که بر تو حاجتے دارم و آن اینست که هر سخن امروز از صبح تا شام که از کام تو بیرون آید تمام بر ما عرض کنی پسر قبول کرده بهزار تکلف و اهتمام صبح تا شام را بسر برد عادت کرد روز دیگر پدرش باز همچنان فرمود پسر گفت

عَذِّبْنِي بِمَا شِئْتَ وَلَا تُكَلِّفْنِي هٰذَا فَإِنِّي لَا اُطِيْقُهُ۔

عذاب کر مجکو جو چاہے تو اور نہ تکلیف دے مجکو یہ پس تحقیق میں نہیں طاقت رکہتا اسکے

یعنی هرچه خواهی عذابم کن و طاقت اینکار ندارم چون انکار آورد پدرش گفت

اے پسر محاسبه پدر یکروز باین طرز پسندیدی نتوانی محاسبه عمر دراز به روز جزا که تواند کرد لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْمُحَاسَبَةِ اِلَّا مَا يَكُوْنُ عِنْدَ اللّٰهِ

جس دن که نہ ستا جاویگا جواب مگر جو ہو ویگا بہتر

الْعَالِمُ الْبَالِغُ فِي الْعِلْمِ وَقَدْ مَرَّ تَفْسِيْرُهُ الْقَابِضُ

عالم وہ کہ جو بڑا علم ہیں اور تحقیق ہو چکی تفسیر اسکے یعنی بیان اسکا بند کرنیوالا

الْبَاسِطُ مُضَيِّقُ الرِّزْقِ عَلٰى مَنْ اَرَادَ وَمُوَسِّعُهُ لِمَنْ يَّشَاءُ

کھولنے والا تنگ کرنیوالا رزق کا اوپر جسکو کہ چاہا اور کشایش کرنیوالا واسطے جسکو کہ چاہا

پس عارف باید که هر دو حال را نگاه بدارد باشد و قبض را عدل بیند و بر آن صابر باشد و بسط را فضل داند و شکر گوید الْخَافِضُ الرَّافِعُ هُوَ الَّذِيْ يَخْفِضُ اَعْدَاءَهُ

نیچا کرنیوالا اونچا کرنیوالا وہ ہے جو نیچا کرتا ہے دشمنوں

بِالْاِبْعَادِ وَيَرْفَعُ اَوْلِيَاءَهُ بِالتَّقْرِيْبِ وَالْاِسْعَادِ

کو ساتھ دوستی اور اونچا کرتا ہی اپنے دوستوں کو ساتھ نیکی اور نیک نصیبی کے۔

پس عارف کہ حق سبحانہ تعالے را بدین صفت شناسد باید کہ فرو دگذارد باطل را و برگزیند حق را وَيُعَادِيْ اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَيَخْفِضُهُمْ وَيُوَالِيْ اَوْلِيَاءَهٗ

اور دشمن رکھے دشمنون اللہ کے کو پس نیچا کرے انکو اور چاہے دوستون اسکے کو

فَيَرْفَعُهُمْ و نیز در معنی این دو اسم گفتہ اند رَفَعَ مَنِ اتَّبَعَ رِضَاهُ وَخَفَضَ

پس اونچا کرے انکو۔ بلند کر جسنے پیروی کی رضا اسکے کی اور نیچا کر جسنے پیروی کی

مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ آوردہ اند کہ مرشے را دیدند در ہوا قرار گرفتہ پرسیدند کہ بدین

خواہش اپنے کی

درجہ چگونہ رسیدے گفت من مرشے ام کہ ہواے نفسانی زیر پا آوردہ ام و ضما

رحمانی بر گردن گرفتہ ام پس حق سبحانہ و تعالے بر ما ہوا مسخر کردہ ست۔

المعز المذل يُعِزُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَالْاِعْزَازُ

عزت دینے والا ذلت دینے والا عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور عزت در

الْحَقِيْقِيُّ تَخْلِيْصُ الْمَرْءِ عَنْ ذُلِّ الْحَاجَةِ وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ

اصل کیا ہے چھوٹنا آدمی کا ذلت حاجت کے سے اور پیروی خواہشون کے سے اور

وَجَعْلُهٗ عَلٰى اَمْرِهٖ قَاهِرًا لِنَفْسِهٖ ــ

کرنا اسکا اوپر کام اسکے کے غالب واسطے نفس اپنے کے۔

پس چون حق تعالے در باب یکے از بندگان اعزاز حقیقی خواہد توفیقی از درگاہ خود ہمراہ او کند وا نرا بہ بجا آوردن اوامر بر نفس قاہر گرداند و خلاص دہد اورا از متابعت ہوا و خواری نیاز بہ مخلوقے از وے بردارد و اذلال حقیقی برعکس اعزاز ست پس عارف را باید کہ حق را و اہل حق را اعزاز و اکرام کند و باطل و اہل باطل را خوار دارد و از حق سبحانہ و تعالے توفیق خواہد انچہ اعزاز بغیر ابد و از حجاب

اذلال پرہیز نماید آورده اند که مردی بر بادشاہی گزر کرد آدمیان از و بداز وید آ
او در مهجور مگر خدمتگارے بود که درون میرفت وے آمد آمد واز حال او پرسید
گفتند اِنَّهُ مَفْقُودُ الشَّهَوَاتِ مرد عارف روان و براو رو و گفت سبحان
خدائی که بعد از ہفتاد سال این پند بمن رسانید

مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ بِلَا حِجَابٍ فَعَلَيْهِ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

جو اراده کرے داخل ہونیکا بغیر پرده پس لازم ہے اسپر چھوڑنا خواہشوں کا

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ قَدْ مَرَّ تَفْسِيْرُهُمَا **الْحَكَمُ الْحَاكِمُ**

سننے والا دیکھنے والا تحقیق گزر ہے تفسیر ان دونوں کی حکم اور حاکم وه ہے

اَلَّذِيْ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔

جو نہیں کوئی روکر نیوالا واسطے قضا اسکے کی اور نہ پیچھا کرنیوالا واسطے حکم اسکی کے۔

پس بنده را باید که گردن بحکم او نہد و قبول کند امر او و اگر قبول نکند و راضی نشود
معذور نباید یعنی قضا البتہ کار خود کند و حکم بر نگردد و پس ہر که راضی بود بقضا او
خوش بزید **الْعَدْلُ الْعَادِلُ** اَلْمُبَالِغُ فِي الْعَدْلِ وَحَظُّ الْعَارِفِ

عدل اور عادل زیاده کرنیوالا عدل میں اور فائده پہچاننے والے کا

مِنْهُ اَنْ لَا يَعْتَرِضَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ تَدْبِيْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ

اس اسم سے یہ کہ اعتراض نکرے اوپر اللہ تعالے کے بیچ تدبیر اسکی کے اور حکمت اسکی کے

بَلْ يَرٰى الْكُلَّ مِنْهُ حَقًّا وَعَدْلًا **اللَّطِيْفُ** قِيْلَ مَعْنَاهُ

بلکہ دیکھے سب کو اسکی طرف سے سچ اور عدل مہربانی کرنیوالا کہا گیا ہے معنی اسکے

اَلْمُتَلَطِّفُ كَالْجَمِيْلِ بِمَعْنَى الْمُتَجَمِّلِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ الْعَلِيْمُ

تلطف کرنیوالا جیسے جمیل بیچ معنی متجمل کے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے جاننے والا

بِخَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَدَقَائِقِهَا وَمَا لَطُفَ مِنْهَا۔

جاننے والا ساتھ پوشیدہ کاموں کی اور باریکیوں اسکی کے اور جو باریک تر ہیں اس سے

پس بندہ را باید کہ با بندگان خدا نرمی و لطف نماید و بداند کہ حق تعالیٰ دانا براے بسیار

فَلَا يَظْهَرُ بِالْاِحْسَانِ اِلَّا لِلْخَبِيْرِ الْعَلِيْمِ بِبَوَاطِنِ الْاَشْيَاءِ

پس نہیں ظاہر کرتا ہے مہربانی نیک سے ظاہر کرنا اسکا خبیر وہ ہے کہ جانے والا باطن اندر کی چیزوں کے

پس بندہ را باید کہ از باطنہ احوال خود باخبر بود با اصلاح آن بکوشد۔

آوردہ اند کہ شخصے بہ خواجہ بایزید رحمہ اللہ تعالیٰ آمد و گفت اے شیخ مرد ما یاران

خشنا جدا از خدا بخواہ و یاران رحمت فرستند ابو یزید رحمہ اللہ تعالیٰ بغلام اشارہ

کرد و فرمود اصلح المیزاب پس غلام ہمچنان در راست کردن ناودان بود

کہ باران بیامد و دیگر ہیچ نگفت و دعاے نکرد **اَلْحَلِيْمُ** حلیم آن بود کہ از

غضب در عقوبت کردن بیشتابی نیاید و با انتقام سرعت نکند۔

وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ اَنْ يَتَخَلَّقَ بِهٖ وَيَحْمِلَ نَفْسَهٗ عَلٰى كَظْمِ

اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ کہ خو پکڑے ساتھ اسکو اور اٹھاوے نفس اپنے کو اوپر کھانے

الْغَيْظِ وَاِطْفَاءِ نَائِرَةِ الْغَضَبِ۔

غصہ کے اور بجھانے چنگاری غصہ کے۔

مروی است چون بر مہتر ابراہیم علیہ السلام مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی

نمودہ شد گناہگارے در گناہے بود بدید و گفت اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُ فَاَهْلَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اے خدا ہلاک کر اسکو پس ہلاک کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے۔

پس دیگرے را دید و ہمچنان بہلاک او دعا بد کرد او نیز ہلاک شد ہمچنین سہ کس بد عا کے

او علیہ السلام ہلاک شدند چہارم کس را مینحو ہست کہ دعا کند فرمان شد اے
ابراہیم اگر گنہگاران را بوقت گناہ ہلاک گردانم ہیچ یکے نماند ولکن در حضرت
حلم و تاخیر ست تا ایشان بعد از گناہ استغفار یا احتراز نمایند فلا یفوتنا شیئ

العظیم استعمال این اسم در حق ہر شئے کہ کبیر القدر بود آمدہ ست۔

کالجمل والفیل والارض والسماء اما العظیم المطلق

جیسے اونٹ اور ہاتھی اور زمین اور آسمان لیکن عظیم مطلق وہ ہے کہ جو پہنچے

فالبالغ الی اقصی مراتب العظمۃ۔

واسطے انتہا مرتبوں بزرگی کے یعنی حد انتہا سے ــ

چنانکہ عقل از تصور عاجز آید و احاطت بصیرۃ بکنہ او نرسد آن حق سبحانہ وتعالیٰ
ست پس بندۂ عارف باید کہ بتوجہ حضرت عظیم در انقیاد اوامر و نواہی نفس خود را
ہمیشہ حقیر و ذلیل دارد و حکایت آرند کہ مہتر سلیمان علیہ السلام روزے از حضرت عزت
درخواست کرد کہ یکروز جمیع حیوانات را مہمان دارد حق سبحانہ تعالیٰ اذن داد،
سلیمان علیہ السلام در جمع کردن طعام مدۃ طویل مشغول بود حق تعالیٰ ماہیے را از دریا
فرستاد و آن مجموعہ را بیک لقمہ فرو برد وھل من مزید گفت
تا مہتر سلیمان علیہ السلام در جواب او گفت لم یبق لی شیٔ یعنی برما
چیزے از جنس طعام نماند و از ماہیے پرسید کہ ہر روز چندین طعام میخوری گفت اے
پیغامبر خدا وظیفہ من سہ چندین بود مگر این روز کہ تو مہمان کردی غیر از این چیزے
دیگر نرسید فلبیک لم تضیفنی الغفور کبیر المغفرۃ

پس کاشکے نہ مہمانی کرتا تو ہمیں۔ غفور بڑی بخشش والا۔

وھی صیانۃ العبد عما یستحقہ من العقاب للتجاوز عن ذنوبہ

اور وہ پہچاننا بندے کا اس چیز سے کہ لائق ہے اسکو عذاب ہے واسطے درگزر کرنیکی گناہوں اسکو

وَالْغَفَّارُ اَبْلَغُ لِزِيَادَةِ بِنَائِهٖ اَلشَّكُوْرُ

ہے اور غفار بہت زیادہ مبالغہ ہے واسطے زیادتی اصل اسکی کے۔

آنکہ ثواب جمیل بخشد مر بندہ گان را بر عمل قلیل وَقِيْلَ هُوَ الْمُثْنِيْ عَلَى الْعِبَادِ

اور کہا گیا وہ ثنا کرنیوالا اوپر بندوں اطاعت

الْمُطِيْعِيْنَ وَقِيْلَ هُوَ الْمُجَازِيْ عَنْ شُكْرِهِمْ۔

کرنے والونکے اور کہا گیا ہے وہ بدلا دینے والا ہے شکر انکی سے۔

و مر بندہ را باید کہ نعمتہای حق سبحانہ تعالیٰ را ثنا سید و شکر اقامت کند و در شکرانہ

آدمیان باشد بدانچہ از ایشان ببیند چنانکہ گفتہ اند۔

مَنْ لَّمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ۔

جسنے نہ تعریف کی لوگونکی نہ تعریف کی خدا کی۔

آوردہ اند کہ مرشدے را بعد وفات او در خواب دیدند پرسیدند کہ حق تعالیٰ با تو چہ

کرد گفت حساب کرد مرا و پلہ نیکے سبک آمد پس چیزے طریق ہمیان دران پلہ

بیفتاد گفتم این چیست گفتند آن خاک ہست کہ در گور مسلمانی انداختہ بودے

اما شکر بر انواع ہست شکر تن وَهُوَ اَنْ لَّا يَسْتَعْمِلَ جَوَارِحَكَ فِيْ غَيْرِ

اور وہ یہ کہ کام میں نہ لائے اعضا اپنے کو بیچ غیر

طَاعَتِهٖ وشکر دل وَهُوَ اَنْ لَّا يَشْغَلَهُ بِغَيْرِ ذِكْرِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ

طاعت اسکی کے اور وہ یہ کہ نہ مشغول کرے اسکو بغیر یاد اسکی کے اور پہچان اسکی کے

و شکر زبان آن ہست کہ مشغول دارد بہ ثنا و مدح حضرت او و شکر مال آنست

کہ در غیر رضا و محبت حق سبحانہ و تعالیٰ خرچ نکند

فضیلٌ مِنَ الْعُلُوِّ ست آن ست کہ حقتعالی بالغ ست در علو چنانکہ ہر علو بنسبت علو او
پست ست پس بندۂ عارف را باید کہ خوار دارد نفس خود را در طاعت حق تعالی
و کوشش کند در تحصیل علم و عمل تا بر جنس انسانی در کمالات نفسانی بطور رسد و درجہ را بنسبت
علمی و عملی فوقیت پابد چو آرند چون موسی علیہ السلام را فرمان شد کہ بر یکی از کوہہا
کلام حضرت ما بشنوی ہر یکی از کوہہا گمان بردند مگر طور سینا کہ از ہمہ خورد تر بود
حقتعالی تواضع او قبول کردہ و این نعمت ہمو را ارزانی فرمودہ و نیز آوردہ اند
کہ روزی شکایت کرد بلال از ابی ذر کہ مرا بسیاہی نسبت کردہ و درشت گفت۔
رسول علیہ السلام فرمود مر ابی ذر رضی اللہ عنہ را

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ بَقِيَ فِي قَلْبِكَ شَرَفٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ

آیا نہ جانا تو نے یہ کہ باقی رہا ہے بیچ دل تیرے کے ایک بزرگی وقت جاہلیت کے سے
پس نہاد ابی ذر رخسارۂ خود بر زمین و سوگند خورد کہ بر ندارم تا بلال بر رخسارۂ
من پا ننہد **اَلْكَبِيْرُ** نقیضُ الصغیر و استعمال این دو لفظ در حق
جسم باعتبار مقدار آمدہ ست و باعتبار مراتب بحسب علو و دنو نیز آمدہ است
اَلْحَفِيْظُ آنکہ در حمایت حفظ اوست ہر موجودی از زوال و از صیانت
اوست کہ متضادات بعضی از بعضی سلامت می مانند از اختلال۔

وَيَحْفَظُ عَلَى الْعِبَادِ اَعْمَالَهُمْ وَيُحْصِي عَلَيْهِمْ اَفْعَالَهُمْ وَاَقْوَالَهُمْ

اور نگاہ رکھتا ہے اوپر بندوں کے عمل انکے اور شمار کرتا ہے اوپر انکے فعل انکے اور قول انکے
پس بندہ را باید کہ نگاہدارد دستر خود را از اتباع شبہات و بدعت و جوارح
خود را از اتیان عصیان و خلاف و صیانت ورزد۔

وَحَظُّ الْعَارِفِ مِنْهُ خُصُوْصًا اَنْ يَحْفَظَ بَاطِنَهُ عَنْ مُلَاحَظَةِ

مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

جو بھروسا کرے اوپر اللہ تعالےٰ کے پس وہ کفایت ہے اُسکو۔

وبعضی گویند حسب بمعنی محاسبت کالجلیس والندیم

مانند ہم نشین اور مصاحب کے

وبعضے گویند حسیب بمعنی شریف ہست کہ حسب شرف را گویند پس شدہ باید کہ از ہمیں بہرہ مند باشد پس کوشش کند در کفایت کردن دبیر آوردن حاجات محتاجان وفیہا سبب نفسہ قبل ان یحاسب ویشرف نفسہ بالمعرفۃ

احتیاطا کرے نفس اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیا جاوے اور بزرگ کرے نفس اپنے کو ساتھ [illegible]

آوردہ اند از فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہ شبے در خانہ خود آمد روشنائی ندید و شمع ندید و ہیچ خوردنی نیافت پس در ثنا و حمد و شکر حضرت او بتضرع و زاری مشغول شد و منت حق سبحانہ وتعالےٰ بر خود دانستہ و گفت

الٰہی بای سبب وای وسیلۃ واستحقاق عاملتنی

اے خدا ساتھ کس سبب کے اور کس وسیلہ کے اور لیاقت کے معاملہ کیا تونے مجھ سے

بما تعامل اولیائک۔

ساتھ اس چیز کے کہ معاملہ کیا جاتا ہے اُن لوگوں سے۔

آوردہ اند از ابراہیم بن ادہم او گفت کہ شبے در بیت المقدس زیر صخرہ مشغول بودم کہ دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند و گفتند یکے از ایشان مر دیگرے را اینجا کیست گفت ابراہیم ہست گفت آنکہ درجہ از درجات او نقصان شدہ از آن دیگر گفت از چہ سبب گفت کہ او در بصرہ از دکانے خرما بخرید پس یک خرما صاحب دکان افتادہ در خرما را او افتاد پس گفت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بامدادان

برخ به بصره نهادم وبازازان دکان خرما بخریدم ویک خرما دخود درخرما را او
انداختم ودربیت المقدس آمدم بازبهچنان مشغول بودم که آن دو فرشته بیامدند
وبازبهچنان پرسیدند اینجا کیست دیگری گفت ابراهیم گفت آنکه مرتبه او چنانکه بود شد

الجلیل المنعوت بنعت الجلال وهی من الصفات
معنی جلیل کے تعریف کیا گیا ساتہ تعریف بزرگی کے اور وہ صفتون پاکیزگی کی سے ہے

التنزیهیة کالقدوس وحظ العبد منه ان ینزه
جیسے نام قدوس یعنی بہت پاک اور فائدہ بندیکا اس اسم سے یہ کہ پاکیزہ کرے

نفسه عن العقائد الزائغة والجهالات الباطلة و
نفس اپنے کو اعتقادون کج سے اور جہالتون باطل سے اور

الاخلاق الذمیمة والافعال القبیحة **الکریم**
خلقتون بری سے اور کامون زبون کے سے ۔ معنی کریم کے

الذی یعطی من غیر مسئلة ولا وسیلة وقیل المقدس
جو بخشش کرتاہے بغیر مانگے اور بغیر وسیلہ کے اور کہا گیا ہی پاک کرنیوالا

عن النقائص والعیوب من قولهم کریم الافعال
نقصانون اور عیبون سے قول انکے سے ہو کریم الافعال

لنفائسها ومنه سمی شجرة العنب کرما
واسطے نفائس انکے کے اور اسی سبب سے درخت انگور کو کرم کہتے ہین ۔

ونصیب بنده ازین آن ست که تخلق کند باخلاق حضرت وی وانچه وہد دران
کوشد که بے سوال بود وتجنب کند از اخلاق ردیه وافعال موذیه **الرقیب**
الحفیظ الذی یرقب الاشیاء ویلاحظها ولا یعزب

سنے رقیب کے نگاہ رکھنے والا جو نگاہ رکھتا ہے چیز و نحو او ر لا یعزب رکھتا ہو انکو اور

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔

چھپا اُس سے ہموزن ایک چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

پس بہرۂ عارف ازین اسم آن ست کہ دائم در نگاہبانی احوال نفس باشد و ہوشیار بود تا شیطان فرصت نیابد و بدوام مراقبہ کوشد و مراقبہ نزدیک این طائفہ آن ست کہ غالب شود ذکر دل تا بداند کہ حقتعالے مطلع ست بر ہمے و بر ہر حالے کہ باشد پس ہر دم از سطوت و عقوبتہا او ترسان باشد

قَالَ اللّٰهُ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ الْمُجِيْبُ هُوَ الَّذِي يُجِيْبُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا نہیں جانتا ہے کہ اللہ دیکھتا ہے معنی مجیب کے وہ ہیں جو قبول کرے

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاهُ۔

پکار پکارنیوالی کی جب پکارتا ہے اُسکو

پس بندہ را باید کہ اجابت کند پروردگار خود را در انچہ امر و نہی کردہ است و پیش آید حروا نرا بحسن جواب الْوَاسِعُ مشتق ست از سعۃ و از روی حقیقت استعمال این لفظ باعتبار مکان ست پس اطلاق این بر معنی بر حقتعالے جائز نیست و مجاز در علم و انعام و غنی استعمال کردہ میشود و اینجا ہمان مراد باشد۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

پس بہرۂ بندہ ازین اسم آن ست کہ طبع باید کہ جواد باشد و بذات غنی بود و چیزہا کہ برفتن و کم شدن ہیچ چیز غمگین نشود و دل تنگ نگردد بزرگے را می آرند کہ جہہا بسیار بجا آورد و بود و شبے دل او را تازگے پیدا آمد و وقت او خوش شد در مناجات

شنو وگفت الٰہی چندین ازین حج بروح رسول علیہ السلام بخشیدم و باقی دیگر جملہ

مسلمانان را پس ہاتف آواز داد و سیعلم اہل الجمع غدا من اولیٰ منا بالجود والکرم

قریب ہے کہ جانیں لوگ جماعت کے کل کو کون بہتر ہے ہم سے ساتھ بخشش و کرم کے

شے آوردند کہ وزیری سے ابو الحسن ثوری رحمہ اللہ مبلغی مال فرستاد تا بر اصحاب خود

خرج کند ابو الحسن رحمہ اللہ آنرا در یک خانہ انداختہ و فقرا را گفت کہ بردارید ازین

مال ہر یکی شما بقدر حاجت خود پس بعضے ازین درویشان دانق و بعضے نصف

دانق و بعضے درہم و بعضے بیشتر برداشتند پس ثوری گفت

قربکم من الحق و بعدکم علی قدر ما اخذتم

نزدیکی تمہاری حق سے اور دوری تمہاری اوپر اندازہ اس چیز کے کہ لیا تم نے

الحکیم ذو الحکمۃ وہی عبارۃ عن کمال العلم

معنی حکیم کے صاحب حکمت اور وہ عبارت ہے کمال علم سے

واحسان العمل والاتقان فیہ وقیل ہو مبالغۃ الحاکم

اور نیک کرنے عمل کے سے اور مضبوط کرنے بیچ اسکے اور کہا گیا وہ مبالغہ حاکم کا ہے

وحظ عارف ازین اسم آن ست کہ کوشش کند در کامل کردن قوت عقلی

بتحصیل معارف الٰہی و قوت عملی نیز کامل کند بسبب صاف کردن نفس از

رذائل و از میل بسوی دنیا و از رغبت آوردن بزینت ہا ر آن بسبب دور

بودن از آنچہ دوری افزاید از حضرت عزت

الودود مبالغۃ الواد ومعناہ الذی یحب الخیر

ودود مبالغہ کا صیغہ ہے ودّ سے اور معنی اسکے جو دوست رکھتا ہے نیکی کو

لجمیع الخلائق و یحسن الیہم فی الاحوال کلہا

واسطے تمام خلائق کے اور نیکی کرتا ہو طرف انکے بیچ تمام احوال کے اور

وَقِيْلَ الْمُحِبُّ لِاَوْلِيَائِهٖ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ اَنْ يُّرِيْدَ لِلْخَلْقِ

اور کہا گیا چاہنے والا اپنے دوستونکا۔ اور فائدہ بندیکا اس سے یہ کہ چاہے واسطے خلق

مَا يُرِيْدُ لِنَفْسِهٖ وَيُحْسِنُ اِلَيْهِمْ حَسْبَ قُدْرَتِهٖ وَوُسْعِهٖ

کے جو چاہے واسطے اپنے اور نیکی کرے اُن سے موافق اپنی قدرت وطاقت کے

وَيُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ۔

اور چاہے نیکون کو بندوں اُس کے سے۔

نقل ست از ابو علی دقاق او گفت کہ مشائخ رحمہم اللہ گفتہ اند۔

اِنَّ طَرِيْقَنَا لَا يَصْلُحُ اِلَّا لِاَقْوَامٍ كَنَسَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تحقیق راہ ہماری نہیں اصلاح کرتی ہے مگر اُس قوم کو بزرگی دی ہے اللہ تعالے

بِاَرْوَاحِهِمُ الْمَزَابِلَ الْمَجِيْدُ مُبَالَغَةُ الْمَاجِدِ مِنَ الْمَجْدِ

مجید ماجد کا مبالغہ ہے مشتق ہے مجد سے

وَهُوَ سِعَةُ الْكَرَمِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ اَنْ يُّعَامِلَ

اور وہ کشادگی بخشش کی ہے اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ معاملہ کرے

النَّاسَ بِالْكَرَمِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

لوگون سے ساتھ بخشش اور نیک عادت کے۔

و بزرگترین احسان لسبو مردمان آن ست کہ اوقات ایشا نرا صاف کنند

و دلہا را عمارت کنند کہ نعمت اصلی نعمت دل ست و نعمت اصلی نعمت قلوب

نقل ست از ابی عبید اللہ حقیقت او گفت کہ دیدم من فقیرے را در حرم

با ہر یکے از مردمان الحاح میکرد و میگفت۔

اِرْحَمُوْنِیْ فَاِنِّیْ رَجُلٌ صُوْفِیٌّ ذَهَبَ مِنِّیْ رَاْسُ مَالِیْ

رحم کرو مجکو پس تحقیق مین ایک مرد صوفی ہون گیا مجہ سے راس مال میرا

فَقُلْتُ لَهٗ اَلصُّوْفِیُّ رَاْسُ مَالِهٖ فَقَالَ نَعَمْ کَانَ لِیْ

پس کہا مینے واسطے اسکے کیا واسطے صوفی کے اصل مال ہے پس کہا ہان تہا واسطے میرے

قَلْبٌ فَفَقَدْتُهٗ اَلْبَاعِثُ هُوَ الَّذِیْ یَبْعَثُ مَا فِی الْقُبُوْرِ

دل کہ گم کیا مین نے اسکو وہ ہی ہو کہ اٹہا ویگا انکو جو قبر و نمین ہین

وَیُحْیِی الْاَمْوَاتَ یَوْمَ النُّشُوْرِ وَقِیْلَ هُوَ بَاعِثُ الرُّسُلِ اِلَی الْاُمَمِ

اور زندہ کریگا مردونکو قیامت کے دن اور کہا گیا اوٹہانیوالا پیغمبرونکا ہے طرف امتون کے

پس مبتدی را باید کہ ایمان آرد بوقت بعث ودر صلاح معاد واستعدا

آن مبالغت نماید و مرتہا مردہ را ودلہا افسردہ را کہ بکثرت گناہ واز بادیہ

جاہلیت سیاہ شدہ اند بتعلیم وتذکیر وراحیا آن بکوشد تا اگر عیاذا باللہ تعالی

بے استعداد آخرت از جہان برود خسارت عظیم باشد۔

نقل ست از ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالی او گفت کہ گزشتم من بمکتبے

پس کودکے را دیدم کہ میگریست پرسیدم ازچہ میگرئی گفت فردا روز پنجشنبہ

ست آموختہ ہر استاد عرض باید کرد ومن یاد ندارم پس باخود گفتم کہ حال ما

در انروز کہ از کردارہا رگزشتہ پرسند چگونہ خواہد بود۔

نقل ست کہ گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرحسن بن علی علیہما السلام را کہ عجب

دارم از خلق چگونہ کسے از دست ایشان نجات باید بدین آلودگی گنہگار کون

پس گفت حسن علیہ السلام کہ عجب دارم از سعۂ رحمت حق سبحانہ از آن پس

کہ از خلق ہلاک شود پس گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

اَللّٰهُ اَلشَّهِيْدُ حَيْثُ يَحْسُنُ بِرِعَايَةِ الشَّهِيْدِ مِنَ الشُّهُوْدِ

اللہ دانا تر ہے جس جگہ رکھی ہے خبری الشہید ... سے شہود سے

وَهُوَ الْحُضُوْرُ وَمَعْنَاهُ الْعَلِيْمُ بِظَاهِرِ الْاَشْيَاءِ وَمَا يُمْكِنُ

اور وہ سامنے ہونا ہے اور معنی اسکے جاننے والا ساتھ ظاہر اشیا کے اور اس چیز کو کہ ممکن ہے

مُشَاهَدَتُهَا كَمَا اَنَّ الْخَبِيْرَ هُوَ الْعَالِمُ بِبَوَاطِنِ الْاَشْيَاءِ

مشاہدہ اسکا جیسا کہ نام مبارک خبیر ہے کہ وہ جاننے والا ساتھ پوشیدہ چیزوں کے ہے

مَا لَمْ يُمْكِنِ الْاِحْسَاسُ بِهَا۔

اور اس چیز کو کہ نہیں ممکن ہے احساس ساتھ اس کے۔

اَلْحَقُّ الثابت و سایر موجودات را

مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا مُمْكِنُ الْوُجُوْدِ وجودے و ثبوتے نیست۔

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ و بعضے گویند کہ بمعنی محقق است

خبردار ہو کل شے سوا اللہ کے سب باطل ہے۔

اَيْ مُظْهِرُ الْحَقِّ وَالْمُوْجِدُ لِلشَّيْءِ حَسْبَ مَا يَقْتَضِيْهِ الْحِكْمَةُ

ای ظاہر کرنیوالا واسطے حق کے اور ایجاد کرنیوالا واسطے ہر شی کے موافق اسکے کہ مقتضی ہے اسکو حکمت

مر بندہ را باید کہ حق جانب الٰہی را حق داند و ببیند و مر غیر او را باطل شمرد و صاحبے را

حکایت کنند او گفت کہ آغاز توبہ من آن بود کہ من مردی تاجر بودم و دکان

بزازی میکردم کہ خادمے از سرای پادشاہ بیامد و جامہ بخواست این مرد جامہ

بدست خادم دادہ بود کہ آواز بانگ نماز شنید خادم را ہمچنان بگذاشتہ و در نماز

شد خادم تنگ آمد و گفت کہ جامہ از دکان تو نبرم پس ہر چند کہ از دکان ہای

دیگر میسر خویش نمیکردند تا چون جامہ این مرد برو پسندیدند و بسیار خریدند

چون شب شد در دنیا در خواب منو و ندا آثرت الصلوٰة علی التجارتک
اختیار کیا تونے نماز کو اوپر تجارت اپنی کے
فلا جرم قد منا ثیابک علی ثیاب غیرک فلما اصبح سر
پس بیشک کیا مقدم ہمنے کپڑے تیرے کو اوپر کپڑوں غیر تیرے کے پس جب صبح کی خوشی ہوا
بتلک الرؤیا وتصدق بجمیع ماله وصار شیخ وقته
ساتھ اس خواب کے اور خیرات کیا تمام مال اپنا اور ہو گیا شیخ وقت کا اپنے
الوکیل القائم بامور العباد وتحصیل ما یحتاجون
معنے وکیل کے قائم ہے ساتھ کاموں بندوں کے اور حاصل کرنے اس
الیه وقیل الموکول الیه تدبیر البریة۔
چیز کے کہ محتاج ہوتے ہیں طرف اسکی اور کہا گیا سپرد کیے گئے طرف اسکو تدبیر خلق کے
پس بندہ را باید کہ متوکل بود بتوکل تام و از استمداد غیر او ہم باستعانت
او اکتفی کند قیل من علامات التوحید کثرة العیال علی
کہا گیا نشانیوں توحید سے زیادتی کنبہ کی اوپر
بساط التوکل نقل ست کہ خواجہ ممشاد علو دینوری گفت کہ بر
بچھونے توکل کے
من قرضے بود شبے مہم ادا ان بر دل غالب آمد دل تنگ شدم در خواب
دیدم کہ گوینده میگوید یا بخیل اخذت هذا المقدار اخذ
اے بخیل لیا تونے یہ انداز لئے
علیک الاخذ وعلی العطاء پس از خواب بیدار شدم در صباح آن
اوپر تیرے لینا اور میرے اوپر بخشش کرنا۔

خیر ارزانی دارد و اگر قصد خطوری کند از ان نگاهش دارد و اگر تقصیری در طاعت بخواند

نیاید و نباید از خدمت [illegible] توفیق و تائید و این علامت سعادت است و امارات

شقاوت بر خلاف است امارات ولایته ایشان بر مرقه

مودة فی قلوب اولیائه **الحمید** المحمود المستحق

معنی اس نام کے تعریف کیا گیا لائق واسطے

للثناء فانه الموصوف بکل کمال المولی بکل نوال وان

ستائش کے پس تحقیق وہ صفت کیا گیا ساتھ ہر کمال کے انعام کرنیوالا ساتھ ہر بخشش کے

من شیء الا یسبح بحمده بلسان الحال فهو الحمید المطلق

اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے ساتھ زبان حال کے پس وہ تعریف کیا گیا مطلق

می آرند که داود علیه السلام در مناجات خود گفت

الهی اشکرک و شکری لک نعمة منک

اے خدا شکر کرتا ہوں میں تیرا اور شکر میرا واسطے تیرے نعمت ہے تجھ سے تو فرمایا ہر وحی

فرستاد الآن قد شکرتنی **المحصی** العالم الذی یحصی

اب شکر کیا تو نے مجھ کو شمار کرنیوالا جاننے والا جو شمار کرتا ہے جانی

المعلومات ویحیط بها احاطة العاد لها بعدد

گئی چیزوں کا اور گھیرتا ہے انکو گھیرنے گننے والا انکو ساتھ گنتی انکے

پس ہر کہ دانست کہ حق تعالی انفاس را شمارد و مہار او را پس ازو باید بست حفظ

انفاس و نگاہ داشت حواس

المبدئ المعید المحیی الممیت معناها الایجاد

پہلے پیدا کرنیوالا دوہرانیوالا زندہ کرنے والا مارنیوالا معانی ان ناموں کے

إليه في الحوائج ويقصد إليه في الرغائب۔

طرف اسکے بہیچ حاجتونکے اور قصد کیا جاتا ہی طرف اسکے بیچ رغبتونکے

پس چون بنده دانسته که قصد و توجه در قضاء حاجات بسوی حضرت او

باید که فاقه خود بدو نماید و سر حاجات خود بدو گشاید شیخ جلال است که در تفسیر زاہدی

قبر رسول علیه السلام بجا آورد و دست بمناجات برآورد و گفت الهی اگر من بنده

را بیامرزی این دوست تو شاد گردد و اگر رحم نکنی بتحقیق شاد شود دشمن

تو شیطان و بنده بر توقع آن است که شادی دوست در حضرت تو بهتر و برتر

خواهد بود بر شماتت عدو۔ القادر المقتدر معناهما ذو القدرة

معنی ان دونونکے صاحب قدرت

والمقتدر ابلغ ومن حظهما أن لا يوصف بهما غير الله

اور مقتدر زیادہ تر قدرت والا اور حظ اندونونکے سے یہ ہیکہ نہ تعریف کیا

فمن عرف أن مولاه قدير سكن عن الانتقام فإن صنع

جاوے ساتھ انکے سوا خدا کے پس جسنے پہچانا یہ کہ صاحب اسکا قادر ہے تھم گیا بدلہ لینے سے پس

الحق له وانتقامه له أتم من انتقامه لنفسه۔

تحقیق کام اللہ کا اسکا اور بدلہ لینا اسکا اسکو تمامتر بدلا لینے سے واسطے ذات اپنے کی۔

آورده اند که حق تعالی وحی فرستاد به یعقوب پیغمبر علیه السلام که تو کنیزکی خریده

و او پسری داشته میان ایشان تفریق کردی پس تا آنکه پسر آن جاریه بتو

نرسد یوسف علیه السلام ترا بتو باز نرسانم و در روایت کرده اند که حاملان عرش

بسته چهار ایشان تسبیح دارند سبحان الله على حلمه بعد علمه۔

پاک ہے اللہ کو شمار بردباری اسکی کے بعد علم اسکی کے

وچہارم بگوید این تسبیح دارند سبحان اللہ عدد عفوہ بعد قدرتہ

پاکی ہے اللہ کو شمار معافی اسکے کی بعد قدرت اس کے

المقدم المؤخر ھو الذی یقدم الاشیاء بعضھا علی

وہ ہے جو مقدم کرتا ہے چیزون کو بعضے اونکے اوپر

بعض اما بالعلم کتقدیم الاسباب علی مسبباتھا

بعضے کے یا ساتھ علم کے جیسا مقدم کرنا اسباب کا اوپر سبب کئے ہوئے کے

او بالشرف والقربۃ کتقدیم الانبیاء والصالحین علی غیرھم

یا ساتھ بزرگی اور نزدیکی جیسا مقدم کرنا پیغمبرونکا اور نیکبختون کا اوپر سوائے اونکے کے

مے آرند امام ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالی در روز عید در انبوہ خلق نگاہ کردہ

وگفت اگر بگوئید مرا کہ فردای ازین خلق پیشتر از تو دیدار خدا تعالی خواہد دید

در زمان ہلاک گردم و روح من از تن بیرون رود۔

الاول والآخر مبدأ الوجود ومنتہاہ الظاھر

جاے ابتدا وجود کا اور جای انتہا اسکا

الباطن ای الظاھر وجودہ بآیاتہ ودلائلہ المتینۃ فی

اسے ظاہر ہے وجود اسکا ساتھ نشانیون اپنے کے اور دلیلون اپنی کے کہ مضبوط ہین بیچ

ارضہ وسمائہ الوالی ھو الذی تولی الامور

زمین اسکی اور آسمان اسکے کے

وہی کارساز ہے کامون کا۔

وملک الجمھور المتعالی ھو البالغ فی العلاء و

اور مالک سب کا

وہ بلند تر ہے بیچ بلندی کے

المنزہ عن النقائص البر ھو المحسن

اور پاک ہے نقصان سے

وہ نیکی کرنیوالا ہے

سے آرند کہ امام حسن بن علی علیہما السلام با فاطمہ رضی اللہ عنہا چیزی می‌خورد
روزی فاطمہ پرسید ای فرزند چرا در خوردن چیزی با من شریک نمی‌شوی
گفت می‌ترسم از آنکہ نظر تو بر چیزی افتد و من در بر داشتن آن چیز سبقت
نمایم پس عاق گردم فاطمہ علیہا السلام گفت۔

كُلْ مَعِيَ يَا بُنَيَّ وَأَنْتَ مِنِّي فِي حِلٍّ۔

کہا اُس ماں نے بیٹے ای بیٹے میرے پس تو مجکو ہے بیچ حلال کے۔

و نیز آوردہ اند کہ نیکوئی کردن مرید و شاگرد در حق استاد و پیر باید کہ بیشتر از ان
باشد کہ در حق مادر و پدر از آنکہ پدر نگاہدارد پسر را از آفات دنیاوی و پیر
نگاہ دارد از آفات آخرۃ وَالْأَبُ يُرَبِّي وَلَدَهُ بِنِعْمَتِهِ وَالشَّيْخُ يُرَبِّي الْمُرِيدَ بِهِمَّتِهِ

اور باپ پالتا ہے بیٹے اپنے کو ساتھ نعمت اپنی کے اور شیخ پالتا ہے مرید کو ساتھ ہمت اپنی کے

لِلّٰهِ الَّذِي يَجُودُ بِالْإِنْعَامِ عَلٰى كُلِّ مُذْنِبٍ حَلَّ عَقْلُهُ بِذَنْبِهِ وَمَنْ يَرْجِعُ إِلَى الْتِزَامِ الطَّاعَةِ

جو رجوع کرتا ہے ساتھ بخشش کے اوپر ہر گنہگار کے کہ کہولی گرہ ہٹ اپنی کی اور پھر آیا طرف لازم کرنے طاعت کے

بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ

ساتھ قبول کرنے توبہ اپنی کے فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا بیچ رات کے

بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ

تو کہ توبہ کریں گنہگار دن کا اور دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا بیچ دن کے تو کہ توبہ کریں گنہگار رات کا

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا در شرح آوردہ است قَالَ صَاحِبُ الْفَائِقِ

یہاں تک کہ طلوع کرے آفتاب مغرب اپنی سے

کہا صاحب فائق نے دراز کرنا ہاتھ کا

بَسْطُ الْيَدِ كِنَايَةٌ عَنِ الْجُودِ مِنْ غَيْرِ تَصَوُّرِ يَدٍ وَلَا بَسْطِهَا

اشارہ ہے بخشش سے سوائے خیال کرنے ہاتھ کو

اور نہ کہولنے اسکے

معناه إنّ الله جوادٌ بالغفران للمسيء التائب لأنّ

معنی اسکے یہ ہیں تحقیق اللہ بخشش کرنیوالا ہے ساتھ مغفرت کے واسطے گنہگار توبہ کرنیوالے کے واسطے اسکے

قولهم مبسوط اليد والجود عبارتان معقبتان على معنى واحد

سے بنا الکا کشادہ کیا گیا ہاتھ اور بخشش کرنیوالا دو عبارتیں ہیں لگے پیچھے اپنے والے معنی ایک

ولفظ تواب مشتق ست از توب وهو الرجوع وبعضے گویند تواب آن ست

که آسان کند بر گناهگاران اسباب توبه و بدان توفیق بخشد و بیدار گرداند غافلان را

از خواب غفلت و مطلع کند بر عاقبت کار گناه که چه بار آرد۔

وحظ العبد منه أن يكون وإنما يقبول التوبة غير

اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ ہووے مضبوط ساتھ قبول توبہ کے بے امید

آيس من الرحمة بكثرة الذنوب

نہ ہووے والا رحمت سے ساتھ زیادتی گناہوں کے۔

واز گناهگاران عذرها قبول کند و درگذرد می آرند که رسول علیه وآله السلام

در شب عرفه برای امت خود دعا کرد و آمرزش خواست فرمان شد که هر چه گناه

حضرت ما بود از آن درگذشتیم و آمرزیدیم اما مظالمے که در حق مخلوقے واقع شده

است آن را نه بخشیم رسول علیه وآله السلام درخواست آمرزش مزید کرد و گفت

الهی إنك قادر على أن ترضي خصومهم فلم يجبه إلى

اے خداوند تحقیق تو قادر ہے اوپر اسبات کے کہ راضی کرے تو دشمنوں انکے کو پس نہ قبول ہوئی

الليلة فلما كانت غداة المزدلفة أوحى الله تعالى

اس رات پس جب ہوئی صبح مزدلفہ کی وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف انکے ساتھ قبولیت کے۔

إليه بالإجابة چون دعایش مستجاب شد صلی الله علیه وسلم تبسم کرد و فرمود

عَجِبْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ کُلَّمَا اَجَابَ اللّٰهُ دُعَائِیْ

تعجب کیا ہین نے دشمن خدا شیطان سے جب قبول کیا اللہ نے دعا میری

دَعٰی بِالْوَیْلِ وَحَتّٰی مَنَعَ التُّرَابَ عَلٰی رَاْسِہٖ۔

پکارا ساتھ ہلاکی کے اور لپ بھر کر مٹی ڈالے اوپر سر اپنے کے۔

الْمُنْتَقِمُ الْمُعَاقِبُ لِلْعُصَاةِ عَلٰی مَکْرُوْھَاتِ الْاَفْعَالِ

عذاب کرنے والا واسطے گنہگاروں کے اوپر برے ہونے کاموں کے

وازبندۂ مومن انتقام صادر نشود مگر بر اعداء الله تعالے۔

وَاَحَقُّ الْاَعْدَاءِ بِالْاِنْتِقَامِ نَفْسُہٗ درخبر ست اِنَّ ... [illegible]

لائق تر دشمنون کا ساتھ عذاب کرنیکے نفس اسکا ہے جبکہ نافرمانی کرا ہی

اَنْ یَعْصِیَ فَقَدْ سَلَّطْتُ عَلَیْہِ مَنْ لَا یَعْرِفُنِیْ

وہ شخص کہ پہچانتا ہی مجکو غالب کرتا ہون اوسپر وہ شخص کہ نہین پہچانتا ہے مجکو

نیز آوردہ اند کہ جماعتے از مومنان بر پیغمبری بیامدند و پرسیدند کہ علامات

خشنودی حق تعالے از بندگان چیست پس وحی فرستاد حق تعالے اِنَّ [illegible]

لَّہُمْ اِنَّ عَلَامَۃَ رِضَائِیْ عَنْہُمْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَھُمْ

انکو تحقیق نشانی رضا میری

یہ کہ والے کرتا ہون انکی کاموں کے بہتر

خِیَارَھُمْ وَعَلَامَۃُ غَضَبِیْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَھُمْ شِرَارَھُمْ

اور نشانی غضب میری کی یہ کہ والے کرتا ہون کاموں اونکے کا بدتر انکا

اَلْعَفُوُّ الَّذِیْ یَمْحُو السَّیِّئَاتِ وَیَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَ

عفو وہ شخص کہ مٹاتا ہی برائیون کو اور درگزر کرتا ہی گناہون سے اور وہ ابلغ ہے غفور سے

ھُوَ اَبْلَغُ مِنَ الْغَفُوْرِ۔ آوردہ اند کہ پیرے بود صاحب جہود وفات یافت در

خواہش دیدند پرسیدند کہ حقتعالے با توجہ کرد گفت۔

اَفَاَمِنَنِیْ فَقَالَ لَوْلَا اِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ شَیْبَکَ لَعَذَّبْتُکَ

کیا امن دیا مجھکو پس کہا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں حیا کرتا ہوں تیرے بڑھاپے سے البتہ عذاب کرتا تجھکو

اَلرَّؤُفُ ذُو الرَّافَةِ وَهِیَ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ۔

صاحب مہربانی کا اور وہ سختی رحمت کی۔

می آرند کہ رسول علیہ والہ السلام بر سر عورتے گذشت کہ نان می پخت و صبیے در کنار داشت پس گفت آن زن کہ یا رسول اللہ من شنیدم کہ تو گفتی کہ حق تعالے ارحم الراحمین ست و ازانچہ شفقت مادر در حق فرزند بود رحم او در باب بندگان ازان بیشتر ست رسول فرمود تحقیق ہم چنین ست عورت گفت یا رسول اللہ مادر ہرگز فرزند خود را درین تنور نیفگند۔

فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ

پس رویا پیغمبر خدا درود خدا اوپر آنکے اور سلام اور کہا تحقیق خدا

یُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا مَنْ اَنِفَ مِنْ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَبَارَکَ الْمَلِکُ الَّذِیْ

نہیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اسکو کہ بیزار ہوا اس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

فِیْ مُلْکِہٖ یُجْرِی الْاُمُوْرَ فِیْہِ عَلٰی مَا یَشَآءُ لَا رَادَّ لِقَضَآئِہٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ فَمَنْ عَرَفَ تَجَلَّی لَہٗ تَذَلَّلَ وَتَوَاضَعَ۔

جاری کرتا ہے کاموں کو بیچ اسکے اوپر اسکے کہ چاہتا ہے نہیں کوئی پھیرنیوالا اسکی قضا کو اور نہیں پیچھے ڈالنے والا اسکے حکم کو پس جسنے پہچانا بزرگی اسکی کو ذلیل کیا آپکو اور عاجزی کی

آوردہ اند کہ عرش را حق عز و جل فرشتگانند کہ ایشان یکدم از گریہ باز نمی مانند و ہر مکان قطرہ از گریہ ایشان می چکد حق تعالے ازان فرشتگان می آفریند

وایشان سر بر ندارند تا روز قیامت شود و بگویند سبحانک ما عبدناک حق عبادتک

مے آرند هر روز سه بر حجاج خلیفه بیامد و او را در نماز یافت و در دل کرد چیزی بخواهم از وی

که او نیز چون من محتاج است حاجت نخواهم و برفت چون حجاج از نماز فارغ شد

او را طلبید و حاجتی که داشت روا گردانید

المقسط الذی ینصف المظلومین ویرد بأس الظالمین

وہ ہے جو انصاف کرتا ہے مظلوموں کا اور رد کرتا ہے عذاب ظالموں کو

المستضعفین گفته اند اگر هر روز ثواب هفتاد پیغمبر باشد و هیچ کس عاصی باشد

ناتوانوں سے

بضعف واثق در بهشت در نیاید تا خوشنود ش نکند

وقیل یوخذ بنصف فضة سبعمائة صلوة مقبولة الجامع

اور کہا گیا پکڑے جاوینگے ساتھ آدھی چاندی کے سات سو نماز قبول کے

هو المؤلف بین اسباب الحقائق المختلفة والمتضادة متنافرة

وہ ہے الفت دینے والا ہے درمیان سببوں حقیقتوں مختلف اور برعکس کے حالانکہ باہم

ومتزجة فی الانفس المغنی هو الذی قد علم کل

اور ملے ہوئے بیچ ذاتوں کے وہ ذات ہے جسنے دور کیا اور ہر چیز

ما یحتاج الیه حینئذ اقتضته حکمته وسبقت کلمته المانع

جسکی طرف اسکو حاجت ہو جسجگہ چاہا حکمت اسکی نے اور پیشی کی بات اسکی نے

هو الذی یدفع اسباب الهلاک والنقصان فی الابدان

وہ ذات ہے جو دور کرتا ہے سبب ہلاک اور نقصان کے بیچ بدنوں اور دین

والادیان النافع الضار هو الذی یصدر عنه النفع والضر

دینوں کے وہ ذات پاک ہے کہ صادر ہوتا ہے اس سے نفع اور ضرر

منقول ست اول سطری کہ نوشتہ شد در لوح محفوظ این بود
أَنَا الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ
میں ایسا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں جو نہ راضی ساتھ حکم میرے کے اور نہ صبر
عَلٰى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي ٭ اَلنُّوْر
اوپر بلا میری کے اور نہ شکر کرے اوپر نعمتوں میری کے پس چاہیے کہ وہ ڈھونڈے رب سوا میرے
هُوَ الظَّاهِرُ بِنَفْسِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ ٭ اَلْهَادِي هُوَ الَّذِي أَعْطٰى
وہ ہے کہ ظاہر ہو ساتھ ذات اپنی کے اور ظاہر کرنیوالا ہو واسطے غیر اپنے کے ٭ وہ ذات ہے جس نے بخشی
كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ فَهَدٰى ٭ اَلْبَدِيعُ هُوَ الَّذِي أَتٰى بِمَا لَمْ
ہر چیز کو پیدایش اس کی ٭ وہ ذات پاک ہے جو لایا ہے ساتھ اس چیز کے
يَسْبِقْ إِلَيْهِ شَيْءٌ ٭ اَلْبَاقِي اَلدَّائِمُ الْوُجُودِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ
کہ نہیں پیشی کی کسی چیز نے طرف اس کی ٭ وہ ہے کہ ہمیشہ ہو وجود اس کا جو کہ نہ قبول کرے
الْفَنَاءَ ٭ اَلْوَارِثُ اَلْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ الْعِبَادِ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ
فنا کو ٭ رہنے والا پیچھے فنا ہونے بندوں کے پس رجوع ہونگے بیچ طرف اس کی
الْأَمْلَاكُ ٭ اَلرَّشِيدُ الَّذِي يَنْسَاقُ تَدْبِيرُهٗ فِي الْأَشْيَاءِ
املاک ٭ وہ ہے جو جاری ہوتی ہو تدبیر اس کی بیچ چیزوں کے
إِلٰى غَايَتِهَا عَلٰى سَنَنِ السَّدَادِ مِنْ غَيْرِ اسْتِشَارَةٍ وَ
طرف انتہا اس کے اوپر طریقہ درستی کے بغیر مشورہ طلب کرنے اور
إِرْشَادٍ وَقِيْلَ هُوَ الْمُرْشِدُ۔
راہ بتانے کے اور کہا گیا وہ راہ دکھانے والا ہے۔
آوردہ اند کہ بزرگے حکایت کرد کہ من مصاحب ابراہیم بن ادہم بودم در طریق

مگر این شرط بستہ بود کہ نظر خود ہیچ جائے نیفگنم مگر بسوی خدا پس بار دیگر ما ہر یک در طواف بودیم و ابراہیم ہر زمان نظر سوی او میکرد پس این شرط یاد وا نیدم ابراہیم گفت ہمچنان ہست اما این پسر پسر من ہست پس گفتیم مگو نہ خود را بر وپیدا کنی گفت من نے چیزی را کہ برای خدا گذاشتم سوی آن باز نگردم وگفت اگر با ور نداری برو تحقیق کن اما از ما نشان نشان ندہے پس رفتم واز پسر پرسیدم کہ کیستی واز کجائی گفت پسر ابراہیم ادہم ہستم من گفتند اند کہ پدر تو سال حج میکند آمدہ ام تا باشد کہ بہ بینم پس سوی ابراہیم آمدم شنیدم کہ این بیت میگفت

هجرت الخلق طرا في هواكا — وايتمت العيال لكي اراكا

چھوڑا میں نے خلق کو تیری خواہش میں — اور یتیم کر دیا بیٹے کنبے کو تاکہ دیکھوں میں

الصبور هو الذي لا يستعجل في مواخذة العصاة

وہ ہے جو نہیں جلدی کرتا بیچ مواخذہ گناہگاروں کے اور

ومعاقبة المذنبين والفرق بينه وبين الحليم ان الصبور

عذاب کرنے گناہگاروں کے اور فرق درمیان اس نام کے اور درمیان حلیم کے یہ کہ نام

يشعر بانه يعاقب في الاخرة بخلاف الحليم واصل

مبارک صبور اشعار کرتا ہے اسبات کا کہ عذاب کریگا آخرت میں برخلاف حلیم کے اور اصل

الصبر حبس النفس عن المراد فاستعير لمطلق التاني

صبر کی روکنا نفس کا ہے مراد سے پس استعارہ کیا گیا واسطے مطلق ڈھیل کے بیچ کرنیکے

نقل ست از ابو علی دقاق کہ او گفت صبر آن ست کہ بلا را بر زبان نیارد و نام او نگیرد بلکہ صبر آن ست کہ ترک اعتراض بر قدر کند و مصیبت را ہیچ نہ پندارد وصفت مہتر ایوب شاہد ست کہ او گفت مَسَّنِيَ الضُّرُّ حق سبحانہ تعالیٰ در مدح او گفت صبور

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا اَلَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

تحقیق ہمنے پایا اسکو صبر کرنیوالا ہی نہین مانند اُس کے کوئی چیز اور وہ سننا دیکھنہار

اینجا باید دانست چون شرح اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ چون

سب تعریف اللہ کو جو رب تمام جہان کا ہے

شرح اسماء صفات حضرت کردگار جل جلاله در اشغال و اذکار مشروط

یکے از لوازمه بود او صافت معهود به شرح آوردن خلاف سنت بزرگان است

دشوار نمود تمام نبود نام و شرح آمد تا برنامحرمے گرد اسرار نگردد اما چون مرشد

کامل در مرید صادق که طالب و مرید ست بیند که اثر فنا فی الشیخ در وے ظاہر شد

و از عقده اعتراض بیرون آمد و از تقید و سواس رہید یعنی و فعل و قول شیخ در

باطن وے انکار نیست و احتیاج تاویل نمانده است و در محل یگانگی و صدق و محبت

رسید مفتون معتقد بود محبت شد از مزاحمت تاویل جوئی سبب اخلاصے که

در باطن وے پدید آمد خلاص یافته پس مرشد او را تلقین دیگر فرماید غیر از پاس

انفاس و تلقین صفات ثلث مر صاحب اہتمام را تمام بشارت ہست بدین مقطعات

بر بشارت مذکور و اشارت ہست س ب ع د ق ح ن ش ش ل

ح ق ع ب ش مع الصعود و النزول باز چون وے

در بن شغل مواظبت نمود و ملازمت افزود و با آثار اسرار آن بہره مند گشت

ازین مقطعات تلقین کند که در پرورش چون شیر ست و این مقطعات برا

شغل شیر ست ی ع م ع ک ا د ق ا

سر حقیقت این اذکار بر مرید تا بدو ظلم او بحال رسد و کمال یابد و انوار

ملکوت و جبروت و اسرار لاہوت روشن گردد آنگاه تربیتے دیگر فرماید که مقتضا

حال را چون آب زلال ست واین مقطعات بر مضمون آن شغل وال ست

ب ب ھ ر غ ب ط د ح ق ق ق ق ح د ب ظ ع د ن ھ ب ب

در تلقینات چون اختصار مختار ست بتطویل نپردارد واین قول بندگی مخدوم شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز ست ہو الھادی واللہ یھدی الی صراط مستقیم

وہ راہ دکھلانیوالا اور اللہ راہ دکھاتا ہی طرف راہ سیدھی کے

فصل دوم در فضل ذکر نفی واثبات ومداومت نمودن باکمال استقامت وثبات

فصلے ازین ذکر در ذکر رفتہ است ونیز کلمات چند دیگر گفتہ شود کہ تا معلوم طالبان صادق گردد کہ غیر حق سبحانہ وتعالیٰ از دل دور کردن اہم مہمات ست ومقصود دلہا کباب ومطلوب جانہاے اولی الالباب مفہوم این ذکر ست و این را در اصطلاح مشائخ ما محاربہ اصغر گویند وگفتہ اند کہ اصل کار وسرمایۂ روزگار ہمین ست ؎ روز رم این ست روزگار رم این ست ٭ جو بیندہ صبر م وشکار رم این ست ٭ در روضۂ زند وسیہ آوردہ ست۔

قَالَ وَسَمِعْتُ الزَّاهِدَ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اِسْحٰقَ

کہا اور سنا مین نے زاہد ابا اسحق ابراہیم بیٹے اسحق کو کہ

يَحْكِيْ عَنْ مُعَاذِ الرَّازِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ

حکایت کرتا تہا معاذ رازی سے یہ کہ اسنے کہا صبر کنجی

الْفَرَجِ وَالشُّكْرُ مِفْتَاحُ الزِّيَادَةِ وَالذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

کشادگی کی ہی اور شکر کنجی زیادتی کے ہے اور ذکر کنجی بہشت کی ہے

و در مفتاح الجنان از خلاصۃ الحقائق آوردہ ست **سوال** ہر چیزی را از اشیا باقی و فانی ثمن ست وثمن بہشت چیست **جواب** پرسیدہ شد رسول علیہ والہ

السلام فرمود کہ ثمن بہشت لا الہ الا اللہ ست و در روضہ زند و

قال فإذا عرضنا أفضل الذكر يجب أن يعرف أي الذكر

کہا جب عرض کیا ہمنے افضل ذکر کو واجب ہے یہ کہ پہچانے تو کونسا ذکر

أفضل فأفضل الذكر لا إله إلا الله وأفضل الشكر

افضل ہے پس افضل ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور افضل شکر کا

الحمد لله وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه و

کلمہ الحمد للہ ہے اور ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اُس سے پیغمبر سے اُن پر

آله السلام أنه قال من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك

اور اُنکی آل پر سلام یہ کہ اُنہوں نے فرمایا جسنے کہا لا الہ الا اللہ ایک ہے وہ نہیں ساجھی

له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة

اُسکا اُسیکی بادشاہی اور اُسیکو تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے بیچ

مرة كانت عدل عشر رقاب وكتب له مائة حسنة ومحيت

ایک دن کے سو بار ہوگا وہ برابر دس بردے کے اور لکھا جاوے اُسکے لیے سو نیکی اور مٹائی

عنه مائة سيئة وكانت حرزا من الشيطان يومه ذلك

جاوینگی اُس سے سو برائی اور ہوگا پناہ میں شیطان سے اُس دن میں

حتى يمسي ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به إلا رجل

یہانتک کہ شام کرے اور نہ لاویگا کوئی افضل اُس چیز سے کہ لایا وہ مگر ایک مرد

عمل أكثر منه قال ومن قال سبحان الله وبحمده

کہ عمل کیا اُسنے زیادہ اُس سے فرمایا اور جس نے کہا پاک ہے اللہ اور حمد کرتا ہوں حمد اُسکی

في كل يوم مائة مرة حطت عنه خطاياه وإن كانت مثل

عرض کیا ہمنے
بتلایا ہمنے

بیچ ہر دن کے سو مرتبہ دور کئی جاوینگے اس سے خطائیں اسکی اور اگر ہووین مانند

زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

جھاگ دریا کے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اس سے یہ کہ انہوں نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

کہا اے پیغمبر خدا کے کون ہے نیکبخت ترین لوگوں کا ساتھ شفاعت تیری کے دن قیامت کے

قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ سِوَاكَ لِمَا

فرمایا البتہ تحقیق گمان کیا میں نے اے ابو ہریرہ نہیں پوچھیگا مجھ سے کوئی ان میں کہ سوائے

رَأَیْتُ حِرْصَكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ

تیرے ہیں واسطے اسکے دیکھا میں نے حرص تیرا اوپر حدیث کے نیکبخت ترین لوگوں کے ساتھ شفاعت میری کے

الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ قَالَ

دن قیامت کے جس نے کہا لا الہ الا اللہ خالص طرف نفس اپنے کے سے کہا

فَبَانَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْیَآءِ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ هٰذَا

پس ظاہر ہوا ان چیزوں سے یہ کہ افضل ذکر یہ ہے

و در شرح مشارق در معنی این حدیث گفته است اَلْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

خالص ہر چیز سے

هُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُهٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا یَشُوْبُهٗ

وہ ہے جو کہ نہ ملے اسکو کوئی چیز اور معنی یہاں یوں ہیں کہ نہیں

الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَیْ مِنْ غَیْرِ اِكْرَاهٍ وَاِجْبَارٍ

ملے اس کے شرک اور نفاق طرف نفس اپنے کے سے اے بغیر زور اور جبر و ستم کے سے

و در مفتاح الجنان آورده است از خلاصة الحقائق رسول فرمودند صلعم

فصل

شفاعت روز قیامت مرآنکس راست که بگوید لا اله الا الله ونیز آورده
است که حذیفه بن الیمان گفت که فردا مردے را از امت موسی علیه السلام بیارند
فرمان شود مر فرشتگان را که نظر کنید برین بنده من عمل نیک که بدان عمل رستگاری
یابد او امر فرشتگان گویند یارب هیچ عملے برائے رستگاری برین بنده نیست مگر
آنکه در انگشتری این بنده نقش مے بینیم لا اله الا الله فرمان شود درآرید
بنده مرا در بهشت بدرستیکه من بیامرزیدم ونیز آورده است که کعب الاحبار
رضی الله عنه گفت وحی کرد حق سبحانه تعالی بسوی ادریس پیغمبر علیه السلام که بگوی
مر قوم خود را که این کلمه بگویند لا اله الا الله و هرچه دانند بکنند ایشان نه
گفتند و گفتند اگر بنده از بنده چه اکنید ما نگوییم سبحان الله اگر سارق است
و زانی است رحمت حق برگوینده قول لا اله الا الله از زانی است ونیز آورده
که در خبر است که موسے علیه السلام مناجات کرد که یارب مرا رهنمونی کن بر عملے
که بدان عمل بنفس ما مشقت برسد حق تعالی وحی کرد بگو لا اله الا الله
مهتر موسے علیه السلام بگفت و هیچ مشقت بنفس لاحق نشد باز دعا کرد و عملے مشقت خواست
همین فرمان شد باز درخواست کرد باز همین فرمان شد کرت چهارم گفت الٰهی
عملے میخواهم که بدان عمل مشقت بنفس ما برسد و به گفتن این کلمه هیچ مشقت نیست
فرمان شد آسان کردم گفتن این کلمه را بتو ولیکن گفتن این کلمه بر کفه میزان گرانتر شود
تر است از زمین و آسمان کو و بدان و در عوارف مسطور است۔

وَاخْتَارَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَايِخِ مِنَ الذِّكْرِ كَلِمَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اور اختیار کیا ہے بہت مشائخوں نے ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ کا
اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا خَاصِّيَّةٌ فِي تَنْوِيرِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْهَمِّ

اور یہ کلمہ واسطے اسکے خاصیت ہے بیچ روشن کرنے باطن کے اور بیچ کرنے غم کے

إذا داوم عليها مخلصا وهي من مواهب الله

جب ہمیشگی کرے اوپر اسکے خالص کر کر اور وہ بخششون اللہ کے سے ہے واسطے

الأمة أمة الإسلام . إن عيسى بن مريم قال رب

اس امت کے ای امت اسلام کے . تحقیق عیسے بیٹے مریم کے نے کہا ای رب

أنبئني عن هذه الأمة المرحومة قال أمة محمد عليه وآله

خبر دے مجکو اس امت سے کہ رحم کی گیی ہے فرمایا امت محمد صلعم کے اوپر انکے اور

السلام علماء أصفياء أتقياء حكماء كأنهم أنبياء

انکی آل کے سلام ہے علما ہین برگزیدہ ہین متقی ہین حکما ہین گویا کہ وہ نبی ہین

يرضون مني بالقليل من العطاء وأرضى منهم باليسير

راضی ہین مجھ سے ساتھ تہوڑے کے بخشش سے اور راضی ہون مین ان سے ساتھ

من العمل وأدخلهم الجنة بلا إله إلا الله يا عيسى

تہوڑے کے عمل سے اور داخل کرونگا انکو بہشت مین برکت لا اله الا الله کے ای عیسے

هم أكثر سكان الجنة لأنها لم تذل ألسن قوم

وہ اکثر ہین رہنے والے بہشت کے اسواسطے کہ نہین رام ہوئین زبانین کسی قوم کی

قط بلا إله إلا الله كما ذلت ألسنتهم ولم تذل رقاب

کبھی ساتھ لا اله الا الله کے جیسے کہ رام ہو گئین زبانین انکے اور نہ جہکین گردنین

قوم بالسجود كما ذلت رقابهم ـ

قوم کی ساتھ سجدے کے جیسے کہ جہکی گردنین ان کے ـ

وہ مفتاح الجنان آوردہ ست بر پیشانی صد ہزار پیغامبران نوشتہ بود ـ

لا اله الا الله محمد رسول الله وچنانکه ما بهمه پیغامبران
ایمان داریم امت پیشینه محمد علیه السلام ایمان میداشتند ونیز آورده است
ابن عباس گفت رضی الله عنه که پیغمبر فرمود صلی الله علیه واله السلام که حقتعالی
فرشته آفریده است ازان باز که آسمان وزمین آفریده است واورا امر کرده است
که بگوید لا اله الا الله واو دائم همین کلمه میگوید ودر گفتن قطع نمی کند
وباز نمی ایستد ودم نمیگیرد وتمام نمیکند پس چون تمام کند این کلمه را همان
ساعت خدا عزوجل امر کند اسرافیل را تا صور دهد وقیامت قائم شود ودر
روضه ندوسیه مسطور است بروایت علی کرم الله وجهه۔

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عَمُوْدًا
پیغمبر خدا سے درود الله کا اوپر آنکے اور سلام تحقیق واسطے الله کے
مِنْ يَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ اَعْلَاهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَسْفَلُهُ عَلٰى ظَهْرِ
ستون ہین یاقوت سرخ سے اوپر اسکا نیچے عرش کے ہے اور نیچا اسکا اوپر پیٹھ
الْحُوْتِ فِي الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ
مچھلی کے بیچ زمین کے ساتوین نیچے کے پس جب کہتا ہے بندہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ مِنْ نِيَّةٍ صَادِقًا
کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله نیت سچی سے
اِهْتَزَّ الْعَرْشُ وَتَحَرَّكَ الْحُوْتُ وَالْعَمُوْدُ فَيَقُوْلُ اللهُ
لپلپاتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون پس فرماتا ہے الله
تَعَالٰى اُسْكُنْ يَا عَرْشُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَاَنْتَ لَمْ
تغفر
ٹھہراے عرش پس کہتا ہے کیونکر ٹھہرون مین اور تو نہین

تَغْفِرُ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوبِ فَيَقُولُ اللّٰهُ اَشْهَدُ وَاَيَا سُكَّانَ

بخشتا اسکے کہنے والے کو گناہوں سے پس فرماتا ہے اللہ گواہ رہو اے بسنے والو

سَمٰوَاتِیْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوبِ صَغِيْرِهَا

آسمانوں میرے کے تحقیق میں نے بخشدیا اسکے کہنے والے کو گناہوں چھوٹے گناہ

وَكَبِيْرِهَا سِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ۔ نیز در روضه مسطور است

اور بڑے گناہ اور چھپے اور ظاہر اُس کے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ

ابی درداء سے روایت پیغمبر خدا سے اُنپر اور اُنکی آل پر سلام ہو کہ انہوں نے

قَالَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کہا جب کہا بندہ مومن نے نہیں کوئی معبود سوا اللہ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہے

اَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فِيْهِ مَلَكًا مِثْلَ الطَّيْرِ الْاَخْضَرِ

نکالے اللہ تعالے منہ اسکے سے ایک فرشتہ مانند جانور سبز کے واسطے

لَهٗ جَنَاحَانِ اَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ

اسکے دو بازو ہیں ایک انکا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں

زَبَرْجَدٍ خَضْرَاءَ لَوْ نُشِرَ لَجَاوَزَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ فَيَرْتَفِعُ

زمرد سبز سے کہ اگر پھیلائے جاویں دونوں بازو مشرق و مغرب سے گزر جاویں

حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْعَرْشِ وَلَهٗ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ

پس بلند ہوتا ہے یہانتک کہ جب پہنچتا ہے طرف عرش کے واسطے اسکے آواز

النَّحْلِ فَيَقُوْلُ لَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ اُسْكُنْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اُسْكُنْ

ہے مانند آواز شہد کی مکھی کے پس کہتے ہیں اسکو اٹھانے والے عرش کے ٹھہر جا ساتھ عزت اللہ کے ٹھہر جا

بِعَظَمَةِ اللّٰهِ اُسْکُنْ بِجَلَالِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ لَا اَسْکُنُ

ساتھ عظمت اللہ کے ٹھہر جا ساتھ جلال اللہ کے پس کہے گا نہیں ٹھہروں گا

حَتّٰی یُغْفَرَ لِقَائِلِهَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِ

یہاں تک کہ بخشا جاوے کہنے والا اسکا پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں نے بخشدیا واسطے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَیُعْطِیْهَا اللّٰهُ

کہنے والے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پس بخشدیتا ہے اسکو اللہ

سَبْعِیْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فَیَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنے والے اسکے قیامت

وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ جَآءَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَیَاْخُذُ بِیَدِ

کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا آویگا یہ فرشتہ پس پکڑیگا ہاتھ

صَاحِبِهٖ فَیُجَاوِزُ بِهِ الصِّرَاطَ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اپنے صاحب کا پس پار اتاریگا اسکو پل صراط سے پس داخل کریگا اسکو بہشت میں

و در مفتاح الجنان بپارسی برین نوع آورده است که رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود هر که بگوید لا اله الا الله از دهان او مرغی بیرون آید سبز و مران مرغ را دو پر باشد از زبرجد و یاقوت بافته باشند پران همیشه و تا بزیر عرش هم آن مرغ را بانگی باشد چون بانگ زنبور فرشتگان گویند بیارام ای مرغ مرغ گوید نیارامم تا گوینده را نیامرزند و بهمه حال بیامرزند گوینده قول لا اله الا الله را پس آن مرغ را هفتاد هزار زبان آفرینند تا گوینده خویش را آمرزش خواهد روز قیامت چون روز قیامت شود آن مرغ بیاید و دست گوینده خویش بگیرد و از صراط بگذراند و در بهشت برد و نیز آورده است که در حدیث است بگوید بنده کلمه

لا اله الا الله مگر آنکه محو شود آنچه از سیئات در نامهٔ اعمال او باشد و از آن
کلمهٔ حق تعالی مرغی بیافریند سبز در بهشت بخورد از میوه‌های بهشت و بیاشامد
از جویهای بهشت و چون قبض کرده شود روح آن بنده بگوید آن مرغ الهی بیافریدی
تو مرا از تسبیح آن بنده پس بگردان روح او با من پس روح آن بنده در حوصلهٔ
آن مرغ کنند و بچرد آن مرغ با آن روح در بستانهای بهشت تا روز قیامت و نیز آورده
است که هیچ بنده نگوید کلمهٔ لا اله الا الله در هر کدام ساعت از شب یا از
روز مگر آنکه محو کرده شود گناهان گذشتهٔ او از نامهٔ اعمال و ثبت کرده شود بجای
آن نیکیها و نیز در روضه آورده است از ابن عمر رضی الله عنه از رسول علیه السلام
که فردا مردی را از امت من در عرصات حاضر آرند و بگشایند مر او را نود و نه سجل که
درازی این سجلها مد البصر باشد یعنی تا آنجا که نظر افتد دراز باشد و درج باشد
درین سجلها همه گناهان بنده پس فرمان شود که منکری هستی تو چیزی ازین نوشته
یا کراماً کاتبین ترا بچیزی ظلم کرده‌اند پس بنده بگوید بار خدایا همه حق است
پس فرمان شود هست مر ترا عذری یا نیکویی که سبب رستگاری تو باشد مرد متحیر
بماند و هیچ حیله نداند فرمان شود هست ترا نزد ما حسنهٔ پس بدرستیکه بر تو
امروز هیچ ظلم نیست پس بیرون آورده شود در آن بنده را رقعه که در آن نقش
درج کرده باشند قول بنده که در دنیا گفته باشد لا اله الا الله محمد
رسول الله پس بنده گوید چیست بار خدایا این رقعه با این سجلها فرمان شود
که بر تو هیچ ظلم نرود پس نهاده شود رقعه در یک پله و آن همه سجلها در پلهٔ دیگر
پس گران آید رقعه و آن همه سجلها سبک آید صاحب روضه گفت.
فَلَا یَثْقُلُ عَلٰی اِسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ

پس نہین بھاری ہوتی ہے اوپر نام اللہ کے کوئے چیز۔
ونیز اوردہ ہست از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔
عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
پیغمبر ہے اوپر آن کے سلام فرمایا اے ابوہریرہ اگر یہ کہ کلمہ لا الہ الا اللہ
وُضِعَتْ فِیْ کَفَّۃٍ وَوُضِعَتْ سَبْعُ السَّمٰوَاتِ وَسَبْعُ الْاَرَضِیْنَ
نہ کہا جاوے ایک پلڑے مین اور رکھا جاوین سات آسمان اور سات زمین
فِیْ کَفَّۃٍ لَرَجَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔
ایک پلڑے مین غالب آوے لا الہ الا اللہ۔
ودر مفتاح الجنان آوردہ ہست از خلاصۃ الحقائق روایت میکند امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کہ ہر وبیرا بر ہند نامۂ اعمال او ونامہ از شب تا ...
وبر وسے حرفے باشد کہ نورا وچون چراغ روشن بتابد وآن قول لا الہ الا اللہ
باشد پس فرمان حضرت الہی در رسد مبالغہ کرو بندۂ من در ثنا من پس مبادا
کنم من در رضا او ونیز آوردہ است کہ پیغامبر علیہ والہ السلام فرمود ہرکہ بگوید
ہر روز وے در بامداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا
شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہیں
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
کوئی معبود مگر اللہ محمد بھیجے اللہ کے۔
گرامی کند حق تعالیٰ او را بہفت کرامت ہفت جا ے اول قبض کند روح او بر
اسلام دوم آسان کند بروے سختے جانکندن سوم منور گرداند گور او را چہارم
بنماید منکر ونکیر او را بہترین صورتہا خویش پنجم بدہند او را نامۂ اعمال او در دست

راست ششم گران گردانند ترازوی او حسنات هفتم بگذرانند او را از پل
صراط چون برق جهنده و در روضه زند و سیه مسطور ست که شکایت آورد
امیر المومنین عثمان بن عفان از عمر رضی الله عنه بر امیر المومنین ابو بکر در ایام
خلافت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنهم اجمعین و گفت ای امیر المومنین من
بر عمر سلام کردم جواب سلام من نگفت ابو بکر رضی الله عنه عمر رضی الله تعالی
عنه را طلبید و گفت ای عمر یاد نداری که رسول علیه و آله السلام بر سر چاه در انگور
عم خود عباس بن عبد المطلب پای مبارک خود در چاه انداخته نشسته بودند و چاه
از ازار پیش نداشته و پشت و شکم مبارک او مکشوف بود پس من در آن حال
بیرون در آمدم خود را هیچ نپوشید باز تو در آمدی هم نپوشید پس چون عثمان
در آمد رسول الله صلی الله علیه وسلم پشت و شکم خود را بپوشید و ا... رضی ... را از و
علیه الصلوة پرسیدم فرمود الا استحیی ممن تستحیی منه ملائکة السماء والارض
کیا نہ حیا کریں ہم اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے آسمان اور زمین کے
پس عمر رضی گفت آری یاد دارم ابو بکر رضی الله عنه گفت پس چرا سلام او را جواب نگفتی
عمر رضی الله عنه سوگند یاد کرد و گفت بدان خدا که عمر را آفریده ست عثمان بر من
سلام نکرده ست عثمان رضی الله تعالی نیز سوگند یاد کرد و گفت۔
بالذی خلقنی لقد سلمت علیه۔
قسم اس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا مجھکو البتہ تحقیق سلام کیا میں نے اوپر اسکے
امیر المومنین ابو بکر رضی الله عنه گفت نمیدانم کدام یکی از شما صادق هست و رخ بجانب عمر
کرد و گفت ما الهاک حیث لم تشعر بسلام عثمان۔
کس چیز نے مبہم میں ڈالا تجکو اس طرح کہ نہ مطلع ہوا تو ساتہ سلام عثمان کے

یعنی چنین استغراق تو در کدام فکر بود که از سلام او خبر نداشتی عمر گفت ہمہ را
این بود کہ رسول علیہ و آلہ السلام از دنیا بیرون رفتہ و از وے نپرسیدم کہ نجات
است تو از چہ باشد پس ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت۔

لَا يَحِلُّ لِكُلِّ الْعِلْمِ تَسَلَّمْتَهُ إِنْ لَمْ تَسْأَلْهُ فَقَدْ سَأَلْتُهُ أَنَا فَقَالَ
نہیں حلال ہے ہر ایک علم کہ سیکھا یا تو نے اسکو اگر نہ پوچھا ہے تو نے اسکو پس تحقیق سوال کیا
بِالْكَلِمَةِ الَّتِي دَعَوْتُ الْهَاشِمِيَّ أَبِي طَالِبٍ فَلَمْ يُجِبْنِي يعنی
میں نے اسکو پس فرمایا نجات ساتھ کلمہ کے ہو جو دعوت کی میں نے طرف اسکے چچا اپنے ابیطالب کو پس نہ قبول
قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
کیا مجھ سے یعنی کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا۔

یعنی آن باشد کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت حلال نیست تمام ہر چہ از رسول علیہ السلام
آموختہ تو اگر تو این معنی را از وے نپرسیدہ ای بتحقیق من پرسیدم پس فرمود علیہ
و آلہ السلام نجات است در ان کلمہ ہست کہ خواندہ ام من عم خود ابیطالب را بسوے
آن کلمہ و او دعوت مرا قبول نکرد یعنی قول لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
و مومنان مخلص بجز کلمہ توحید کہ چیزے دیگر را موجب درجات و سبب نجات ندانند و نیست
در دو کون فخر ایشان کہ جز باسلام و کلمہ اسلام باشد۔

نقلست

کہ قَالَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
کہا زید بیٹے وہب کے نے دیکھا میں نے امیر المومنین عمر کو راضی ہوا اللہ اس سے
خَرَجَ إِلَى السُّوْقِ وَبِيَدِهِ الدُّرَّةُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ فِيْهِ أَرْبَعَةَ
نکلے طرف بازار کے اور انکے ہاتھ میں درہ تھا اور اوپر انکے پاجامہ تھا اس میں چودہ
عَشَرَ رُقْعَةً بَعْضُهَا مِنْ أَدَمٍ وَفِي التَّنْبِيْهِ يُرْوَى عَنْ أَبِي

پیوند تھے بعضے آستین چمڑے سے تھے اور سب پیچ تنبیہ کے ہے روایت کیا گیا ہے ابی

عثمان النہدی انہ قال رأیت علی عمر رضی اللہ عنہ قمیصاً

عثمان نہدی سے یہ کہ اُسنے کہا دیکھا مین نے اوپر حضرت عمر کے راضی ہوا اللہ اُن سے

فیہ اثنی عشرۃ رقعۃ وہو علی المنبر یخطب وعن ابن عمر

ایک کرتہ کہ بیچ اُسکے بارہ پیوند تھے اور وہ اوپر منبر کے خطبہ پڑھتے تھے اور ابن عمر سے

انہ قال فی حدیث ذکرہ رأیت النبی علیہ السلام

ہے یہ کہ انہون نے فرمایا بیچ حدیث کی کہ ذکر کیا اُسکو دیکھا مین نے پیغمبر کو آنپر سلام

یرقع ثوبہ ورأیت ابا بکر یتخلل بالعباء ورأیت عمر

پیوند کرتے تھے کپڑے اپنے کو اور دیکھا مین نے ابو بکر کو کانٹا لگا لیتے تھے ساتھ کملی کے اور دیکھا

یرقع جبتہ برقاع پس باید دانست کہ بزرگان دین ہیچ نعمتے را ورای

مین نے حضرت عمر کو پیوند کرتے تھے جبہ اپنے کو ساتھ پیوندوں کے۔

از توفیق کلمہ توحید نعمت ندانستند و ہر عزت و شرف و منزلت و مرتبت کہ غیر از

دین و منزلت و رفعت اسلام ہست دران رغبت نموده اند در روضہ مسطور ست

از ابو سعید حسن سراج رضی اللہ عنہ گفت کہ در آمدم من بر عمر رضی اللہ عنہ روزے

در ایام خلافت شے و بر وے جامہا کہنہ و پارہ بود ند پس گفتم من اے امیر المومنین

ترا ہر روز از لشکرہا بیگانہ و رسولان از بادشاہان دنیا مے آیند پس اختیار

کنی بہر آن روز جامہا خوب و نفیس کہ دران روز کس بیگانہ بیاید پس گفت

یا ابا عبیدۃ لو قال لی ہذا غیرک لضربتہ بالدرۃ لکن

اے ابو عبیدہ اگر کہتا واسطے میرے یہ سوا تیرے البتہ مارتا مین اُسکو ساتھ دُرہ کے لیکن

تسنعنی صحبتک مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منع کیا مجکو صحبت تیری نے ساتہ ہیشہ خدا کے درود ہو حبیب اللہ کا اُنپر اور انکی آل پر سلام

الحَمدُلِلّٰہِ اَذَلَّ عِبَادِ اللّٰہِ فَاَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ وَوَفَّقَنَا

کیا نہ تہے ہم ذلیل تر بندون اللہ کے پس عزت دی ہمکو اللہ نے ساتہ اسلام کے اور توفیق

بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ در اداب المریدین مسطور ست

دی ہمکو ساتہ کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

قَالَ اَبُوْبَکْرِ الْوَرَّاقُ التِّرْمِذِیُّ ثَلٰثَۃُ اَشْیَاءَ اِذَا قَدَرْتُ

کہا ابو بکر وراق ترمذی نے تین چیزین ہین جب قادر ہوون مین

عَلَیْہِنَّ اَوْ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْہُنَّ کُنْتُ اَنَا الْمَوْتُ فَرِحًا اِذَا قَدَرْتُ

اُنپر یا اوپر ایک کے ان مین سے ہو تہین کہ مرون تہین خوشی مین جب قادر ہوتا

عَلَی السُّجُوْدِ وَاِذَا نَزَلَ بِیَ الضَّیْفُ فَسَمِعْتُ مَضْغَ طَعَامِہٖ

اوپر سجدہ کے اور جب اترے ساتہ میرے مہمان پس سنون مین چبانا کہانے اُسکے کا

وَاِذَا قَدَرْتُ عَلٰی قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور جب قادر ہوون مین اوپر کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

وبایدِ دانست کہ یاد حق سبحانہ وتعالےٰ مرمومنانرا فرحت بخش وراحت افزاست

وصر یاد حق سبحانہ وتعالےٰ نور یست کہ دلہا ءِ بندگان اورا از دود غمہا بہبود

وازیاد کونین پاک میگرداند پس ہر دل کہ آن بیاد حق شاد نبود ہر چند آن اطمینان

بذکر حق نگیرد وانشراح وانفتاح نپذیرد در ظلمت ابدالاباد باشد۔

مبادا ہرگز آن دل خالے از غم		بدلے کز یاد مولےٰ نیست خرم

نقل ست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود کہ بر شما باد کہ بسیار گوئید لا

الٰہ الا اللہ واستغفار بدرستیکہ شیطان گفت کہ ہلاک کردم من مردمانرا

بگناہ وایشان ہلاک کردند مرا بگفتن لا اله الا الله در روضۂ زندوسیہ
مسطور ست قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْحَی
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا آنپر اور آل پر آنکی سلام وحی کی
اللّٰہُ اِلٰی بَعْضِ اَنْبِیَائِہٖ یَا عِبَادِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ مَنْ
اللہ نے طرف بعض پیغمبروں کے اے بندو میرے لا الہ الا اللہ قلعہ میرا ہے
دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ صاحب روضہ گفت فَالْاِشَارَۃُ
جو داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے پس اشارہ
فِیْہِ مَا قَالَ اَبُو الْفَضْلِ الدِّھْقَانُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
بیچ اسکے ہے جو کہا ابوالفضل دہقان نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے
اَلدَّاخِلُ فِیْ حِصْنِ الدُّنْیَا اٰمِنٌ مِنْ سَیْفِ الْاَعْدَاءِ فَمَنْ
داخل ہونیوالا بیچ قلعہ دنیا کے امن میں ہوتا ہے شمشیر دشمنونکے سے پس جو کوئی
یَدْخُلُ حِصَارَ التَّوْحِیْدِ اَلَا یَامَنُ مِنْ عَذَابِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ
داخل ہو قلعے توحید کے بیچ کیا بیخوف نہو عذاب بخشنے والے مہربان کے سے
مے آرند فردائے قیامت اسنا وصد قنا دوزخ را پیش کرسی قضا حاضر کنند
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجِیْٓءَ یَوْمَئِذٍۢ بِجَھَنَّمَ
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو
ہفتاد ہزار مہار بدست ہفتاد ہزار فرشتہ باشد فرشتگان گویند۔
یَا جَھَنَّمُ اَطِیْعِیْ رَبَّکِ دوزخ را حاضر آرند اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
اے دوزخ اطاعت کر رب اپنے کی تحقیق وہ پھینکتا چنگاریاں جیسے محل اور ظاہر کیا
کَالْقَصْرِ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی۔ جاویگا دوزخ واسطے اسکے جو دیکھتا ہو

دوزخ یک خروشندے بخروشد فرشتگان اندر عرش آویزند ہر فرشتہ
گوید یارب ہیچ چیز نمیخواہم مگر خویشتن را وکوہہا ہمہ بگدازند از ہول دوزخ
و پیغامبران کہ بر منابر نور بر آمدہ ہر یکے بر امت خود وعظ میگفتند باشند از
ہیبت فرود افتند و بانگ نفسی نفسی خیزد و از حضرت عزت ندا آمد اے دوزخ سخن گوے دوزخ
در سخن آید بگوید لا الہ الا اللہ بعزت وعظمت تو کہ امروز کینہ کشم از آن کسانے
کہ در دنیا روزی تو خوردند و کسی دیگر را پرستیدہ اند پس خنکے باد مر آن کسان را
کہ در حصار توحید در آمدند و رستند لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ
نہیں غمگین کریگی انکو گھبراہٹ بڑی
در شان ایشان ست در مفتاح الجنان آوردہ ہست کعب احبار رضی اللہ عنہ
گفت ہر مومن را از شیطان سہ حصار ہست ذکر خدا و قراءۃ قرآن و تسبیح
فصل پانزدہم بہ بیان فضل ذکر و سائر اعمال و پاک داشتن ہمت بذکر حق در جمیع احوال
در روضۃ زندویسیہ از معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ منقول ہست او گفت ہیچ
عملے برائے نجات بنی آدم از آتش دوزخ بہتر از ذکر نیست۔
قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
کہا گیا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے فرمایا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے
ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔
یہ بات واسطے اسکے کہ اللہ فرماتا ہے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے۔
در انیس الواعظین آوردہ ہست از رسول علیہ والہ السلام پرسیدند کہ
اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ
کون سا عملوں سے زیادہ افضل ہے اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا ذکر اللہ کا۔

گفتند در جہاد چہ گوئی گفت آن ہم برائے اقامت ذکر ست۔

وَبُوَیِّدُہٗ مَا قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ

اور تائید کرتا ہے اسکی جو فرمایا حضرت نے اونپر اور انکی آل پر سلام حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں

اَلنَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْحَدِیْث۔

لوگوں سے یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ تا آخر حدیث

وجہا نسے کہ آنرا در حقیقت جہاد گویند آن ست کہ برائے اقامت ذکر حق تعالے باشد در شرح مشارق از مصابیح نقل کردہ ست۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی جَآءَ الرَّجُلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ

ابی موسے سے راضی ہوا اللہ آیا ایک شخص طرف پیغمبر کے درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور انکی

فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ لِیُشْتَہَرَ

آل پر سلام پس کہا ایک مرد لڑتا ہے واسطے غنیمت کے اور ایک مرد واسطے یاد کرنیکے اسکو لوگ مشہور

صِیْتُ شَجَاعَتِہٖ بَیْنَ النَّاسِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی

ہو آوازہ شجاعت اسکے کا درمیان لوگونکے اور ایک مرد لڑتا ہے تو کہ دیکھے مکان اپنا

مَکَانَہٗ اَیْ لِیُرٰی مَنْزِلَتَہٗ فِی الْجَنَّۃِ اَیْ لِیَحْصُلَ لَہُ الْجَنَّۃُ

یعنی تو کہ دیکھے مرتبہ اپنا بہشت میں اور تو کہ حاصل ہو اسکو بہشت

فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

پس کون ہے اللہ کے راہ میں۔

یعنی یکے برائے مال غنیمت قتال میکند و دیگرے برائے اظہار شجاعت و دیگرے برائے بہشت پس در راہ خدا کیست۔

قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِیَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

فرمایا جو کوئی لڑے تو کہ ہووے بات اللہ کی ہی بلند پس یہ بیچ راہ اللہ کے

وارد آثار اور روہ ست وَالْمُرَادُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ هِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور مراد ساتھ کلمہ خدا کے وہ لا الہ الا اللہ ہے

بِذٰلِكَ وَرَدَ التَّفْسِيْرُ يَعْنِيْ قَاتَلَ يَكُوْنُ الشَّهَادَةُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

ساتھ اسکے وارد ہوئے تفسیر یعنی لڑا تو کہ ہو گواہی اوپر وحدانیت کے

عَالِيَةً عَلٰى كُلِّ كَلِمَةٍ تُنَافِيْهَا فَذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ فَذٰلِكَ

بلند اوپر ہر کلمہ کو کہ منافی ہے اسکے پس یہ ہے بیچ راہ اللہ کے اور یہ

الَّذِيْ اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

جو ارادہ کیا اسکو اللہ تعالے نے ساتھ قول اپنے کے اور جہاد کرو ساتھ مالون اپنے کے

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيِ الْقَاتِلُ وَالْقِتَالُ۔

اور جانون اپنے کے بیچ راہ اللہ کے اے لڑنیوالا اور لڑائی

در روضہ زندوسیہ مسطور ست در معنے این حدیث

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ

حکم کیا گیا ہون میں یہ کہ لڑون بیچ لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ پس جس نے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

لا الہ الا اللہ بچایا مجھ سے مال اسکا اور جان مگر ساتھ حق اسکے کے اور حساب اسکا اللہ تعالی پر ہے

ابو منصور بتیاع گفت حق تعالے برای ترک ارندکان قول لا الہ الا اللہ را عقوبت

بد و عذاب گردانید یکے ازان منقود ستشا و دوم مستور و آن سیکے السما ہمہ

ست و دیگر باطن پس آن یکے تیغ رسول ست علیہ و الہ السلام و دوم عذاب

دوزخ پس تیغ در عالم دنیا سستکر بہ پیشہ و عذاب دوزخ در عالم اخرت

که دیده بینیشود وآدمی را نیز دو چیز ست یکے زبان دوم دل وزبان در غلاف ست که دیده نمیشود وَ هُمَا الْقَمَرُ وَالشَّفَتَانِ ودل در غلاف سینه ست پوشیده دیده نمیشود وپس هرکه زبان را بقول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از غلاف دهن کشید وتیغ رسول الله صلے الله علیه واله را بر خود در نیام کرد وهرکه زبان ودل را بدین قول از غلاف تا دیده بر کشید در هر دو زخم بر خود بسته در مفتاح الجنان از تفسیر مغنی آورده است پیغامبر فرموده صلے الله تعالے علیه واله وسلم هرکه دلیری ندارد که با دشمن جهاد کند وسخاوت ندارد که مال نفقه کند پس او ذکر خدا تعالے بسیار گوید ودر انیس الواعظین آورده است که رسول علیه واله السلام را پرسیدند که نماز بهتر یا ذکر فرمود نماز خود تمامی ذکر ست وبرای ذکر ست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ

فرمایا الله تعالے نے قائم کر نماز واسطے ذکر میرے کے

لِاَنْ تَذْکُرَنِیْ فِیْهَا لِاشْتِمَالِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْاَذْکَارِ

لئے تو یاد کرے تو مجھکو بیچ اسکے واسطے شامل ہونے نماز کے اوپر ذکروں کے

اَوْ لِاَنْ اُذْکَرَ بِالْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ اَوْ لِذِکْرِیْ خَاصَّةً لَا یَشُوْبُهٗ

یا واسطے اسکے که ذکر کیا جاؤں بیچ تعریف اور ثنا کے یا واسطے ذکر میرے کے خاص کر نہ ملے

بِذِکْرِ غَیْرِیْ اَوْ لِیَکُوْنَ لِیْ ذَاکِرًا غَیْرَ نَاسٍ ـ

اسکے بیچ ذکر میرے کے غیر میرا یا واسطے اسکے ہو واسطے میرے ذکر کرنیوالا لیکن نہ بھولنیوالا ہو

ونماز بتحقیق برائے ذکر ست وعین ذکر ست تا اگر یکے در نماز بر زبان آرد آنچه موافق ذکر ست چنانچه سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ـ

پاک ہے الله اور تعریف الله کو ہے

و مانند آن نمازش فاسد نشود و در روضه زند و سپید مسطور ست

وَلَوْ غَلَطَ الْاِمَامُ فَقَامَ فِيْمَا يُقْعَدُ اَوْ قَعَدَ فِيْمَا يُقَامُ فَقَالَ

اور اگر غلط کیا امام نے پس اٹھا بیچ اس چیز کے کہ بیٹھتا ہے یا بیٹھا بیچ اسکے قیام کیا جاتا ہے پس کہا

الْمُقْتَدِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ كَمَا جَاءَ

پس کہا مقتدی نے پاک ہے اللہ نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اسکی جیسا کہ آیا ہے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ

رسول خدا سے اپر اور انکی آل پر سلام یہ کہ اوس نے فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے

وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ نیز مسطور ست لَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اٰيَةً فِيْهَا ذِكْرُ

اور دستک دینا ہاتھ کی پیٹھ پر واسطے عورتوں کے — اگر پڑھا امام نے آیت کو کہ بیچ اسکی ذکر

الْجَنَّةِ فَقَالَ الْمُقْتَدِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ اَوْ قَرَأَ اٰيَةً فِيْهَا

بہشت کا پس کہا مقتدی نے یا اللہ رزق دے مجھکو یا پڑھا آیت کو کہ بیچ اسکی

ذِكْرُ النَّارِ وَقَالَ الْمُقْتَدِيْ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ

ذکر ہے آگ کا اور کہا مقتدی نے یا اللہ نجات دے مجھکو نہیں فاسد ہوتی ہے

وَلَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَقَالَ الْمُقْتَدِيْ

نماز اسکی اور اگر پڑھے امام یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس کہا مقتدی نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ لِاَنَّ قَوْلَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے لفظ الحمد للہ کا نہیں فاسد ہو جاتی ہے نماز اسکی واسطے اسکے کہ قول اسکا

مَوْجُوْدٌ فِي الصَّلٰوةِ

الحمد للہ موجود ہے بیچ نماز کے

و نیز ... شدہ از رسول علیہ و الہ السلام از ... که ذکر افضل ست یا

روزہ فرمود علیہ والہ السلام کہ روزہ خالی کردن درون بنیت برائے قرار ذکر
در شرح مشارق آوردہ اَلْغَرَضُ مِنَ الصَّوْمِ كَسْرُ النَّفْسِ
مطلب روزہ رکھنے سے توڑنا ہے نفس کا
بِتَرْكِ الطَّعَامِ وَالْغَرَضُ مِنْ كَسْرِ النَّفْسِ تَرْكُ الْمَنَاهِي
ساتھ چھوڑنے کھانے کے اور مدعا توڑنے نفس کے سے چھوڑنا گناہوں کا ہے
لَا تَرْكُ الطَّعَامِ الَّذِي هُوَ مُبَاحٌ وَهٰذَا صَوْمُ الْخُصُوصِ وَ
نہ چھوڑنا کھانے کا ایسا کہ وہ مباح ہے اور یہ روزہ ہے خاص لوگوں کا اور یہ
هُوَ كَفُّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَاللِّسَانِ وَسَائِرِ الْجَوَارِحِ عَنِ الْآثَامِ
وہ بند کرنا شنوائی اور بینائی کا اور زبان کا اور سب اعضا کا گناہوں سے
وَأَمَّا صَوْمُ خُصُوصِ الْخُصُوصِ وَهُوَ كَفُّ الْقَلْبِ
اور مگر روزہ خاص الخاص کا اور وہ بند کرنا دل کا اس
عَمَّا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْكُلِّيَّةِ بزرگے را پرسند در روزہ چہ
چیز سے کہ سوائے اللہ تعالے کے ہے۔
گفت اَرے اَنَا صَائِمٌ بِذِكْرِهٖ فَإِذَا ذَكَرْتُ غَيْرَهٗ أَفْطَرْتُ۔
یعنی روزہ دار ہوں ساتھ یاد اسکی کے پس جب یاد کیا میں غیر اسکے کو روزہ توڑا میں نے
و نیز پرسیدہ شد رسول علیہ والہ السلام از حج کہ ذکر فاضل ست یا حج فرمود
حج خود ہمہ ذکر ست یعنی طواف کردن خانہ کعبہ برائے یاد آوردن حق تعالی سبحانہ
و بزرگ داشتن آواز بہر آنکہ خانہ پروردگار عظیم ست و معنی کلمہ لا الہ الا اللہ ہمین
ست بحقیقت کہ غیر حق را در دل قدرے و شرفے و عظمتے نبود چنانکہ در روضۃ
زندوسیہ مسطور ست کہ ابو حفص حداد و طواف کعبہ بود بنشست شاگرد او ابو

عثمان گفت جای نشستن نیست که در طواف نشستن از ادب نبود و گفت بار دیگر
من جوان نیستم و قوة ندارم و دیگر آنکه

اَنْتَ تَریٰ الْبَیْتَ فَلَا بُدَّ لَکَ مِنْ مَعْرِفَةِ حُرْمَتِهٖ وَالطَّوَافِ

تو دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو پس ضرور ہے تجھکو پہچاننا حرمت اُسکے کا اور پھرنا گرد

حَوْلَهٗ وَاَنَا اَریٰ رَبَّ الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلِیْ مَنْ رَاٰی

اُسکے اور مین دیکھتا ہون پروردگار خانہ کعبہ کو پس خانہ کعبہ پھرتا ہے گرد میرے جو کوئی

الْبَیْتَ یَحْتَاجُ اِلَی الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَیْتِ مَنْ رَاٰی رَبَّ

دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو محتاج ہوتا ہے طرف طواف کے گرد خانہ کے جو کوئی دیکھتا ہے پروردگار

الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلَهٗ ۔

گھر کے کو پس گھر پھرتا ہے طرف اُس کے ۔

و نیز ذکر از زکوٰة افضلست که بہترین زکوٰة زکوٰة تن و زکوٰة تن بقول لا الٰه الا الله
ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا زَکٰوةَ

فرمایا پیغمبر خدا کے نے درود الله کا ہو جیئے اوپر اُنکے اور سلام ادا کرو تم زکوٰة

اَبْدَانِکُمْ وَاِنَّ زَکٰوةَ اَبْدَانِکُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

بدنون اپنی کے اور تحقیق زکوٰة بدنون تمہارے کی البتہ کہنا کلمہ لا الٰه الا الله ہے
یعنی چنانکه مال شخصے از اداء زکوٰة پاک میشود همچنین دل و تن آدمی بگفتن کلمه
توحید پاک و پاکیزه میگردد و چنانچه مال شخصے را در استعمال هیچ شبهه نبود
همچنین اهل لا الٰه الا الله را به بهشت در آمدن هیچ مانع نبود چنانکه گفت

آنچنان باش تا چنین گردی		پاک شو تا ز اهل دین گردی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَحْسَبُوْنَ اَنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْعَنْقَ

فرمایا پیغمبر نے درود ہو جیوا اللہ کا اوپر اُنکے اور انکی آل کے آیا گمان کرتے ہو یہ کہ بہشت جاؤ گے شتر

الغنم فواللہ لن تدخلوھا الا ان تکونوا کالبردۃ التی

بکریون کا پس قسم اللہ کی ہرگز نہ داخل ہو گی تمہین مگر یہ کہ ہو تم مانند اولونکے جو گرتے

تقع من السماء قال اللہ تعالیٰ ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ

ہین آسمان سے فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی ستھرا ہی کرتا ہے پس سوا اسکے نہین کہ ستھرا کرتا ہی واسطے ذات

و اصل پاکیزگی آن ست کہ دل را بمحبت غیر خدا ندہد و بار اغیار بر پشت ننہد و درون خود

را از رحمت ماسوی اللہ خالی دارد و درون او را در درون دل رفتن نگزارد

قال علیہ وآلہ السلام قلب المؤمن حرم اللہ وحرام علی حرم اللہ

فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام دل مومن کا چار دیواری اللہ کی ہی اور حرام ہے

ان یلج فیہ غیر اللہ تعالیٰ —

اوپر چار دیواری اللہ کے یہ کہ داخل کرے اسمین غیر اللہ تعالیٰ کو

اینحدیث در انیس الواعظین مسطور ست و نیز مسطور ست کہ صاحب شرع سخن بہ

گزاف و بیفائدہ نگوید پس مقصود صاحب شرع ازین اخبار این ست کہ دل شاغل

بغیر حق تعالے را نشاید رحمت بر جان شیخ سعدی باد کہ گفت فرد

از دل برون کنم غم دنیا و آخرت	یا خانہ جای رخت بود یا مجال دوست

در روضۃ زندوسیہ مسطور ست کہ در بنی اسرائیل مردی بود بیلیقا نام و در آن

ایام چنان بود کہ ہر کہ سیصد سال مر حضرت ذوالجلال را عبادت میکرد ابتہ

بجانب وی وحی نازل میشد ایمرد از مقام خود بیرون رفتہ و در گوشۂ غارے بعبادت

مشغول شد و انجا درخت خرما بود ہر روز بیار آمدی بیلیقا آنرا میخورد و در عبادت

حق روزگار میبرد و چون سیصد سال تمام شد بروی ہیچ وحی نیامد بیلیقا غمگین شد

قصۂ حال وشکایت پیش پیغامبر عہد خویش نمود حق تعالیٰ بران پیغامبر
وحی فرستاد قولہ لا اُوحی الیٰ رجلٍ اطمأنّ قلبہ بشیءٍ من الدنیا
تحقیق میں نہیں وحی بھیجتا طرف ایک مرد کے کہ چین پکڑا ہے اسکے دل نے ساتھ ایک چیز دنیا کے
یعنی بدرستیکہ من وحی نفرستم بسوی کسے کہ دل او آرمیدہ بود بچیزے از
دنیا آن مرد گفت الٰہی بکدام شیء دل من آویختہ بود فرمان شد بدان سر
ولت بیدار بود کہ بار میداد زلیخا آن درخت را از بیخ برکند وگفت
اللّٰھم لا ترزقنی حتیٰ اموت فانی خائفٌ ان تطمئنّ قلبی
اے خدا مت رزق دے مجھکو یہانتک کہ مروں میں پس تحقیق میں ڈرتا ہوں اس سے کہ چین پکڑے دل میرا
الیٰ شیءٍ دونک ۔ فرد
طرف ایک چیز کے سوائے تیرے ۔

در باغ دل نہال نکنیم غیر نہال دوست		خواہیم کہ بیخ صحبت اغیار بر کنیم

این بگفت و در عبادت شد پس ہر شبانگاہے مرد او را یکان انار از آن انار
کہ فرو آمدے زلیخا روزہ خود بدان انار کشادے چون سہ روز برآمد خدا تعالیٰ
بر وے وحی فرستاد یا عابد قد زنت ثلثة ایامٍ بثلثمائة سنة
اے عابد وزن کیے گئے تین دن ساتھ تین سو برس کے
فکانت ہذہ ثلثة ایام ارجح من ثلثمائة سنة فاوحیت الیک
پس ہوئے یہ تین دن غالب تین سو برس سے پس وحی کی میں طرف تیرے
یعنی چون بوزن این سہ روز تو از آن سیصد سال گران آمد پس وحی فرستادم
بر تو پس اینجا باید دانست کہ تا ذاکر از انس بذکر پدید نیاید شادمانی
بذکر نگردد و علامت انس گرفتن بذکر صحت الیقین است بر مذکور ۔

سے آمدند کہ خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہما
در سفر ہمگی مصاحب بودند پیش از وقت افطار چیزے بدیشان رسیدہ۔
خواجہ ابراہیم آنرا تصدق کردہ خواجہ سفیان گفت یا ابا اسحٰق۔

إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَىٰ قَلِيلٍ مِّنَ الْعِلْمِ
تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے علم کے

پس چون وقت افطار شد باز چیزے رسیدہ خواجہ ابراہیم مر خواجہ سفیان
را گفت إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَىٰ قَلِيلٍ مِّنَ الْيَقِينِ۔
تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے یقین کے۔

در عوارف مسطور ست قَالَ الْجُنَيْدُ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ
فرمایا جنید نے اور تحقیق پوچھے گئے تصوف سے

فَقَالَ أَنْ تَكُونَ مَعَ اللّٰهِ بِلَا عِلَاقَةٍ وَسُئِلَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ
پس فرمایا یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ کے بے علاقہ اور پوچھے گئے شبلی رحم کرے

اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنِ الْفَقْرِ فَقَالَ أَنْ لَا تَسْتَغْنِيَ بِشَيْءٍ دُونَ الْحَقِّ
اللہ تعالےٰ فقر سے پس فرمایا یہ کہ نہ بے پرواہ ہو ساتھ ایک چیز کے سوا حق کے

در خبر ست کہ مردے بر رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہ وسلم آمد و پرسید۔

مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَزْهَدُ النَّاسِ
کون ہے بے رغبت ترین لوگوں کا ہے پس فرمایا حضرت نے بے رغبت تر لوگوں کا

مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلَىٰ وَتَرَكَ فَضْلَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ
وہ ہے جو نہ بھولے قبر کو اور گل جانے کو اور چھوڑے زیادتی زینت دنیا کی اور اختیار کیا

مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ اَيَّامِهٖ وَعَدَّ نَفْسَهٗ
اس چیز کو جو باقی ہے اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے اور نہ گنے کل کو دنون اپنے سے اور گنے اپنے تئین
مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ۔ در عوارف مسطور ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
رہنے والون قبرونکے سے فرمایا پیغمبر خدا کے اوپر انکے
اٰلِهٖ السَّلَامُ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُوْتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ
اور آل انکے سلام جب دیکھو تم ایکمرد کو تحقیق دیا گیا ہے بے رغبتی بیچ دنیا کو اور کم
مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ ۔ و نیز مسطور ست ۔
گویائی پس نزدیک ہو اس سے پس تحقیق وہ ڈالا جاتا حکمت
سُئِلَ الشِّبْلِيُّ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ الزُّهْدُ غَفْلَةٌ لِاَنَّ الدُّنْيَا
پوچھے گئے شبلی معنے زہد کے سے پس کہا زہد غفلت ہے اسواسطے کہ دنیا
لَا شَيْءَ وَالزُّهْدُ فِي لَا شَيْءٍ غَفْلَةٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا رَاَوْا
ناچیز ہے اور بے رغبتی بیچ ناچیز کے غفلت ہے اور کہا بعضے انکے نے جب دیکھا
حَقَارَةَ الدُّنْيَا زَهِدُوْا فِي زُهْدِهِمْ فِي الدُّنْيَا لِهَوَانِهَا عِنْدَهُمْ فِي زُهْدِهِمْ قَالَ عَلَيْهِ
حقارت دنیا کو بے رغبتی کے انہون نے بیچ زہد اپنے کے بیچ دنیا کے واسطے خواہشون انکی کے نزدیک انکے بیچ زہد انکے کے فرمایا حضرت نے اوپر انکے
السَّلَامُ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ
انکی آل پر سلام نہین دنیا بیچ آخرت کے مگر جیسا کرتا ہے ایک تمہارا انگلی شہادت
اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ ۔ در مشارق مسطور ست
کی بیچ دریا کے پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسقدر قطرہ پانی کے پھیرے دریا سے
مَعْنَاهُ لَيْسَتِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةُ فِي مُقَابَلَةِ الْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ
معنی اسکے نہین ہے دنیا فنا ہونیوالی بیچ مقابلہ آخرت کے کہ باقی ہے

إلّا كقطرةٍ من الماءِ في مقابلةِ البحرِ قال بعضُ الكرام

مگر مانند ایک قطرہ کے پانی سے بیچ مقابلہ دریا کے کہا بعض کریموں نے

الدّنيا خسيسةٌ وأخسُّ من الخسيسِ من رضي بالخسيسِ بدلاً

دنیا خسیس ہے بہت خسیس خسیس سے ہے جو راضی ہو خسیس سے عوض

عن النفيسِ وفي المصابيحِ قال عليه وآله السّلامُ واللهِ ما الدّنيا

پاکیزہ سے اور بیچ کتاب مصابیح کے فرمایا آنحضرت اور آنکے آل پر سلام قسم اللہ کی نہیں دنیا

في الآخرةِ إلّا مثلُ ما يجعلُ إصبعَهُ في اليمِّ فلينظرْ بِمَ

بیچ آخرت کے مگر مانند اس چیز کے کہ کرے انگلی اپنی بیچ دریا کے پس چاہیے

يرجعُ يعني نسبةَ نعمِ الدّنيا أو زمانِها في جنبِ نعمِ

کہ دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے یعنی نسبت نعمتوں دنیا کے یا زمانہ اسکے کی بیچ مقابلہ نعمت آخرت

الآخرةِ أو زمانِها ليس إلّا مثلَ نسبةِ الماءِ الّذي

کے یا زمانہ اسکے کی نہیں مگر مانند نسبت پانی کے جو

يلتصقُ بإصبعِ أحدِكم إذا غمسَها في البحرِ

ملجاتا ہے ساتھ انگلی ایک تمہارے کے جب غوطہ دیتا ہے اسکو بیچ دریا کے

ونیز در عوارف مسطور ہست وعندي أنّ الزّهدَ في الدّنيا غيرُ

اور میرے نزدیک یہ ہے کہ زہد بیچ دنیا کے سوا

هذا فإنّما الزّهدُ في الزّهدِ بالخروجِ من الاختيارِ

اسکے ہے پس سوا اسکو نہیں کہ زہد بیچ زہد کو ساتھ نکلنے کے ہے اختیار سے

في الزّهدِ لأنّ الزّاهدَ اختارَ الزّهدَ وأرادَهُ وإرادتُهُ

بیچ زہد کے واسطے اسکے زاہد نے اختیار کیا زہد کو اور ارادہ کیا اسکو اور ارادہ اسکا

يُسْتَنَدُ إِلَى عِلْمِهِ وَعِلْمُهُ قَاصِرًا فَإِذَا أُقِيمَ فِي مَقَامِ

اسناد کیا جاتا ہے طرف علم اسکے کے اور علم اسکا کوتاہ ہے پس جب قائم کیا گیا بیچ

تَرْكِ الْإِرَادَةِ وَالتَّسَلُّخِ مِنْ اِخْتِيَارِهِ كَاشَفَهُ

مقام چھوڑنے ارادہ کے اور نکلنے اختیار اپنی سے مکشوف کرتا ہے اسکو

اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُرَادِهِ فَيَتْرُكُ الدُّنْيَا بِمُرَادِ النَّفْسِ

اللہ تعالیٰ مراد اپنی کے ساتھ پس چھوڑتا ہے دنیا ساتھ مراد نفس کے

فَيَكُونُ زُهْدُهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَئِذٍ۔

پس ہوتا ہے زہد اسکا واسطے اللہ تعالیٰ کے اس وقت۔

اما اصل منشاء زہد علو ہمت ست وکمال بصارت چشم توفیق و ارادت کہ حق تعالیٰ
ایشان را بخشیدہ ست ہمیشہ اہل سعادت مر دنیا را خسیس بینند و بر آخرت نفیس نگرند
و ہر کہ از آخرت بدنیا راضی شود ہر آئینہ نزد اہل ہمت ایشان خسیس من کل خسیس باشد
چنانکہ آن منست لقاء ہمت شغف بود آن گروہ از غیر حق عبور گزیدہ غربت را یکسرہ
یعنی قطب الاقطاب شیخ نور قدس سرہ در رسالہ خود انیس الغربا آوردہ ست حکایت
کنامے در محلہ عطار آن گذشت بوئے خوش در مشامش رسید و بیخود شد بفنا دیر
کہ از عطریات بود نیز بیہوش تر میشد سبکی قدری گرو نزدیک بینی او داشت
در زمان بہوش آمد و نیز آوردہ ست کہ دیوانہ ہموارہ در ویرانہ ہا بود چون در شہر
رسید بینی گرفتہ مے ماند ہر پرسیدند چرا بینی میگیری گفت از گندگی دنیا و این گندگی
شے دنیا پیش حقیقت مشام از او آن غربت آشام ظاہر ست

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

تحقیق اللہ چاہتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور چاہتا ہے ستھرائی کرنیوالوں کو۔

در شان ایشان ست و اگر نه مشتے گلاب را بوئے آن خوش تر از گلاب آید و
حقیقت کار عالم در چشم ظاہر بینان از آنچہ ہست بر عکس نماید دانشمندے
را بادشاہے پرسید که الدنیا جیفة و ہر جیفه را بوئے گنده باشد و بوئے دنیا چیست
و کجاست گفت آرے دنیا را نیز بوئے ہست اما تارکان دانند نه آنانکه در کار طلب
این استخوان چون سگان ہم خوانند و در مکتوب شیخ شرف الدین رحمة الله علیه آمده
که کلمه لا اله الا الله نفی و اثبات ست پس از نفی نفی دنیا مراد ست و از اثبات
اثبات حق سبحانه و تعالی و ترک دنیا علامت معرفت ست پس ہیچ نبود با حال
و افعال کلمه توحید گفتن ست پس چنین کس را که ذاکر بحال باشد حاجت بذکر
زبان نباشد و در انیس الواعظین مسطور ست عیسی صلوة الله بر سر مرده
رسیده او را ہم چون غافلان خفته دید و گفت بر خیز خدا را یاد کن گفت از این
چه میخواہی که من دنیا را باہل دنیا گزاشته ام گفت بیں ہیچ سبب خوشی
این رباعی در ملفوظ آمده ہست رباعی

آنانکه در ہواے نوش یار نشسته اند	از جمله بریده و تنہا نشسته اند
خود را فداے نام تو آئینه ست کرده اند	گاہے فتاده گرسنه و پا شکسته اند

در عوارف مسطور ست در معنی آیت.

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا قِيلَ
اور کیا ہم نے ان میں پیشوا کہ راہ دکہاتے تہے ہمارے حکم سے جب صبر کیا انہوں نے کہا گیا
صَبَرُوا عَنِ الدُّنْيَا در شرح مشارق مسطور ست قَالَ اَهْلُ الْمَعَانِي
صبر کیا انہوں نے دنیا سے کہا لوگوں معنی والے نے
الصَّبْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ثَبَاتِ بَاعِثِ الدِّيْنِ مُقَاوِمًا بَاعِثَ الْهَوَى

صبر عبارت ہے ثابت رہنا باعث دین سے مقابلہ مین باعث خواہش کے

و دو عوارض مسطور ست وَجَاءَ فِي الْاَثَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَكُفُّ عَنِ

اور آیا ہے بیچ اخبار کے — دور کرتا ہے

الْعِبَادِ سَخَطَ اللّٰهِ مَا لَمْ يُبَالُوْا مَا نَقَصَ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاِذَا فَعَلُوْا

بندون سے ناخوشی اللہ کی جبتک کہ نہ پروا کرین اس چیز کو کہ ناقص ہے دنیا انکی سے پس جب کیا انہونے

ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَبْتُمْ لَسْتُمْ بِهَا صَادِقِيْنَ

یہ اور کہا انہونے — فرمایا اللہ تعالے نے جہوٹ بولا تمنے نہین تم سچے

پس مرصادقی کہ باطن از حب سوا اللہ تعالے پاک ست و پانچ مشش بر افلاک از قید

رنج و راحت خاستہ او کجا در بند فزون و کاست در آید کہ ظاہر و باطن او را نور کلمہ

لا الہ الا اللہ آراید نقل بزرگے را خبر آرند کہ نعمت دنیا بیکران داشت روزے خازن

بیامد و گفت فلان چیزے کہ بقیمت چندین ہزار تنکہ بود گم شد آن بزرگ بر فور

دو رکعت شکرانہ ادا کرد بعد از مدتے باز خازن خبر آورد آن متاع کہ در فلان

تاریخ رفتہ بود باز یافتند آن بزرگ ہمچنانچہ در گم شدن شکر کردہ بود ہمچنان کرد

پرسیدند کہ معنی این دو شکر چہ باشد فرمود کہ بر سلامتی باطن و آزادی از بند غم

و شادی کہ ہیچ وجہ باطن متغیر نشد و سلامت ماند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ

فرمایا اللہ تعالے نے تو کہ نہ غم کہاؤ اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی تم سے اور نہ خوش ہو ساتہ اس چیز کے کہ دیا تمکو

شکر و صبر ز بندگان بس کرد		ے ناکسان را بلطف خود کس کرد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

فرمایا اللہ تعالے نے اور جنہونے جہاد کیا ہماری راہ مین البتہ دکہاوینگے ہم انکو رستے اپنے

و در خیر المجالس آوردہ است کہ حاصل از مجاہدہ آن است کہ
صَرْفُ الْقَلْبِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَیْ اِسْتِغْرَاقٌ
و پھیرنا دل کا التفات سے طرف غیر خدا کے اور مستغرق ہونا بیچ بندگی اللہ تعالیٰ کے
فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی و این نوع سر نفی و اثبات ست صَرْفُ الْقَلْبِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ
پھیرنا دل کا سواے اللہ کے سے
نفی ست وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ اثبات ست و در عوارف مسطور ست
اور ڈوبنا بیچ بندگی اللہ کے
وَلَا یَسْتَقِیْمُ التَّوْبَةُ اِلَّا بِصِدْقِ الْمُجَاهَدَةِ وَلَا یَصْدُقُ الْعَبْدُ فِی
اور نہیں مضبوط ہوتا توبہ مگر ساتھ سچی کوشش کے اور نہیں سچا جانا جاتا ہی بندہ بیچ
الْمُجَاهَدَةِ اِلَّا بِوُجُوْدِ الصَّبْرِ روے فضیلہ بن عبید اللہ رضی
مجاہدہ کے مگر ساتھ ہونے صبر کے — روایت کیا فضیلہ بیٹے عبید اللہ نے رضی
اللہ عنہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ
اللہ اس سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا سے درود اللہ کا اوپر اور آل کی آل پر فرماتے تھے مجاہد
مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ وَلَا یَتِمُّ لَهٗ ذٰلِكَ اِلَّا بِالصَّبْرِ
جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے جہاد کیا نفس اپنے سے اور نہیں تمام ہوتا ہے واسطے اسکے یہ مگر ساتھ صبر کے
و نیز مسطور ست کہ فاضلترین صبر آن ست کہ صبر علی اللہ باشد و صبر علی اللہ آن ست
کہ قصد و ارادت خود بر حق تعالیٰ استوار دارد و بصدق مراقبہ دل دور کردن
خواطر غیر سبحانہ و بران درستی نماید تا بحق تعالیٰ از غیر حق تعالیٰ سیر آید یعنی بسبب
آنکہ بحق بسندگی کند از ماسوی اللہ او را ہیچ نماید قال عیسی علیہ السلام
اِدَامُ الْجُوْعِ وَشِعَارُ الْخَوْفِ وَلِبَاسُ الصُّوْفِ وَسِرَاجُ الْقَمَرِ

ہمالین میرا بھوک ہے اور شعار میرا خوف ہے اور لباس میرا صوف ہے اور چراغ میرا چاند ہے۔

وَدَابَّتِي رِجْلَايَ وَطَعَامِي وَفَاكِهَتِي مَا اَنْبَتَ الْاَرْضُ وَلَيْسَ

اور گھوڑا میرا دونوں پاؤں میرے ہیں اور کھانا میرا اور میوہ میرا جو اگاوے زمین اور نہیں

لِي شَيْءٌ وَلَيْسَ عَلَى الْاَرْضِ اَغْنٰى مِنِّي۔

واسطے میرے کوئی چیز اور نہیں اوپر زمین کے غنی تر مجھ سے

وحقیقت فقر آن ست کہ بہر آنچہ غیر حق سبحانہ و تعالیٰ ست نہ مشغول ست

کہ وحی کرد حقتعالیٰ بر موسیٰ علیہ السلام

یَا مُوسٰى اِذَا رَاَيْتَ الْغِنٰى مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوْبَتُهٗ

اے موسےٰ جب دیکھے تو دولتمندی کو سامنے پس کہہ گناہ ہے کہ جلدی کی عذاب اُسکے نے

وَاِذَا رَاَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَرْحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِيْنَ

اور جب دیکھے تو فقر کو سامنے پس کہہ شاباش ساتھ طور نیک لوگوں کے۔

وشایان آں معنی چنانکس بود کہ دل او چون دل پیغامبران باشد یعنی از غیر خدا
اکتفا کردہ باشد واز ہر چہ غیر حق سبحانہ تعالیٰ بر وی عرض کنند در نظر نیاورد

بہر از حضرت فریاد برآرد و بگوید	من چہ خواہم کرد پیدا و نہان
بے تو ای جان جہان جان جہان	از آنکہ مَنْ كَانَ لِلْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ

جو ہو واسطے مولیٰ کے اسکو صاحب ہو ہیں اسکا تمام عالم ہے

ملاحت وارد کہ در شرح مشارق آوردہ است

وَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ قَالَ لَا وَحْشَةَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا رَاحَةَ مَعَ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور تحقیق کیا اچھا جسنے کہا نہیں وحشت ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں راحت ساتھ غیر اللہ تعالیٰ کے

وآنکہ گفتہ اند الصُّوْفِيُّ غَنِيٌّ مِنَ اللّٰهِ این معنی دارد کہ چون وی را ہیچ حاجت نماند

کہ از خدا تعالیٰ سبحانہ بہر بینہ او وبدین معنی غنی باشد در غیر المجالس آمدہ است کہ

غنا را چهار مرتبه ست اوّل آنست که چون حاجت افتد از خدا بخواهد دوم آنکه
از خدا نخواهد مگر خدا را سوم تفویض حاجت خود بر خدا نیمالے کند یا خواسته وناخواسته
او را کارے نباشد چهارم آنکه از خدا بجائے خدا را نیز نخواهد و این مقام علویست

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ اِذَا شَغَلَ عَبْدِیْ طَاعَتِیْ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اور انکی آل پر حکایت کرتا والی اللہ سے جب مشغول ہوتا ہے بندہ

عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَیْتُہٗ خَیْرَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ ۔

میرا میری طاعت میں دعا سے دیتا ہون اسکو بہتر جو دیتا ہون مانگنے والونکو ۔

پس هر که بعبادت نفی واثبات مشغول شد از دو جهان بے نیاز گشت و بعبادت دیگر او را
حاجت نماند در روضه زندوسیه مسطور ست روایت کرد عبد الله عمر رضی الله عنه
که روزے پیش رسول علیه واله السلام نشسته بودم که مردی بیامد آب وضو از اعضائے
او میچکید چون نظر مبارک رسول علیه واله السلام بران مرد افتاد فرمود ۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ

جو ارادہ کریگا کہ دیکھے طرف اہل جنت کے پس چاہئے کہ دیکھے اس مرد کو

همچنین دوم روز چون آن مرد بیامد رسول علیه واله السلام همین سخن فرمود آن
مرد نماز پیشین ادا کرد و روان شد عبد الله عمر رضی الله عنه گفت من نیز در عقب او
روان شدم مرد در خانه در آمده بود که من نیز در رسیدم و در بکوفتم مرد بیرون آمد و گفت
یا اخی کسا بزید گفتم میخواهم که چند روز در صحبت تو باشم و فائده گیرم پس مرد رضا
داده درون خانه در آمدم چون شب شد گمان بردم که مرد شب زنده خواهد داشت
و در نماز خواهد گذرانید آن مرد فرض ادا کرده در خواب شد تا صبح در خواب بود
سه روز در صحبت او بودم همین معائنه کردم چهارم روز پرسیدم که از شما عبادتے

نماندہ و کوشش در طاعت ظاہری نمی بینم و رسول علیہ السلام ترا بہشت
گواہی دادہ و او بہرزہ وگذاشت گواہی نمیدہد پس چیست حال تو گفت۔
یا ابن اخی لا اعرف لنفسی طاعۃ و عملا یدخلنی اللہ بہ
اے بیٹے بھائی کے نہیں پہچانتا ہیں اپنے واسطے کوئی طاعت اور عمل کہ داخل کرے مجکو اللہ
الجنۃ غیر شیئین التمسک علی کلمۃ الحق لا الہ الا اللہ محمد
ساتھ اسکے بہشت میں سوائے دو چیزوں کے چنگل مارنا اوپر کلمہ حق لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ والثانی ان احب للناس ما احب لنفسی واکرہ
رسول اللہ کے اور دوسرا یہ کہ دوست رکھوں واسطے لوگوں کے جو دوست رکھوں واسطے اپنے
للناس ما اکرہ لنفسی۔
اپنے اور مکروہ رکھوں میں واسطے لوگوں کے جو مکروہ رکھوں واسطے اپنے۔

فصل دوازدہم در بیان استقامت و تثبیت و رفتن با خیر الزاد در بہشت

بدان ای مومن حقیقی کہ ای موصوف بصفت کمال صدیقی ہر کہ متمسک بکلمہ توحید
گردد بدان استقامت نمود جملہ مرادش در بر آمدہ و او در ستودگان حضرت کردگار
بدیدکار روآمد قال اللہ تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ٹھہرے رہے
تتنزل علیہم الملئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی
اترتے ہیں انپر فرشتے یہ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشوقت ہو ساتھ اس بہشت
کنتم توعدون در وصفہ ... ان الذین قالوا ربنا اللہ
کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے ... تحقیق وہ لوگ جو کہا ہے رب ہمارا
ای المؤمنون الذین قالوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم استقاموا

الله ہے وہ قوم ہیں جنہوں نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر استقامت کی انہوں نے

يعني تمسكوا على الدين المستقيم وتباعدوا عن الكفر

یعنی تمسک کیا انہوں نے اوپر دین مضبوط کے اور دوری کی انہوں نے کفر

والآثام والمعاصي والباطل وخافوا على دينهم ان لا يسلب

اور گناہوں سے اور نافرمانیوں سے اور جھوٹ سے اور ڈرے ہو اوپر دین اپنے کے یہ کہ نہ

منهم تتنزل عليهم الملائكة وعند موتهم وفراقهم عن الدنيا ان

سلب ہو جاوے اس سے اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے اور نزدیک موت انکے کے اور جدائی انکی کی

لا تخافوا على فوات دينكم عند نزعكم فانكم تخرجون على الايمان

دنیا سے یہ کہ نہ ڈرو تم اوپر فوت ہونے دین اپنے کے نزدیک نکلنے جان اپنی کو پس تحقیق تم نکلو گے اوپر

بالله من دنياكم ولا تحزنوا على ما سلف من قبيح اعمالكم

ایمان کے ساتھ اللہ کے دنیا اپنی سے اور غمگین نہ ہو اوپر اس چیز کے کہ گذرا ہے برے عملوں تمہارے سے

فان ربكم يغفر لكم ذلك ويتجاوز عنكم بفضله ومنه بدليل

پس تحقیق رب تمہارا بخشیگا واسطے تمہارے یہ اور دور کریگا تم سے اپنے فضل سے اور احسان سے

قوله وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون معناه اذا استقمتم

ساتھ دلیل قول اللہ تعالی کے اور خوشوقت ہو ساتھ بہشت کے جو تھے تم وعدہ دیے جاتے معنی اسکے جب

على دين الاسلام والايمان فلكم الجنة التي وعدت لكم

استقامت کی تم نے اوپر دین اسلام کے اور ایمان کے پس واسطے تمہارے بہشت ہے جو وعدہ دیا گیا واسطے تمہارے

بقوله ان المتقين في جنت وعيون در اوراد المريدين مسطور ست-

ساتھ قول اپنے کے تحقیق پرہیزگار بیچ باغوں کے اور چشموں کے-

قيل للجنيد رحمه الله تعالى عند الموت قل لا اله الا الله فقال

کہا گیا واسطے جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ نزدیک موت کے کہ لا الہ الا اللہ پس کہا نہیں
مَا نَسِيتُهُ فَأَذْكُرَهُ درمشارق مسطور ست قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ
بھولا ہیں اسکو پس یاد کروں اسکو — کہا ابو سعید نے رحم کرے اللہ اس کو
اللهُ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
اللہ تلقین کرو موتے اپنے کو نہیں کوئی معبود مگر اللہ
وطریق این تلقین آنست کہ نزدیک موت یعنی در حالت نزع باواز نرم وخوش
بر سر او بگوید تا بشنود وتکلیف نکند کہ جائز نیست درشرح مشارق مسطور ست
فَإِنْ قَالُوا فَهُوَ الْمُرَادُ وَإِنْ لَمْ يَقُولُوا لَا يُكَلَّفُونَ وَلٰكِنْ
پس اگر کہیں پس وہ مراد ہے اور اگر نہ کہیں نہ تکلیف دیئے جاویں ولیکن کہیں
يَقُولُ الْحَاضِرُونَ كَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ حَتّٰى يُوَافِقَهُمْ بِهَا الْقَلْبُ
حاضر لوگ دو کلمہ شہادت کے یہانتک کہ موافقت کریں انکی بیچ اسکے ساتھ دل کے
وچون میت را در گور نہند در آن وقت نیز تلقین آمدہ است درشرح مشارق آوردہ
کہ رسول صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم آنچہ بتلقین در ینوقت امر کرد وشاید کہ از جہت آن
باشد کہ وقت نزع وقت ست کہ شیطان بر آفتا وکردن اعتقاد آدمی در آن وقت
متعرض میشود پس محتاج میگردد بسوی آنکہ کسی ورا از توحید ہوشیار کند والا
لِيَكُونَ ذٰلِكَ آخِرَ كَلَامِهِ حَتّٰى يَصِيرَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
تو ہووے یہ آخر کلام اسکا یہانتک کہ ہو جاوے ان لوگوں سے کہ فرمایا اوپر انکے اور انکی
السَّلَامُ فِيهِمْ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ
آل پر سلام بیچ حق انکے کے جو کوئی کہ ہوا آخر اسکا کلام لا الہ الا اللہ — داخل ہوا بہشت میں
وشہادت بر رسالت درین حدیث مذکور نیست لٰکِنْ فِي الْمِشْكٰوةِ قول خواجہ

رضی اللہ کہ گفت مَا نَسِیْتُہٗ فَاذْکُرْہٗ دلالت میکند بر سکون ضمیر و مہر باطن و
دلیل سکون قلب آنست کہ گفت ہر چند کہ وقت جان کندن وقتے دشوارست بر
حالت ما چنانکہ داشتم برقرارست و شہادتین با خود ہمراہ دارم و مر حق تعالے را فراموش
نکردہ ام کہ یاد آرم و سرور از آن ہست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود اَلدُّنْیَا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ یعنی حیات مومن بطریق حبس عاریت و بند و قید باشد پس چون
قید دور شود ہر آئینہ سرور پیدا آمد قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ مَنْ

فرمایا امیر المومنین عثمان نے جو شخص کہ ہو دنیا
کَانَتِ الدُّنْیَا سِجْنَہٗ کَانَ الْقَبْرُ رَاحَتَہٗ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا جَنَّتَہٗ
قید خانہ اسکا ہو قبر راحت اسکے اور جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اس کا ہو
کَانَ الْقَبْرُ حَبْسَہٗ وَمَنْ کَانَتِ الْحَیٰوۃُ قَیْدَہٗ فَاِنَّ الْمَوْتَ اِطْلَاقُہٗ
قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی کہ ہو زندگانی قید اسکا پس تحقیق موت چھوٹنا اسکا
وَمَنْ تَرَکَ نَصِیْبَہٗ فِی الدُّنْیَا اِسْتَوْفَاہُ فِی الْعُقْبٰی رحمت بر مسعود باد کہ گفت رباعی
اور جو چھوڑے نصیبہ اپنا بیچ دنیا کے پورا دیتا ہے اسکو بیچ آخرت کے۔

باک ندارم کہ زتن جان رود	غم چہ خورد آنکہ ز زندان رود
مور چہ را چیست ازین بہ کہ او	پیر زندانہ چہ سلیمان رود

و مر عاشقان درگاہ الٰہ را مرگ بمثل پلے ست کہ بدان بدوست رسند۔ کہ
اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ و ایشان ہمیشہ در آرزوے مرگ باشند
موت پل ہے پہنچاتا ہے دوست کو طرف دوست کے۔
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ مِنْ دُوْنِ
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اگر گمان کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا لوگوں کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ -

پس آرزو کرو تم موت کے اگر ہو تم سچے -

پس بجز مخلص مرگ را ہیچکس در آرزو نیارد و غیر از صادق موت را نتواند کرد و سنت
وارد قَالَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو کوئی دوست رکھے ملاقات اللہ تعالی کی دوست رکھے اللہ ملاقات اسکی
و مراد از لقاء اللہ ہمین مرگست و در مشارق مسطور است عن ابن عمر رضی اللہ عنه
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا پہر گزرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے نفس کو رہنیوالوں قبروں کے سے
در شرح آورده است که غریب ہمیشه باشتیاقی که بسوی اہل خود و وطن خود دارد
بہمہ حال بوقت ارتحال امیدوار باشد مَتٰى يُنَادِيْ بِالرَّحِيْلِ فَيَرْتَحِلُ
جب پکارا جاوے ساتھ کوچ کے پس کوچ کرے -

و بہریگان منزلے که قطع کند شوق او زیاده تر گردد و چون آخرین منزل شود در
قلق افتد از شدت شوق فَاِذَا وَقَعَ بَصَرُهٗ عَلٰى وَطَنِهٖ زَفَّ مِنْ لَهْفِ
پس جب پڑے آنکھ اسکی اوپر وطن اپنے کے زمیم ہو درازی مسافت
الْغُرْبَةِ ثُمَّ بَكٰى فَرَحًا بِوُصُوْلِهٖ اِلَى الْوَطَنِ وَنَظَرِهٖ اِلَى الْاَحْبَابِ
پہر روئے خوشی میں ساتھ پہنچنے اپنے کے طرف وطن کے اور دیکھنے اپنے کے طرف دوستوں

پس ہم برین معنی رسول علیه و آله السلام فرموده و راه نموده بر آنکه مومن باید که به
طلب وصول الی اللہ دور دور محبت و شوق شب سحرها بنالد در انیس الغربا آنحضرت آورده

مے گشتم بار فراق و ستم تنہائے	مے نے شد که من غمزده سودائے
از کف ساقی و دور لب مینائے	صد زہر عشق ہی چو شکر مے نوشم

چشم امید کشاده و گوش بر راه دعوت نهاده دارد
يَكُونُ شَاخِصًا أَمَلُهُ إِلَى دَعْوَتِهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُدْعَى فَيُجِيبُ
ہے وہ بلند کرنیوالا آرزو اپنی طرف بلانے اسکے کے منتظر ہوتا ہے جب بلایا جاوے پس قبول کرے
وَكُلَّمَا قُطِعَ يَوْمًا مِنْ عُمُرِهِ خَفَّ ظَهْرُهُ مِنْ أَثْقَالِ الْعُمُرِ فَإِذَا
اور جب قطع ہوا ایک دن عمر اسکی سے ہلکی ہو پیٹھ اسکی بوجھوں عمر کی سے پس جب پہنچے
بَلَغَ آخِرَ يَوْمِهِ قَلِقَ لِخَوْفِ الْخَطَرِ الَّذِي رَكِبَهُ وَأَنَّهُ لَا يَدْرِي
آخر دن اسکا قلق کرے واسطے ڈر خطرہ کے جو سوار ہوا اسپر اور وہ نہیں جانتا
بِمَ يُخْتَمُ فَإِذَا كُشِفَ الْغِطَاءُ وَأُرِيَ مَكَانَهُ مَا قُدِّرَ مِنْ طُولِ الْغُرْبَةِ
سات کس چیز کے خاتمہ کیا جاویگا پس جب کہولے گئے پردہ اور دیکھا گیا ٹھکانا اپنے کو تقدیر کیا درازی مسافرت
ثُمَّ يَكُونُ فَرِحًا بِلِقَاءِ مَوْلَاهُ قَوْلُهُ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ
کے ہے پہر ہوتا ہے از روی خوشی کے ساتھ ملنے صاحب اپنے کی فرمانا انکا اور شمار کر اپنی ذات کو رہنے والوں قبروں
أَنْ تَقُولَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ لِأَنَّ تَحْضُرَنِي أَمْرُ اللهِ فَبَعِيدٌ
کے سے یہ کہہ ایکدم بعد ایک دم کے البتہ اگر حاضر ہو مجھکو حکم خدا کا پس شمار کرے
نَفْسَكَ مِنْهُمْ لَا مِنَ الْأَحْيَاءِ لِأَنَّ مَا سَيَأْتِي فَهُوَ آتٍ وَإِنْ
نفس اپنا ان سے نہ زندوں سے واسطے اسکے جو چیز کہ قریب ہے کہ آویگی پس وہ آنیوالی ہے
طَالَتِ الْأَوْقَاتُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا
ہے مقرر اور اگر دراز ہوں وقت جیسا فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام مرو پہلے اس کہ مرو
پس ہر کہ در طلب وصول الی الله مشتاق الی لقاء الله بود مرگ او فرحت ترباید
حجابے میان او و میان محبوب باشد که حجاب درانند مگر باید پس چون وقت مرگ
وقت وصول ست و در وقت وصول شوق محب غالب و محب طالب تر شود

پس ہر آئینہ مومن مخلص را یاد حقتعالے در وقت جان دادن بغلبۂ شوق
و محبت بہتر از حالت دیگر باشد و آنچہ خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے فرمود
مَا نَسِيتُهُ فَاذْكُرُهُ اینجا سلم آید اے مَا نَسِيتُهُ بِالْجَنَانِ
نہیں بھولا ہیں اسکا پس یاد کروں اسکو ای نہیں بھولا ہیں اسکو ساتھ دل کے
بِزَوَالِ السَّكِينَةِ وَالْاِطْمِينَانِ فَاذْكُرُهُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْعَادَةِ
ساتھ دور ہونے تسلی اور چین کے پس یاد کروں اسکو ساتھ زبان کے اوپر عادت کے اور وقت
وَالزَّمَانِ و نیز در آداب المریدین مسطور است
وَقِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الزَّابِلِيِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ
اور کہا گیا واسطے ابی محمد بن زابلے کے کہ لا الہ الا اللہ کہا یہ ایک چیز ہے
عَرَفْنَاهُ وَبِهِ يَقِينِي وَقِيلَ لِزُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ذٰلِكَ فَقَالَ
پہچانا ہم نے اور ساتھ اسکے یقین میرا ہے اور کہا گیا زبیر کو رحم کرے اللہ تعالیٰ اسکو یہ پس کہا نہیں بہتر
لَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ
سوا اسکے جیسا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکی آل پر سلام دنیا لعنت کی گئی ہے ساتھ اس چیز
بِمَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا در شمائل اتقیا آورده است
کے کہ اسمیں ہے مگر یاد اللہ تعالیٰ کی یا عالم والا یا سیکھنے والا علم کا
قول محقق ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى حَلَالٌ لَيْسَ فِيهَا حَرَامٌ وَذِكْرُ الْغَيْرِ
یاد اللہ کی حلال ہے نہیں ہے بیچ اسکے حرام اور ذکر غیر کا حرام ہے بیچ اسکی نہیں حلال
حَرَامٌ لَيْسَ فِيهَا حَلَالٌ و جواب این بزرگان کہ در وقت موت حاضران
را دادند ہمہ دلالت میکند بر اطمینان و استقرار ذکر حق و بر کمال استقامت در روضۂ
زندویسیہ مسطور است ابو منصور صباغ گفت کہ حق تعالے بر ذریت آدم خطاب کرد

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے ہو تو گواہی دی اللہ نے اوپر انکے

باز حق تعالے ازانجا بدنیا فرستاد و باز بوحدانیت او گواہی دادند و کلمۂ شہادت

بر زبان راندند و پیغامبران و مومنان گواہ شدند باز چون در آوردہ شوند

در گور و فرشتگان ازایشان پرسند آنجا نیز کلمۂ شہادت بر زبان آرند و ملائکہ

بشنوند و گواہ شوند پس چون روز قیامت شود ابلیس لعین قصد بندہ کند و گوید

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِيْ لِأَنَّهُ تَابِعِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فرمان شود۔

گروہ میرے سے ہے واسطے اسکے پیروی کی میرے اوپر گنا ہونکے

لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ لِأَنَّ ابْتِدَاءَ أَمْرِهِ عَلَى التَّوْحِيْدِ وَأَوْسَطُهُ

نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے واسطے اسکے کہ ابتدا کام اسکے کا اوپر توحید کے اور بیچ اسکا

عَلَى التَّوْحِيْدِ وَانْتِهَائُهُ عَلَى التَّوْحِيْدِ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ يَا شَيْطَانُ

اسکا اوپر توحید کی اور آخر اسکا کام اوپر توحید کے نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے اے شیطان

ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ اِذْهَبُوْا بِعَبْدِيْ اِلَى الْجِنَانِ

پہر فرماویگا واسطے فرشتون رحمت کے لیجاؤ بندہ میرے کو طرف بہشت کے۔

و بدانستہ اند چون بندہ مومن در کثرت مواظبت و ملازمت ذکر حق سبحانہ تعالے

ذ نیدہ گردد و بمقام محبت رسد معاصی او زیان نکنند۔

كَمَا جَاءَ فِي الْاَثَرِ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا لَمْ يَضُرُّهُ ذَنْبٌ

جیساکہ آیا بیچ حدیث کے جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے بندیکو نہین ضرر کرتا اُس کو گناہ

و این بدو معنی مستقیم آید یکے آنکہ اگرچہ قادر شود وہم کردن نتواند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق قصد کیا اس عورت نے ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ زلیخا کے اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے

رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

دلیل رب اپنے کی اسی طرح تو کہ دور کریں اس سے برائی اور بےحیائی تحقیق وہ بندوں ہمارے خالص کیے گیوں سے تھا

ودوم آنکہ اگر بخندند و بتوبہ توفیق یابد و باستغفار اشتغال یابد پس مومن باید کہ کلمہ
توحید بسیار گفتن عادت کند و این عبادت را سرمایہ سعادت تصور کنند تا
در حیات اگر این کلمہ بسیار بر زبان رانند و دل موافق بزبان گردانند در گور
سوال منکر و نکیر در نمانند و در روضہ زنند و سبیہ مسطور ست۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ وَجَدْتُّ

ابی عبد اللہ زاہد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہا پایا میں نے

فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ الْقَبْرَ يَنُوْحُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ

بعضے کتابوں میں کہ قبر نوحہ کرتی ہے ہر دن سات بار کہتی ہے

اَنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ فَاجْعَلُوْا مُؤْنِسِيْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا بَيْتُ

میں گھر تنہائی کا ہوں پس کرو دوست میرا پڑھنا قرآن کا اور میں گھر

الظُّلْمَةِ فَنَوِّرُوْنِيْ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلُوا

اندھیرے کا ہوں پس روشن کرو مجھکو ساتھ نماز رات کے اور میں گھر مٹی کا ہوں پس

الْفِرَاشَ وَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ اَيْ اِعْمَلُوْا صَالِحًا لِاَنْفُسِكُمْ وَاَنَا بَيْتُ

اٹھا لاؤ بچھونا اور وہ عمل نیک ہے یعنی کرو عمل نیک واسطے ذات اپنی کے اور میں گھر

الْاَفَاعِيْ فَاحْمِلُوا التِّرْيَاقَ وَالْبَارِدَ مَعَكُمْ وَاَنَا بَيْتُ ضِيْقٍ فَتَزَوَّدُوْا

سانپوں کا ہوں اٹھا لاؤ تریاق اور ٹھنڈا اپنے ساتھ اور میں گھر ہوں تنگ پس توشہ اٹھا

لِاَنْفُسِكُمْ مِنَ السَّعَةِ لِهٰذَا الضِّيْقِ وَاَنَا بَيْتُ الْغَرِيْقِ فَتَزَوَّدُوْا

اپنی ذات کیواسطے تنگدستی سے واسطے اس تنگی کے اور مین گھر ہون محتاجی کا پس قوشہ آنہا قبر

لَا لِنَفْسِكُمْ مِنْ غِنَاكُمْ لِهٰذَا الْفَقْرِ وَاَنَا بَيْتُ السُّؤَالِ

اپنی ذات کیواسطے تونگری اپنی سے واسطے اس فقر کے اور مین گھر ہون سوال کا

وَهُوَ سُؤَالُ الْمُنْكَرِ وَالنَّكِيْرِ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ فَاكْثِرُوْا

اور وہ پوچھنا ہے منکر اور نکیر کا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس بہت کہو

عَلٰى ظَهْرِهَا قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ

اوپر پیٹھ میرے کے کہنا لا اله الا الله محمد رسول الله کا ـ

پس چون گور خانہ ایست تنہا و تار و غار ایست بی غمگسار خنکی باد مرنا لیان

قرآن آنکہ در خانہ وحدت چون گور مونسے چون کلام حق برای ایشان باشد و ترد

فِى الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِى الدُّنْيَا وَفِى الْقَبْرِ مُوْنِسًا

دنیا وار ہو آسیچ دعا کے ایخدا کر قرآن کو واسطے ہمارے نزدیک اور بیچ قبر کے دوست

و نیز گور خانہ ایست تاریک و بی نور پس بشارت بھنیا سرور مرا انکسار را

کہ چراغی ازینجہان بردارند کہ شب تا روز از ذکر پروردگار زندہ دارند ـ

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فِى سَوَادِ اللَّيْلِ

فرمایا پیغمبر نے جسنے یاد کیا اللہ کو بیچ اندھیارات کے روشن کرتا ہی اللہ اُسکے دل کو اور اسکی قبر کو

نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ وَقَبْرَهٗ آنانکہ نماز شب بسیار بگزارند کہ در قیام شب مومن را شرف

و وجہا انست قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهٗ بِاللَّيْلِ وَعِزُّهٗ اِسْتِغْنَاءُهٗ عَنِ النَّاسِ

فرمایا آنحضرت نے بزرگی مومن کی قیام اسکا بیچ رات کے اور عزت اسکی بے پرواہ ہونا اسکا لوگون سے

و گور خود را بنور نماز شب و ذکر شب پر نور کنند **نقل** ست از ابی بکر وراق ترمذ

را گفت چہار چیز سالہا طلب کردم پس نیافتم آنرا مگر در چہار چیز اول آنکہ رضا

حق تعالی طلب کردم پس یافتم آنرا در طاعت دوم طلب کردم فراخی عیش پس
یافتم آنرا در نماز چاشت وطلب کردم روشنائی گور پس یافتم آنرا در نماز شب
وطلب کردم عزت را پس یافتم آنرا در استغنا عن الخلق ونیز گور خانه ایست
از خاک انبار فراش وبے بستر پس بشارت باد مر صالحان ونیکوکاران را
که عملہا نیک را بستر ہا گور گردانند مر بنده را چنانچه از مرگ چاره نیست همچنین
از جزاء عمل نیز چاره نیست قال علیه السلام لا بد لکم من جزاء عمله
فرمایا حضرت نے اوپر انکی آل پر سلام ضرور ہے تمکو بدلا عمل اپنے کا

نقل ست از خواجه فضیل بن عیاض رضی الله عنه۔
یقول بلغنا ان الله تعالی اوحی الی النبی محمد علیه وآله
کہتے تھے پہنچا ہمکو یہ کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی طرف نبی محمد کی اوپر ان کے اور انکی آل کے
السلام یا محمد تحبب من الدنیا ما شئت فانك مفارقه واعمل
سلام اے محمد چاہ دنیا سے جو چاہے تو پس تحقیق تو جدا ہونے والا ہے اس سے
ما شئت فانك ملاقیه وعش ما شئت فانك میت عن قریب
اور عمل کر جو چاہے تو پس تحقیق تو ملنے والا ہے اس سے اور زندگی کر جو چاہے تو پس تحقیق تو مرنے والا ہے نزدیک

نقل ست از حجاج بن اسعد رحمة الله علیها او گفت که دیدم من خود را در خواب
با اہل گورستان دیدم ایشان را یکے در گور یا خفته بعضے بر خاک بعضے بر
سندس وبعضے بر حریر ودیباج وریحان پس گفتم اگر میان ایشان برابری بود
چه خوش شدے پس یکے از ایشان جواب داد وگفت
یا حجاج هذه منازل الاعمال من عمل صالحا فلانفسهم
اے حجاج یہ مکان عملوں کے ہیں جو عمل کرے نیک پس واسطے اپنی جانوں کے بہتر کرتے ہیں۔

تَمْهَلُوْنَ - قول امیر المؤمنین عثمان ست رضی الله عنه

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الدُّنْیَا قَبْلَ اَنْ یَتْرُكَهَا وَاَرْضیٰ رَبَّهٗ قَبْلَ

بہتر ہیں آدمیوں کا جو کوئی ترک کرے دنیا کو پہلے اس سے کہ جگہ چھوڑے اسکو اور راضی کرے رب

اَنْ یَلْقَاهُ وَعَمَّرَ قَبْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَهٗ -

اپنے کو پہلے اس سے کہ ملے اس سے اور آباد کیا اپنی قبر کو پہلے اس سے کہ داخل ہو اس میں

پس اے عزیز چون عمر عزیز عزیز ست حیرت بر آن بے تمیز ست که فرصت را

بگذارد و وقت را غنیمت نشمارد در خبر ست هر روز که بر میآید میگوید

یَا ابْنَ اٰدَمَ اغْتَنِمْنِیْ وَخُذْ حَظَّكَ مِنِّیْ فَمَتیٰ اُفَارِقُكَ لَا اَعُوْدُ اِلَیْكَ -

اے بیٹے آدم کے غنیمت جان مجکو اور فائدہ اپنا مجھ سے لے جب جدا ہونگا میں تجھ سے نہ پھرونگا طرف تیرے

و نیز گور خانه ایست جای کژدمان و ماران که بر اهل دنیا و محروم آزاران

عقارب جوافاعی باشند از بزرگان سماع ست که پادشاهی را مرضی سخت

لاحق شد طبیبان آنرا به شحم عقارب دوا فرمودند پس آن مقدار که می بایست

که کافتند نیافتند درویشی بود صاحب کشف پادشاه پیش آن درویش رفت و ماجرا

گفت درویش جای نمود و فرمود که هر چه غرض دارید از ینجا بر دارند کسان پادشاه

آن مقام را کافتند خزانه عقارب یافتند چنانچه قدر حاجت بر داشتند باقی همانجا

گذاشتند پادشاه التماس نمود که این چه موضع جای ست درویش گفت این قبر ستمگار

ست و حفره محروم آزاری بود پادشاه چون از درویش چنین شنید و دید آنچه دید کلیه

دنیا بر دل او سرد شد سلطنت ترک داد و در خدمت درویشان در آمد و یکی از ایشان

گشت و بر استحقاقات ازین حال تضییع مال و دادن زکوة بغیر و تارک الصلوة محذور ست -

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْویٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم یاد کرو اوپر تنگی اور تنور ہوکے اور مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی کے

اما بہترین تریاق کہ براے آن محاق بردارند آن ہست کہ زبان بہ کلمۂ توحید تر دارند

و ہر کہ حقیقت این کلمہ رسید کہ آن حقیقت نفی و اثبات ہست بحکم

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ از من تشبت

اللہ ولی ہے انکا جو ایمان لائے۔ نکالتا ہے انکو اندھیروں سے طرف اجالی کے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وَنَ یَظْلِمُ لَهٗ بِشِرْكٍ كَمَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ

انکے امن اور وہ راہ پائے گئے ہیں ساتھ ظلم کے او ساتھ شرک کو جیسا کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کو

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

اے بیٹے میرے شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔

و پنجم کلمہ کہ قبر میگوید آن ہست کہ من خانہ تنگی ام پس چیزے ازین فراخی خود برای تنگی

ہموار بید فَاَمَّا الْقَبْرُ یُوَسِّعُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلٍ وَیُضَیِّقُ عَلٰی بَعْضٍ اٰخَرَ

پس ابھی قبر کشادگی کرتی ہے اوپر بعضے صاحب قبر کے اور تنگی کرتی ہے اوپر بعض آخر کے۔

پس گور بار مومنان مخلص ہمچو سینہا ایشان فراخ و کشادہ باشند و گور ہا کے

کافران و منافقان برخلاف آن۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا پس جو شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی

رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ

کے ہو رب اپنے کے پس خرابی ہے واسطے انکے جنکے دل سخت ہیں یاد اللہ کی سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

مُّبِيْنٍ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

فرمایا اوپر اُنکے اور آل اُنکی کے سلام نہین ہے اوپر کہنے والون لا الہ الا اللہ کے

وَحْشَةٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَكَاَنِّيْ بِاَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَنْفُضُوْنَ

وحشت بیچ قبرون اُنکی کے اور گویا کہ مین ساتھ اہل لا الہ الا اللہ کی جھاڑتے ہین

التُّرَابَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا

مٹی کو اوپر سرون اپنے کے اور کہین کے سب تعریف واسطے اللہ کے جو لیگیا ہم سے غم

الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ -

تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدر دان ہے -

و باید دانست کہ فجار را در گورہا ایشان تنگی باشد بر انواع -

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ -

فرمایا اللہ تعالی نے حق ہے تحقیق عمل نامہ بدکارون کا البتہ بیچ سجین کے

و برانچہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْشَةٌ

نہین اوپر اہل لا الہ الا اللہ کے وحشت

از اہل لا الہ الا اللہ مخلصان مراد اند کہ لباس حیات در بر ایشان تنگ ست

کہ در ایشان او امر ایشانرا ہمیشہ با خویشتن تنگ ست و اہتمام تمام شان

بر عدد انفاس ہست و ایشانرا با صد قدم بر نقد دم خود پاس ست

فَالْقَبْرُ لَهُمْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ -

پس قبر واسطے اُنکے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے -

اما کلمہ شستم کہ قبر میگوید آن ست کہ میگوید من خانہ فقرم پس از غنا برای جدید این فقر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى -

فرمایا اللہ تعالے نے اور توشہ اٹھاؤ پس تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے
ورسول علیہ والہ السلام فرمود کہ شما یان دوست میدارید مالہائے دیگرا نزاد دشمن
میدارید مالہائے خود را گفتند یا رسول اللہ این چہ باشد ما ہر یکے دوست میداریم
مالہائے خود را فرمود علیہ والہ السلام مالہائے شما آن ست کہ پیش فرستید و مالہائے

غیر آن ست کہ پس بگزارید ع برگ عیش بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست کلمۂ ہفتم کہ گور بگوید آن ست کہ میگوید

من خانۂ ام کہ در من سوال ست و آن سوال منکر و نکیر ست مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ
پس بسیار بگوئید بسبب تثبیت من قول لا الہ الا اللہ پس باید کہ مومن ہمیشہ بدل و زبان
پیدا و نہان در یاد حق سبحانہ وتعالے مستغرق و مشغول باشد زار و بیقرار

نالد و پیوند محبت غیر از دل بگسلاند ع چون بلبل بیقرار در موسم گل
بے نالد لا کہ بعد ازین نتوانے در مشارق الانوار مسطور ست۔

وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ
روایت ہے براء بیٹے عازب سے مسلمان جب پوچھا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے کہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بندہ ہے اللہ کا اور پیغمبر اسکا پس یہ ہے قول ثابت رکھتا ہے
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔
اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے۔

در روضۃ زندویسیہ مسطور ست گفتہ اند بعضے علما چون دو فرشتہ یعنی منکر و
نکیر مومن را در گور بیایند و بپرسند من ربک پس بیدار کنند مومن را از
خوابی خوش پس مومن گمان برد کہ وقت نماز ست بگوید۔

هَاتُوا الْمَاءَ حَتّٰى اَتَوَضَّأَ وَاُصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ

لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کروں میں اور نماز پڑھوں دو رکعتیں۔

یعنی آب طلبید و بگوید کہ آب بیارید تا وضو کنم و دو رکعت نماز بگذارم فرشتگان گویند

لَيْسَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا جِئْنَاكَ لِنَسْئَلَكَ عَنِ الرَّبِّ تَعَالٰى

نہیں یہ وقت نماز کا ولیکن ہم آئے ہیں تیرے پاس تو پوچھیں ہم تجھسے پروردگار تعالےٰ سے

یعنی وقت نماز نیست و ما فرشتگان خدائیم و ترا از خدا ہو تو مے پرسیم پس مومن

بتوفیق حقتعالےٰ جواب گوید کما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ہیں

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَجَابَ الْعَبْدُ

ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے پس جب جواب دیا بندے نے

قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوْسِ فَنَحْنُ نُصَلِّىْ عَنْكَ اِلٰى يَوْمِ

کہیں اسکے دو فرشتے سو سونا دلہن کا پس نماز پڑھتے ہیں تیری طرف سے طرف دن

الْقِيٰمَةِ وَثَوَابُهَا لَكَ بِحُرْمَةِ تَوْحِيْدِكَ وَاِيْمَانِكَ وَاِنْ نَفَعَ سِرّ ان

قیامت کے اور ثواب اسکا تجکو ساتھ برکت توحید تیرے کے اور ایمان تیرے کے۔

سفیست کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود کما تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا

جیسا زندگی کرتے ہو تم مروگے اور جیسا

تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَكَمَا تُبْعَثُوْنَ تُحْشَرُوْنَ۔ قطعہ

مروگے اُٹھائے جاؤگے اور جیسا اُٹھائے جاؤگے حشر کیے جاؤگے۔

پنداری کہ مہرت از دل عاشق رود ہرگز	چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد
زبعد مرگ من بینی گیاہ بر گور من رستہ	نوشتہ نامت ایجانان نہر برگ گیاہ خیزد

صادق باید کہ ہمہ حال از کار خود دراز ہی کہ با حضرت کردگار در مراقبہ دارد و آنرا
در ہیچگاہ بے محاسبہ نگزارد و قدر منزلت خود عند اللہ بقدر محبت حق سبحانہ و تعالیٰ
کہ در دل اوست پندارد و در روضہ زند و سیہ مسطور ست

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَعْرِفَ مَنْزِلَتَہٗ مِنَ اللّٰہِ

فرمایا حضرت نے اپنے اور انکی آل پر سلام جو ارادہ کرے یہ کہ پہچانے مرتبہ اپنا اللہ سے

فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَنْزِلَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَہٗ مَعْنَاہُ مَنْ اَرَادَ اَنْ

پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے مرتبہ اللہ تعالیٰ کا نزدیک اُسکے معنے اُسکے یہ ہین کہ جو ارادہ کرے یہ کہ

یَعْرِفَ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِیَّاہُ فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَحَبَّتُہٗ اللّٰہَ ـ

پہچانے محبت خدا تعالیٰ کی اپنے حق ہین پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے محبت اُسکو واسطے اللہ کے

مے آرند چون نمرود لعین مہتر ابراہیم علیہ السلام را در خام کشید و منجنیق کرد
تا بہ آتش اندازند خلیل اللہ علیہ السلام گفت حسبی اللہ پس در ہوا بود کہ جبرئیل
رسید و گفت ھَلْ لَكَ حَاجَۃٌ خلیل الرحمن اگرچہ در خام بود و بستہ تمام بود
متوجہ تمام کہ داشت دل از جبرئیل علیہ السلام بر داشت و گفت اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا
جبرئیل علیہ السلام گفت سَلْ رَبَّكَ گفت حَسْبِیْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ پس از
حضرت عزت فرمان در رسید یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ

اے نار ہو جا ٹھنڈی اور سلامت اوپر ابراہیم کے

باد و زہر ہی چو دوائے تو منم	در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق ما کشتہ شوی	شکرانہ بدہ کہ خونبہائے تو منم

در روضہ زند و سیہ مسطور ست کہ خلف نام بادشاہے بود در بصرہ او گفت
کہ ہر من مجذوبے را آورند کہ دست و پائے نداشت و چشم ہم رفتہ بود

چیزے کہ پیش آدمی نہادند چون بہائم میخورد پس اورا در مجذوبان در آوردم
واز حال او چند روز یاد نیاوردم یکروز پیش او رفتم و عذر خواستم و گفتم
إِنِّي لَمْ أَذْكُرْكَ گفت لٰكِنْ لِي مَنْ يَذْكُرُنِي۔
تحقیق مین نہین یاد کرتا ہون تجھکو   لیکن واسطے میرے وہ شخص ہے کہ یاد کرتا ہے مجھکو
یعنی چون گفتم کہ چند روز ترا یاد نیاوردم گفت کہ من کسی دارم کہ مرا یاد میکند باز گفتم
إِنِّي غَفَلْتُ عَنْكَ فَقَالَ لِي مَنْ لَا يَغْفُلُ عَنِّي باز گفتم إِنِّي نَسِيتُكَ فَقَالَ
تحقیق مین غفلت کی تجھ سے پس کہا مجھکو وہ شخص ہے کہ نہین غافل ہوتا مجھ سے   تحقیق مین بھول گیا تجھکو
لِي مَنْ لَا يَنْسَانِي ۔ پس کہا مجھکو وہ شخص ہے کہ نہین بھولتا مجھکو۔
پس بگفتم ترا عورتے نمیخواہم کہ غمخواری تو کند گفت این ۔۔۔ ۱
چہ سخن ست من خود پادشاہ تمام دنیا و تمام عروسان دنیا ام گفتم سبحان اللہ این
چہ بادشاہی ست کہ دست و پا و چشم نداری و چون بہائم میخوری پس گفت
ای خلیفہ أَلَيْسَ رَبِّي قَدْ تَرَكَنِي لِسَانًا أَذْكُرُ رَبَّهُ وَيَرْزُقُنِي مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
کیا نہین رب میرے تحقیق چھوڑی مجھکو زبان کہ یاد کرون رب اپنے کو اور رزق دیتا مجھکو اس جگہ سے کہ نہین گمان ہے
پس چند مدت بزیست و برحمت حق پیوست من از بیت الاکفان کفنے مر اورا بیرون
آوردم و اورا دران پیچیدم اندکے دراز آمد پارہ کردم چون شب شد در خواب دیدم کہ گویندہ
میگوید کہ بخیلے کردی بر دوست خدا کفن دراز و آنرا پارہ کردی حاجت نیست مارا
بکفن تو کہ ما اورا در سندس و استبرق پیچیدیم پس بیدار شدم از خواب و کفن را در
کفن خانہ نیافتم پس مومن باید کہ در ہر حالے متوجہ باشد الی اللہ متوجہ تام اگرچہ
در تحقیق بود یا در خاص و پنہان در یاد حق مستغرق بود کہ نداند صبح ست یا شام
و ہوش نداشتہ باشد از اندام چنین کس متوشے باشد قوی کہ بہشتنا و درجہ از مومن

ضعیف بہتر و برتر باشد می آرند کسے از خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ پرسید کَیْفَ اَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا صَبَاحَ عِنْدِیْ وَلَا مَسَاءَ خوش گفت ہر کہ

کیونکر صبح کی تونے پس کہا نہیں صباح نزدیک میرے اور نہ شام

مستغرق یا دش آنچنانم کز ہستی خویش شد فراموش

و ہر مومن را ہیچ نعمتے بالاتر از زبان ذاکر و دل شاکر نیست چون این دو چیز با آن دو چیز بہم دار و چنانکہ شایان ست خزانہ دار و با خود کہ بے پایان ست و بے این سعادت با ہر دو لتے کہ ہست در چہار پایان ست

قطعہ

شب تا بہ یک دوستان خدائے	مے تتا بد چو روز رخشندہ
این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مے آرند کہ ایوب صابر علیہ السلام در بلا صابر ہمیشہ بود و ہیچ نے نالید تا کرمے میگرفتند میگفتند اے ایوب از خداوند خود بخواہ تا ترا عافیت دہد گفتے نخواہم شد کہ حق تعالیٰ عزاسمہ ہفتاد سال نعمت داد ہفت سال محنت من تکشم سعادت نیز نتوانم خواستن رضا حق تعالیٰ ست ہر گاہ کہ خواہد عافیت دہد تا کرمے از تن مبارک وے جدا شدے ایوب علیہ السلام برگرفت و بر تن نہا و گفت بخور تا شمارا روزے بدین ہر دو کرم فرمان شد کہ یکے دل ایوب علیہ السلام را بخورد و دوم زبان چون آن ہر دو کرم بدان مقام رسیدند ایوب علیہ السلام بنالید و گفت کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ -

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مجکو چہو اضرر نے اور تو بڑا رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالوں سے

جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت ہفت سال و ہفت ماہ و ہفت روز و ہفت ساعت کرمان میخوردند ہیچ نالیدی اکنون کہ مینالی چیست ایوب علیہ السلام گفت چند

بدنت دردو نبود چنانکه اکنون دردمندم جبرئیل علیه السلام گفت دانی چیست
گفت نمیدانم جبرئیل گفت فرمان نیشو و آنهمه از ما بود و بخشیار ما بود و این
بخشیار نیست از ان ترا درد رسید و بعضے گویند جبرئیل علیه السلام پرسید چرا ای
بالے ایوب علیه السلام گفت دردمندم گفت از چه چیز گفت تن و مال و اهل و عیال
همه را فدائے کردم بدین و چنین خرسند بودم دل و زبان اکنون زبان میرسید
که این دو ختنیه که جایگاه معرفت و شهادت و مقام یاد و محبت حق تعالے
بود دست درین افتاد و هلاک ایوب آمد و چون اینهمه ابتلا را ایوب علیه السلام
را از خواهش شیطان زخم رسیده بود و هم بدو نسبت کرده بنالید و گفت ...

أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ مولفست فر

یعنی کہ مجھکو ہاتھ لگایا شیطان نے ساتھ رنج اور عذاب کے

در حق من تو گفته دشمن سخن بگوش		چون من بدشمن تو فرو نا و ربیم دوش

ایوب علیه السلام این سخن بگفت حقتعالے بر او رحمت کرده فیض بخشید جبرئیل
گفت کما قال الله تعالی ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے لات مار ساتھ پاؤں اپنے کے یہ جگہ نہانے کی ہے ٹھنڈی اور پانی
مقصود آن بود که ایوب علیه السلام بازنمود که غارت این دو ختنیه ایوب علیه السلام
را در ناله آورده است و گفته اند که هرچه فوت شد غیر خدا آنرا عوضے هست مگر
ذکر و محبت حقتعالے که آنرا عوضے بہا نیست فانه المولى فانه الکے
جو شخص کہ فوت کیا اسنے مولے کو فوت کیا اوسنے تمام

وليس لله إن فارقته عوض		لكل شيء إن فارقته عوض
ور نہیں واسطے اللہ کے اگر جدائی کرے تو اسکا		واسطے ہر چیز کے اگر جدائی کرے تو بدلا ہے

و نیز باید دانست که آرایش سرشتے از ہمین دو چیزست یکے زبان کہ [illegible]
زبان ذاکر بسیار باید دوم دل شاکر کہ از صلاح آن مضغه تمام تن در صلاح در آید
حکایت لقمان حکیم علیه السلام را می آرند که روزی خداوند او گفت [illegible]
گرسنه گوسپندان شوی و گوسپند ذبح کنی و آنچه از اندام او بهتر باشد بسوی من
فرستی لقمان علیه السلام گوسپندے ذبح کرد و دل و زبان او بخواجه خود فرستاد بعده
چند روز باز نامه فرستاد باز لقمان علیه السلام همچنان کرد خواجه از [illegible] لقمان ع
پرسید که دو بار بر تو نوشتم همین دو اندام فرستادی مرا از علم خود خبر ده [illegible]
گفت ای خواجه از تن انسان همین دو اندام اصل اند یکے دل دوم زبان چون هر دو صالح
باشند از ایشان نکوتر چیزی نیست و چون فاسد باشند از ایشان بدتر چیزی نیست خواجه را این سخن خوش آمد لقمان را
آزاد کرد پس هرگاه دل و زبان بنده از آفت ایمن باشد و توجه و [illegible]
و مراقبه باطن بدل بنده یافته شود و تسبیح و تحمید و ثنا بر زبان موجود بود بنده
همیشه بر زبان بود چنانکه ایوب علیه السلام از جفای کرمان بر اندام خود تا دل و
زبان سلامت داشته هیچ نالید و در یاد حق سبحانه و تعالی هم بیاد حق تعالی
شاد بود و هرچه از رنج و بلا داشت آنرا هدیه از درگاه حق سبحانه و تعالی پنداشت و یاد
کردن مر بنده را فضول می بکرد و یاد کردن حق تعالی مر بنده را با رنج و بلا باشد یا صحت
و راحت در روضه زندوسیه مسطور است **نقل** است از عطا سلمی که او مریض شد
گفتند فلان دارو مفید است گفت شرم دارم از خدا تعالی که طلب کنم راحت خود
بجای زحمت و آمرزش حضرت او و گفت

إِنَّ الْمَرَضَ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى حَمْدٌ وَنِعْمَةٌ عَلَيْهِ

تحقیق مرض یاد کرنا اللہ تعالی کا ہے بندہ اپنے کو و نعمت [illegible]

ونیز مسطور ہست کہ عبداللہ مبارک وعزا میگرفت مجوسی بر پسر خود ایشان ونو
مسلمانان گران مے آمد عبداللہ کراہیت ایشان دریافت گفت ای مجوسی در
مجلس اہل اسلام حاضر میشوی چرا مسلمان نمیشوی مجوسی گفت —

اِنِّیْ رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ خَالَفُوْا اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ اَوَّلُهَا یَقُوْلُوْنَ
تحقیق میں نے دیکھا مسلمانوں کو مخالفت کرتے ہیں چار چیز و نکو پہلا اسکے کہتے ہیں

اِنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْیَا ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَیَدَعُوْنَ
تحقیق آخرت بہتر ہے انکو دنیا سے پھر طلب کرتے ہیں دنیا کو اور چھوڑتے ہیں

الْاٰخِرَةَ وَالثَّانِیْ یَقُوْلُوْنَ الْفَقْرُ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الْغِنَاءِ ثُمَّ یُحِبُّوْنَ
آخرت کو اور دوسرے کہتے ہیں فقر بہتر ہے انکو دولتمندی سے پھر دوست رکھتے ہیں

الْغِنَاءَ وَیَفِرُّوْنَ عَنِ الْفَقْرِ وَالثَّالِثُ یَقُوْلُوْنَ الْمَرَضُ خَیْرٌ لَّهُمْ
دولتمندی اور بھاگتے ہیں فقر سے اور تیسرے کہتے ہیں مرض بہتر ہے انکو تندرستی سے

مِّنَ الصِّحَّةِ وَهُوَ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَبْدَهٗ ثُمَّ یَشْکُوْنَ
اور وہ یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنے کو ہے پھر گلہ کرتے ہیں۔

مِّنَ الْمَرَضِ اِلَی خَلْقِ اللّٰهِ وَالرَّابِعُ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
بیماری سے طرف خلق خدا کے اور چوتھے کہتے ہیں تحقیق موت سچ ہے

ثُمَّ یَکْرَهُوْنَ الْمَوْتَ وَنُزُوْلَهٗ لَهُمْ فَلِذٰلِكَ لَا اُسْلِمُ۔
پھر کراہیت کرتے ہیں موت کو اور اسکے اترنے کو اپنے واسطے پس اسواسطے نہیں مسلمان ہوتا میں

یعنی مجوسی گفت کہ مسلمانان خلاف میکنند از انچہ میگویند در چہار چیز اول می
گویند کہ مرض بہتر ست از صحت ومرض یاد کردن حق تعالی ست مر بندہ خود را
باز از مرض شکایت میکنند بخلق نیز میگویند کہ موت حق ست بعد از ان از نزول

بیرون آمدے ذرہ از تار موے اندام او سوختہ نہ شدہ آرے آتش چہ بود
و آب چہ باشد کہ ایشان وقت ایشان پریشان کند ہمچنین رنج و بلا درکار
ایشان نقصان نکند اما آنچہ بزرگی گفتہ ست کہ نزدیک من آن بہتر ست
کہ در عافیت باشم و شکر توفیق یابم از آنکہ در بلا دارند و در صابران باشم
کہ مرا شمارند و این قول در آداب المریدین و عوارف مسطور ست و این معنی
بعجز و عبودیت قریب ترست و لیصقا نزدیکتر **حکایت** در خیر المجالس
آوردہ ست کہ خواجہ عثمان ہرونی رحمہ اللہ تعالے در دیہے گذشت آنجا ہمہ
آتش پرستان بودند گنبدی از خشت خام برآوردہ بودند سالہا در آن
آتش مے افروختند چنانکہ خشت ہا ہمہ سرخ و سیاہ شدہ بودند خواجہ عثمان
ہرونی رحمۃ اللہ علیہ پیش در گنبد رسیدہ و از آتش پرستان پرسید کہ
سالہا باز آتش می پرستید ہیچ بتوانید کہ درین آتش در آئید و شمارا نسوزد
گفتند نتوانیم خواجہ گفت اگر در آتش در آیم و مرا نسوزد شما ہمہ مسلمان
شوید گفتند بلے خواجہ یک ہندو بچہ را بگرفتہ در آن آتش در آمد ایشان فریاد
میکردند خواجہ در آن آتش خوش نشستہ و ہندو بچہ را پہلوی خود نشاندہ آتش
پرستان از اطراف جمع آمدند و معاینہ کردند و ہمہ مسلمان شدند پس
ہر مسلم کہ بحقیقت کلمہ توحید را دریافتہ و بدان اسرار و انوار الفت گرفتہ
یعنی یکے گفتہ و یکے دانستہ و یکے شدہ و رنج و راحت را یکے کار ہو نماندہ
سبحان من لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء
پاک ہے وہ شخص کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ نام اسکے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے
و در وقت او شدہ ہر کہ از یاد حق سبحانہ باز ماندہ در دنیا و آخرت بعذاب

مبتلا شدہ و در بلا افتاد و نعوذ باللہ منہا ومن شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے اس سے برائیون نفسون اپنی سے اور برائیون عملون اپنے سے

در مطلع الانوار از مواعظ المنہ کرین می آرد چون عاصیان امت و گناہگاران ملت
را بدوزخ انداختن فرمان شود مالک بانگ بر دوزخ زند و گوید بگیر ایشان را
آتش گرد ایشان بر آید دران ہول ہمہ گویند اللہ اللہ آتش از ایشان بگریزد
و ہفتاد فرسنگ پس تر رود مالک بانگ زند گوید بگیر این عاصیان را آتش قصد
ایشان کند و گرد ایشان بر آید باز ہمہ گویند اللہ اللہ آتش بگریزد مالک در
غضب شود و بانگ بر آتش زند و گوید ای خاک سیاہ رو بیفرمانی میکنی و فرمان
خدای تعالی بجا نمی آری آتش گوید ای مالک آن روز کہ مرا حق تعالی بیافرید
با من شرط کردہ است کہ اگر بگویندگان کلمہ اللہ سببی رسانید سوختہ باشم ہفتاد
ہزار سال ترا بہ آب عذاب کنند و خاک نہادنت را بہ باد انتقام دہند ای مالک مرا
چہ زہرہ آنکہ بر گویندگان کلمہ اللہ در آیم طاقت عذاب ندارم مالک در غضب شود
بانگ زند زبانیہ ہمہ بشوند ماران و کژدمان ہمہ سرہا برارند و بیکبار بانگ کنند
و حملہ آرند از سطوات ہول این باران شان گفتن کلمہ اللہ فراموش شود و آتش
در گرد در آید و ہر یکی را در گیرد و غریو از اہل عرصات بر خیزد و در آتش او غلطین
مسطور است فردای قیامت یکی را در دوزخ اندازند از زبان آوردہ شود یا حلیم
آتش دوزخ از وی ہفتاد سالہ راہ بگریزد مالک گوید یا نار خذیہ آتش گوید مرا
فرمان است کہ ای آتش اگر کردہ ذاکران من گرد ترا عذاب میکنم کہ ناچیز
کردی وا و ذکر میگوید من چگونہ گیرم او بگیرم مالک گوید آہستہ کدام نام او را در
رو ستہ او گوید کہ من میگویم ھو الحلیم مالک گوید ببرید بہ بہشت ۔

فصل چہار دہم در بیان آنکہ مداومت بذکر و صحبت باید و فراغ تا در تنگی نشستہ بود و در تاریکی چراغ و معرض از ذکر آتش دوزخ را و قوت است بلکہ بہشت المتقی عذاب دوزخ ہم امروز او را منفق و سنت

اینجا باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ و تعالے در تنگچہ دوزخ گفتن مر آنکسان را فائدہ دہد کہ در فراغت دنیا بذکر حق تعالے مشغول بودہ باشند و گرنہ دوزخیان نیز در دوزخ حقتعالے را یاد کنند و سود نکند چنانچہ گفتہ شدہ است در شان فرعون و یونس علیہ السلام کہ فرعون را در تنگچہ غرق گفتن ذکر حق تعالے و کلمۂ توحید سود مند نشد و مہتر یونس علیہ السلام را در تنگچہ شکم ماہی فائدہ داد از آنکہ در راحت و آسانی ہمین کار داشت کما قال اللہ تعالی فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ ہو تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ أَيْ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ قَبْلَ ذٰلِكَ

پیٹ اُسکے کے اُس دن تک کہ اُٹھایا جاوین اور تہا تسبیح کہنے والوں سے پہلے اس سے

و در تیسیر او عظیمین مسطور است کہ در دوزخ کافران مر حق تعالے را تو دو ہزار سال بخوانند و گویند رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا پس بعد از ہزار سال فرمان رسد اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فَيَنْقَطِعُوا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ دُعَائِهِمْ

دور رہو بیچ اُسکے اور نہ بات کرو مجہ سے پس منع کیے گئے یاد اللہ کے سے اور دعا انکی

رَبَّنَا فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ حَتّٰى غَلَبَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الْعَذَابُ

رب ہمارا پس سخت ہوگا اُنپر عذاب یہانتک کہ غالب ہوگا اونپر یہ عذاب اوپر

عَلٰى عَذَابِ جَهَنَّمَ حَتّٰى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عذاب دوزخ کے یہانتک کہ کہا معاذ بن جبل نے راضی ہو اللہ تعالے اُس سے

الآن غلبت الشقاوة حيث منعوا عن ذكر الله

اب غالب ہوئی بدبختی اس طرح سے کہ منع کیے گیے یاد الله کے سے

و باشد کہ عذاب سخت ہمان عذاب مراد بود والله اعلم بدانچہ کہ خدا بتعالیٰ میفرماید

ومن يعرض عن ذكر ربه يسلكه عذابا صعدا۔

اور جو کوئی منہ پھیری یاد رب اپنے سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں

یعنی ہر کہ روی بگرداند از توحید و از یاد حضرت معبود در آرد حق سبحانہ تعالیٰ

در دوزخ یوم الموعود و یا منع و باز داشت از ذکر بقول اخسئوا فیها ولا تکلمون

اور رہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھ سے

مبتلا گرداند در دنیا بعذاب منفو یعنی حلاوت طاعت از وی سلب کند و عبادت

از وی بر دارد کہ نزد یک عارفان این نوع را عقوبتے معجلہ گویند چنانچہ بزرگے

گفتہ است لكل شيء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه

واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا موقوف ہونا اسکا یاد سے

عن الذكر و در بیان آیت من اعرض عن ذكري فان له

جس نے منہ پھیرا یاد میری پس تحقیق واسطے اسکے

معيشة ضنكا در مدارک مسطور ست عن ابن جبير رضي الله عنه

زندگانی تنگ ہے۔ ابن جبیر سے راضی ہو الله تعالیٰ اس سے

اي نسلبه القناعة حتى لا يشبع وقال عليه وآله السلام

ای چھینتے ہیں ہم قناعت یہانتک کہ نہیں سیر ہوتا اور فرمایا اوپر اور انکی آل پر سلام

حاكيا عن الله يا ابن آدم تفرغ لعبادتي املأ صدرك

حکایت کرنیوالا الله سے ای بیٹے آدم کے فراغت کر واسطے عبادت میری کے بھر دونگا سینہ تیرا

غنا و اسد فقرك وان لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد

اگر ہو وہ دولتمند ہی کے اور بند کرونگا محتاجی تیری اور اگر نہ کریگا بہرونگا ہاتھ تیرا مشغول ہونہا اور نہ

فقرك ودر مدارک مسطور است فسر الدين التسليم والقناعة و

بند کرونگا تجہسے محتاجی تیری پس بتاد ین کے سپرد کرنا ہی اور قناعت کرنا اور

التوكل فيكون حيوة طيبة ومع الاعراض الحرص

توکل کرنا پس ہوتی ہی زندگی پاکیزہ اور ساتہ منہ پہیر نیکے حرص اور

والشح فمعيشة ضنك وحالة مظلمة كما قال المتصوفة

بخل ہے پس معیشت تنگ اور حالت تاریک جیسا کہ صوفیون نے نہیں

لا يعرض احد عن ذكر ربه الا اظلم عليه وقته وتشوش

منہ پہیرتا کوئی یاد رب اپنے سے مگر اندھیرا کیا جاتا ہے اوپر اسکے وقت اسکا اور

عليه رزقه ودر تفسير مدارک آمده است المراد منه عذاب القبر وكذ

پریشان ہوتا ہی اوپر اسکے رزق اسکا مراد اس سے عذاب قبر ہے اور تحقیق

ورد ان المعيشة الضنك انه يسلط عليه تسعة وتسعين تنينا ينهسون

وارد ہوا ہے کہ معیشت تنگ یہ کہ غالب ہو اسپر ننانوے سانپ نوچتے ہین

لحمه حتى يقوم الساعة او في الدنيا بان لا طمانية له

گوشت اسکا یہانتک کہ قائم ہو قیامت یا بیچ دنیا کے ساتہ اسکے کہ نہین آرام اسکو

ودر روضہ زندوسیہ مسطور است در جلد دوم در باب جہل و بکم کہ در فضل ذکر است

قال رحمه الله تعالى وحكى ابو الفضل باسناد له عن جعفر

کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالی اور حکایت کیا ابو الفضل نے ساتہ اسناد کے واسطے اس کے جعفر

بن محمد رضي الله عنهما قيل لعلي ابن ابي طالب عليه السلام

بن محمد سے راضی ہو اللہ ان سے کہا گیا واسطے علی بن ابی طالب کے اوپر اسکے سلام

اَیْنَ مَوْضِعُ السَّفَلَةِ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کہاں ہی جگہ کم ہمتوں کی بیچ کتاب اللہ تعالے کے اور کہاں کیا ذکر اللہ تعالے نے

فِیْ کِتَابِہِ السَّفَلَةَ فَقَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ

بیچ کتاب اپنے کی کمینوں کو پس کہا بیچ قول اللہ تعالے کے پس منہ پھیر اس شخص

ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ذٰلِکَ مَبْلَغُھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

سے کہ پھرا یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ رسائی انکی ہے علم سے

و در مدارک مسطور ہست فَاَعْرِضْ عَمَّنْ رَاَیْتَہٗ مُعْرِضًا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

پس منہ پھیر اس شخص سے کہ دیکھا تو نے اسکو منہ پھیرنیوالا یاد اللہ تعالے سے

اِلَی الْقُرْاٰنِ وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا اَیْ اِخْتَارَ ھِمَّتَہٗ

کے سے مراد قرآن ہے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا اور اختیار کیا اسکی ہمت نے دنیا کو اور راضی ہونا

الدُّنْیَا وَالرِّضَاءَ بِھَا وگفتہ اند کہ سفلہ کسی ہست کہ تمام شب تہجد

ساتھ اس کے

مشغول ہست کہ بر حضرت داود علیہ السلام وحی شد مَنْ نَامَ جَمِیْعَ اللَّیْلِ

جو سویا تمام رات نہیں لائق

لَا یَصْلُحُ لِیْ ومی آرند کہ بعضی از قبیلہ ہای عرب چنان بودند کہ بحضرت رسول

ہوتا میرے واسطے

علیہ السلام می آمدند و اسلام قبول میکردند و بمقام خود میرفتند پس اگر سال ایشان

خوب شدے و زراعت و باغ نیکو آمدی بر دین اسلام ثابت می بودند و اگر بر خلاف

می بودی برمی گشتند در حق ایشان این آیت فرود آمد۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَہٗ خَیْرُ اِطْمَاَنَّ

اور بعضی لوگوں میں کوئی ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوپر ایک کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بھلا آرام پکڑا

بِہٖ وَاِنْ اَصَابَتْہُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰی وَجْھِہٖ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ

ساتھ اسکے اور اگر پہنچے اسکو برائی پھر گیا اوپر منہ اپنے کے ٹوٹے میں دیا دنیا اور آخرت

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔

یہ وہ ہے ٹوٹا یا ناطن ہے۔

یعنی حاصل آنست کہ حق سبحانہ و تعالیٰ میفرماید بعضی از مردمان کسی ہست کہ می پرستند
مرا بطمع دنیا پس اگر خوب شد و تجارت او سود مند آمد بر ایمان و توحید بماند و اگر
فائدہ نشد از عبادت خدا و توحید برگشتہ و در پرستش بت افتادہ پس زیان کرد
دنیا و آخرة را زیان دنیا آنکہ خون و مال او بر مومنان حلال شد و زیان آخرت عذاب دوزخ

فصل فِي حِفْظِ اللِّسَانِ بِقُوَّةٍ دَخَلَ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَعَ حُبِّ الْإِيْمَانِ وَفِيْهِ ذِكْرُ تَكَلُّمِ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْأَوَانِ۔

بیچ نگاہ رکھنے زبان کے ساتھ قوت کی داخل ہے بیچ دل مسلمان کے ساتھ محبت
ایمان کے اور بیچ اسکے ذکر بات کرنے لڑکے کا ہے پہلے وقت سے۔

در مشارق مسطور ست ابو هريرة مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَ
روایت ہے ابو ہریرہ سے جو کوئی ہو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس جب پائے
اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ يَسْكُتُ فِي شَرْحِهٖ شَهِدَ اَمْرًا اَےْ اَدْرَكَ
ایک کام کو پس چاہیے کہ بولے ساتھ خیر کے یا چاہئے کہ چپکا رہے بیچ شرح اسکے کے معنی شہد امرا کے
اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ الْاِيْمَانِ حِفْظَ اللِّسَانِ
یعنی دریافت کرے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اس بات کے شرطوں ایمان کی سے ہے نگاہ رکھنا زبان کا
عَنِ اللَّغْوِ وَالْهَذَيَانِ وَالتَّكَلُّمُ بِاَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ
بے فائدہ اور بہکے باتوں سے اور کلام کرنا ساتھ اس کے کہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا بیچ
تَعَالٰى وَالنَّصِيْحَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور خیر خواہی اور حکم کرنا ساتھ موافق شرع کے اور منع کرنا مخالف شرع سے

وگفته اند که کلام بنی آدم جمله وبال ہست مگر ذکر خدا یا امر معروف ونہی از منکر
در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست اگر یکے را بگفتن کلمہ کہ موجب کفر ہست شدتے
لاحق شود چنانکہ بر بدن عضوے از اعضایے یا زدن موازنہ بنہد تا زیانہ پس افضل
آن باشد کہ از زبان او کفر نزد و اگر بگوید و دل او برایمان و توحید قرار گرفته بود روا
باشد کقولہ تعالی مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی کافر ہوا ساتہ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے مگر جو جبر کیا گیا اور اسکا دل آرام میں ہے ساتہ ایمان کے
پس بدین گفتن اگرچہ کافر نشود اما شدت دنیاوی وراحت جہان را اعتبارے
وبقائے نیست بہتر آن باشد کہ خود را بہ تلف سپارد وکلمہ کفر بر زبان نیارد و نیز
در روضہ مسطور ہست کہ در وقت بنی اسرائیل بادشاہے کافر بود کہ مسلمانان را
بدین خود کشیدے وبکفر دعوت کردے ہر کہ از مسلمانان طوعا وکرہا متابعت او کردے
از جفاے او رستے وہر کہ بر اسلام ماندے وبر دین خود استقامت نمودے او را بکشتے در دست
او عورتے مسلمہ گرفتار شد کہ سہ دختر داشت آن بدبخت او را بکفر خواند آن زن
کافر نشد آن ملعون با وزراء خود گفت کہ من میخواہم کہ این را در نکاح خود درآرم
واو در دین ما شود چہ باید کرد وزرا بدر را گفتند کہ دختران او در دہن او ذبح
باید کرد تا چون خون این دختران در حلق او رود از شفقت مادری بتو ایمان آرد
ہمچنان کردند لگامے در دہن آن مظلومہ درآوردند و دو دختران او را بعد یگر ذبح
کردند فَشَرِبَتْ دَمَهُمَا غُصَّةً بِغُصَّةٍ وَجُرْعَةً بِجُرْعَةٍ۔
پس پیا لہو اس کا غصے سے ساتہ غصے کے اور گہونٹ ساتہ گہونٹ کے۔
یعنی خون شان فرو برد وہیچ از کلمات کفر بر زبان نراند پس دختر شیر خوارہ او را
خواستند کہ ذبح کنند شفقت مادری درآمد و با خود گفت۔

اَقُولُ شَیْئًا بِاللِّسَانِ فَقَلْبِیْ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔

کہتا ہون ایک چیز کو ساتھ زبان کے دل میرا چین مین ہے ساتھ ایمان کے

آن دختر شیرخوارہ را وقت سخن گفتن نرسیدہ بود حقتعالے در سخن آورد گفت۔

اِصْبِرِیْ وَلَا تُنَافِقِیْ یعنی صبر کن و منافق مشو پس آنرا نیز ذبح کردند و آن زن را نگشتند و ہیچ از کلمات کفر بر زبان او نرفتہ۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

ثابت رکھتا ہے اللہ آن کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا

و نیز در روضہ زندوسیہ مسطور ست کہ ہیچ طفل را حقتعالے قبل از آوان تکلم در سخن آوردہ ست یکے این دختر کہ در ذکر آمدہ ست دوم مہتر عیسے علیہ السلام۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کیونکر کلام کرین ہم اس سے کہ ہے بیچ جھولے کے لڑکا۔

یعنی قوم گفتند کہ ما با طفل چگونہ سخن گوییم مہتر عیسے علیہ السلام در سخن آمد و گفت

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ و سوم شاہد مہتر یوسف علیہ السلام کہ چون زلیخا یوسف علیہ السلام در تنازع شدند زلیخا گفت گناہ یوسف ست و یوسف گفت گناہ زلیخا ست در آن خانہ طفلے بود او بر صدق یوسف علیہ السلام گواہے داد۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگوں اسکے سے۔

چہارم شاہد زاہد و آنچنانست کہ زاہدی در بنی اسرائیل عبادت حقتعالے را عبادت کردے و در صومعہ خود بستہ داشتے تا روزے مادرش بر در صومعہ آمد آواز داد زاہد در نماز بود در وا نکرد و نکشاد مادرش دعا بد کرد کہ اگر آواز من در گوش رسیدہ ست و بر من در نکشاد

خداتعالی میان خلق ترا رسوا گرداند پس مادران زاهد وفات یافت دران ایام
بادشاه وقت را دختری بود بکر از وی پسری متولد شد بادشاه ازان دختر پرسید
که پدر این پسر کیست او گفت آن زاهد که در فلان صومعه است بادشاه اشارت کرد
تا صومعه زاهد را خراب کردند و زاهد را بر خر سوار کرده در شهر آوردند و خواستند
که بر دار کشند زاهد گفت آن طفل را بیارید طفل را آوردند زاهد گفت۔

بالذی خلقک ان تخبر هذا القوم من ابوک۔

سانہ اس ذات پاک کے جس نے پیدا کیا تجکو یہ کہ خبر کر دی اس قوم کو کون ہے باپ تیرا۔

یعنی بحق آفریدگار پاک که از آب و خاک وجود تو موجود کرده است خبر ده این قوم
را که پدر تو کیست حق سبحانه تعالی اورا در سخن آورد و گفت۔

الذی یرعی غنم جدی یعنی آنکه گوسپندان جد من یعنی بادشاه می چراند چنانچه
او زیر قصر بادشاه آن دختر هر شب از قصر خود بنجانه او فرود می آمد و با او عمل بد
میکردند تا حق سبحانه تعالی مرا از آب او بیافرید بادشاه فرمودند تا صومعه زاهد از نو ساختند
زر و نقره بر آوردند و شبان را رجم کردند و آنچه در مشارق قصه جریج عابد و تکلم
طفل و قصه سخن گفتن طفل دیگر در کنار مادر در یک حدیث مسطور است و آنچه در رو
زند و سبعه مسطورست میان این هر دو عبارت اختلاف بسیارست و اینجا از
روضه آورده شده است و پنجم طفل که در سخن آمده است صاحب روضه گفت که در ایام
دیدم نقل است از محمد بن اسحق صاحب المغازی او گفت که رسول الله صلی الله علیه
و آله السلام در مجلسی نشسته بود که زنی از مشرکان گذر کرده که در حق رسول علیه
السلام سخنان ناشایسته گفته و با او طفلی بود دو ماهه چون زن برابر مجلس
رسول علیه السلام آمد رو ترش کرده و رخ بگردانید پس طفل از کنار آن زن آواز دادم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ۔
سلام تم پر اے پیغمبر خدا کے اور اے محمد بیٹے عبداللہ کے

آن زن را خوش نیامد رسول علیہ السلام فرمود از کجا دانی کہ من رسول خدایم و محمد بن عبداللہ منم گفت خدا تعالے مرا آگاہانیدہ و روح الامین مرا خبر کردہ پہ جبرئیل علیہ السلام بر سر رسول ایستادہ بود گفت پسر را ای محمد کہ روح الامین کیست گفت جبرئیل است ای رسول رب العالمین و او بر سر تو ایستادہ دست و سو سن مے بیند پس رسول علیہ و آلہ السلام پرسید کہ ای طفل چہ نام داری گفت عبدالعزی۔

وَهُوَ الصَّنَمُ وَاَنَا كَافِرٌ بِهٖ تُسَمِّيْنِيْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَاءِ۔

اور وہ بت ہے اور میں کافر ہوں اس کا نام رکھئے تو ساتھ نیک ترین ناموں کے

یعنی مرا عبدالعزی میگویند و عزی نام بتے ست و من بدان بت کافرم پس تو اے رسول خدا مرا نامے بنہ نیکو ترین نامہا رسول علیہ آلہ السلام فرمود انت عبداللہ پس گفت دعا بکن ای محمد رسول خدا کہ خدا تعالے مرا در بہشت از خادمان تو گرداند جبرئیل بگفت دعا بکن ای محمد رسول علیہ و آلہ السلام دعا کرد و طفل گفت۔

سَعِدَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَقِيَ مَنْ كَفَرَ بِكَ۔

نیک ہوا جو ایمان لایا ساتھ تیرے اور بدبخت ہوا جو کافر ہوا ساتھ تیرے۔

و نفرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد و بعد از ان مادر آن طفل بحضرت علیہ السلام صد ز دست از انچہ در حق او ناسزا گفتہ و اسلام عرض کرد رسول علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اُنْظُرِيْ اِلٰى كَفَنِكِ وَحَنُوْطِكِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔

دیکھ تو طرف کفن اپنے کے اور خوشبو اپنے کے ساتھ فرشتوں کے۔

پس آن عورت نیز پیش از انکہ در منزل خود برسد از جہان برفت حق تعالے جمیع منانرا بران دا

که جان در راه دوست در بازند و خود را فدای محبت و عشق سازند و بغبار قلباً و قالباً نپردازند

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتوں طرف اہل اُسکے کے

یعنی چنانکه وارید امانت اوست بدوست سپارید و خود را در زمرهٔ مردگان بحکم

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر
خود تو منصف باش ایجان این سخن با تو ان
ورنه باید پیشکی روزی بملک الموت داد

جان بجانان ده وگرنه از تو بستاند اجل
جان بجانان ده تو ای عاشق بیابی تا ابد
سخن در آن بود که اگر مومن را جان و تن

در کار ایمان شود سهل شمارد و بلکه غنیمت پندارد و شرک آوردن نخواهد اگرچه بزرگتر از آن داند که در آتش سوخته شود و بلکه آتش را بجای شرک دوست دارد

فصل

حدیث است از ابی رزین عقیل رضی الله عنه او گفت که من آمدم پیش رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و گفتم۔

مَا الْاِیْمَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کیا ہی ایمان اے پیغمبر خدا کے فرمایا یہ کہ گواہی دے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَتَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ

ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا اور گواہی دے تو یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا اور یہ کہ ہووے

یَکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ

اللہ اور پیغمبر اسکا پیارا زیادہ ہو تیری طرف اس چیز سے جو سوا انکے اور یہ کہ جلی تو ساتھ

اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ وَاَنْ تُحِبَّ غَیْرَ ذِیْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّ

آگ کے پیارا ہووے طرف تیرے اس بات سے کہ شریک کرے تو ساتھ اللہ کے اور یہ کہ دوست رکھے تو غیر صاحب نسب

اِلَّا لِلّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِیْمَانِ قَلْبَكَ كَمَا دَخَلَ

کو نہ دوست رکھے مگر واسطے اللہ کے پس جب ہووے تو اسطرح پس تحقیق داخل ہوئی محبت ایمان کی دل تیرے میں جیسا داخل ہوا

دخول حُبِّ الماءِ قلبَ الظمآنِ في يومِ القائظِ يعني يومَ السّموم۔

محبت پانی کے دل پیاسے کے بیچ دن قائظ کے یعنی دن لو کے۔

گفت ابی ذر رضی اللہ تعالے باز پرسیدم از رسول علیہ السلام کہ یا رسول اللہ

چگونہ معلوم شود مرا کہ مومنم پس فرمود علیہ وآلہ السلام۔

مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ حَسَنَةً فَيَعْلَمُ أَنَّهَا حَسَنَةٌ وَأَنَّ اللهَ مُجَازِيهِ

نہیں کوئی بندہ عمل کرتا ہے نیک پس جانتا ہے یہ کہ وہ نیک ہے اور یہ کہ اللہ بدلہ دیتا ہے اسکے

بِهَا خَيْرًا مِنْهَا وَلَا يَعْمَلُ سَيِّئَةً فَيَعْلَمُ أَنَّهَا سَيِّئَةٌ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ

ساتھ اسکو بہتر اسسے اور نہیں عمل کرتا برائی پس جانتا ہے یہ کہ وہ برا ہے پس بخشش طلب

تَعَالَى مِنْهَا وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

کرتا اللہ تعالی سے اس سے اور جانتا ہے کہ وہ نہیں بخشتا ہے گناہوں کو مگر وہ اور وہ مومن ہے۔

پس ازین حدیث معلوم میشود کہ شہادت بزبان رکن ایمان ست وظاہر محبت

خدا عزوجل ومحبت رسول خدا علیہ وآلہ السلام ومحبت توحید ومحبت غیر ذی نسب

خالصۃً للہ از ارکان ایمان ست در باطن در عوارف مسطور ست

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ

پیغمبر خدا پر درود اللہ کا اُن پر اور انکی آل پر اور سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا تین چیز

مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ

ہین جو شخص کہ ہوں بیچ اسکے پاوے مزہ ایمان کا جو شخص کہ ہووے اللہ اور پیغمبر اس کا

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَ

پیارا اسے سوا دونکی شی چیز کے اسکے ہو اور جو دوست رکھے بندہ کو نہیں دوست رکھتا اسکا

مَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا

کیواسطے اور جو شخص کہ مکروہ رکھتا ہے یہ کہ پھرا وے بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ پھرایا ہے اسکو اللہ نے اس سے جیسا مکروہ
يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ و نیز در عوارف مسطور ست كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
رکھتا ہے یہ کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے ۔ تھے پیغمبر خدا
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ
اوپر اور آپکی آل پر سلام دعا کرتے تھے اے خدا کر محبت تیری سے محبوب تر سے طرف میری جان
وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ
میرے اور کان میرے سے اور آنکھ میری اور لوگوں میرے سے اور مال میرے سے اور پانی ٹھنڈے سے واسطے
فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَطْلُبُ خَالِصَ الْحُبِّ وَخَالِصُ الْحُبِّ
پیاسے کے پس تھے پیغمبر خدا اوپر اور انکی آل پر سلام طلب کرتے خالص محبت اور خالص محبت
هُوَ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكُلِّيَّتِهِ
وہ ہے کہ دوست رکھے اللہ تعالے کو پورے سب ۔

وہم در عوارف مسطور ست که بواعث محبت در انسان بر انواع ست پس محبت روح
ست و محبت دل ست و محبت نفس ست و محبت عقل ست پس بسیار ست از محبت
روح و دل که نفس آنرا موافقت نمیکند مثل اَنْ يَكُوْنَ رَاضِيًا وَالْجُمْلَةُ فَذُكِرَ
و قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم که در دعا اہل و مال و آب سرد ذکر کرده است
تا غالب باشد محبت حق سبحانه و تعالی در انواع محبت و دوست دارد حق تعالی
را بدل و روح کلاً و جملاً بجدی که در طبع نیز محبت حق سبحانه و تعالی سرایت کند تا بر محبت
آب سرد غالب آید وَهٰذَا يَكُوْنُ حُبًّا خَالِصًا لِلْخَوَاصِّ
اور یہ ہوتی ہے محبت خالص واسطے خواص کے ۔
و در روضه مسطور ست که وحی کرد حق تعالی بر ابراہیم علیه السلام که اے ابراہیم که تو دوست

مائی وما دوست تو ایم پس ہشیار باش تا بر دل تو مطلع شوم و دل تو بغیر خود
آویختہ نیابیم واگر ترا بغیرے مشغول یابیم دوستے خود بہرم از تو بدرستیکہ خفتنیا
نمیکنم برائے دوستی خود مگر کسیے را کہ بسوزم او را در آتش دل او از ما یزدگرد و بغیر ما مشغول
نشود و در ذکر ما باشد و از آتش ہیچ درد نیابد و اگر در آریم او را در بہشت آراستہ
گردانیم بہشت را در نظر او وحور و قصور و نعمتہائے گوناگون کہ در بہشت برائے اہل
آن آمادہ نہادہ ایم بدان رو نیارد و آن جملہ را نعمت نشمارد و دل را بدان مشغول
نبارد و از یاد من بنعیم نپردازد۔

فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ كَانَ سَكَنَ فِي قَلْبِهِ فَتَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الطَّافِي
پس جب اسیطرح ہوگا آرام ہیچ دل اسکے کی پس پے درپے آتے ہیں اوپر عنایات
قُرْبَةً مِنِّي وَوَهَبْتُ لَهُ مَحَبَّتِي فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِيَمِينِ قَابِي
بسبب نزدیکی میرے بخشتا ہوں اسکو اپنی محبت پس تحقیق مضبوط پکڑا کہ دوست رکھتا مجکو اسی طرح
نَعِيمٌ يَعْدِلُ ذَلِكَ أَمْرٌ أَيُّ شَرِيفٍ أَشْرَفُ مِنْهُ عِنْدِي
نعمت برابر ہوتی ہے اسکے یا کون سے بزرگی بزرگ تر ہے اسسے نزدیک میرے
فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَسَعُ صَدْرَهُ مِنَ النَّظَرِ إِلَى غَيْرِي وَذَلِكَ
پس قسم ہے عزت میری اور جلال میری کی نہین گنجائش کرتا ہے سینہ اسکا نظر سے طرف غیر میرے
إِنِّي مُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّنِي پس آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمود کان سکن فی قلبہ
کے اور یہ اس سبب سے کہ تحقیق دوست رکھنے والا ہوں اسکو کہ دوست رکھے مجکو۔
از ین سکون اطمینان دل بذکر حق است یعنی آنکہ فرمود عز وجل کہ اگر در آتش بسوزم
ہیچ دردے نیابد و در ذکر ما باشد و اگر در بہشت در آرم بدان نپردازد و در یاد ما باشد
در معنی ان لمعانی مسطور ست کہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گفت۔

يَا رَبِّ اَيْنَ تَسْكُنُ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ ۝

اے رب میرے کہاں رہتا ہے پس وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف اسکے بیچ دل مومن کے

در معنی این گفته اند که حق سبحانه وتعالے منزه از کل سکون وحلول ست وَاِنَّمَا هُوَ اِثْبَاتُ

الذِّكْرِ واثبات ذکر آنست که ذاکر از خود رفته ودر ذکر ومحبت حق سبحانه وتعالے جا

گرفته باشد پس در هیچ حالے ذاکر محجوب از یاد حضرت محبوب قلبًا وقالبًا نشود ومشغول

بجالے یعنی بغیر دوست نگردد چه در نعیم وچه در جحیم دائم شده باشد واین اعلے مراتب ذکرست

دیاد خالص همان ست که به محبت وعشق بود وبے تکلف صادر شود که بحکم

كَمَا قِيْلَ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ

جیسا کہا گیا جو کوئی دوست رکھے ایک چیز کو زیادہ تر کرے ذکر اسکا

می آرند زلیخا بسکه یوسف علیه السلام را دوست داشتے هر چیز را بنام او یاد کردی تا روزے

بابت ورزی پیش او سپید وخت گوکه پیراهن زلیخا شکسته بود مینجواست که بگوید این پیراهن

را گوکه بدوزد گفت این پیراهن را یوسف علیه السلام بدوزد پس چون ذکر بروح وسر

رسد ذکر وذاکر در مذکور محو گردد واینجا رنج وراحت نبود وا خرد هی در عالم التحقیق او چون

شراب بلبند واو دائم در نور حضور بی حجاب باشد در عوارف مسطور ست

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَبْدِيْ

فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام حکایت کرتے ہوا اللہ تعالے سے جب غالب ہوتا ہی اوپر بندہ میرے

الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ هِمَّتَهٗ وَنَعِيْمَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَ

مشغول ہونا ساتھ میرے کرتا ہوں میں قصد اسکا اور نعمت اسکی اور لذت اسکی بیچ ذکر میرے عاشق ہوتا ہے میرا اور

عَشِقْتُهٗ وَرَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَا يَسْهُوْا اِذَا سَهَى النَّاسُ

عاشق ہوتا ہوں اسکا اور اٹھاتا ہوں پردہ بیچ اس چیز کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے نہیں خواہش کرتا جب سہو کرتے

اُولٰئِكَ كَلَامُهُمْ كَلَامُ الْاَنْبِيَاءِ اُولٰئِكَ هُمُ الْاَبْدَالُ حَقًّا اُولٰئِكَ
لوگ یہ لوگ کلام اُنکا کلام پیغمبرون کا یہ لوگ وے ہین ابدال تحقیق ؛ لوگ
الَّذِيْنَ اِذَا اَرَدْتُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عُقُوْبَةً اَوْ عَذَابًا ذَكَرْتُهُمْ
وہ ہین جب ارادہ کرتا ہون ساتہ رکہنے والون زمین کے مار یا عذاب ذکر کرتا ہون اُنکو
فِيْهِ فَصَرَفْتُهُ بِهِمْ عَنْهُمْ آوردہ اند که خواجہ یحیی معاذ رضی اللہ عنہ
بہیج اسکے پس پہیر دیتا ہون اُسکو ساتہ اُن لوگون کے اُن سے۔
را پرسیدند که ہیچگاہ لب شما در خندہ ندیدیم فرمود که ہیچ ساعتے نیست که از اسرار
انوار الٰہی تجلی در دل من نیست پس آنکہ درآن انوار عشق دوست مسکن گیرد اورا
با خندہ و حکایت چہ کار بود و نیز از پیغمبر دہقانی در شمار نیاید در روضہ مسطور ست
که روزی خواجہ ابراہیم علیہ الرحمۃ را در بصرہ آرزوی خرما شد و چیزی نداشت که بخرد و بخورد
نعلین کہنہ در پاے او بود پیش خرما فروش عرض کرد گفت اَعْطِنِيْ بِهَا تَمْرًا خرما فروش
سخن در گوش نکرد و گفت فِيْ بَيْتِيْ مِثْلُ هٰذِهِ النِّعَالِ كَثِيْرًا خواجہ نعلین خود از
پیش تمار برداشت و دل از آرزو که داشت نیز برداشت و روان شد … کسے خرما
فروش خواجہ را بشناخت تمار گفت یعنی خرما فروش این مرد را می شناسی گفت
فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَدْهَمُ مِنْ اَبْدَالِ خُرَاسَانَ۔
پس تحقیق وہ ابراہیم ادہم ہے ابدالون خراسان سے۔
پس بر اثر وے طبقی خرما بخود و بہاے خرما که او بخورد ور ہیچ یا دنیا بود از من بستان خرما
فروش بشتافت و خواجہ را در گورستانی یافت آواز داد و گفت اے ابراہیم پیش من ترا
نشناختم و گرنہ باز نمیداشتم از تو خرما را تو بپذیر پس خواجہ جواب داد
لَا اَبِيْعُ الدِّيْنَ بِالتَّمْرِ وَالتِّيْنِ فَاِنَّهَا تِجَارَةٌ خَاسِرَةٌ۔

نہین بیچیا ہون مین دین کو ساتہ کہجور اور انجیر کے پس تحقیق یہ سوداگری ٹوٹی والے ہے۔

این گفت و بگریست و بگفت مولائی مولائی ذکرک ثمری وحلوائی
صاحب میرا صاحب میرا یاد تیری کہجور میری اور حلوا میرا

وامام محمد درین زیادہ کردہ آورده ست ذکرک کرمی وبستانی ذکرک دنیای
یاد تیرا انگور میرا اور باغ میرا یاد تیری ہی دنیا اور آخرت

وآخرتی ذکرک اہلی وولدی انا غریب والغریب یالف الغریب
میری ذکر تیرا اہل میرا اور اولاد میری اور مین مسافر ہون اور مسافر الفت کرتا ہی مسافر

پس ہاتف آواز داد تنجو یا ابراہیم فالزمہا و در شمس الانوار و مناجات مسطور ست
نجات پاویگا اے ابراہیم پس لازم پکڑ اسکو۔

الٰہی کفانی من نعیم الدنیا ذکرک یعنی از نعمتہا دنیا ذاکران اہل شوق میفرماید فرد
الٰہی کافی ہی مجکو نعمتون دنیا سے یاد تیری

الا طال شوق الابرار الی لقائی خبردار ہو دراز ہوا شوق نیکونکا طرف دیدار میرے کی	وانی الی لقائہم لاشد شوقا اور تحقیق ہون طرف ملنے انکے کی البتہ سخت ہون شوق مین
رحمت بر جان قائلی باد کہ گفت رباعی دی پای الم بست زیاد تو سرا ذوقی کہ دہد دست زیاد تو سرا	ای بلبل جان مست زیاد تو سرا لذات جہان راہمہ دریا فگند قال علیہ وآلہ السلام۔

علامۃ حب اللّٰہ حب ذکرہ وعلامۃ بغض اللّٰہ بغض ذکرہ
فرمایا آنحضرت نے اور انکی آل نے سلام نشانی محبت اللہ کی محبت یاد اسکی کی ہے اور نشانی بغض اللہ کی بغض یاد اسکی کی

ہر آئینہ ایشانرا کہ عنایت رہبر کردہ وچشم ایشانرا بکشادہ تا دنیا را دیدند بحقیقتہا
و ما فیہا چنانکہ زشتی حال اوست و آخرت را دیدند در قرب تجلی بصدیر ہر عبدہ

چنانکہ ہست و مولی را سبحانہ و تعالے دیدند و شناختند آفریدگار و پروردگار و معطی و مانع بجلالت و عظمت پس در جنب عزت و جلال حقیقی ہیچ چیز را در دل ایشان جائے نماند و گفتند آنچہ رسول علیہ و الہ السلام گفت ست

اَلدُّنْیَا لَھُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ فرد
دنیا واسطے اُنکے اور آخرت واسطے تمہارے اور صاحب واسطے میرے۔

آنچنان حدیث او مسگوئید		با قی ہمہ بیشا ہدان شمارا

خواجہ جنید را رحمۃ اللہ تعالے از تصوف پرسیدند گفت
اَنْ تَکُوْنَ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِلَا عَلَاقَۃٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرِ اسْمَ
یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ تعالے کے بغیر علاقے کے فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر نام رب
رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اَیْ دُمْ عَلٰی ذِکْرِہٖ وَتَبَتَّلْ
اپنے کا اور منقطع ہو طرف اُسکے منقطع ہو جانا یعنی ہمیشگی کر اوپر یاد اُسکی کی اور معنی تبتل کرای
اَیْ اِنْقَطِعْ اِلَی اللّٰہِ لِعِبَادَتِکَ تَبْتِیْلًا اَوِ اقْطَعْ وَجْہَ نَفْسِکَ عَمَّا سِوَاہُ تَبْتِیْلًا
طرف اللہ کی واسطے عبادت اپنی کے کاٹنے کو یا کاٹ تو ہستی نفس اپنی کو اس چیز سے کہ سوا اُسکی ہے کاٹنے کو

فصل پانزدہم فِیْ تَرْکِ مَا سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِقَطْعِ الْمَحَبَّۃِ
بیچ چھوڑنے سوائے اللہ کے ساتھ توڑنے محبت کے

وَالْاِلْتِفَاتِ کَمَا لَا یَفْرَحُ بِمَا اُوْتِیَ وَلَا یَنْدَمُ عَلٰی مَا فَاتَ
اور التفات کی جیسے کہ نہ خوش ہووے ساتھ اُس چیز کے کہ دی گئی اور نہ پشیمان ہووے اوپر اُس چیز کے کہ فوت
در وقت حال عقلت و ہل و شکایت کار و اعراض نادان و نااہل۔

در بیان دو رفت مسطور ست فِیْ غَرَائِبِ التَّفْسِیْرِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی

کہا گیا بیچ غرائب التفسیر کے بیچ قول اللہ تعالی کے ۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى قیل انعلیک وھما یامر ابلہ فقیہ

پس اتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے کہ طوی نام ہے کہا گیا ہے انعلیک سے مقصود بیز اشاعت

و نیز مسطور است رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

کے اور بلکہ یون اپنی کی — روایت کیا ابو ہریرہ نے راضی ہو اللہ تعالے اُس سے پیغمبر خدا سے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ الصَّلٰوۃ

درود اللہ تعالے کا اُنپر اور اُنکی آل پر سلام تحقیق بندہ جب کھڑا ہوتا ہے نماز میں

فَإِنَّهُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ فَإِذَا الْتَفَتَ قَالَ الرَّبُّ إِلَى مَنْ تَلْتَفِتُ

پس تحقیق وہ آگے رحمن کے ہے پس جب اور طرف دہیان کرتا ہے فرماتا رب طرف کس کے دہیان کرتا ہے

إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي ابْنَ آدَمَ أَقْبِلْ إِلَيَّ فَأَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ إِلَيْهِ

طرف اسکی کہ وہ بہتر ہے تجکو مجھ سے اے بیٹے آدم کی آ طرف میری پس تحقیق میں بہتر ہوں تجکو اُس سے کہ دہیان کرتا ہے تو طرف اسکے

التفات کثیر است و قلیل است اما التفات کثیر لسبب غیر حق از ضعیفی بود یعنی از سستی

دین و نادرستی یقین باشد کہ پیغمبر علیہ و آلہ السلام فرمود مومن قوی فاضل تر است از

مومن ضعیف ہفتاد درجہ و التفات قلیل بہ شیئی بیگمان و اختیار باشد و آن از غایت دل آید

بیانہ انہ یصدر عنہ بالعادۃ والجبلۃ من غیر ان یجد لہ فیہا عزما قال اللہ تعالی

واسطے اسکو کہ وہ صادر ہوتا اُس سے ساتھ عادت اور خو کی سوائے اسکی کہ پایا جاوے واسطے اسکی بیچ اسکے کہ قصد ہو فرمایا اللہ تعالے

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

نے اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے طرف آدم کے پہلی اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد ۔

گفتم گنہ ہمے کردہ شود	زہر است کہ بے گمان ہمے خوردہ شود
گر عدل کنے تو آبرو یم ریزے	ور فضل کنے کردہ نہ کردہ شود

نوع دوم اعراض ست اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ هُوَ اَغْلَظُ مِنَ الْاِلْتِفَاتِ اَغْلَبُ

قسم دوسری کا وہ سخت تر ہے التفات سے اور غالب تر ہے اس

مِنْهُ وَهُوَ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِكُلِّيَّتِهٖ بِمَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُعْرِضًا عَنْ

سے اور وہ یہ کہ مشغول ہو بالکل ساتھ اس چیز کے کہ سوا اللہ کے ہے منہ پھیرنے والا

ذِكْرِ رَبِّهٖ وَالتَّوَجُّهِ اِلَيْهِ وَهُوَ الْاِعْرَاضُ۔

یاد رب اپنے سے اور توجہ سے طرف اس کے اور وہ منہ پھیرنا ہے۔

وآن از غفلت وجہل پیدا آید ومنشاء آن باطن قلب باشد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسنے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق اسکو گذرانا تنگ تر ہے

پس مر اہل اعراض را چون از مقصود اصلی باز ماندند و در گرداب پندار ند همه حرکات و سکنات قولی و فعلی ایشان ضائع ست و برباد و سعی باطنی و ظاهری ایشان باطل ست و بے بنیاد و پس ضلالت را از نادانی هدایت شمارند و مر خواری را از جهل عزت پندارند الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

جنھوں نے کھودی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کی اور وہ جانتے ہیں یہ کہ اچھا کرتے ہیں

ای ز راہ زر مشغولی تمام ترا — نیست پروائے خدا یک دم ترا

ای دریغا ترک دولت کردہ — خوار بت را نام عزت کردہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے جہنم کے واسطے بہتوں کو جن سے اور آدمیوں سے

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ

واسطے انکے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ انکے اور واسطے انکی آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ساتھ انکے اور واسطے انکے کان ہیں

لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ

کہ نہیں سنتے ساتھ انکے یہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ وہ گمراہ زیادہ وہی لوگ وہی ہیں بے خبر

یعنی آفریدیم ایشانرا برائے دوزخ ودادیم ایشانرا اسباب ہدایت یعنی چشم وگوش

وآنرا بکار نمیبرند لَا يَنْتَفِعُونَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآلَاتِ الَّتِي

نہیں فائدہ مند ہوتے ساتھ کسی چیز کے ان اعضا سے جو پیدا کیا انکو اللہ نے

خَلَقَهَا اللّٰهُ لِلْاِهْتِدَاءِ أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

واسطے راہ پانیکے یہ لوگ مانند چارپایوں کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ

وایشان مانند غافل روز چاشتے از حاضران سخن میگفتند وآنکہ اگر چہ بینا شدہ و

مستعد وشنوا باشد رمہ گوسپندان درانجا بر ندظاہر گردد از انچہ مرزبان [illegible]

ہست ہرکجا آلہ چابہ باشد گرد بگیرد وازشنیدن وآنرا چنانکہ ہست عیان

بخاطر این چنین رسید کہ اگر آدمی گور ناکافتہ خود نہ بیند وغفلت ونسیان گرنبیند

وتن خود را مردہ نشمارد وپردہ پندار از پیش چشم فکرت بر ندارد وونداند کہ گور ہرکس

در علم قدیم حق سبحانہ تعالی جای معین ہست کہ بکنار رود از دولب او ہیچ نوع تجاوز

نشود وتن آدمی ہمین مردہ ایست کہ ہیچ ازین جوارح متغیر ومتبدل نشود وسیہ

ہر آئینہ بی نور این شعور واز شرف این فکر دور ومہجور آدمی کمتر از بہائم باشد گمراہ

تر از گاو وخر لاجرم أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ بر چنین کس صادق آید

اما اعراض بر دو نوع ہست یکی غفلت دوم تجاہل واعراض بغفلت [illegible]

کہ بدعوت نبی وصحبت ولی ہدایت مبدل گردد اما آنکہ تجاہل ہست آن سخت [illegible]

واز قبول دعوت دور ہست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ

فرمایا اللہ تعالی نے اگر جانتا اللہ انمین بھلائی البتہ سنتا تا

واین نوع خاصه کافرست ومنافقان واین از شر پیدا اید یعنی منشا این غرض ست و همین نشانیست از قهر ازلی وشقاوت ابدے ـ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

فرمایا اللہ تعالے نے برابر ہے اوپر انکے کہ یا ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہیں ایمان لاتے

یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر شنوائی انکی کے اور اوپر انکھون انکی کے ہے پردہ

وتجاہل آن ست که دانند وبران کار کردن نتوانند وباز دارنده او ہمان شقاوت او باشد که بدان درماند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا

فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی انکھین چورا یاد رحمن کی سے ہم اسپر تعین کرین شیطان

در مدارک آورده ست که درین دو قراءت ست اگر بفتح شین خوانند معنی آن باشد

وَمَنْ یَّعْمَ وَمَعْنَی الْقِرَاءَةِ بِالضَّمِّ وَمَنْ یَّتَعَامَ عَنْ ذِکْرِهٖ

اور جو کوئی آنکھ ڈہانپے اور جو کوئی جان بوجھکر اندہا ہو یاد انکی سے

اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ یَتَجَاهَلُ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَحَدُوْا

انکو پہچانتا ہے کہ وہ حق ہے اور وہ انجان ہوتا جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور انکار کیا انہو نے

بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ چون فرعون وابوجهل که مقتدای سنگدلان

بیانات اسکے اور یقین جان لیا تھا اسکو انکی جانون نے ـ

ومدبران بوده اند چنانکه گفته اند

هست در هر نفس این دعوی ولیک
خویش را فرعون ظاهر کرد نیک
ویکنوع از غفلت محمود است یعنی

فراموشی غیر حق نیز غفلت ست چنانکه کفر بغیر حقتعالے را کفر گویند ـ

کما قال اللّٰه تعالٰی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ و بدین معنی گویند من لم یکفر لم یؤمن

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ کوہی کافر ہو ثابت کی اور ایمان لاؤ تم سا خدا کی جسنے کفر کیا مومن نہوا۔

کفر و ایمان قرین ہمہ گرند	ہر کرا کفر نیست ایمان نیست

و آن غفلت آن ست کہ در باب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمان ست۔

الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ و در باب آیت

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں نیکبخت عورتوں بیخبروں ایمان والیوں کو۔

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ

نزدیک ہوا واسطے لوگوں کے حساب انکا اور وہ بیچ غفلت کے منہ پھیر رہے ہیں

در مدارک مسطور ست اقتراب عام ست و غفلت و اعراض متفاوت ست بتفاوت

حال مکلفان فَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهِ لِاسْتِغْرَاقِهِ فِي دُنْيَاهُ وَإِعْرَاضِهِ

پس بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ڈوبنے اپنے کے بیچ دنیا اپنی کے

عَنْ مَوْلَاهُ وَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهِ لِاسْتِهْلَاكِهِ فِي مَوْلَاهُ وَإِعْرَاضِهِ

اور منہ پھیرنے اپنے کے خدا اپنے سے اور بہت سی غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ہلاک ہونے اپنے کے بیچ مولا اپنے کے اور منہ

عَنْ دُنْيَاهُ فَهُوَ لَا يُفِيقُ إِلَّا بِرُؤْيَةِ الْمَوْلَى وَالْأَوَّلُ إِنَّمَا يُفِيقُ فِي سَكَرَاتِ

پھیرنے اپنے کے دنیا اپنی سے پس وہ نہیں افاقت ہیں آتا مگر ساتھ دیکھنے اللہ کے اور پہلا سوا اسکے نہیں کہ افاقہ پاتا ہے

الْمَوْتِ در روضہ زندوسیہ مسطور ست رُبَّ رَجُلٍ يَضْحَكُ مِلْءَ فِيهِ وَقَدْ

بہت سے آدمی ہنستے ہیں منہ بھر کر اور تحقیق بیچ شکل ہو کر

نُسِجَ كَفَنُهُ مِنْ يَدِ الْقَضَاءِ يَعْنِي دَنَى مَوْتُهُ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

نکلا ہے کفن انکا ہاتھ قضا سے یعنی نزدیک ہوئی موت انکی فرمایا آپ نے اور انکی آل پر سلام۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي اتِّبَاعُ الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ

تحقیق بہت ڈرانے کی چیز کا جس ڈرتا ہوں بیچ امت اپنی کے پیچھے چلنا خواہش کا اور دراز ہونا امید کا

ونیز در روضه مسطور ست از کعب الاخبار رضی الله تعالےٰ عنہ او گفت که چون
بیافرید حق تعالےٰ موت را بیافرید از الصیورت کبش املح پس فرمان داد که بدین هیئت
که ترا داده اند دو چشم خود را واکرده و دو بازو فراخ داشته بسوی ملائک سجنا اللہم
کرد تا چون نظر فرشتگان بر هیئت او افتاد هیچ فرشته نماند که بیهوش نشد
تا دو هزار سال بیهوش شدند پس چون فرشتگان بخود آمدند گفتند ای آفریدگار
این چه چیزیست فرمان شد این موت فرشتگان گفتند بر کیان مسلط ست یا رب
این موت فرمان شد علیٰ کل نفس فرشتگان گفتند۔
ربنا لم خلقت الدنیا قال لیسکنها بنو آدم قالوا لم خلقت
اے رب ہمارے کیوں پیدا کیا تو نے دنیا کو فرمایا تو آرام پکڑیں اُس میں بیٹے آدم کے کہا انہوں نے کیوں پیدا کیا تو نے
النساء قال لیکون من اولادهم نسل فرشتگان گفتند یا رب
عورتوں کو فرمایا تو کہ ہو اولاد اُن کے سے نسل۔
در گمان نمی آید که عاقلے که بر وی این موت مسلط باشد او بدنیا و زنان پردازد۔
فقال الله تعالیٰ ان طول الامل یغلب علیهم فینسیهم الموت
پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے تحقیق درازی آرزو کی غالب ہو گی اُن پر پس بھلا دیگی اُن کو موت
حتی یکون منهم اخذ الدنیا وشهوات النساء۔
یہاں تک کہ ہو اُن سے لینا دنیا کا اور خواہشوں عورتوں کا۔
پس مومن را باید که گذشته را بتوبه و پشیمانی تدارک نماید و دیده دل از خواب اہل
بکشاید تا و بوجه که از فرصت عزیز باقیست از نیز غفلت نیاید و از پشیمانی
که در وقت نزول مرگ بود هیچ حاصل نیاید۔
قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم شر الندامة یوم القیمة

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر اور سلام بڑی پشیمانی دن قیامت کے اور
وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ و در روضہ مسطور ہست روزے حضرت رسالت
بڑی معذرت جس وقت حاضر ہوتی ہے موت۔
پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آمد او را دید دیوار گل میکرد فرمود
مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نَطِيْنُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔
کیا کرتا ہے تو پس کہا کام مٹی کا کرتے ہیں ہم پس فرمایا کام یعنی موت کا جلد تر ہے
و نیز در روضہ مسطور ہست کہ خواجہ فضیل بن عیاض پیش از توبہ در راہ زنی مشغول
بود از جانبے بجانبے می تاخت و نرد عصیان بر بساط فراموشی می باخت تا شبے
بر زانوی غلامے سر خود نہادہ بود کہ از جانبے قافلہ پیدا شد چون وقوف یافتند
کہ فضیل اینجا ست نزدیک رسیدہ بودند ہیچ ندانستند و حیران ماندند پس از
میان شان کسے بیرون شد و گفتند بیرون نہ بینید تا تیرہا باندازیم اگر نافع آید
فہو المراد و گرنہ برگردیم پس یکے از ایشان کہ تیر انداختہ بود این آیت خواند۔
اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
کیا نہیں وقت آیا واسطے اُنکے جو ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل اُنکے واسطے ذکر خدا کے
فضیل بشنید و نعرہ بزد و بیہوش شد غلام گمان برد کہ تیرش رسیدہ و ر اندام اُو نگاہ
میکرد چون فضیل بخود آمد گفت يَا غُلَامُ مَا اَحْمَقَكَ اَصَابَنِيْ سَهْمُ اللّٰهِ۔
اے غلام کس چیز نے احمق کیا ہے تجکو پہنچا ہے مجکو تیر اللہ کا
بار دومی کس تیر از شصت جہاند او روی بکسوے خواجہ کرد و این آیت خواند۔
فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔
پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق میں تمکو اُسکی طرف سے ڈرانے والا ظاہر ہوں۔

فضیل رحمۃ اللہ تعالی بآواز برآورد و بیہوش شد غلام ہمچنان گمان برد و تیر در اندام
او نہید چون ہوشیار شد گفت ای غلام احمق ہستی تیر در تن میجوئی این تیر آدمی نیست
که در تن باشد تیر بست که حق تعالی بر دل نہاده گر تیر پائی خورده و آنرا صیبه محبت خود کرده
و بقدر آنک عبادت خود آن نیکنه بمدرین بود نه که بسوی کس تیر انداخت و او دل خواجه را
بدین آیت نشانہ ساخت وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا پس خواجه رح
نعره برآورد و ازان دو نعره قوی تر و مر هریکی را از غلام و چشم خود گفت ای استغفر الله این
بیفرما واقع شد دست پشیمان شدم و در دل من خوف حق سبحانه تعالی در آمد پس گزشتم
و گزاشتم آنچه میکردم و بجانب مکه روان شدم تا چون بنزدیک نهروان رسید ہارون رشید
خلیفه استقبال کرده و گفت ای فضیل شب در خواب بودم که منادی بآواز بلند ندا میکند

اِنَّ فُضَیْلَ خَافَ اللہَ تَعَالٰی وَاخْتَارَ خِدْمَتَہٗ فَاَحِبُّوْہُ۔

تحقیق فضیل ڈرا اللہ تعالے سے اور اختیار کیا خدمت اسکی کو پس دوست رکھو اسکو۔

فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالی نعره زد و گفت۔

بِکَرَمِكَ وَکِبْرِیَاءِكَ تُحِبُّ عَبْدًا مُذْنِبًا کَانَ هَارِبًا مِنْ بَابِكَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً

اپنے کرم سے اور بڑائی اپنی سے دوست رکھتا تو بندہ گنہگار کو تھا بھاگنے والا دروازے تیرے سے ابتدائے چالیس برس سے

آورده اند که حرفے توبه کرد و باز شکست و در گناه افتاد روزے در دل او گذشت اگر به
سوی تو توبه باز گردم چه باشد حکم من چگونه بود حال من۔

فَهَتَفَ هَاتِفٌ یَا اَبَا فُلَانٍ اَطَعْتَنَا فَشَکَرْنَاكَ ثُمَّ تَرَکْتَنَا فَاَ

پس آواز دی فرشته غیب نے ای ابا فلان اطاعت کی تونے ہماری پس قدر دانی کی ہمنے تیری پھر تونے چھوڑا ہم کو

مْهَلْنَاكَ وَاِنْ عُدْتَ اِلَیْنَا قَبِلْنَاكَ۔

پس ڈھیل دی ہم نے تجھکو پس اگر پھر آیا تو ہمارے پاس قبول کیا ہم نے تجھ سے۔

آوردہ اند کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ روزی در فکر بود کہ اگر فردا مرا از عبادت
لات و عزی پرسش شود چہ جواب گویم ہمدرین بود رسول علیہ و آلہ السلام بر سر وقت
او رسید از رسول علیہ و آلہ السلام پرسید رسول علیہ و آلہ السلام منتظر وحی شدند عمر
چون رسول علیہ و آلہ السلام را متامل دید ترسید و فریاد بر آورد یا رسول اللہ نزدیک است
کہ زہرہ من آب شود زود فرما کہ سبب تامل چیست ہمدرین از حضرت احکم الحاکمین
وحی آمد فرمان شد نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَا نَسْأَلُهُ عَمَّا مَضٰی۔
ہم جب صلح کرتے ہیں بندے سے نہیں پوچھتے ہیں ہم اس چیز کو جو گزرا
این نوع علامت صحت انتباہ است یعنی ہر گاہ کہ گناہ را یاد آرد آن حال بر وے
تازہ گردد و از و پشیمان شود و در عبارت مسطور است۔
عَلَامَةُ صِحَّةِ الْاِنْتِبَاهِ خَمْسَةٌ اِذَا ذَكَرَ نَفْسَهُ افْتَقَرَ وَاِذَا ذَكَرَ ذَنْبَهُ اسْتَغْفَرَ
نشانی درستی خبردار ہونیکی پانچ ہیں جب یاد کرے اپنی ذات کو محتاج جانے اور جب یاد کرے اپنے گناہ کو
وَاِذَا ذَكَرَ الدُّنْيَا اعْتَبَرَ وَاِذَا ذَكَرَ الْاٰخِرَةَ اسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَكَرَ الْمَوْلٰى افْتَخَرَ
استغفار کرے اور جب یاد کیا دنیا کو عبرت پکڑے اور جب یاد کرے آخرت کو خوش ہووے اور جب یاد کرے اللہ کو فخر کرے

فصل شانزدہم ۱۶ دربیان آیت فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وفیہ ما یلائمہ

پس یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو اور بیچ اسکے وہ چیز ہے کہ مناسب اسکے

نقل است کہ جبرئیل علیہ السلام گفت مر رسول اللہ علیہ و آلہ السلام را کہ خداوند
تعالی میفرماید کہ من بدادم مر امت ترا چیزی کہ ندادم ہیچ یکی را از پیغامبران و امتان
ایشان و آن آنست کہ فرمودم۔
فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ لَمْ نَقُلْ هٰذَا لِاَحَدٍ غَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
پس یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو نہیں کہا ہم نے یہ واسطے کسیکے سوائے اس امت کے

در روضه مسطور ست قَالَ اللهُ تَعَالَى اَخْبَرَ بِاَنَّ مَنْ ذَكَرَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے خبر دی ساتھ اس کے جسنے ذکر کیا اسکا اسکو بندوں
ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى لَهُ ذٰلِكَ الْعَبْدَ وَمَنْ ذَكَرَهُ اللهُ نَجَّى
سے ذکر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے اس بندہ کو اور جسکو کہ یاد کرے اسکو اللہ نجات پا
مِنْ عِقَابِهٖ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي
عذاب اسکے سے اور سعید بن جبیر سے جو راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے یہ کہ ان نے کہا بیچ قول اللہ
قَوْلِهٖ تَعَالَى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ قَالَ اذْكُرُوْنِيْ بِطَاعَتِيْ اَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِيْ وَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدِ الطُّوْسِيْ
تعالیٰ کی پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا تمکو کہا یاد کرو مجھکو ساتھ بندگی میری یاد کرونگا تمکو ساتھ بخشش اپنی کے اور کہا ابو عبید طوسی نے
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِيْهِ قَالَ اذْكُرُوْنِيْ بِالشُّكْرِ اَذْكُرْكُمْ
رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ اسکے کہا یاد کرو مجھکو ساتھ شکر کے یاد کروں تمکو ساتھ
بِالزِّيَادَةِ وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ
زیادتی کے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتھ دعا کے یاد کروں تمکو ساتھ قبولیت کے
وَقَالَ ابْنُ عُتْبَةَ اذْكُرُوْنِيْ بِالصَّفَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَفَاءِ۔
اور کہا بیٹے عتبہ نے یاد کرو مجھکو ساتھ صفائی کے یاد کروں تمکو ساتھ وفا کے۔
و ذکر بصفا آن باشد که حق تعالیٰ را بدل صاف از اوصاف ذمیمه یاد کند و باطن
از ہموم و غموم دنیاء فانی و اندیشه لایعنی برائے ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پاک وارد۔
وَهٰذَا سِرُّ النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَسِرُّ الْمُرَاقَبَاتِ در روضه مسطور ست
اور یہ بھید ذکر نفی اور اثبات کا ہے اور بھید مراقبوں کا۔
قَالَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ النَّسَوِيَّ
فرمایا رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ اور سنا میں نے احمد بیٹے عبد الرزاق نسوی سے

رحمه الله تعالى يقول الذكر اربعة ذكر الدنيا وذكر

رحم کرے اسکو اللہ تعالی کہ فرماتی تھے ذکر چار قسم کے ہیں ذکر دنیا کا اور ذکر

الخلق وذكر العقبى وذكر المولى فذكر الدنيا حجاب وغرور

خلق کا اور ذکر آخرت کا اور ذکر اللہ کا پس ذکر دنیا کا پردہ ہے اور غرور ہے

وذكر الخلق ظلمة ونفور وذكر الجنة حور وقصور و

اور ذکر خلق کا تاریکی ہے اور نفرت ہی اور ذکر بہشت کا حوریں اور مکانات اور

ذكر الرب نور وسرور وقد قيل قال الله تعالى اذكروني

ذکر رب کا روشنی ہے اور خوشی اور تحقیق کہا گیا فرمایا اللہ تعالی نے یاد کرو مجکو

بالاقرار وبالخطاء اذكركم بالكرم والعطاء واذا ذكرني

ساتھ اقرار کے اور ساتھ خطا کے یاد کرونگا تمکو ساتھ کرم اور بخشش کی اور جب یاد کرتا ہی

عبدي وحده ذكرته وحده واذا ذكرني في ملاء ذكرته

مجکو بندہ میرا اکیلا یاد کرتا ہوں اسکو تنہا اور جب یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہوں

في ملاء خير منه وعن ابي الفضل ابي معذر رحمه الله تعالى

اسکو بیچ جماعت کے کہ بہتر ہے اس سے اور روایت ابو الفضل ابی معذر سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی

يقول اذكروني بمعنى العبودية اذكركم بفضل الربوبية و

کہ فرماتے تھے یاد کرو مجکو ساتھ معنی عبودیت کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل پرورش کرنے کے

عن ابي الحسن المفسر المذكر يقول اذكروني على وجه الارض

اور ابو الحسن تفسیر کرنیوالے نصیحت کرنیوالے سے کہ کہتے تھے یاد کرو مجکو اوپر روے زمین کے

اذكركم على بطن الارض كما دعا بعض العارفين بعرفات قال

یاد کرونگا تمکو اوپر پیٹھ زمین کے سبب دعا کی بعضی عارفین نے بیچ عرفات کے کہا

إلٰهي عَجِبَتْ إِلَيْكَ الْأَصْوَاتُ بِضُرُوبِ اللُّغَاتِ وَيَطْلُبُونَ

الٰہی تعجب کرتا ہون طرف تیری آوازون کی ساتھ طرح طرح کے لغتونکے اور طلب کرتے ہین

مِنْكَ صُنُوفَ الْحَاجَاتِ حَاجَتِي إِلَيْكَ أَنْ تَذْكُرَنِي

تجھسے طرح طرح کے حاجتین حاجت میرے طرف تیری یہ ہے کہ یاد کر تو مجھکو اوپر دراز ہی

عَلَى طُولِ الْبَلَاءِ إِذَا اسْتَنْسَى أَهْلُ الدُّنْيَا ویاد کردن حق سبحانہ

بلا کے جب جدا کرے لوگ دنیا کے۔

وتعالیٰ مر بندہ را در گور یکے آن ست کہ بر توحید ثابت دارد و بر جواب باصواب

بر سوال منکر و نکیر قدرت بخشد و تثبیت او بہ۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

جیسا فرمایا اللہ تعالےنے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لا ساتھ قول ثابت کے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ودوم آن ست کہ بندہ را در گور نگذارد

بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

و در ویلقمہ زندویسہ مسطور ست از حسن طویل رحمہ اللہ تعالیٰ گفت کہ ثابت بنانی

راغسل دادم و در کفن پیچیدم و دختر او را گفتم کہ ببین روی پدر خود را کہ آخرین روز ست

دختر گفت بگذار پدر مرا کہ او عبادت کرده ست حق سبحانہ و تعالیٰ را

چنانکہ حق عبادت کردن ست حسن گفت پس دفن کردیم او را و نظر کردیم در گور پیش از

انکہ مسدود کرده شود و هیچ اثر از وی در گور ندیدیم پس بیامدیم در خانہ او و دختر

دختر او بیرون آمد و گفت إِخْلَاصٌ وَالِدِي مِنَ الْقَبْرِ پس از دختر پرسیدم

اے نیکبخت چگونہ دانی کہ او را در گور نگذاشتند گفت او این دعا بسیار میکرد

خدا میخواست فکان يقول اللّٰهم لا تحبسني في القبر ...

پس تھا کہ کہتا تھا اے بار خدایا نہ چھوڑ مجھکو بیچ قبر کے اکیلا

مخافة للوحشة في القبر فعلمت ان الله تعالى لا يتركه في القبر

از رو ڈر کے واسطے وحشت کے بیچ قبر کے پس جانا میں نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیگا اسکو بیچ قبر کے

وحيدا وقد سبق ما قال امير المؤمنين عثمان رضي الله تعالى عنه

اکیلا اور تحقیق گزر لیا جو فرمایا امیر المؤمنین عثمان نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے

من كانت الدنيا جنته كان القبر سجنه ومن كانت الحيوة قيده فان الموت اطلاقه وشارحه قول

جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اسکی ہوگی قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی ہو زندگی قید اسکی پس تحقیق موت سے چھٹکارا اسکا

ابو قتادة الحرث بن ربعي مستريح ومستراح منه فقال العبد

روایت ہے ابو قتادہ حرث بن ربعی سے راحت پانیوالا اور راحت پایا گیا اس سے فرمایا

المؤمن من يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح

مومن وہ جو راحت پاتا ہے رنج دنیا سے اور بندہ بے حکم راحت پاتے ہیں

منه العباد والبلاد والشجر والدواب في شرحه فالحين مر

اس سے بندے اور شہر اور درخت اور چارپائے بیچ شرح اسکی کے فرمایا جب گزرا اوپر

عليه بجنازة قال يا اهل المقابر من تخلف عن الدنيا ولم يكن له

انکے جنازہ کہا اہل مقبرہ کے جو شخص الگ ہوا دنیا سے اور نہ تھا اسکا

انس الا بذكر الله وكان شواغل الدنيا تحبسه عن حقوق

مونس ساتھ یاد اللہ کے اور تھے کاروبار دنیا کے بند رکھتے اسکو حقوق سے

ومقاسات الشهوات تؤذيه فكان في الموت خلاصه من جميع

اور رنج خواہشوں کے ایذا دیتی اسکو سبب ہوا بیچ موت کے خلاص ہونا اسکا تمام موذی

المؤذيات وانفراده بمحبوبه الذي كان به انسه ومن كان في الدنيا

چیز ہوتی اور ایک ہوا اسکا ساتھ محبوب اپنے کے جو تھے ساتھ اسکے موانست اور جو کوئی ہو بخلاف
حَالِهٖ اِذَا مَاتَ یَسْتَرِیْحُ مِنْهُ هٰؤُلَاءِ بِاَنْ لَا یَتَعَدّٰی عَلَی النَّاسِ
حال اسکے کہ جب گیا راحت پاتے ہین اس سے یہ چیزین ساتھ اس بات کہ نہین زیادتی کرتا اوپر
وَلَا یَعْمَلُ فِی الْاَرْضِ بِالْفُجُوْرِ وازتنبیہ ابو اللیث رحمہ در مفتاح الجنان
لوگونکے اور نہین عمل کرتا بیچ زمین کے ساتھ نافرمانیکے۔

آوردہ ست کہ موسی علیہ السلام از حضرت عزت درخواست کرد گفت یارب بندہ را کہ
دوست داری و بندہ را کہ دشمن داری چگونہ شناسم فرمان شد آنرا کہ دوست دارم
بدو علامت شناسی یکے آنکہ بذکر خود اورا الہام دہم واو مرا یاد کند و من فرشتگانرا فرمایم
تا اورا یاد کنند وازنا کردنیہا در حمایت وحفظ من باشند تا در انچہ مستوجب خشم
وعذاب ست نیفتند و نیز آنرا کہ دشمن دارم دو علامت ست اول آنکہ ذکر خود را
بر زبان او فراموش گردانم واورا بدو باز گذارم تا در حرام نیفتند و ناگاہ بینی کہ عذاب
من با سے فرود آید و در انیس الواعظین مسطور ست۔

وَقِیْلَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ اَیْ فَاذْکُرُوْنِیْ
اور کہا گیا بیچ قول اللہ تعالی پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا تمکو اور پس یاد کرو مجھکو
بِالتَّذَلُّلِ اَذْکُرْکُمْ بِالتَّفَضُّلِ وَقِیْلَ اذْکُرُوْنِیْ بِالْاِرَادَةِ اَذْکُرْکُمْ
ساتھ عاجزی کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل کرنیکے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتھ ارادہ کے
بِالْاِفَادَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فَاذْکُرُوْنِیْ بِبَحْرِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ
یاد کرونگا تمکو ساتھ فائدہ دینے کے اور کہا بعض صوفیوں نے پس یاد کرو مجھکو بیچ دریا ملک اور ملکوت کے
اَذْکُرْکُمْ بِجَذْبِ الْجَبَرُوْتِ فَاذْکُرُوْنِیْ فِی الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ اَذْکُرْکُمْ
یاد کرونگا تمکو ساتھ جذبہ جبروت کے پس یاد کرو مجھکو بیچ جمال اور جلال کے یاد کرونگا تم کو

بالوصل والاتصال فاذكروني بالاشتياق اذكركم بالتلاق

ساتھ وصل اور متصل ہونیکے پس یاد کرو مجکو ساتھ اشتیاق کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملاقات کے

فاذكروني بالفناء في ذكري اذكركم بالبقاء في مشاهدتي

پس یاد کرو مجکو ساتھ فنا کے بیچ یاد میری کے یاد کرونگا تمکو ساتھ بقا کے بیچ مشاہدہ اپنے کے

ونیز در انیس الواعظین و در زاہدی مسطور ست فاذكروني اذكركم

امری جامع ست ہمہ چیزہا و طاعتہا را و آنہمہ را در گفتن بذکر خاص کردہ یکے از ان

قولے ست و دوم فعلے ست اما قولی فاذكروني اي باللسان فعلی واشكروا لي

پس یاد کرو مجکو ساتھ زبان کے — اور شکر کرو

بالاعمال بزبان ذاکر باش تا من نگاہ دارم تو باشم كما قال رسول الله صلى

میرا ساتھ اعمال کے ۔ جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ تعالی

تعالى عليه وآله السلام حاكيا عن الله تعالى انا جليس من ذكرني

کا اوپر آنکے اور انکی آل کے سلام حکایت کرنیوالی اللہ تعالی سے ہمنشین ہوں اسکا جسنے مجکو یاد کیا

و با فعل شاکر باش نعمت ما را تا من در عقبی ترا از عذاب نگاہ دارم ۔

كما قال الله ما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم

جیسا فرمایا اللہ نے کیا کریگا اللہ عذاب کو تمکو اگر شکر کرو تم

در روضہ مسطور ست کہ ہر بندہ مومن کہ ہست در سجدہ خود میگوید سبحان ربي الاعلى

پس چون مومنان مخلص بر حق سبحانہ و تعالی ثنا کنند بقولهم سبحان ربي الاعلى

حق تعالی بلطف بر ایشان نیز ثنا گفت و گفت ای بندہ تو نیز اعلی ہستی چرا کہ تو بر کفار روی

زمین برتری و با حسن الحدیث بشارت فرمود ۔

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين معناه لا تضعفوا

در بغداد بود جماعتے زائران بر وے در آمدند با ایشان قوال بود از خواجہ رحمہ اللہ تعالی دستوری خواستند در آنکہ قوال چیزے بگوید خواجہ دستوری داد قوال این شعر گفت

صغیر هواك عذبنی	فکیف به اذا احتنکا
چھوٹی خواہش نیری نے عذاب میں ڈالا مجھکو	پس کیونکر ہو اس خواہش کا جبکہ تمام ہو وے
وانت جمعت فی قلبی	هوا قد کان مشترکا
اور تو نے جمع کیا بیچ دل میرے کے	وہ خواہش کہ تحقیق تھے مشترک

اما ترثی لمکتئب اذا ضحك الخلق بکی فطاب قلبه وقام

کیا غمخواری نہیں کرتا غم والے کی کہ سبب ہنسنے خلق تو وہ روتا ہے پس خوش ہوا دل اسکا اور کھڑا ہوا

وتواجد وسقط علی وجهه والدم یقطر من جبهته ولا یقع علی الارض

اور وجد کیا اور گر پڑا اوپر منہ اپنے کے اور لہو ٹپکتا تھا پیشانی اسکی سے اور نہیں گرتا تھا اوپر زمین کے

پس مردے دیگر ازین جماعت برخاست ذوالنون رحمہ اللہ تعالی بجانب او دید و گفت

الذی یراك حین تقوم پس آن مرد نشست نیز مسلوب وقال الجنید

وہ ذات پاک کہ دیکھتا ہے تجکو جبکہ کھڑا ہوتا ہے تو — اور فرمایا جنید نے

رحمه الله تعالی تنزل الرحمة علی هذه الطائفة فی ثلثة مواضع

رحم کرے اللہ تعالی اترتی ہے رحمت اوپر اس گروہ کے بیچ تین جگہوں کی نزدیک کھانے کے

عند الاکل وعند المذاکرة وعند السماع واقول

اور نزدیک ذکر کرنیکے اور نزدیک سننے راگ کے اور

ذلك اما عند الاکل فانهم لما یاکلون لیحصل لهم القوة

کہتا ہوں مقصود اس سے نزدیک کھانے کے پس اسواسطے کہ یہ لوگ جب کہاتے ہیں تو کہاتے ہیں

علی ذکر الله وعبادته یکون اکلهم ذلك ذکرا وعبادة

ہو انکو قوت اوپر یاد اللہ کے اور اسکی عبادت کی ہوتا ہے انکا کہانا یہ ذکر اور عبادت بیچ ترقی

فَيَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِمْ كَمَا يَنْزِلُ عَلَى الذَّاكِرِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ

ہے رحمت اُنپر جیسا اوترتی ہے اوپر ذکر کرنے والون اور عبادت کرنیوالون

الْمُخْلِصِيْنَ در خیر المجالس مسطور ست قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

خالص کے فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اُن کے

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا بِرْكَةَ دَمٍ مَا أَكَلَ الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْحَلَالَ

اور انکی آل کے سلام اگر ہووے دنیا حوض لہو کا نہ کہاوے مسلمان مگر حلال

یعنی این حدیث چہ باشد وچہ نوع مستقیم آید فرمودند کہ در حدیث آمدہ است

الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا عَنْ فَاقَةٍ پس چون در حالت فاقہ بخورد و حلال

مسلمان نہین کہاتا ہے مگر فاقہ سے

مخمصہ او را مردار مباح شود أَمَّا عِنْدَ الْمُذَاكَرَةِ فَلِأَنَّهُمْ يَتَجَاوَزُوْنَ

اور پر نزدیک ذکر کرنے کے پس واسطے اسکے کہ وہ گذر کرتے

فِي مَقَامَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْأَحْوَالِ النَّبِيِّيْنَ وَجَاءَ فِي آدَابِ

ہین بیچ مرتبون صدیقون کے اور احوال نبیون کے اور آیا بیچ آداب

الْمُرِيْدِيْنَ سُئِلَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا فَائِدَةُ الْمُرِيْدِيْنَ

المریدین کے پوچھے گئے جنید رحمہ اللہ تعالی کیا فائدہ ہے مریدون کو

فِي الْحِكَايَاتِ فَقَالَ إِنَّهَا تُقَوِّي قُلُوْبَهُمْ فَقِيْلَ هَلْ فِي ذٰلِكَ

بیچ حکایتون کے پس فرمایا تحقیق وہ مضبوط کرتے ہین دلون انکے کو پس کہا گیا ہے بیچ

حُجَّةٌ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُلًّا نَقُصُّ

اسکے دلیل کلام اللہ کے پس فرمایا ہان فرماتا ہے اللہ تعالے اور ہر ایک کا قصہ بیان کرتے

عليك من أنباء الرسل ما نثبت به فؤادك وأما وجد السماع
بیان کرتے ہین تجھ پر پیغمبرون کی خبرون سے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اسکے دل تیرے کو اور لیکن وجد نزدیک
فلأنهم يستمعون بوجد ويشهدون حقا۔
راگ کے پس واسطے اسکے وہ کہ سنتے ہین ساتھ کیفیت کے اور حاضر ہوتے ہین حق کے تئین۔
ومعنی وجد در شرح اسم واجد در ذکر رفتہ ست و نیز در عوارف مسطور ست۔
سئل أبو بصر رحمه الله تعالى عن وجد الصوفية عند السماع فقال
پوچھے گئے ابو بصر رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ حالت صوفیہ کے سے نزدیک راگ کے پس فرمایا
يشهدون للمعاني التي تعزب عن غيرهم فيشير إليهم إلى الله
مطلع ہوتے ہین واسطے معنون کے چھپے ہین غیر انکے سے پس اشارت کرتا ہے طرف انکی طرف اللہ کی
و نیز مسطور ست کہ انکار سماع آنکہ مطلق بی تفصیل بود منع ست و منکر چنین [illegible]
[illegible] تفصیل منع ست از سماع آواز سہ حال خالی نخواہد بود یا جاہل ست از سنن و آثار یا
مغتر ست بانکہ توفیق بر عبادت ظاہر کہ آن اعمال اخیار ست یا آن منکر جامد الطبع ست ذوق
[illegible] وأما المنكر المغتر بما ابتهج من أعمال الأخيار يقال له تقربك
اور لیکن منکر فریب کھایا ہوا الا ساتھ اسچیز کے کہ خوش ہوا عملون نیکون سے کہا جاتا ہے اسکو
إلى الله تعالى بالعبادة بشغل جوارحك بها ولا نيت فلك ما
نزدیکی تیری اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت کی ساتھ شغل اعضا تیرے کے ساتھ اسکے اور جو نہ ہووے نیت
كان لعمل جوارحك قدر فإن الأعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى
[illegible] نہ ہووے عمل اعضا تیرے کو مرتبہ پس تحقیق عمل ساتھ نیتون کے اور واسطے ہر ایک آدمی کو نیت
والنية لنظرك إلى ربك خوفا ورجاء۔
اور نیت واسطے نظر تیرے کے طرف رب تیرے کے از روی خوف اور امید کے۔

یعنی عبادت جوارح بے نیت دل قدری ندارد و نیت دل از نظر کردن بسوی عظمت و هیبت
و کرم و رافت حق سبحانه تعالی حاصل آید پس سامع بیت و شعر از ان شنیدن معانی حاصل
میکند که آخرت را و ذات حق تعالی را یاد میدهد بطریق فرح یا حزن یا خوف یا انکسار
یا افتقار پس دل سامع درین چیزها ذاکر میگردد و اگر سامع آواز طائری میشنود و خوش میکند
اثر این شکر میکند در قدرت حق سبحانه تعالی از راست کردن تار گلوی آن طائر و تحسین حلقه
و نشاء الصوت و تادیه الی السماع پس سامع درین فکر آئینه تسبیح و تقدیس باشد مر حق
سبحانه و تعالی را و نیز چون سامع آواز آدمی میشنود و فکر که گفته شد میکند این فکر در ش
او را بذکر و فکر حق سبحانه و تعالی پر میگرداند پس این نوع فکر را منکر چگونه تواند شد و از باب
انکار بعض آورده نشد و در باب فی القول فی السماع تر قضا و استقصاء مسطور است۔

اعلم ان الوجد یشعر بسابقة فقد فمن لم یفقد لم یجد قال
جان یہ کہ وجد خبردار کرتا ہے ساتھ سبقت گم کرنیکے پس جو کوئی نہ گم کرے نہیں وجد کرتا ہے
الحضری رحمه الله تعالی ما ادون حال من یحتاج الی منزعج یزعجه
کہا حضری رحمہ کرے اسکو اللہ تعالے کیا کمتر ہے حال اسکا کہ محتاج ہو طرف حرکت دینے والے کی کہ حرکت [illegible]
قال بعض اصحاب سهل رحمه الله تعالی صحبت سهلا سنین
کہا بعض اصحاب سہل نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے صحبت رکھی میں نے سہل کی دو برس
ما رأیته تغیر عند شیء کان من الذکر والقرآن فلما کان
نہ دیکھا میں نے اسکو کہ بدلا ہو نزدیک کسی چیز کے کہ ہو ذکر سے اور قرآن سے پس جب ہو
اخر عمره قرئ عنده فالیوم لا یؤخذ منکم فدیة فارتعد وکاد
آخر عمر اسکی پڑھا گیا نزدیک اسکے پس آج کے دن نہیں لیا جاویگا تم سے عوض پس کانپا اور قریب تھا
ان یسقط فسألته عن ذلک فقال نعم لحقنی ضعف وسمع مرة الملک

قریب تہا کہ گر پڑیں پس پوچہا میں نے اُسکو اُس سے پس کہا ہاں شامل ہوا مجھکو ناتوانی اور سنا یا

يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ اضْطَرَبَ فَسَاَلَ ابْنُ سَالِمٍ وَكَانَ صَاحِبَهُ

ایکبار بادشاہت اُس دن ثابت واسطے رحمن کے ہے بیقرار ہوا پس پوچہا ابن سالم نے اور تہا صاحب

قَالَ ضَعُفْتُ فَقِيلَ لَهُ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنَ الضَّعْفِ فَمَا الْقُوَّةُ قَالَ

اُسکا کہا ناتوان ہوا میں پس کہا گیا اُسکو اگر ہے یہ ناتوانی پس کیا ہے قوت کہا

اَلْقُوَّةُ اَنْ لَا يَرِدَ عَلَيْهِ وَارِدٌ اِلَّا ابْتَلَعَهُ بِقُوَّةِ حَالِهِ وَلَا يُغَيِّرُهُ الْوَارِدُ

قوت یہ کہ نہ وارد ہو اوپر اسکے کوئی وارد مگر نگلجاوے اسکو ساتہ قوت حال اپنے کے اور نہ

وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ قَوْلُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

بدلے اسکو وارد اور اسیطرح سے ہے قول حضرت ابی بکر صدیق کا راضی ہوا اللہ تعالےٰ ان سے

هٰكَذَا كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوْبُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَالِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

ایسے ہی ہم تہا تک کہ سخت ہوگئے دل اور کہا بعض انکے نے حال میرا پہلے نماز کے جیسا حال ہے

كَحَالِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَضُرُّ نُقْصَانُ

بیچ نماز کے اور تحقیق کہا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالےٰ نہیں ضرر کرتا نقصان

الْوَجْدِ مَعَ فَضْلِ الْعِلْمِ وَفَضْلُ الْعِلْمِ اَتَمُّ مِنْ فَضْلِ الْوَجْدِ

وجد کا ساتہ بزرگی علم کے اور بزرگی علم کی تمام زیادہ ہے بزرگی وجد کے سے

آمدیم بر سر سخن و معنی فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ گفتہ ست الذِّكْرُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ

پس یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو ذکر دائم معنی اسکے

اَلتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ وَالتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِشْتِيَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِشْتِيَاقُ

علاقہ دائم ہے اور علاقہ دائم معنے اس کے اشتیاق دائم اور اشتیاق

الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِفْنَاءُ

دائم معنی اسکے جلنا دائم اور جلنا دائم معنے اسکے چھن لینا دائم اور

الدَّائِمُ وَالْاَقْتِبَاسُ اللّٰهُ مَعْنَاهُ ثُمَّ الْاِنْعِكَاسُ الدَّائِمُ وَالْاِنْعِكَاسُ الدَّائِمُ

چھن لینا دائم معنی اسکے عکس قبول کرنا دائم اور عکس لینا دائم معنی اسکو مشاہدہ دائم

مَعْنَاهُ الْمُشَاهَدَةُ الدَّائِمُ واینجا باید دانست کہ حق سبحانہ و تعالیٰ از آنکہ یاد کردن فراموش

کردن یکے از بندگان بحضرت او نسبت کنند منزہ و مبرا است پس از یاد و فراموشی حضرت

او ہمین قبول و رد و منع و عطا و فضل و عدل و ہدایت و ضلالت و مثل آن مراد باشد

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَعْلَمَ مَنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ عِبَادِهٖ وَيَعْبُدُهٗ قَ

اور لائق ہے یہ کہ جانے اسکو کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو بندوں اسکے سے اور عبادت کرتا ہے

بِدَعْوَةٍ بِالْاِخْلَاصِ اَنَّهٗ يَبْلُغُ بِذٰلِكَ اِلٰى ذِكْرِهٖ تَعَالٰى اِيَّاهُ الرَّحْمَةُ الْاَخَصُّ

اسکی اور پکارتا ہے اسکو ساتھ اخلاص کے یہ کہ پہنچتا ہے ساتھ اس کے طرف یاد اس اللہ تعالیٰ کی کہ وہ رحمت

وَاَنَّهٗ تَعَالٰى لَا يَنْسٰى مَنْ ذَكَرَهٗ مِنَ الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِ وَاَنَّهٗ لَيْسَ

اور خصوصیت ہے اور یہ کہ وہ تعالیٰ نہیں فراموش کرتا اسکو کہ یاد کرے اسکو عام اور خاص لوگون

عَذَابُهٗ بِدُوْنِ شُكْرِهِ الْخَلَاصُ

سے اور یہ کہ نہیں عذاب اسکے سے بغیر شکر اسکے کے خلاص کرنا۔

پس ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ بندہ را کہ عبارت از مغفرت و زیادت و عطا و دفاعت مخصوص

بذاکران اوست و نسیان حق سبحانہ کہ عبارت از خذلان و ضلالت است در حق آن

کسا است کہ حضرت او را فراموش کردند و عصیان و طغیان ورزیدند۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اَيْ تَرَكُوْا اَمْرَهٗ فَخَذَلَهُمْ

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا انکو یعنی چھوڑا انہوں نے حکم اسکا پس رسوا کیا انکو

در روضہ مسطور است کہ گفت انس بن مالک کہ نزدیک رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بقضاء حاجت بجانب صحرا بیرون آمده بود ومن با او بودم طائری در نظر رسول الله صلے
علیه وسلم آمد وبآواز خوش آواز میکرد رسول علیه واله السلام فرمود میدانی که چه
میگوید این جانور گفتم اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ فرمود که میگوید
یَا رَبِّ اَذْهَبْتَ بَصَرِیْ وَخَلَقْتَنِیْ اَعْمٰی فَارْزُقْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ
اے رب میرے لیگیا تو بینائی میری آنکھ کی اور مجھکو پیدا کیا تو نے اندھا پس رزق دے مجھکو تحقیق میں بھوکا ہوں
انس گفت همه بینا بودیم وسوے آن طائر میدیدیم که جرادی پیدا شده و در دهن او در آمد
وطائر آنرا فرو برده وبآواز خوش آغاز کرد باز رسول علیه واله السلام فرمود میدانی چه میگوید
انس گفت اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ رسول علیه واله السلام فرمود که میگوید
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ مَنْ ذَکَرَهٗ - و در اسپیل الواعظین مسطور ست
سب تعریف واسطے اللہ کو جو نہ بھولا واسطے اسکے کہ یاد کیا اسکو۔
چون بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد دانیال پیغمبر علیه السلام را اسیر کرده همراه برد
او را در حبس میکرد و میگفت الحمد لله علی کل حال - بعده او را پیش دو شیر گرسنه
انداختند شیران چون سگان آشنا دم می جنبانیدند و هیچ رنجش نرسانیدند پس
بلا را نعمت دانسته وشکر میگفت روزگار او دراز شد و طعام نماند حق تعالیٰ ارمیا پیغمبر
را وحی فرستاد که دانیال را طعام رسان بکن ارمیا علیه السلام گفت الهی من بنده
عاجزم بشام و برادرم دانیال در بابل طعام چگونه رسد فرمان شد ساخته کردن از تو
ورسانیدن از ما چون طعام موجود شد پاره ابر پیش ارمیا علیه السلام رسید او را
بران ابر نشست ابر در هوا شد و بسر آن چاه فرود آمد دانیال علیه السلام گفت
کیست بسر چاه گفت برادر تو ارمیا گفت خداوند من مرا یاد کرد گفت آری پس دانیال
گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

سب تعریف اللہ کو جو نہیں بھولتا جو یاد کرے اسکو اور سب تعریف اللہ کو ایسا اللہ

مَن وثق بہٖ کفاہُ ولا یکلہٗ الیٰ غیرہٖ والحمد للّٰہ الذی یجازی

جو کوئی مضبوط رہا اسپر کفایت کیا اسکو اور نہیں سونپتا اسکو طرف غیر اپنے کے اور سب تعریف اللہ کو

بالاحسان احسانًا والحمد للّٰہ الذی یجازی بالصبر نجاۃً الحمد

جو بدلا دیتا ہے احسان کے احسان اور تعریف اللہ کو جو جزا دیتا ہے ساتھ صبر کے نجات سب تعریف

للّٰہ الذی یکشف الضر بعد الکرب الحمد للّٰہ الذی ہو رجاءنا

اللہ کو جو کھولتا ہے نقصان کو پیچھے سختی کے سب تعریف اللہ کو جو کہ وہ

حین تنقطع الحیل عنّا در روضہ مسطور است کہ مردی را پادشاہ ظالم بگرفت

امید گاہ ہمارا ہے جب ٹوٹ جاتے ہیں حیلے ہم سے

مال او را غارت کرد و حبس کرد و بر سر او چیزی مواخذہ مقرر کردہ و ضمان کردہ مہلت

او را مواخذہ داد پس آن بر در ہر یکی از دوستان و آشنایان رفتہ ہیچ کس دستگیر

نشد و در تا خود بر وی نکشادند و جوابی باصواب ندادند مرد متحیر شد و مہلت

او نزدیک رسید مرد غمگین شد و متحیر در مسجد درآمد و وضو ساخت و دوگانہ گزارد

و دو دست خویش پیش قاضی الحاجات بدعا برآورد و گفت۔

الٰہی انت انت وانا انا وکلٌ یتقلب علیٰ شانہٖ الٰہی لم احضر

اے خدا تو ہے تو ہے اور میں میں ہوں اور ہر ایک کام کرتا اوپر طور اپنے کے اے خدا نہیں حاضر ہوا

ببابک الا بعد الیاس من جمیع اٰمالی الٰہی انا معترف بوحدانیتک

میں تیرے دروازہ پر مگر پیچھے نا امیدی کے تمام خواہشوں اپنی سے اے خدا میں اقرار کرتا ہوں تیری یکتائی

وقوتک وغناءک وبضعفی وفقری یا قوی الغنی ارحم الضعیف

کا اور تیری قوت کا اور بے پروائی کا اور ساتھ ضعف میرے کے اے زبردست بے پروا رحم کرنا تو ان

نزدیک ہے پس خوشی ہے اسکو کہ لائی ہے اسکو علم قرب اللہ تعالیٰ کی سو حصہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے مجھ کو سو میں تو نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب مجھ کو پکارے

در شرح سیر بانی مسطور است وقتی حضرت جبریل علیہ السلام بر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت ای محمد چیزی معاینہ کردم کہ ہرگز آن چیز معاینہ نکردہ بودم وآن آنست کہ بت پرستی بتی پیش خود نہادہ ہر بار میگوید یارب و از سرادقات اجلال آواز می آید لبیک عبدی۔ گفتم خداوندا او بت را رب میگوید چگونہ است کہ تو اورا اجابت میکنی فرمان شد ای جبریل اگر او رب خود را غلط کردہ است من میدانم کہ رب او کیست پس در حقیقت گویا مرا میخواند پس چون مرا خواند ہر آئینہ اجابت کنم

سُبْحٰنَکَ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔

پاک ہے تو سما لیا ہے تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

سبحان خالقی کہ داعیان مشرک گمراہ بفلاح بدرگاہ عالی نبار اوار شرف اجابت محروم نیستند باآنکہ در باب ایشان فرمان است

وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل اسکو ساتھ اسکے پس سوا اسکے نہیں کہ حساب اسکا نزدیک رب اسکے

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ تا بدانند خوانندگان مجلس کہ بدرگاہ او چہا کہ خواہد بود مر ایشانرا کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بنور توحید یکی میبینند و یکی میدانند واورا بیگانگی میخوانند و در باب ایشانست

تحقیق نہیں فلاح پاتے کافر

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا

علیحدہ رہتے ہیں کروٹیں انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے اور اس چیز سے

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

کر دیا ہے ہم نے آنکو خرچ کرتے ہین پس نہین جانتا کوئی شخص کیا چھپایا گیا ہی واسطے انکے ٹھنڈک آنکھونکی
در روضہ مسطور ہست کہ مالک بن دینار قصد تلبیہ کرد و خواست کہ بگوید۔
اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وبیہوش شد چون بخود آمد باز قصد کرد و باز بیہوش شد ہمچنین
سہ کرت چون سومی کرت باز بخود آمد پرسیدند ماجرا چیست گفت ترسیدم ازانکہ چون
بگویم اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ندا آمد لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ۔
ایخدا حاضر ہون تیری خدمت میں — نہین حاضر ہے تو اور نہین حاضر ہے تو

بے نیازیش را چہ کفر و چہ دین — بے نیازیش را چہ شک چہ یقین
چہ مسلمان چہ گبر بر در او — چہ کنشت و چہ صومعہ بر در او

پس در قصہ بت پرست کہ دعوت او بشرف اجابت رسیدہ اشارتست بالبنا
آنکہ رشتہ لطف عام او برای اعتصام بس درازست و در گاہ لطیف او با جود و انعام
ہر کس و ناکس و ازست و ازانجا باز چون بر صنعت کار خواجہ مالک بن دینار نظر افتد
حسن ادب و کمال نیازست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ
فرمایا اللہ تعالے نے پکارتا ہون رب اپنے کو ڈرا اور
طَمَعًا فَخَوْفُ الْخَائِفِیْنَ مِنَ النَّارِ وَالْعِقَابِ وَخَوْفُ الْمُقَرَّبِیْنَ
لالچ سے پس ڈر ڈرنیوالون کا آگ سے اور عذاب سے اور ڈر نزدیکون کا
مِنَ الطَّعْنِ وَالْحِجَابِ کَمَا قَالَ بَعْضُھُمْ فِیْ مُنَاجَاتِہٖ اِلٰھِیْ مَھْمَا
طعن سے اور پردے سے جیسا کہا بعضے انکے نے بیچ مناجات اپنے کے
عَذَّبْتَنِیْ فَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِذُلِّ الْحِجَابِ وَطَمَعُ الطَّامِعِیْنَ ھُوَ الْحُوْرُ
ایخدا جسقدر عذاب کرے تو مجھکو پس عذاب کر مجھکو ساتھ ذلت پردہ کے اور لالچ لالچ کرنیوالونکا وہ حورین
وَالْقُصُوْرُ وَطَمَعُ الْمُخْلِصِیْنَ ھُوَ الْمُشَاھَدَۃُ وَالْحُضُوْرُ وَھُمُ الَّذِیْنَ

اور محل ہین اور لالچ خالص لوگونکو وہ مشاہدہ اور حضور ہے اور وہ لوگ ہین کہ ارادہ کرتے ہین

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ آئے ہر يُرِيدُونَ اللهَ لَا عِوَضًا مِنْهُ الدُّنْيَا۔

ذات اپنے کا ارادہ کرتے ہین اللہ کو نہین عوض اُس سے دنیا کو

آزاد اند کہ ایشان از غم دو کون رستند اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِىْ

ہین نزدیک ٹوٹے ہوے دلون کے ہون کہ میرے لیے ٹوٹے ہین

دولت ایشانست کہ در شکستگی رستند قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

فرمایا اللہ نے صبر کر ذات اپنی کو ساتھ اون لوگونکے

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ۔

کہ پکارتے ہین رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہین ذات اُسکی کو۔

در تفسیر آمدہ است کہ سبب نزول این آیت آن بودہ است کہ سران قوم بر رسول علیہ و آلہ
السلام گفتند کہ این درویشان را از خود دور کن تا ما با تو بگرویم رسول علیہ و آلہ السلام
منتظر وحی شد فرمان آمد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اَمْسِكْهَا مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ آية

اور روک ذات اپنے کو لیے روک رکھ اپنے کو ساتھ اُن لوگونکے کہ پکارتے ہین

باز گفتند چون ایشانرا از خود دور نکنی باری در سخن گفتن رخ و نظر خود جانب ما دار فرمان شد

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تَعْدُ اَىْ لَا تَصْرِفْ

اور نہ تجاوز کرا آنکھین اپنی اُن سے ارادہ کرتا ہے تو زینت زندگانی دنیا کا اور نہ تجاوز کرا یعنی مت

بَصَرَكَ اِلٰى غَيْرِهِمْ عَنْ ذَوِى الْغِنٰى وَالْمَرْتَبَةِ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھیر بینائی اپنے طرف غیر اُنکے کہ صاحب دولت اور مرتبے ہین چاہتا زینت زندگانے دنیا کے

بِجَمَالِ الْاَشْرَافِ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا اَىْ لَا تُطِعْ

ساتھ جمال بزرگونکے اور مت کہا مان اُسکا جسکو غافل کیا ہمنے دل اُسکے کو یاد اپنی سے اور مت کہا مان

مَنْ يَبْعُدُ الْفُقَرَاءَ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ اَيْ جَعَلْنَا قَلْبَهُ غَافِلًا
کہ دوری کی فقرا سے جسکو غافل کیا ہم نے دل اُسکے کو اور کیا ہم نے دل اُسکو غافل اور
وَاتَّبَعَ هَوٰيهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا۔
پیچھے چلا خواہش اپنی کے اور ہی کام اُسکا ضایع تے۔
یعنی کہ مند میشود غافلانرا کہ کار ایشان بسبب متابعت ہوا لغت باطل ولا یعنی ہست
و گفتہ ایشان سخن از فقرا بر مگردان و باز دار خود را با این درویشان کہ میخوانند
خداوند خود را بامداد و شبانگاہ و رضاء خدا تعالے میخواہند و چیزے دیگر از مطلوب دیگر
ندارند اکنون باید دانست اگر در معنی آیت فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ آمدہ است۔
اُذْكُرُوْنِيْ بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ
یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کروں تمکو ساتھ قبولیت کے۔
حکایت بلعم و قصہ دانیال علیہ السلام و حکایت مرد مظلوم و غیرہ موافق ہست
اَيْ لَا يَنْبَغِيْ بِالْاِجَابَةِ مَنْ يَذْكُرُهُ بِالدُّعَاءِ اما اگر گویند فَاذْكُرُوْنِيْ بِالشُّكْرِ
یعنی نہیں ہوتا ساتھ قبولیت کے جو یاد کرتا ہے اسکو ساتھ دعا کے۔ پہلی یاد کرو مجکو ساتھ شکر کے
اَذْكُرْكُمْ بِالزِّيَادَةِ شکر حق سبحانہ و تعالے گزاردن عین ذکر ست و ذکر عین شکر ست
یاد کروں تمکو ساتھ زیادتی کے
چنانکہ منقول ست کہ حضرت موسی علیہ السلام در مناجات خود گفت۔
اِلٰهِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ كَثِيْرًا فَدُلَّنِيْ عَلٰى شُكْرِ نِعْمَتِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ
الٰہی انعمت کی تونے مجہ پر بہت پس راہ دکہا مجکو اوپر شکر نعمت اپنی کے پس وحی بہیجی اللہ تعالے
تَعَالٰى يَا مُوْسٰى اُذْكُرْنِيْ كَثِيْرًا فَاِنَّكَ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ كَثِيْرًا شَكَرْتَنِيْ
نے اے موسی یاد کر مجکو بہت پس تحقیق تو جب یاد کیا مجکو بہت شکر کیا تونے میرا
وَاِذَا نَسِيْتَنِيْ كَفَرْتَنِيْ در عوارف مسطور ہست قَوْلُهُمْ فِي الشُّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ

اور جب فراموش کیا تو نے مجکو ناشکری کی میری قول انکا بیچ شکر کے کہا بعضوں انکو نے

اَلشُّکْرُ هُوَ الْغَیْبَةُ عَنِ الشُّکْرِ بِرُؤْیَةِ الْمُنْعِمِ وَقَالَ یَحْیٰی مُعَاذُ

شکر وہ غیبت ہے شکر سے سات و یکھنے نعمت دینے والیکے اور کہا یحیی معاذ الرازی

الرَّازِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَسْتَ الشَّاکِرَ مَادُمْتَ الشُّکْرَ

نے رحم کرے اسکو اللہ تعالےٰ نہیں تو شکر کرنے والا جبتک دوام کرے تو شکر اور نہایت

وَغَایَةُ الشُّکْرِ التَّحَیُّرُ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الشُّکْرَ نِعْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی یَجِبُ

شکر کی حیرانی ہے اور یہ کہ واسطے اسکے کہ شکر نعمت ہے اللہ تعالےٰ سے واجب ہے شکر اسکا پر

الشُّکْرُ عَلَیْهَا و نیز مسطور است کہ داود نبی علیہ السلام گفت کہ خداوندا چگونہ شکر

کنم بدرگاہ بے نیاز تو کہ شکر نتوانم کردن مگر بنعمت دگر کہ آن توفیق شکر است

بنعمت فرمان شد اِذَا عَرَفْتَ هٰذَا فَقَدْ شَکَرْتَنِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

جب پہچانا تو نے یہ پس تحقیق شکر کیا تو نے فرمایا پیغمبر نے درود ہو خدا کا

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ

انپر اور انکی آل پر اور سلام تحقیق پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہیں

یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَقَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَنْ اُبْتُلِیَ

جو حمد کرتے ہیں اللہ کی بیچ خوشی اور رنج کے اور فرمایا حضرت نے انپر اور انکی آل پر سلام جو آزمایا

فَصَبَرَ وَاُعْطِیَ فَشَکَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ قِیْلَ مَا

گیا پس صبر کیا اسنے اور دیا گیا پس شکر کیا اسنے اور ظلم کیا گیا پس بخشدیا اور ظلم کیا پس

بَالُهٗ قَالَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ قَالَ یَحْیٰی مُعَاذُ الرَّازِیُّ

بخشش چاہی کہا گیا پس کیا ہے حال اسکا فرمایا یہ لوگ ہیں کہ انکو امن اور وہ راہ پا گئے ہیں کہا یحیی معاذ الرازی

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَةِ

نے رحم کریے اسکو اللہ تعالےٰ سب کنجیں کشادگی کی ہو اور شکر کنجی زیادتی کے ہے

وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ وَعَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَنَّہُ مَنْ اَکَلَ

اور ذکر کنجی بہشت کی ہے اور پیغمبر سے آنپر اور آنکی آل پر سلام یہ کہ جسنے کھایا

طَعَامًا ثُمَّ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ہٰذَا

کھانا پھر ذکر کیا اللہ تعالےٰ کا اور کہا سب تعریف اللہ کو جسنے کھلایا مجکو یہہ

الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

کھانا اور رزق دیا مجکو بغیر طاقت میری کے اور بغیر قوت میری کے بخشا گیا واسطے اسکے جو پہلے ہونگے

وَقَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ حَالٍ

گناہ اسکے سے اور فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو ذکر کرے اللہ تعالےٰ کا اوپر ہر حال کے۔

رَزَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

رزق دے اسکو اللہ تعالےٰ بہتری دنیا اور آخرت کے۔

در مفتاح الجنان آمدہ است کہ مردی در حج میرفت در راہ دوگانہ نماز در مسجدی ادا کرد
و گفت الحمد للہ علی کل حال۔ پس رفت و حج گزارد و بازگشت و ہمدران مسجد رسید و نماز
کرد و میخواست کہ الحمد للہ علی کل حال۔ باز بگوید بشنید کہ ہفتصد ہزار فرشتہ آسمان
را بثواب نوشتن کہ در حمد اول مشغول کردہ ہنوز فارغ نشدہ اند و در عوارف مسطور
است جماعتی از اصحاب رفتند بر بشیر بن حارث درآمدند پس گفت بشیر ایشان را کہ
ای قوم از خدا بترسید و این کسوت را اظہار مکنید کہ شما بدین کسوت شناختہ میشوید
و از جہت این کسوت گرامی داشتہ میشوید پس ہریکی ایشان خاموش شدند مگر
جوانی برخاست و گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِمَّنْ یُّعْرَفُ بِہٖ وَیُکْرَمُ لَہٗ

سب تعریف اللہ کو جسنے کیا ہم کو ان سے کہ پہچانا جاتا ہو ساتھ اسکے اور تکریم کیجاتی ہے

وَاللّٰہِ لَنُظْهِرَنَّ هٰذَا الَّذِیْ حَتّٰی یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰہِ۔

اور قسم اللہ کی البتہ ظاہر کرینگے ہم اس کو یہانتک کہ ہووین سب واسطے اللہ کے۔

پس گفت بشیر رحمہ اللہ تعالے اَحْسَنْتَ یَا غُلَامُ مِثْلُكَ مَنْ یَلْبَسُ الْمُرَقَّعَةَ

اچھا کہا تونے اے نوجوان مانند تیرے جو کوئی پہنے گدڑی کو

وقال علیہ السلام اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ خَیْرًا اَعْطَاهُ قَلْبًا شَاکِرًا

جب ارادہ کرتا ہو اللہ تعالے واسطے بندے کے بہلائی کا بخشتا ہے اسکو دل شاکر اور

وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَبَدَنًا فِی الْبَلَاءِ صَابِرًا۔

اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بیچ بلا کے صبر کرنے والا۔

در روضہ مسطور ست کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ گفت کہ دہ سال در خدمت رسول علیہ و آلہ السلام بودم در یخدمت نفر مود مرا ہیچگاہ کہ فلان کار کن و نگفت کہ فلان کار مکن پس از انچہ میکردم منع نکردہ و از انچہ نمیکردم امر نکردہ تا روزے فرمود۔

اَنَا مُوْصِیْكَ بِوَصِیَّةٍ فَاحْفَظْهَا اَکْثِرِ الصَّلٰوةَ فِی اللَّیْلِ یُحِبَّكَ

یعنی وصیت کرتا ہوں تجھکو ایک وصیت پس یاد رکہ اسکو زیادہ پڑھ نماز بیچ رات کے دوست رکہینگے

الْحَفَظَةُ وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ یَزِیْدُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ

حفاظت کرنیوالے فرشتے اور جب داخل ہووے تو اوپر لوگون اپنے کے پس سلام کہہ اوپر انکے زیادہ کریگا اللہ تعالے بیچ

بَرَکَاتِكَ وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَاْوِیْ عَلٰی فِرَاشِكَ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ

برکتون تیری کے اور اگر کر سکے تو یہ کہ نہ جگہ پکڑے تو اوپر بچہونے اپنے کے مگر اوپر وضو کے

فَافْعَلْ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ مُتَّ شَهِیْدًا وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِكَ

پس کر پس تحقیق تو جب مریگا مریگا شہید اور جب نکلے تو اپنے گہر کے لوگوں سے۔

فَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ لَقِیْتَ یَزِیْدُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَسَنَاتِكَ وَوَقِّرِ الْکَبِیْرَ

پس سلام کر اوپر اس شخص کے کہ ملے تو پڑھا ویگا اللہ تعالے بیچ نیکیوں تیری کے اور برکت کریگی عمر کو بیچ
الْمُسْلِمِيْنَ وَارْحَمْ صَغِيْرَهُمْ اَكُوْنُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ
مسلمانوں کے اور رحم کر چھوٹوں انکے کو ہونگا میں اور تو بیچ بہشت کے جیسا یہ دو انگلیاں
وَشَبَّكَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَاعْلَمْ يَا اَنَسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
اور ملایا درمیان انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے پس جان اے انس تحقیق اللہ تعالے راضی
يَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ بِاللُّقْمَةِ يَاْكُلُهَا فَيَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَبِشَرْبَةِ
ہوتا ہے بندے سے ساتھ لقمہ کے کہ کھاتا ہے اسکو پس حمد کرتا ہے اللہ تعالے کے اوپر اسکے پانی
مَاءٍ يَشْرَبُهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ در مشارق مسطور ست بروایت انس رضی اللہ تعالے عنہ
پینے پانی کے کہ پیتا ہے اسکو اور حمد کرتا ہے اللہ کو۔
اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا
تحقیق اللہ البتہ راضی ہوتا ہے بندہ سے یہ کہ کھاتا ہے کھانا تو پس حمد کرتا ہے اسکے اوپر
اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا در شرح مسطور ست الاکلۃ المرۃ
یا پیتا ہے گھونٹ پانی پس حمد کرتا ہے اسپر۔ کھانا لقمہ مرتبہ
الواحدۃ من الاکل الحدیث یدل علی ان رضاء اللہ تعالے
ایک کھانے سے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ رضا اللہ تعالے کی
عن العبد فی اتیانہ بالحمد در زاہدی مسطور ست کہ مہتر ابراہیم علیہ السلام کو
بندہ سے بیچ لانے اسکے سبب حمد کو۔
فربہ بریان کردہ شتاب در پیش مہمان آورد کما قال فما لبث ان جاء بعجل حنیذ
پس چون دید کہ دست شان بدان نمیرسد منکر داشت شان و ترسید
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً اَیْ اَضْمَرَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

پس چھپایا بیچ جی اپنے کے ڈر اور پوشیدہ کیا آپس بیچ جی اپنے کے ڈر۔

گفت مگر کسیہ دارند در دل کہ طعام نخورند گفت شان را لطعت الا ناکل

جبریل علیہ السلام گفت اِنَّا لَا نَاْکُلُ طَعَامًا حَتّٰی نُؤَدِّیَ ثَمَنَہٗ۔

تحقیق ہم نہیں کھاتے کھانا جب تک کہ ادا کریں اسکی قیمت

گفت یعنی ما قومی ایم کہ طعام کسی بے بہا نخوریم بہا پیدا کن تا بخوریم ابراہیم علیہ السلام

بہای طعام ما آن ہست تُسَمُّوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا ابْتَدَأْتُمْ وَ تَحْمَدُوْنَہٗ اِذَا فَرَغْتُمْ

نام لو اللہ تعالیٰ کا جب شروع کرو تم اور حمد کرو اسکی جب فارغ ہو تم۔

بہا شنید یکدیگر نگریستند و گفتند لِذٰلِکَ اتَّخَذَکَ رَبُّکَ خَلِیْلًا

واسطے اسکے اختیار کیا تجکو رب تیرے نے دوست

کہ بہای طعام خود ذکر دوست نہادی آنگاہ مہمانان خود را پیدا کردند و گفتند۔

لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ و در عوارف مسطور ست۔

مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوط کے۔

قَالَ الْجُنَیْدُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَرْضُ الشُّکْرِ الْاِعْتِرَافُ لَہٗ بِالنِّعَمِ

فرمایا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ فرض شکر اقرار کرنا واسطے اسکے ساتھ نعمتوں کے

بِالْقَلْبِ وَ اللِّسَانِ نیز مسطور ست سَمِعْتُ شَیْخَنَا یُنْشِدُ عَنْ بَعْضِہِمْ

کے ساتھ دل اور زبان کے ہے سنا میں نے شیخ ہمارے کو شعر فرماتے تھے بعض انکے سے

اَوْلَیْتَنِیْ نِعَمًا اَبُوْحُ بِشُکْرِہَا
عطا کی تو نے مجھکو نعمتیں کہ ظاہر کروں شکر اسکا

وَ کَفَیْتَنِیْ کُلَّ الْاُمُوْرِ بِاَسْرِہَا
اور کفایت کیا تو نے مجھکو تمام کاموں کو

فَلَاَشْکُرَنَّکَ مَا حَیِیْتُ وَ اِنْ اَمُتْ
پس البتہ شکر کرونگا تیرا جب تک جیتا ہوں پس اگر مروں

فَلْتَشْکُرَنَّکَ اَعْظُمِیْ فِیْ قَبْرِہَا
پس البتہ شکر کرینگے تیرا ہڈیاں میری اپنی قبر میں

اِلَى الشَّهَادَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوْنُسَ فَنَادٰى
طرف گواہی کے جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے از روئے حکایت کے حضرت یونس سے پس پکارا
فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق ہوں میں ظالموں سے۔
فقیہ گفت ظلمات سہ ظلمات بود ظلمت شب و ظلمت آب و ظلمت بطن حوت گفتند
اہل اشارت کہ غیبت خدای کہ سجن او در شکم ماہی باشد ہمچو سجن تو یا رب و سجن ملوک دنیا
در خانہ و منازل باشد و غیبت مر یکے را از ملوک قدرت بر ینکہ حبس کنند زندہ را
در شکم زندہ پس حبس کردہ یونس زندہ را در شکم ماہی زندہ۔
لِذٰلِكَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا اَنْتَ گفت فقیہا اندر سجن تنہا رہت
اسیواسطے کہا نہیں کوئی معبود کہ واسطے اسکے قیدخانہ ہو مانند اسکے مگر تو۔
پر فرعون رد شد وَقِيْلَ لَهُ آلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ۔
اور کہا گیا فرعون کو کیا اب ایمان لاتا ہے نزاور تحقیق نافرمانی کی تونے پہلے اس سے
وقبول افتادان شہادت از یونس علیہ السلام حکمت آن ست کہ فرعون گویندہ این
کلمہ نبود در راحت و آسانی پس او را در محنت و شدت این گفتن نافع نیامد
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ
جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس اگر نہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کہنے والوں البتہ رہتا بیچ پیٹ
فِىْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ فَلِذٰلِكَ اُجِيْبَ لَهٗ وَلِذٰلِكَ اَفْرَدَ الْحَالَ اِلٰى
مچھلی کی طرف دن کے کہ اٹھائے جاوینگے پس اسیواسطے قبول کیا گیا واسطے اسکے اور اسیواسطے فرق ہوا حال درمیان دونوں
ونیز مسطور ست کہ از احمد بن سہیل رحمۃ اللہ تعالےٰ نقل ست او گفت کہ دیدم من یحیی
بن اکثم را در خواب و پرسیدم کہ حق تعالےٰ با تو چہ کرد گفت۔

قَدْ مَضَوْا إِلَى رَبِّي فَقَالَ لِي رَبِّي يَا شَيْخَ السُّوءِ جِئْتَنِي مِنْ خَبْطٍ كَثِيرَةٍ
لیگئی مجکو طرف رب میرے کے پس فرمایا مجکو رب میرے نے اے بوڑھے برے آیا تو میرے پاس ساتھ خبط بہت سے
پس گفتم من کہ نیست ای پروردگار این حدیث از حضرت کہ نقل ست بر ما فرمان شد
چہ داری بگو گفتم حکایت کرد بر ما عبد الرزاق و او از معمر و او از زہری و او از عروہ و او
از عائشہ رضی اللہ عنہا و او از رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم و رسول علیہ و آلہ السلام
از جبریل علیہ السلام و او از حضرت تعالے پروردگار۔
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ إِنَّكَ قُلْتَ لَأَسْتَحِي مِنْ عَبْدِي وَأَمَتِي أَنْ
بہت بابرکت ہی تو اور بلند ہے تو تحقیق تو نے کہا البتہ حیا کرتا ہوں میں غلام اپنے سے اور لونڈی اپنی سے
أُعَذِّبَهُمَا فِي النَّارِ وَقَدْ شَابَا فِي الْإِسْلَامِ شَيْبَةً وَأَنَا الشَّيْخُ الضَّعِيفُ
یہ کہ انکو عذاب کروں آگ میں اور تحقیق بوڑھے ہوئے وہ دونوں اسلام میں بوڑھا ہونا اور میں بڈھا ہوں ناتواں
یعنی تو فرمودہ یا رب کہ من از بندۂ خود شرم دارم کہ در آتش عذاب کنم و او اندر
پیر شدہ باشد در اسلام و من بندۂ پیر ضعیف ام۔
فَقَالَ الرَّبُّ صَدَقَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ صَدَقَ مَعْمَرٌ صَدَقَ زُهْرِيٌّ
پس فرمایا رب نے سچ کہا عبد الرزاق نے سچ کہا معمر نے سچ کہا زہری نے
صَدَقَ عُرْوَةُ صَدَقَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَدَقَ النَّبِيُّ
سچ کہا عروہ نے سچ کہا عائشہ نے راضی ہوا اللہ اس سے سچ کہا نبی نے
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ صَدَقَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا قُلْتُ
درود ہو حبیب اللہ تعالیٰ کا اوپر انکے اور آل پر سچ کہا جبریل نے اوپر سلام میں نے کہا
ذٰلِكَ فَحَمَلُوهُ إِلَى ذَاتِ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
یہ تھا لیجاؤ اسکو داہنی طرف اور فرمایا پیغمبر نے درود ہو حبیب اللہ کا اوپر اور انکی آل پر سلام

ثمن الجنة لا اله الا الله وعن ابی قتادة رضی الله عنه قال

قیمت بہشت کی لا الہ الا اللہ ہے اور ابی قتادہ سے کہ راضی ہو اللہ اس سے کہ

قال قال النبی علیه وآله السلام قال الله تعالی بعزتی

کہا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکے آل پر سلام فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہے عزت اپنی کی اور جلال

وعلوی وقدرتی وارتفاع مکانی انی لاستحیی من عبدی وامتی ان

اپنے کے اور بزرگواری اپنے کے اور قدرت اپنے کے اور بلند مکان اپنے کے تحقیق میں البتہ شرم

اعذبهما وقد شابا شیبة فی الاسلام ثم

رکھتا ہوں غلام اور لونڈی سے کہ انکو عذاب دوں اور تحقیق بوڑھے ہوئے ہوں بوڑھا ہونا بیچ اسلام

کرم بین ولطف خداوندگار گنہ بنده کرد است او شرمسار

وقال الشبلی فی معنی قوله تعالی حمعسق قال الحاء حلم الله

اور کہا شبلی نے بیچ معنے قول اللہ تعالی کے حم عسق کہا حا اشارہ حلم اسکے سے

والمیم ملکه والعین عظمته والسین سناءه والقاف قدرته

اور میم اشارہ ملک اسکا اور عین عظمت اسکے اور سین بلندی اسکی اور قاف قدرت اسکی

قال فکان الله تعالی یقول بحلمی وملکی وعظمتی وسنائی وقدرتی

کہا پس گویا ہے اللہ تعالی کہ قسم ساتھ حلم میرے کی اور ملک میرے کی اور عظمت میرے اور بلندی میری

لا اعذب فی النار من قال لا اله الا الله وقال رسول الله صلی الله

اور قدرت میرے کی نہ عذاب کروں گا بیچ آگ کے جو کہو لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول خدا نے درود ہو

علیه وسلم من قال فی اول کلامه لا اله الا الله وآخر کلامه

اللہ تعالی کا اس پر اور آل پر جو شخص کہ بیچ پہلے کلام اپنے کے لا الہ الا اللہ اور آخر کلام اپنے کے

لا اله الا الله وعمل الف سیئة لا یسأل الله تعالی عن ذنب واحد

ہمچنین ہر ہفت درِ دوزخ را بستند باز بسوی عرش بردند فرمان شد

عَبْدِیْ اَشْهَدْتَ الْاَحْجَارَ فَلَمْ یُضِیْعْ حَقَّهُمْ فَکَیْفَ اُضِیْعُ

بندہ میرے گواہ کیا تونے پتھروں کو پس نہیں ضائع کرتا ہوں حق انکا پس کیونکر ضائع

حَقَّکَ وَاَنَا شَاهِدٌ بِشَهَادَتِکَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

کروں حق تیرا اور میں گواہ ہوں ساتھ شہادت تیری کے داخل ہو تم بہشت میں

پس چون نزدیک شد از بہشت درہا بہشت را بستہ دید پس بیامد کلمہ شہادت و درہا بہشت را بکشاد و نیز مسطور ست از عبد اللہ طرایفی رحمہ اللہ تعالے نقل ست کہ گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بست و چہار حرف اند و شب و روز بست و چہار ساعت اند پس چون بگوید بندہ بصدق دل کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمان شود عَبْدِیْ اَتَیْتَ بِهٰذِهِ

بندے میرے آیا تو ساتھ اس

الْاَرْبَعَةِ وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا وَقَدْ جَعَلْتُ سَاعَاتِ لَیَالِکَ وَنَهَارِکَ

چوبیس حرف کے اور تحقیق کیا میں نے ساعتیں رات تیری کی اور دن تیری کی

اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ سَاعَةً فَکُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَ فِیْ هٰذِهِ

چوبیس ساعت پس جو گناہ کہ گناہ کیا تونے بیچ اُن

السَّاعَاتِ صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا خَطَاهَا

ساعتوں کے چھوٹے اُسکے اور بڑے اُسکے چھپے اُسکے اور ظاہر اُسکے انجان اُسکے

وَعَمَدِهَا قَوْلِهَا وَفِعْلِهَا غَفَرْتُ لَکَ بِحُرْمَةِ قَوْلِکَ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور جانکر اُسکے کہنا اُسکا اور کرنا اُسکا بخشا میں نے تجکو برکت کہنے تیرے کے ایکبار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و نیز مسطور ست کہ حکیمی را پرسیدند کہ اگر ہمہ دنیا در ملک تو باشد

و در نصرت تو در اید جیکینی و کجا نهی و بکه و بهی فقال جعلتها لقمة واحدة

پس کہا کہ دینی اسکو لقمہ ایک اور رکھوں

ووضعتها في فيه فقال لا اله الا الله محمد رسول الله

بیچ اسکو بیچ منہ اسکے کہ جسنے کہا لا اله الا الله محمد رسول الله

یعنی ہمہ را ایک لقمہ سازم و در دہن قائل کلمہ توحید اندازم و نیز مسطور ست کہ

نقل ست از سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالے از ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ

کہ رسول علیہ والہ السلام فرمودیا ابا ہریرہ اگر بینی پلیدی در راہ پس بپوش آنرا

کہ اجرے عظیم باشد مر ترا وای ابو ہریرہ راہ نما مر نابینا را اجر باشد مرا وای ابو ہریرہ

راہ نما گمراہے را براہ نماید ترا فرشتگان لسبوحسنات وبگیر دست چپ نابینا

را در دست راست خویش پس ہر کہ برد و یا نابینا برہ نمونی او مقدار میلے باشد

او را بہر ذراعی ثواب آزادی بردہ دہند ای ابو ہریرہ راہ منما یہودی و نصاری

را لسبوے کنیس ایشان و نہ بفروختن ایشان ورا و منما صابئین را لسبوے

صومعہ ہا ایشان و نہ مشرکان را لسبوے تبکدہا ایشان پس بدرستیکہ تو شستہ

شوند بر تو گناہان تا برگردند از ان مقامہا و راہ بنما بندگان خدا را لسبوے

وسبوے کعبہ ای ابو ہریرہ بسیار سخن نیکوئی کم گرداند بدیہا ترا در روز قیامت و بسیار

بگوی قول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

بزرگتر ہے اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بڑے کے

پس بدرستی چون بیرون آئی از دنیا بسیار باشد نیکوئی تو کہ بدان حساب کردہ

نیز بر سطور بہشت نقل است از ابن عیشیبہ رضی اللہ عنہ او گفت کہ مردے در عہد
رسول علیہ السلام وفات یافت جنازہ او پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حاضر شد رسول علیہ وآلہ السلام پرسید ھل ھذا کان مؤمنا فتصلی علیہ
کیا ہے یہ مسلمان پس نماز پڑھی اُس پر
عمر رضی اللہ عنہ گفت لا تصل علیہ یا رسول اللہ فانا لم نرہ فی خیر قط
نہ نماز پڑھو اُسپر اے پیغمبر خدا پس تحقیق ہم نہیں دیکھا اسکو بھلائی بیچ
پس گفت مردے دیگر از اصحاب رسول علیہ وآلہ السلام
کُنَّا مَعَہٗ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ وَکَانَ ھٰذَا یَحْرُسُنَا
تھے ہم ساتھ اسکے بیچ لڑائی تبوک کے اور تھا یہ نگہبانی کرتا ہمکو
واین قول عتبہ است و قول ابی الفضل کہ گفت مردے از اصحاب رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رأیتہ لیلۃ یحرس باب المدینۃ فقال رسول اللہ
دیکھا میں نے اسکو ایک رات دیکھبانی کرتا دروازہ مدینہ کا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ السلام انہ لمؤمن فقام وصلی علی جنازتہ
درود اللہ کا انپر اور انکی آل پر سلام تحقیق یہ البتہ مومن ہے پس کھڑے ہوئے اور پڑھی نماز جنازہ
ثم وضع فی قبرہ بیدہ وقال یا ھذا ان اصحابک یشھدون
پھر رکھا بیچ قبر اسکے کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا اے شخص تحقیق یار تیرے گواہی دیتے ہیں
انک من اھل النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ
تحقیق تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق تو بہشتی ہے۔
و گفت ابن عتبہ رضی اللہ تعالے عنہ چون رسول علیہ وآلہ السلام او را دید گویا
نہادہ اند رحمت بر روے نازل دید تا گواہی داد او را بہشت پس رسول علیہ السلام

رخ بجانب عمر رضی اللہ عنہ کرد و گفت

لا یسأل اللہ فی القبر عن الاعمال انما یسأل عن الفطرة

نہ پوچھیگا اللہ تعالیٰ قبر میں عملوں سے سوائے اسکے نہیں پوچھیگا اصل دین سے

لا تشهد نہیب هذه النار لاهل لا اله الا الله محمد رسول الله

نہیں گواہی دیتی تپش اسکی دوزخ کی واسطے واسطے اہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فانهم فی الجنة ولو جاؤا بتراب الارض خطیئة وعن انس

پس تحقیق وہ بیچ بہشت کے ہیں اور اگرچہ لاویں برابر مٹی زمین کے گناہ اور روایت ہے انس

بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه

بیٹے مالک کے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا درود اللہ کا اس پر اور

وسلم لا ازال اشفع فاشفع حتی اقول ای رب شفعنی

سلام ہمیشہ شفاعت کروں گا پس شفاعت قبول کیا جاوےگا یہانتک کہ کہونگا کہ اے رب میرے شفاعت قبول کر میری

فیمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله فیقال هذه لیست

بیچ ان لوگوں کے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس فرمایا یہ نہیں ہے واسطے تیرے

لک ولا لاحد هذه لی فلا یبقی فی النار احد قال لا اله

اور نہیں واسطے کسی کے یہ واسطے میرے ہے پس نہیں باقی رہیگا دوزخ بیچ کوئی کہ کہا کلمہ لا الہ

الا الله الا اخرجته منها نقل است از انس رضی اللہ عنہ او را

الا اللہ مگر نکالونگا وہ دوزخ سے

از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ او گفت کہ من ردیف رسول علیہ السلام بودم

و میان ما و رسول خدا فرق نبود مگر مقدار چوب پالان پس فرمود یا معاذ گفتم

لبیک یا رسول الله وسعدیک پس فرمود یا معاذ گفتم لبیک یا رسول اللہ وسعدیک

پس فرمود یا معاذ هل تدری ما حق الله تعالیٰ علی عبادہ فقلت
آیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندوں کے پس کہا میں نے
الله ورسوله اعلم قال حقه علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا
اللہ اور رسول اسکا دانا ہے فرمایا حق اسکا اوپر بندوں کے یہ کہ ایک جانیں اسکو اور شریک
به شیئا ثم سکت فقال یا معاذ هل تدری ما حق العباد
کریں اسکو کسی چیز کو پھر خاموش رہے پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق بندوں کا اوپر
علی الله تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلك قلت الله ورسوله اعلم
اللہ تعالیٰ کے جب وہ کریں یہ بات کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا ہے فرمایا
قال فان حق العباد علی الله تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلك ان یغفر
پس تحقیق حق بندوں کا اوپر اللہ کے جب کہ کریں یہ کہ بخشے واسطے انکے اور نہ عذاب کرے انکو
لهم ولا یعذبهم ونیز مسطور است کہ پیشتر رسول علیہ وآلہ السلام از
حضرت ذی الجلال والاکرام مر دحیہ کلبی را اسلام درخواست کردی و می گفتے
اللهم ارزق دحیة الکلبی الاسلام۔
اے پاک خدا رزق دے دحیہ کلبی کو اسلام
تا روزی کہ دحیہ کلبی پیش رسول علیہ وآلہ السلام بیامد و گفت۔
ماشرایط الاسلام اعرض علی یا رسول الله صلی الله تعالیٰ
کیا ہیں شرائط اسلام کی عرض کرو اوپر میرے اے پیغمبر خدا کہ درود اللہ کا اوپر تیرے اور سلام
علیك وسلم فرمود بگو لا اله الا الله محمد رسول الله
دحیہ کلبی بگفت و بعد ازان در گریہ شد رسول علیہ السلام پرسید سبب گریہ تو چیست
گفت یا رسول الله حق تعالیٰ مرا اسلام روزی کردہ و لا ز ما گناہان بسیار گوناگون

اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ ہے اُسکا اور رسول اُسکا سچے دل اپنے سے مگر حرام کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ علی النار در شرح آوردہ است قال المحققون معناہ

اوپر آگ کے — کہا محققین نے معنی اُس کے

من لم یأت بھاتین الشھادتین لا یدخل النار الا ان یرتکب

جو کوئی آیا ساتھ ان شہادتوں کے نہیں داخل ہوتا آگ میں مگر یہ کہ مرتکب ہووے

ما یوجب لہ النار وان لا یبالی بما امر من الاوامر وقولہ

اُس چیز کا کہ واجب ہووے اُسکو آگ اور یہ کہ نہیں پروا کرتا ساتھ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا

من قلبہ صفۃ صدقا لان الصدق قد لا یکون عن قلب

حکموں سے قول حضرت کا من قلبہ صفت ہے صدقا کی واسطے اسکے صدق تحقیق کبھی نہیں ہوتا ہے دل

الا عن اعتقاد کقول المنافق انک لرسول اللہ۔

سے اور اعتقاد سے مانند کہنے منافق کے تحقیق تو البتہ پیغمبر ہے اللہ کا۔

و نیز در شرح آوردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ این حدیث در ابتدا

اسلام فرمودہ است کہ در آن وقت غیر از شہادت چیزے دیگر واجب نبود و تحمل آنکہ

رسول علیہ و آلہ السلام در باب کا سے فرمودہ است کہ مجرد آنکہ ایمان آرد و تغییر

دیگر وقوف نیافتہ بمرد و در حشر از حالی از تنبیہ آوردہ است

مروی ہے عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ انہ قال سألت ابن

روایت کیا گیا عطا بیٹے ابی رباح سے یہ کہ اُس نے کہا پوچھا میں نے بیٹے حضرت عباس کے سے

عباس رضی اللہ عنہ عن قولہ تعالیٰ غافر الذنب شدید

راضی ہو اللہ اُن سے فرمانے اللہ کے سے بخشنے والا گناہ کا سخت عذاب کرنے والا — کہا بخشنے

العقاب قال غافر الذنب لمن قال لا الہ الا اللہ وشدید العقاب

والا گناہ کا واسطے اُسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور سخت کرنے والا عذاب کا واسطے اُسکے کہ نہ کہے لا الہ الا اللہ

لِمَنْ لَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ در اوراد آورده است در وضو کردن بہر عضوی کہ بشوید
بگوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا
و در دل کنند این کلمہ مردم را از کفر و شرک پاک گرداند کنایان از کفر بیشتر شعر اند بود
و ہر بار کہ آب بران عضو ریزد بگوید و گفتن کلمہ تو بیدار کونین بپرہیز تا ظاہر و
باطن وضو کردہ باشد و بحقیقت وضو رسیدہ شود
قَالَ الْمَشَايِخُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلطَّهَارَةُ فَصْلٌ
فرمایا شیخون نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے ستھرائی جدا کرنا ہے
وَالطَّهَارَةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَا يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْنَيْنِ
اور ستھرائی ملنا ہے پس جو کوئی کہ نہ جدا ہو بیچ طہارت کے دونو جہان سے
لَمْ يَصِلْ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى صَاحِبِ الْكَوْنَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرِ
نہ وصل ہوا بیچ نماز کے طرف صاحب دو جہان کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر
اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا
نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اسکے منقطع ہو جانا۔
تا چون بندہ مخلص مر حق سبحانہ و تعالیٰ را بجلال و عظمت او یاد کند و بسبب حضرت او
از کونین بریدہ متوجہ شود حق تعالیٰ او را بکرم خود یاد کند۔
كَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
جیسا کہ کہا ہے بعضے تفسیر والون نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا
اَيْ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ۔
تمکو یعنی یاد کرو مجھکو ساتھ جلال اور جمال کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملنے اور متصل ہونیکے

فصل شیردهم در بیان حاضر شدن در حلقهٔ ذکر

باید دانست کہ اگر کسی با گویندگان ذکر ذکر نگوید و با ایشان شنید و شنود
در ثواب با ایشان شریک ایشان باشد۔

لقوله علیه وآله السلام المستمع شریک الذاکر
واسطے قول حضرت کے اوپر آنکے اور انکی آل کے سلام سننے والا شریک ہے ذکر کرنے والے کا
و نیز ہر کہ نشستن با گروہ ذکر شود و نگوید فائدہ دہد از آنکہ ہر سعید ازلی ہیچ کس
ہم نشین این طائفہ نتواند کہ شود بدلیل

لا یشقی جلیسہم قال علیه وآله السلام ان لله ملائکة
نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین انکا فرمایا اوپر آنکے درود اور انکی آل کے سلام تحقیق واسطے اللہ کے
فضلا عن کتاب الناس یطوفون فی الطرق یلتمسون
فرشتے ہیں زیادہ کاتب لوگوں کے سیر کرتے ہیں بیچ راہوں کے ڈھونڈھتے ہیں
اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا
ذکر والوں کو پس جب پاتے ہیں ایک قوم کو کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں
بینہم هلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی
بیچ اپنے چلو طرف حاجت اپنی کے کہا پس گھیرتے ہیں انکو ساتھ پروں اپنے کے طرف
السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألہم
آسمان دنیا کے پس جب فارغ ہوئے چڑھ جاتے ہیں طرف آسمان کے فرمایا پس پوچھتا ان
ربہم وهو اعلم بہم منہم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک
رب انکا اور وہ دانا تر ہے انکو ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے کہتے ہیں پاکی تیری ذات کی
ویکبرونک ویحمدونک ویہللونک ویمجدونک قال فیقول هل

اللہ نہیں گواہ کرتا ہون تمکو تحقیق مین بخشدیا انکو اور پایا حضرت نے کہا ہے ایک فرشتے نے سنو نہیں ہے ان مین ایک شخص ان مین سے اور نہیں ہے

مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

وہ ان سے نہیں کہ آیا ہے واسطے حاجت کے کہا وہ قوم ہین نہین محروم ہمنشین انکا

معنی پارسی آنست بدرستیکه مر خدایرا فرشتگانند که سیر کنندہ کوچہا و دنیا و اہل

ذکر را جستجو میکنند طلب میکنند تا زیارت کنند او را و بشنوند ذکر او چون بیابند

قومی را که ذکر خدا میکنند ندا میکنند بعضی فرشتگان مر بعض را کہ بشتابید بسوے حاجت

خویش پیدا شدن فرشتگان بیایند و ذاکران را گرد بگیرند ببالہای خویش و یکدیگر جمع آمدہ

تا آسمان دنیا چون ذاکران متفرق شوند فرشتگان بر آسمان بالا روند حق سبحانہ

عالم السر والخفیات ست و دانا ترست بدیشان از ایشان میپرسد کجا آمدید این

سوال بر طریق یاد داشتہ است یعنی یاد بدارید که چہ گفتم بود و بدید حق ایشان نہ اینہا

عباد قوی ترا از عبادت شما دارند زیرا کہ عبادت قوی ترا از عبادت شما دارند کہ عباد

ایشان را سوانح بسیار اند چون نفس امارہ و غیرہ و عبادت شما فعل طبعی ست پس سوال

حق سبحانہ تعالی بر طریق مصلحت باشد کذا ذکرہ بعض المحققین پس فرشتگان جواب

گویند آمدیم از نزدیک بندگان تو که در زمین اند عطا فرماید میگویند بندگان

فرشتگان گویند تسبیح و تکبیر و تہلیل و تحمید و تمجید میگویند ترا در شرح آوردہ است

التَّمْجِيدُ أَنْ يُنْسَبَ الْفِعْلُ إِلَى الْعَلِيِّ وَيُسَمَّى الْكَرَمَ وَقِيلَ التَّمْجِيدُ

معنی تمجید کے یہ کہ منسوب ہووے طرف بزرگی کے اور وہ کرم ہے اور کہا گیا ہے معنی تمجید

ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کے ذکر اس کلمہ کا نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ خدا کے بلند بڑی ذات کے

خدا تعالی فرماید آیا دیدہ اند ایشان مرا در شرح آوردہ است ..

باشد آن شغل صحبة الخيار الاخيار فرمان شود

یہ کہ نیک بخت ہوتا ہے ہم صحبت نشین نیک بخت کا

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ أَيْ لَا يَخِيبُ وَجَلِيسُهُمْ عَلَى التَّقَابُلِ

وہ قوم ہیں کہ محروم ہوتا ہمنشین انکا یعنی بے نصیب ہمنشین انکا ثواب سے بلکہ پاتا ہے ساتھ اسکے برکت ان کے

يَحِلُّ بِهِ بَرَكَتُهُمْ پس فضیلت ذکر گفتن بحلقه و حاضر شدن در حلقه ذکر

دلالت میکند آنچه در حدیث مذکور است از جستن فرشتگان ذاکران را و در کشیدن

دیگر گرفتن ایشان مر ذاکران را إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ لِشَرَفِهِمْ

طرف کنارہ آسمان کے واسطے شرف انکے

و بزرگ داشتن جلیس ایشان برای بزرگی شان و از جمله شرفها از شرف ذکر حق سبحانه

تعالی است و نیز در شرح احیا مسطور است

قِيلَ الذِّكْرُ قِسْمَانِ ذِكْرُ اللِّسَانِ وَهُوَ ضِدُّ الصَّمْتِ وَذِكْرُ الْقَلْبِ

کہا گیا ذکر دو قسم ہے ذکر زبان کا اور وہ برعکس ہے چپ رہنے کے اور ذکر دل کا

وَهُوَ ضِدُّ النِّسْيَانِ وَذِكْرُ الْقَلْبِ أَصْلٌ وَذِكْرُ اللِّسَانِ فَرْعٌ وَهُوَ مِنْ

اور وہ برعکس ہے نسیان کے اور دل اصل ہے اور ذکر زبان کا شاخ ہے اور وہ واسطے تمام

جَمِيعِ الطَّاعَاتِ لِاشْتِغَالِ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مِنْ بَيْنِ الْجَوَارِحِ كَمَا قِيلَ شَرَفُ

بندگیوں کے ہوا اور واسطے مشغول دل کے واسطے زبان کے تمام اعضا سے جیسا کہا گیا ہے شرف انسان کا

الْإِنْسَانِ فِي قَلْبِهِ وَلِسَانِهِ فَجُعِلَ أَشْرَفُ الطَّاعَاتِ فِي الذِّكْرِ

بیچ دل اسکے اور زبان اسکے کی کیا گیا ہے بزرگی طاعتوں کی بیچ ذکر کے اور بواسطہ اسکے

وَبِهِ يُوصَلُ إِلَى الْحَلَاوَةِ اللَّطِيفَةِ عَلَى مَا قِيلَ الطَّلَبُ حَلَاوَةُ الطَّاعَةِ

ملتا ہے طرف لذت بندگی کے اور پاتا ہے جیسا کہا گیا ہے ڈھونڈھو مزہ بندگی کا بیچ تین چیزوں کے

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ سَعْیًا فَاسْعَ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

پس شتابی کرو طرف یاد کی معنی اُسکے پس چلو طرف ذکر خدا کے

بِاَرْجُلِکُمْ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ بِقُلُوْبِکُمْ

ساتھ پاؤن اپنے کے پس شتابی کرو طرف ذکر خدا کے ساتھ دلون اپنے کے

پس از سعی سعی باطن مراد است اما در مشی سرعت چندان شرط نیست بلکہ ممنوع
است خواہ در نماز باشد یا در ذکر در مشارق مسطور است۔

قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَۃَ فَامْشُوْا

فرمایا ابوہریرہ نے راضی ہوا اللہ تعالے اس سے جب سنو تم اقامت نماز کو پس چلو

اِلَی الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ

واسطے نماز کے اور لازم پکڑو آرام اور وقار اور مت جلدی کرو پس جو پاؤ تم

فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ اما سعی باطن آنست کہ دل بر نیت عملے وکار

پس نماز پڑھو اور جو فوت ہو تم سے پس پورا کرلو۔

وہم باشد تا اگر بعذر ہر دو ظاہر عمل تقصیر افتد بدان سعی باطن کہ حسن نیت است ثواب
آید کما قال علیہ وآلہ السلام اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ

جیسا فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل پر سلام تحقیق قوم پیچھے ہی ہمارے مدینہ میں

مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ

نہیں چلے ہم کسی درہ پہاڑ کے اور نہ جنگل میں مگر اور وہ ہمارے ساتھ ہیں روکا انکو عذر نے

پس پرسیدند یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان با ما چہ شریک شوند فرمود

حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ فَشَرِکُوْنَا بِحُسْنِ النِّیَّۃِ

روکا ان کو عذر نے پس شریک ہوے ہمارے ساتھ نیک نیت کے۔

و در خزانهٔ جلالی مسطور است جماعتے که ذکر گویند اگر بحلقه باستند و ذکر بگویند
جائز است و پسندیده بود و سنت است اما جماعتے که در حلقه پیران ما منقول است
در کثرت ذکر و شدت ضرب با جهد و نافع است ولیکن استاده گفتن نیز ذوقے دارد
اما عمل مشائخ بدین سنت درین وقت خبر نیست الاکه عامه مومنان در شبهای ماه رمضان
بعد تراویح در مساجد ذکر استاده میگویند و نیز مسطور است۔

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ
فرمایا پیغمبر نے اُن پر اور اُنکی آل پر سلام جب گذرو تم بیچ باغ بہشت کے
فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقَةُ الذَّاکِرِیْنَ
پس چرو تم کہا صحابہ نے کیا ہے باغ بہشت کا فرمایا حلقہ ذکر کرنے والوں کے

و نیز در خزانهٔ جلالی مسطور است که یک حدیث دیگر در تصدیق حلقهٔ ذکر از نشستن پسندیده
بمساجد قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ
فرمایا آن پر اور آنکی آل پر سلام تحقیق واسطے اللہ کے سیر کرنیوالے ہیں فرشتوں سے
اِذَا مَرُّوْا بِحَلْقَةِ الذَّاکِرِیْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا
جب گذرتے ہیں بیچ حلقہ ذکر کرنیوالوں کے کہتے ہیں بعض انکے واسطے بعض کے بیٹھو پس جب دعا کرتی
الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰی
قوم آمین کہو اوپر دعا انکی کو پس جب درود بھیجیں اوپر پیغمبر کے درود بھیجو ساتھ ان کے یہانتک
یَفْرَغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِهٰؤُلَاءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ
کہ فارغ ہو پھر کہتے ہیں بعض انکے واسطے بعض کے خوشی ہو بہبود واسطے انکے اور پھرتے ہیں حالانکہ مغفرت کی گئی ہو واسطے انکے

و نیز مسطور است که شیخ الاسلام امین الدین گازرونی رحمة الله تعالی در رساله خود
نوشته است هر کس که ذکر میگوید اگر جماعتے طلب کند که ذکر گویند فاضلتر باشد

صبح اور شام بکرہ شروع دن اور اصیلا آخر دن ... اور خاص کر

النَّهَارِ وَخُصُوصًا بِالذِّكْرِ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَجْتَمِعُونَ فِيهِمَا

ان دو وقت ساتھ ذکر کے واسطے اسکے کہ فرشتے رات کے اور دن کے اکٹھے ہوتے ہیں بیچ اسکے

اما چون خواہند کہ بسیار ضرب ذکر گویند طریق آن است کہ بجلسہ مذکور مربع نشستہ

و ابتدا از ذکر نفی و اثبات کنند و بسیار ضرب چندان گویند کہ نفی خطرات غیر حق

حاصل آید بعد ازان یک ضرب گویند تا آنکہ غیر حق سبحانہ و تعالی را در دل جا نماند

التَّوَجُّهُ إِلَى اللّٰهِ وَالْإِعْرَاضُ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ

منہ لانا اللہ کی طرف اور منہ پھیر لینا اس چیز سے کہ سوا ہے اللہ کے۔

تا اسم جلال دست دہد آنگاہ اسم ذات گویند و بسیار گویند تا آنکہ حرارت آن

آتش مانند و ہیچ ملوثات را از دل دور گرداند و طریق ذکر بعد نماز بامدادان

بجلسہ مذکور نشستہ اول سبحان اللہ گویند و سی و سہ کرت یا سی

و یک بار بگوید بعد ازان الحمد للہ سی و سہ کرت بعد ازان لا الہ الا اللہ

بسیار ضرب بعد ازان اللہ اکبر اگرچہ در حدیث آمدہ است لا یضرک بایہن بدأت

و اما ہم در حدیث بدین ترتیب ذکر شدہ است و عمل ذاکران ہم بر ترتیب است

و اگر ترتیب نگاہ ندارد در فضل ذکر نقصان نبود و در احادیث بیان نکردہ اند [illegible]

ترتیب را اہل سنت [illegible] شمارد و در مشارق مسطور است۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ

سمرہ بن جندب سے روایت ہے [illegible] زیادہ پیارا کلام بیچ اللہ کے چار ہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ

سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں نقصان دیتا [illegible]

بابُ بیانِ ما یَدُلُّ اَنَّ فی شرحہٖ مع ہٰذہِ الکلماتِ احبُّ الی اللّٰہ

جو نسا انہیں پہلے پڑہو تو اسکے بیان ہین ساتھ ان کلمون کے پیار اتر اللہ کی طرف

اَنَّہٗ اُرِیدَ بِزِیادۃِ فضلِہا الحدیثُ یتضمّنُ الترغیبَ فی

جو نسا یا ہو یہ ہے کہ ارادہ کیا گیا ہو زیادتی بزرگی ان کلموں کے حدیث شامل ہے رغبت دینے

المواظبۃ علٰی کلمۃِ التسبیحِ التی خفیفۃٌ علی اللسانِ ثقیلۃٌ فی المیزان

ہین ہمیشگی کے اوپر کلمہ تسبیح کے جو ہلکا ہے اوپر زبان کے بھاری ہو ترازو مین

پس چون ہر یکے ازین اذکار سی سہ کرت بگوید بعد آن شغل باطن را بجہر کشد

دم تا مقدوری بہر گردد و بعد ہ اسم ذات بگوید و بسیار بگوید چنانکہ ہزار مو برتن

زبان گردد و شما تسبیح نیز از رسول علیہ و آلہ السلام منقولست کہ رسول علیہ و آلہ

السلام مر فاطمہ را رضی اللہ عنہا چنین فرمودہ ست و در شارق مسطور ست

قال علیٌّ کرّم اللّٰہ وجہہٗ الا اُخبرکَ ما ہو خیرٌ لکَ مِنْ

فرمایا علی نے بزرگی کی اللہ نے انکی ذات کیا نہ خبر دون تجکو کہ کیا چیز کہ وہ بہتر ہے تجکو اس سے

تسبیحین اللّٰہ ثلٰثًا وثلٰثین وتحمدین اللّٰہ ثلٰثًا وثلٰثین

تسبیح کر اللہ کو تینتیس ۳۳ بار اور حمد کر اللہ کو تین اوپر تیس ۳۰ بار

وتکبرین اللّٰہ اربعًا وثلٰثین قال لفاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا حین سألتہٗ

اور بڑائی کر اللہ کو چونتیس ۳۴ بار کہا اسکو حضرت فاطمہ کو راضی ہے اللہ ان سے جب مانگا

خادمًا فی شرحہٖ اختار النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لابنتہٖ

بی بی صاحبہ نے حضرت سے خادم کام کیواسطے اسکی بیان میں کہ پسند کیا پیغمبر نے درود اللہ اوپر انکے اور انکی آل پر اور سلام

ما اختار لنفسہٖ وارشدہا الی ارشدِ الاذکارِ وقال علیہ والہ السلام

اپنی بیٹی کیواسطے جو پسند کیا اپنے واسطے اور ارشاد کیا انکو طرف راہ بہتر زیادہ ذکر کے اور فرمایا اوپر اور انکی آل کو سلام

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ

دو کلمہ ہین کہ ہلکے ہین زبان پر بہاری ہین ترازو مین پیارے

إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

طرف رحمن کے وہ یہ ہین پاک ہے اللہ اور پاکی کرتا ہون ساتھ حمد اسکے کے پاک ہے اللہ بڑا

اما از شمار مذکور کم نکند و ہر چند بیشتر بگوید بہتر باشد و در خزانہ جلا آوردہ

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً

فرمایا حضرت نے اوپر اور انکی آل پر سلام جو تسبیح کرے اللہ کو سو مرتبہ صبح کو یعنی سبحان اللہ

بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

اور سو بار شام کو ہوا ثواب مانند اسکے حج کیا سو حج اور جو حمد کرے اللہ کی سو بار صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ مِائَةَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ

اور سو بار شام کو یعنی الحمد للہ کہے ہوگا مانند اسکے سوار دی سو اونٹ اللہ کی راہ مین اور

هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ

جسنے لا الہ الا اللہ کہا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا

مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

سو بردے اولاد حضرت اسمعیل سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو مرتبہ صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا

اور سو مرتبہ شام کو نہین آدمی کا تسبیح اسدن کوئی افضل اس چیز سے کہ آیا مگر

مَنْ قَالَ أَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ در مشارق مسطور است قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جسنے کہا یہ کلمہ یا زیادہ کیا اوپر اسکے کہ کہا حضرت نبی اور پر سلام

لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

البتہ اگر کہو ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ورشرح آورده ہست
محبوب تر ہے میری طرف اس چیز سے طلوع ہوا اوپر اسکے سورج
قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ التَّسْبِيحُ تَبْعِيدُ اللّٰهِ مِنَ السُّوْءِ وَإِنَّمَا
کہا بعض محققوں نے تسبیح کے معنے دور کرنا ذات پاک اللہ کا برائی سے ہے اور سوا اسکے نہیں
يَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ لِاشْتِمَالِ هٰذَا عَلَى هٰذَا
کہ ہوتی ہے محبوب ہر ایک پارہ اسکی طرف اس چیز سے کہ سوا اللہ کے ہو واسطے شامل ہونے اسکے اوپر
الْمَعْنَى الْعَظِيمِ نیز در مشارق مسطور ہست عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
معنے بزرگ کے حضرت ابی ذر سے راضی ہوا اللہ اس سے
مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ
جو چیز کہ پسند کیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے یا واسطے بندوں اپنے کے کہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے
قَالَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ۔
کہا اسکو جب سوال کیا گیا کون سا کلام افضل ہے۔
یعنی رسول فرمود علیہ والسلام بہترین کلام آنست کہ اختیار کردہ است حق تعالیٰ
آنرا برائے فرشتگان خود یا برائے بندگان خود این شک راوی ہست آن کلام این
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فرمود این حدیث آنزمان کہ پرسیدہ شد کہ کلام
کدام بہتر و بزرگتر ہست و در شرح مشارق از مصابیح آورده ہست قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ
افضل کلام چار ہیں کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ [illegible]

اور فرمایا اوپر اونکے اور آنکی آل کے سلام پیارا زیادہ کلام اللہ کی طرف

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَبِسَنَادٍ فَسِطُورَتْ مَن بو قَالَ مِنْ يُصْبِحُ

کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے جسنے کہا جب صبح ہو

وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ

اور جب شام ہو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہ آویگا کوئی دن

الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ

قیامت کے ساتھ افضل اس چیز کے کہ آیا مگر ایک کوئی کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ کہا یا زیادہ کیا اوپر

وَفِي شَرْحِهٖ قَالَ الْمُطَرِّزِيُّ سُبْحَانَ عَلَمُ التَّسْبِيحِ لَا يَنْصَرِفُ

اوسکے اور بیچ شرح اوسکے کی کہا مطرزی نے کلمہ سبحان علم تسبیح کا ہے نہیں منصرف ہوتا

مَنْصُوبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ وَقَوْلُهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ

نصب کیا گیا اوپر مصدر کے اور قول اونکا سبحان اللہ وبحمدہ معنی اوسکے تسبیح کی مین نے

بِجَمِيعِ آلَائِهٖ وَبِحَمْدِهٖ سَبَّحْتُهٗ وَقِيلَ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ بِحَمْدِهٖ

اسکے ساتھ تمام نعمتون کے اور ساتھ حمد اوسکی کے تسبیح کے مین اور کہا گیا معنی اوسکی تسبیح کی مین نے اسکی

كَأَنَّهٗ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ الْوَاوَ صِلَةٌ الْحَدِيثُ يُشَجِّعُ الْإِنْسَانَ

ساتھ حمد اوسکی کے گویا کہ وہ جاتا ہے طرف اوسکے کہ واو صلہ کا ہے حدیث رغبت دلاتی ہے آدمی کو

عَلَى التَّسْبِيحِ عِنْدَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لِيَكُونَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِمَا

اوپر تسبیح کے نزدیک ان دو وقتون کیواسطے اسکے کہ ذکر اللہ تعالی کا ان دو وقتون مین

أَفْضَلَ لِفَضْلِهِمَا عَلَى سَائِرِ الْأَوْقَاتِ وَوَرَدَ بِسَطُورَتِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

افضل ہو واسطے بزرگی اونکی کے اوپر تمام وقتون کے فرمایا اللہ تعالی نے

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

نے یا ذکر اللہ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام

وَالفِعلَانِ فِی اُذکُرُوا اللّٰہَ وَسَبِّحُوہُ وُجِّہَا اِلَی البُکرَۃِ

اور دونوں فعل اسے یاد کرو اللہ کو اور تسبیح کرو اسکی متوجہ کئے گئے طرف صبح

وَالاَصِیلِ کَقَولِکَ صُمتُ یَومَ الجُمُعَۃِ وَالتَّسبِیحُ مِن جُملَۃِ الذِّکرِ

اور شام کے جیسا کہنا تیرا روزہ رکھا دن جمعہ کے اور تسبیح تمام ذکر سے ہے

وَاِنَّمَا اُختُصَّ مِن بَینِ اَنوَاعِہٖ اِختِصَاصَ جِبرِیلَ وَمِیکَائِیلَ

اور سوا اسکے نہیں خاص کیا درمیان قسموں اسکے کے مثل خاص ہونے جبرئیل اور میکائیل کے

عَلَیہِمَا السَّلَامُ مِن بَینِ المَلٰٓئِکَۃِ اِبَانَۃً لِفَضلِہٖ عَلٰی سَائِرِ الاَذکَارِ

اوپر اونکے سلام درمیان فرشتوں کے سے واسطے جدا کرنے بزرگی تسبیح کی اوپر تمام ذکروں

لِاَنَّ مَعنَاہُ تَنزِیہُ ذَاتِہٖ عَمَّا لَا یَجُوزُ عَلَیہِ مِنَ الصِّفَاتِ

کے واسطے اسکے کہ معنے اوسکے ستھرائی بیان کرنا اسکے ذات کا اس چیز سے نہیں کہ جائز اوپر اوسکے

ونیز مسطور ست ذِکرًا کَثِیرًا اَثنُوا عَلَیہِ بِضُرُوبِ الثَّنَاءِ وَاَکثِرُوا ذٰلِکَ

صفات سے - یاد کرنا بہت ستائش کرو اوپر اوسکے ساتھ ضرب ب تعریف کے اور زیادہ ترا اس سے

نقل ست که رسول علیه و آله السلام فرمود مر یاران را که بگیرید برای خود سپر گفتند

از برای دشمنان فرمود نه از برای آتش دوزخ گفتند سپر آتش دوزخ چیست

گفت سبحان الله والحمد لله الی آخره و هر که بگوید بعد از فریضه سی و سه کرت

سبحان الله سی و سه کرت الحمد لله سی و چهار کرت الله اکبر هرگز خوار نگردد و بی وقر

نشود از بی قدری و فرومایگی دنیا و آخرت ایمن باشد در مشارق مسطور ست

مِن کَعبِ بنِ عُجرَۃَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیبُ قَائِلُهُنَّ اَو فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ کُلِّ

کعب بیٹے عجرہ سے پیچھے آنیوالے ہیں نہیں بے مراد ہوتا ذکر کرنیوالا اوسکا یا ذکر کرنیوالا اوسکا پیچھے ہر

صلوٰۃٍ ثلٰث و ثلثون تسبیحۃ و ثلٰث و ثلثون تحمیدۃ و اکبر

ایک نماز کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور

و ثلثون تکبیرۃ در شرح گفته است رسول علیه واله السلام خبر داد که

اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر

قائل این اذکار و فاضل آن خائب نگردد و خاب الرجل یخیب خیبۃ

بے مراد ہوا مرد جبکہ مراد ہوتا ہی بے مراد ہوئے کر جب نہ پہنچا اوسکو کہ طلب کیا

اذا لم ینل ما طلب و آنکه معقبات نام کرده از آنکه این کلمات باز میکردند

مرۃً بعد مرۃٍ فی کل صلٰوۃ و کل من عمل عملاً مرۃ

ایک مرتبہ پیچھے ایک مرتبہ کے بیچ ہر ایک نماز کے اور جس شخص نے عمل کیا عمل کرنا ایک بار

ثم عاد الیہ فقد عقب فھٰذہ اذکار اختلف اعقاب الصلوٰۃ

پھر دوبارہ اوسکو پس تحقیق ایک کے پیچھے ایک ادا کیا پس یہ ذکر ہیں جانشین ہوئی پیچھے نماز کے

و رسول علیه و آله السلام فرمود هر که صد کرت بگوید سبحٰن اللہ الیٰ اٰخرہٖ

جزای آزاد کردن ده برده در راه خدا تعالی یابد

قال علیہ و آلہ السلام من قال سبحٰن اللہ والحمد للہ مائۃ

کہا اوپر اونکے سلام اور آل پر جسنے کہا کلمہ سبحان اللہ اور الحمد للہ سو ۱۰۰

مرۃٍ خیر لہ من عشر رقاب یعتقھا

مرتبہ بہتر ہے اوسکو دس بردہ سے کہ آزاد کرے اوسکو

پس آنکه رسول علیه السلام بر صد کرت تسبیح ثواب آزادی ده برده فرموده بد

بر حکم قیاس هر دو وجه متوجه میشود یکے آنکه اگر کسی ده کرت تسبیح گوید ثواب

آزادی یک برده یابد یعنی ثواب یک برده بده کرت تسبیح گفتن و اگر نسبت

کرت گوید ثواب آزادی دو برده باید همچنین تا نود و صد و بیشتر وجه دوم
آن ست شاید که همین عدد کامل شامل این اجرست اگر ناقص ازان باشد در اجر
انقصان پذیرد پس برین وجه باید که طالب اجر کامل صد کرت تمام بجای
مرتبه گوید تا ثواب آزادی ده برده یابد و ذکر سابقه گفتن از رسول علیه و آله
والسلام آمده است اِنَّهٗ كَانَ یَجْهَرُ مَعَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی
بیشک وہ تھے جہر کرتے تھے صحابہ کے ساتھ راضی ہو اللہ تعالے
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِالْاَذْكَارِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
اونپر سب سے ساتھ ذکرون کے اور لا الہ الا اللہ کے اور سبحان اللہ کے پیچھے نماز کے
و نیز حق سبحانہ تعالے فرمود که اگر یاد کند بنده من در جمعی یاد کنم من که پروردگار اویم
او را در جمعے بہتر ازان فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ
پس اگر یاد کرتا ہے مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اوسکو اپنے جی مین
وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ
اور اگر یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہون اوسکو بیچ جماعت کے بہتر ہو اوس سے
و نیز از عبدالله آورده است قَالَ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ
کہا ثوبان نے راضی ہوا اللہ اوس سے جب اوترا قول
تَعَالٰی اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اللہ تعالی کا جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ
درود اللہ کا اونپر اور اونکی آل پر اور سلام بیچ بعضے سفرون اونکے کے پس کہا اونکے یارون نے
لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذُهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ

اگر جانتے ہم کون سا مال بہتر ہو پس اختیار کرتے ہم اوسکو پس فرمایا افضل وہ مال کا زبان ذاکر ہے

وقلب شاکر وزوجة تعینه علی ایمانه وایضا سئل

اور دل شکر کرنیوالا ہو اور جورو کہ مدد کرے اوسکو اوپر ایمان اوسکے اور سوال کیے گئے

علیه واله السلام ای الاعمال افضل قال ان تفارق الدنیا

حضرت اوپر انکے سلام اور اونکی آل کے کونسے عملوں میں افضل عمل ہے فرمایا یہ کہ جدائی کرے تو دنیا سے

ولسانك رطب من ذکر الله تعالی ذکر اللسان الکامل

اور زبان تیری تر ہووے یاد اللہ تعالے کی سے ذکر زبان کا جو کامل ہے

الذکر الجهر لان الخفی فیه شبهة العدم والنفس

ذکر ظاہر ہو اسواسطے کہ پوشیدہ ذکر اوس میں شبہہ نہونیکا ہے اور نفس

تستیقظ بالذکر الجهر لنزول الرحمة واذا سمعه مؤمن

بیدار ہوتا ہے ساتھ ذکر جہر کے واسطے اوترنے رحمت کے اور جب سنے اسکو مسلمان

آخر وجل قلبه کما قال الله تعالی فی مدحة المؤمنین

دوسرا ڈر جاوے دل اوسکا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ تعریف مسلمانوں کے

اذا ذکر الله وجلت قلوبهم وبه یحصل ازالة الغفلة

جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل اونکے اور ساتھ اوسکے حاصل ہوتا ہے دور ہونا غفلت کا

من النفس وتحریض الناس علی افضل العبادات وهو ذکر الله

نفس سے اور رغبت دلانا لوگونکا اوپر افضل عبادات کے اور وہ یاد اللہ بڑی ہے

اکبر وقال علیه واله السلام والذی نفسی بیده لا یؤمن

اور فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اونپر اور اونکی آل کے سلام قسم ہے اوس اللہ کی کہ جان

احدکم حتی یحب لجاره او لاخیه ما یحب لنفسه

اتنے میں نہین مسلمان ہوتا ایک تم مین یہانتک کہ دوست رکھی اپنے ہمسایہ کیواسطے یا بہائی کیواسطے جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کیواسطے

واین ذکر کہ گفتن آن بحلقہ معمول ست مر مبتدی را بے صحبت مرشد کامل بہتر نبود پس باید

کہ در دائرہ مرشد حاضر شود و با او گوید و سالہا در متابعت و خدمت او باشد

تا صاحب استقامت گردد و اگر از خدمت مرشد پیش از وقت نظام در وقت شیر

خوارگی جدا شود ہلاک گردد و از آمیزش محترز باشد و اگر از ذکر دائرہ بضرورت

باشد می خواہد کہ تنہا بگوید و اگر بفضل حق تعالی استقلال بکمال رسیدہ باشد دیگر

آنرا اگر تحریص کند و برائے ذکر طلبد بہتر باشد اما این معنی را اجازت مرشد شرط ست

کہ مرید را در ابتدا امر ذکر جہر نافع تر از خفی ست و باید دانست کہ حاضر شدن در دایرۂ ذکر

افضل ست از عبادت ہزار سال و در مفتاح الجنان آوردہ ست کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ السلام

مر ابوذر رضی اللہ عنہ را فرمود نشستن تو ساعتی نزدیک خلقی کہ ذکر حق تعالی میگویند از عبادت

ہزار سال بہتر ست و مومن چون بنشینند نزدیک توی کہ ذکر خدا تعالی گویند بکشاید خدائے

تعالی بران مومن درہائے رحمت و تحیر ازان مگر آنکہ حقتعالے ہمہ را بیامرز دلیس منادی ندا

کنند کہ علہا از سر گیرید بدرستیکہ بیامرزیدیم ہمہ گناہان شما را در دایرہ ذاکران ہر

دایرہ کہ ہست این فضل وارد علی الخصوص در مجالس مرشد کامل حاضر آمدن از طرق

ایمین بدولتست و حالتے کہ در حضور مرشد ہست وہد در خلوت نباشد سر اینمعنی

پیش اہل صحبت ظاہر ست و انوار صحبت در نظر ایشان مستور نیست و در مشارق

مسطور ست عن حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ رَحِمَهُ اللهُ تعالے

روایت ہی حنظلہ اسیدی سے رحم کرے اوس کو اللہ تعالے

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ اَوْفِيْ

قسم ہے اللہ تعالی کی جو جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے اگر ہمیشگی کرو تم اوپر اوس چیز کے کہ ہوتے ہو تم نزدیک میرے

الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ

بیچ ذکر کے البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہارے کے اور بیچ

طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

راہون تمہارے کے ولیکن اے حنظلہ ایک دم اور ایک دم تین بار فرمایا

حنظلہ اسید رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ روزے من وحضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
بر رسول علیہ وآلہ السلام آمدیم ومن گفتم کہ یا رسول اللہ حنظلہ اسیدی منافق شد
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود از چہ مے گوئی گفتم یا رسول اللہ ما نزدیک
تو مے باشیم وتو ما را از بہشت ودوزخ خبر میدہی چنانستے کہ آنرا بچشم خود
مے بینیم باز چون از مجلس تو بیرون مے آئیم وبا زن وفرزند اختلاطے پیدا میشود
وبکسب کار وبار مے افتد آنہمہ فراموش مے شود وبیشترے ازان از یاد میرود
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ الحدیث یعنی پارسی
آن کہ سوگند بخدائیکہ جان محمد در قبض وتصرف اوست اگر ہمیشہ باشید بر صفتیکہ
میباشید نزدیک من وہمیشہ باشید در یاد خدائیتعالی ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما
فرشتگان بر بسترہاے شما ودر راہہاے شما ولکن یا حنظلہ ساعتی در ذکر خدا باید
بود وساعتی در اصلاح امور دنیاوی لفظ ساعت سہ کرت فرمود ولہذا آنچہ
حنظلہ اسید رضی اللہ تعالی عنہ پیش رسول علیہ وآلہ السلام التماس کرد معلوم میشود
کہ جمعیت بکمال جز در حضرت پیر کامل ومرشد عامل حاصل نیاید وانچہ رسول علیہ
وآلہ السلام در جواب او فرمود اشارتیست بر ضعف انسانی وموانع انسانی
کہ در کار دین بد واہم بدین ملاقت ضعیف قیام نمودن دشوار است وباید دانست کہ
فواید صحبت بسیار است وبا یکدیگر دوستی کردن خالصاً لله عین کار است ومثابت

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ

سات شخص ہین سایہ دیگا انکو اللہ تعالے اپنے سایہ مین اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا امام عادل

وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ

کرنیوالا اور جوان کہ پیدا ہوا ہے بیچ عبادت اللہ کے اور ایک مرد ہے کہ دل اوسکا مسجدونمین لگا ہوا ہے اور دو مرد

تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ

ہین کہ دوستی کرتے ہین راہ اللہ مین جسپر جمع ہوتے ہین اوسپر اوسیکے اور جدا ہوتے ہین اوسپر اوسیکے اور ایک مرد کہ بلایا اوسکو عورت

ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ

صاحب مرتبہ اور جمال نے پس کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ایک مرد کہ صدقہ کیا

بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ

ایک صدقہ پس چھپایا اوسکو یہان تک کہ نہ جانا بائین ہاتھ نے اوسکے کہ کیا خرچ کیا داہنے اوسکے نے

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي شَرْحِهِ قَوْلُهُ يُظِلُّهُمُ

اور ایک مرد کہ یاد کیا اللہ کو خالی ہوکر پس بہہ نکلین آنکھین اوسکی اور اوسکی شرح مین فرمایا اونکو سایہ دیگا انکو

اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ اَنْ يُدْخِلَ فِي ظِلِّ رَحْمَتِهِ وَرِعَايَتِهِ وَقِيْلَ الْمُرَادُ

اللہ اپنے سایہ مین کہ داخل کرے بیچ سایہ رحمت اپنے کے اور رعایت اپنی کے اور کہا گیا مراد

بِهِ ظِلُّ الْعَرْشِ وَهٰذِهِ الْاَصْنَافُ اِنَّمَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس سے سایہ عرش کا اور یہ قسمین سوا اوسکے نہین کہ خاص کیا اونکو اللہ تعالے نے

بِهٰذِهِ الْكَرَامَةِ لِاخْتِصَاصِهِمْ بِالْاَعْمَالِ الشَّاقَّةِ

ساتھ اس کرامت کے واسطے اختصاص اونکے کے ساتھ اعمالون سخت کے

عَلَى النَّفْسِ عَلٰى خِلَافِ الْهَوٰى وَبِيَانُ الْعَظِيْمِ وَبِيَانُ قَوْلِهِ

اوپر نفس کے برعکس خواہش کے

حاضر شد دیگر التفات بکونین نکرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
یہ فضل خدا ہی دیتا ہے اس کو جس کو
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اول بسعادت تربیت رسیدند و بشرف بیعت
چاہیے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے۔
و تلقین مشرف شدند و برکت خدمت صحبت دریافتند سید السادات منبع العبادات
میران سید مسعود بن بندگی میران سید جلال الدین سر سی ایشان در مکہ
بودند و رسول علیہ و آلہ السلام ایشان را در خواب فرمود و بدین دولت راہ نمودند
چون درین ولایت رسیدند بر حکم فرمان عالی شان صحبت و خدمت دریافتند و میران
سید فرید ہم ازان فرقہ بودند در آغاز جوانی کار خیر او نشده بود کہ در ارادت
در آمدند و از برکت تاثیر نظر قبول حضرت ایشان بمجرد در آمدن در حلقہ
درویشان جذبہ پیدا شد چنانکہ خبر از عالم و از خود نبود گاہ در ملامت
و گاہ در سلامت مے افتاد و از تاثیر صحبت این سید بسیار آنرا جذبہ پدید آمد
شیخ بھورہ بوسیلۂ ایشان بخدمت رسید۔

شیخ احمد الاجود مرید سید فرید بود حالتے خوب داشت اما آنکہ در
آغاز بشرف خدمت رسیدند و با ایشان صحبت داشتند۔

شیخ بہاؤ الدین قریشی و شیخ یوسف افغان ایشان پیش از ہمہ
یاران بخدمت پیوستند و ترک منصب میسر شد سالہا آب کشی و ہیزم کشی کردند
سبقت پیوند ایشان داشتند اما ذکر سادات را از راہ تبرک و تعلیم تقدیم داده شد
و شیخ فرید شیخزاده فرزند مخدوم شیخ فرید الحق والشرع والدین [illegible]
بسیار خدمتہا بیشمار بجا آورده۔

و شیخ حسن کولوے

و سید عبد الکریم و میان تاج خان سنبھلی ایشان در یکوقت مرید
میکردند و شیخ یوسف بینی مرید عجب صاحب پدر از بسیاران نعمت داشته
و بخدمت پیوسته و برکت تربیت یافته و خدمت شیخ المشائخ شیخ
عبد الرزاق میرسیده

و شیخ نصرت نباکی نیز از میرٹھ بود و شیخ عبد الرزاق عجب مستی داشته
علم و جاه و شیخزادگی گذاشته و جوانی خود را بله کرده مشقتهای بسیار ظاہری و باطنی در
مستی و ہوشیاری بجا آورده با آنکه تنی ضعیف و طبعی لطیف داشته رنجهای بهت
ظاہری در بدایت بسیار کشیده و بیشتر این بیت در آنحال بر زبان آوردے

عشق شاہست و دلم تخت ولایت بدنم + گر نه فرمانش برم لایق گردن زدنم

گریست در جونپور همراه حضرت پیر دستگیر رسیده از حضرت سید جہان شفقتی
بسیار بود و ہم در خدمت برحمت حق پیوستند و رخت بدین جان پاک آواز کالبد بیرون رفته

و شیخ بایزید میرٹھی باخلاص تمام و صدق وافر بخدمت رسیده و نعمت
بیعت و تلقین یافته علم با کمال و شغل بالله با حال در صدق چون صدیق اکبر
و در مسند تحقیق برتر

و شیخ خواجه افغان بشرف ارادت رسیده عجب حالہ پیدا شده
و شوقے عجب دست داد و از خدمت و صحبت بہره مند شده و انواع خدمت بجا
آورده و به خلعت خاص تشریف یافته

[illegible] مولف این رساله شیخ اله بخش بن شیخ بدل از گدایان [illegible]
[illegible] حضرت شیخ المشائخ شیخ عبد الرزاق [illegible] برادر [illegible] این فقیر بوده [illegible]

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

دو مرد محبت کرتے ہیں بیچ اللہ کے جمع ہوئے اوپر اوسکے اور جدا ہوئے اوپر اوسکے

مسطور است کہ حق سبحانہ وتعالے مر پیغامبر علیہ وآلہ السلام را گفت

وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ ۔ در اوراد المریدین مسطور است قال

واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ

درود اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے تحقیق اللہ فرماتا ہے ثابت ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکے بیچ راہ میری

ونیز در انیس الواعظین مسطور است کہ حسین گفت علیہ السلام بریدن از ما سوی

در حضرت الٰہی وقال علیہ وآلہ السلام فَرُّوْا مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَدِ

اور فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بھاگ اونسے اوس بھاگنا شیر سے

یعنی از ابنای دنیا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بھاگو اللہ کیطرف

پس آنکہ بسوی مولے رفتن وگریختن و بحبل اللہ آویختن است والی بچہ کار است

وبکدام راہ جز بریدن از اہل دنیا و پیوستن با اہل اللہ ست بشنو

زدنیا و اہل آن چون تیر بگریز		چو بگریزی بدرویشی ہمیا ویز

نیز در انیس الواعظین مسطور است بدانکہ اے مومن دوستی برای خدا آن باشد کہ

در وطمع دینی ودنیاوی نباشد چنانکہ بر پیر او دست او لیس در صحبت وخدمت پیر

بودن باکمال محبت شرط استفادہ است اگر نقد محبت در عقد نداشتہ باشد

در تاویل افعال واعمال او عاجز آید واز مقصود باز ماند وہر چہ را این نوع کمتر افتاد

اما مرشد آن عطا لیان خدا را وہر یدا نرا دوست دارند یعنی افادہ ونیز یعنی آنکہ رسول

صلی اللہ تعالے علیہ و الہ السلام فرمود ۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ

بہتایت کرو بہائیون سے پس تحقیق اللہ حیا کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے

اَنْ یُعَذِّبَ عَبْدًا بَیْنَ اِخْوَانِہٖ وانیمعنی باہل تواضع مخصوص نقل

یہ کہ عذاب کرے بندیکو درمیان بہائیون او کے ۔

ست کہ مہتر عیسیٰ را علیہ السلام پرسیدند کہ چندین سیاحت چیست گفت باشد کہ آنجا قدم دوستے از دوستان خدا افتادہ باشد سجدہ گاہ من شود تا آنخاک شفیع دقت من گردد ۔

یقین میدان کہ شیران شکارے	درین رہ خواستند از مور یارے
گرچہ غافل برین عمل خندد	لیک عاقل جزین نہ پسندد

در ذکر ترک بعضے درویشان کہ در دائرہ حضرت پیر دستگیر متع اللہ المسلمین بطول بقائیہ حاضر آمدند وبحضرت ایشان پیوستند

اما حضرت پیر دستگیر اول در تحصیل علم بودند بعد آن چند سال در ترکش بندے گزرانیدند و ترک مر ایشانرا ہم در ترکش بندی میسر شد و دوازدہ سال در ابتدای حال در خدمت پیر دستگیر خود بودند چون از جونپور بپلور درین ولایت رسیدند بیشترے از خواص وعوام خلق بطلب ارادہ مے آمدند حضرت ایشان میفرمودند کہ با سوختگان کسے پیوندد کہ سوختہ باشد و در ارادت من کسی درآید کہ زن را بیوہ و فرزندان را یتیم کردہ بیاید تا چنان بود کہ بسیارا نرا از طالبان حق بشنیدن نام وکلام حضرت ایشان ترک میسر شد و مستی پدیدار آمد و ہرکرا ارادت ایشان بحکم سعادت ازلی نصیبش برقدر استعداد وقابلیت خود از تاثیرات برکات نامتناہی بہرہ مند گشتند و ہر کہ بتوجہ تام و بصدق واہتمام در حلقہ ذکر ایشان

سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے انعام کیا اوپر ہمارے اس نعمت بڑی کو۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اُسکے کے کہ محمد ہیں اور اُسکے آل کے سب کے

فصل ذکر در بیان معنی و مفہوم اذکار مذکور۔

ذکر حق سبحانہ تعالے در خلا و ملا ہر جا کہ باشد و ہر چونکہ باشد بجہر و خفی باید کہ با ملاحظہ مفہوم گوید و معانی آن کلمات در دل تصور کند و بدان محظوظ و بہرہ مند گردد تا عنقریب خلوت در انجمن دست دہد و جمعیت بکمال روئے نماید و اینجا ذکر ذاکران در بیان الفاظ و معانی اذکار افتاد و دلیل برآنکہ ذاکر حقیقے در الفاظ و دقائق ذکر حق سبحانہ و تعالے مستغرق و محو ست چنانکہ بزرگی گفتہ است

چنان در اسم او کن چشم پنہان	کہ میگردد الف در بسم پنہان

و ہستی ایشان در ذکر حق گداختہ شدہ است

اَلْھٰکُمْ یَذْکُرُاللّٰہَ حَتّٰی وَضَعَ الذِّکْرُ عَنْھُمْ اَوْزَارَھُمْ

لہر ای سانہ ذکر اللہ کے یہانتک کہ رکھا ذکر نے ان سے ان کے بوجھوں کو

مستغرق یادش آنچنانم	کز ہستی خویش شد فراموش

پس ذاکر باید کہ مفہوم و معانی ذکر در دل تصور کند و طریق ملاحظہ در اثنا ذکر روان دارد آغاز کلمہ سبحان اللہ باید کہ کلمہ سبحان اللہ با تفخیم و تعظیم و ہیبت تمام بایست و یک زبان بدل و جان بگوید چنانکہ درون و بیرون برتن و موی و در رگ و خون در تسبیح خداوند بیچون در آید و ذاکر گردد و زمین تن و آسمان دل بنور تسبیح پر نور و منور گردد دست۔

تُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

بعد وفات ایشان بنده بخدمت رسیده در آغاز بلوغ بیقراری عجیب پدید آمد و سیری از جان و جهان روی نمود —

شیخ شمس میرٹھی و ابن بنده و شیخ بهوره افغان و خواجه خضر کرمانی و شیخ الهداد و دهقان در یکوقت خدمت میکردند —

شیخ کمال فرزند شیخ جمال کولوی و ملک محمد از ملکپور بخدمت رسیده و نعمت تربیت و تلقین دریافتند ترکش بندی گذاشته و کار روزگار دنیاوی آنچه داشتند همه برهم زدند و ترک عجیب میسر شد —

و شیخ نظام از دلیبوه بشرف خدمت رسید و نعمت خلعت یافته

و شیخ نور محمد گجراتی از گجرات —

و شیخ نور الدین کشمیری از کشمیر دریک وقت بخدمت رسیدند —

و شیخ علاء الدین الحاجی المشهور بین فراغ دنیاوی داشته و خدمت مخلوق گذاشته ترک عجیب میسر آمد سفر مکه کرده و مناسک حج و زیارت رسول علیه و آله السلام بجا آورده سالها در خدمت گذرانیده و از یاران پیشینه بودند و سطوت جلال و جلال باستقلال کشیده و رنج حضور و دوری دیده و جفا

تنبیه و تربیت بسیار کشید و بشیر می‌گفت
تا در سر کار رست نشود و نگریزی نگاه می‌گفت
هاکه عزیز نیست چو احسان بر دل
بار [illegible] که بر کشید شوال بر دل

الا حاشیه دارم که بار عیش تو کشد
رباعی هر رنج که از تو آید ای جان بر دل
تقصیر مکن در غم من چو [illegible]
و یاران مکش و هر [illegible] حضرت [illegible]

داشت برکاته [illegible] باسی چندکس باشند کم و بیش [illegible]
زان که طالب حق در رسیدند و بشرف تربیت مشرف [illegible]

چهل کس صاحب حال و تارکان فارغ البال که اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا در شان ایشان ست وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اور مت ہانک دے اونکو جو پکارتے ہین رب اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہین اوسکی ذات۔

در وصف آن درویشان ست و از یاران پیشینه و مقربان دیرینه سابق در انس ایام تنهائی یارے صادق و برادر نیاسے شیخ الاسلام۔

شیخ عبد الشکور در صحبت رسیدند نعمت خلعت و خلافت یافتند و حضرت سید جهان را نیز دیدند و آنجا هم بدولت تربیت و تلقین رسیدند اما ختم تذکره از ذکر سادات کرده آید سید السادات منبع العبادات **سید منتجب رسول دار** د نیز خدمت مجمع السیادت منبع البرکت و السعادت۔

سید شرف الدین از شهر دار الملک بشرف تلقین رسیدند سید منتجب شکر عجیب و حالت بو العجب داشته مدت مدید ریاضت خدمت کشیدند و انواع مشقت در طلب حق سبحانه تعالےٰ دیدند و حدمت سید شرف الدین چندگرت در جونپور رسیدند و بخدمت سید جهان مشرف شدند و منظور گشتند اکنون ازین یاران بعضے ازین جهان سفر کردند و برحمت حق در پیوستند و بعضے دیگر بعد از کمال در اطراف ولایت بوطن اصلے خود رسیدند و بعضے ایشان که قریب الوطن اند اکثر اوقات حاضر اند و بعضے دائم در حضور ند اما این عجیب تر بود که حضرت ایشان در خدمت حضرت پیر دستگیر خود و طالبان حق از سر صدق در خدمت ایشان با آنکه بیشترے از یاران درویشان را دیده و بار رسیده بودند سبحان اللّٰه مثل درویشے این کجا مخصوص درینوقت که ایام ذه صدست الحمد للّٰه الذی انعم علینا هذه النعمة العظمیٰ

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے
ونیز در شکر گفتن باید کہ بداند کہ نعمتہاے حق تعالیٰ چون از شمار بیرون آید شکر
گفتن بران چگونہ تواند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس بر آئینہ شکر آن
گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد بر آنکہ شکر شاکر تقاضا اے اسپار میکند
كَمَا قِيْلَ لَسْتُ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتُ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ
جیسا کہ کہا گیا نہیں ہوتا ہیں شکر کرنیوالا جب تک ہو مین شکر میں اور نہایت شکر کا
التَّحِيَّةُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ
تعریف ہے اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہے کہ واجب ہوتا ہے اوس پر شکر

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم ما قدس اللہ
تعالیٰ سرہ ہیچ و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ
منجھن کولوی و شیخ شمس میرٹھی و بندہ و خواجہ خضر کروانی بخدمت حاضر بودند
و طعام بافراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود التماس نمود
کہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرمود هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وہ ذات پاک ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کی ہے سب

یعنی ہمہ چیز کہ ہست براے شما آفریدیم و شما را براے عبادت خود آفریدیم
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے

در مقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف در چنین وقت نا قدر رسانید
شکر ہیچ دگمان این را شکر نمی توانم کرد پس نعمت ناگزیر از آفریدن بصورت
بشر و تسویہ جوارح و عقل بتمام دادن و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

وغیر آنہمہ را چگونہ شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند ہر کہ بندہ ست از وی ہمین قدر بسندہ است یعنی بندہ ضعیف باید کہ داند کہ شکر گفتن بمقابلہ نعمتہای بے منتہای او ہیچگونہ نتواند پس باید کہ بدین علم بار منت حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نہد و او را در غفلت و فراموشی رفتن ندہد آوردہ اند کہ رسول علیہ وآلہ السلام این آیت خواند۔

یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ فرمود غَرَّهٗ جَهْلُهٗ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو ساتھ رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اوسکی جہل نے

حق ترا پروردہ با صد عز و ناز — تو بنا دانی بہ غیری ماندہ باز
از قدم تا فرق نعمتہای اوست — عرض دہ با خویشتن نعمتہای دوست
تا بدانی کز کہ دور افتادہ — در چہ بلا ای بی صبور افتادہ

آوردہ اند اول ذکریکہ بر زبان ابو البشر مہتر آدم صلوٰۃ اللہ تعالےٰ علیہ وسلام رفت ہمین بود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہر آئینہ چون او مقبول ازل ومحبوب حق سبحانہ وتعالےٰ بود بچیزے کہ محبوبترین چیز ہا نزدیک حضرت او بود توفیقش داد کہ در خبر است مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عِنْدَهُ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهٗ و معنے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بشرح حاجت نیست کہ در بالا رفتہ است اما چون اللہ اکبر گوید باید کہ با ہیبت وعظمت تمام این کلمہ را بر زبان راند چنانکہ ہیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند واز عزت وبزرگی وکبریای حضرت سبحانہ قدر وقیمت دو جہان را در چشم ہمت او جا نبود کَمَا قِيْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے۔

و در انوقت که ذاکر این کلمه گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود سعوقے
نیابد و در باطن او هیچ چیز محبوب و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمه سود ندهد و از ان ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید
و باید دانست که بقاے بزرگے و شرف دنیا و محبت و میل بدو در کار طلب
آخرت مضرست و در روضه زندوسیه مسطورست که در توریت مکتوب است
که مَنْ کَانَ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّهٖ نَزَعَ اللّٰهُ خَوْفَ الْاٰخِرَةِ عَنْ قَلْبِهٖ
جو کوئی که ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے۔
ہمچنین عزت و شرف دنیا و آخرت کِلَاهُمَا حجاب راه حق تعالے است تا اگر
ذره از محبت بہشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گرزد و زینت و زخارف
آنرا بنزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور و از مقصود محجوب
و مہجور مانده باشد در عوارف در باب صلوٰة مسطور است۔
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَکُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِذَا
تحقیق مسلمان جسوقت کہتا ہے اللہ اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دلمین پس جب
لَیْسَ فِیْ قَلْبِهٖ شَیْءٌ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ
نہین اوسکے دلمین کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالے سے پس کہتا ہے فرشتہ
صَدَقْتَ اللّٰهُ اَکْبَرُ فِیْ قَلْبِكَ وَیَتَشَعْشَعُ مِنْ قَلْبِهٖ نُوْرُهٗ
سچا ہے تو اللہ بزرگتر ہے تیرے دل مین اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور
یَلْحَقُ بِمَلَکُوْتِ الْعَرْشِ وَیَنْکَشِفُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّوْرِ مَلَکُوْتُ
کہ شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کہلتا ہے اسکو ساتھ اس نور کے ملکوت
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیُکْتَبُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّوْرِ الْحَسَنَاتُ

آسمانون اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری ادس نور کی نیکیان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللهُ اَكْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَكُ عَلٰى قَلْبِهٖ فَاِذَا

اور غیر جب کہتا ہی الله اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

كَانَ فِيْ شَيْءٍ قَلْبُهٗ اَكْبَرُ مِنَ اللهِ عِنْدَهٗ يَقُوْلُ كَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا کہ بزرگتر ہوا ہوے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہی تو

لَيْسَ اللهُ اَكْبَرُ فِيْ قَلْبِكَ كَمَا تَقُوْلُ فَيَثُوْرُ مِنْ قَلْبِهٖ دُخَانٌ

نہین ہو الله بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہو تو پس اوٹھتا ہی اوسکے دل سے دہوان

يَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَيَكُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِهٖ عَنِ الْمَلَكُوْتِ

شامل ہوتا ہی طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے ۔

فَيَزْدَادُ ذٰلِكَ الْحِجَابُ صَلَابَةً وَيَلْتَقِمُ الشَّيْطَانُ قَلْبَهٗ فَلَا

پس بڑہتا ہی یہ پردہ سختی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

يَزَالُ يَنْفُخُ فِيْهِ وَيَنْفُثُ وَيُوَسْوِسُ اِلَيْهِ وَيُزَيِّنُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

ہمیشہ پہونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اوسکی طرف اور زینت دیتا ہی یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِهٖ لَا يَعْقِلُ مَا كَانَ فِيْهِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔

و معلوم است کہ در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمے در اطاعت آید یا عاصے بیر گردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد و رحمت بر غافلے باد کہ گفت

ای ذات تو بر کمال استغنا فرد	فارغ ز عبادت و گناه زن و مرد
گر جملہ کائنات کافر گردد	بر دامن کبریات ننشیند گرد

اما اطلاع ملک بر دل بندہ روا بود کہ در ہر ذکرے از اذکار بار تعالے باشد

قیاساً علیٰ مثلِ هٰذا مِنَ المنقولاتِ واللّٰهُ اعلمُ بالصّوابِ پس فکر ہوکہ ہست
از رو قیاس کے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتری کے

بیلا حظہ مفہوم بہرہ ندہد واز ذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید
وَقَدْ قِيلَ الْقَلْبُ نَوْمٌ وَيَقْظَةٌ فَيَقْظَتُهُ ذِكْرُ اللّٰهِ وَنَوْمُهُ الْغَفْلَةُ
وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے
پس ذکر حق سبحانہ تعالےٰ تا بتصور معانی نبود منزل غفلت نباشد اہ وای بران دل
کہ از ذکر حق تعالےٰ قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت
چہ افزاید فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝
پس وای ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین
پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی وجلال حق سبحانہ تعالےٰ چندان فرو رود
کہ وہم عقل وفہم وقیاس فانی ومحو گردد وعظمت وہیبت حق جا و دانی باقی ماند
ولپس رحمت بر قائلے باد کہ گفت ؎ اللہ اکبر این بزرگے وکبریاست
کان برتر از احاطہ وہم وخیال ماست ؎ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ
اللہ ولا سوی اللہ ہے نقد وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات محو بیدار وسرو نعرہ
اللہ اور نہین سوا اللہ کے
لَيْسَ فِي جُبَّتِي سِوَى اللّٰهِ برآرد اینجا حضرت پیر
نہین بیچ جبہ میرے کے سواے اللہ کے
دستگیر فرمودند فی جبتی ای فی قلبی ومر صاحب عرفانرا در ذکر حق است
حیات اواسے ذاکر ازچنین دولتے اگر ملول شوی نز سیدار حیا سالو در روشم
زندوسہ مسطور ست عَنْ يَحْيَى مُعَاذِ الرَّازِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ
یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالےٰ یہہ کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و مرصاحب اطمینان راندا الست

عارف ذکر اپنے سے نہسین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش و او ہمیشہ بلے گویان در خروش چنانکہ گفت۔

الست از ازل ہمچنان شان بگوش		بفریاد قالو بلے در خروش

درینحال دل گویان و زبان خاموش آید و ذاکر مست و مدہوش گردد و بچشم

اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اُذْكُرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیۃ کثیر نبود کثرت

کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیۃ شد کثیر حقیقی شد و ایمان ذاکر چون

او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ السلام

لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

در روضہ زندوسیہ مسطور ست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام در عہد خلافت

خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی را گفت بچندین درہم پیراہن داری

بزاز بشناخت و اکرام کرد از انجا روان شد ندید کاسبی دیگر رفتند آن بزاز

گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدرہم پیرہنی خریدند و پوشیدند کہ آستین

دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان

ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب اوست

برزبان روح گفته یا محمد کردگار		لافتے الاعلی لاسیف الاذوالفقار

دوگانہ شکرانہ اداکردہ قنبر رحمۃ اللہ تعالے ہمراہ بود پرسید کہ نماز شکرانہ گفت
وامیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بکدام موجب باشد امیر المومنین
علے کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم کہ گفت
لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ الحدیث وآوردہ اند کہ از درویشے پرسید
مَتٰى عَرَفْتَ اللّٰهَ قَالَ حَتّٰى سَمَّوْنِىْ مَجْنُوْنًا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
کب پہچانا تونے اللہ کو کہا جب نام رکھا مجکو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
السَّلَامُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ درخزانہ جلالی مذکور ست
انکی کے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہین ۔
یعنے فِىْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا واین رباعی نیز مسطور ست ۔ رباعے

این دولت بیدلی بہر دل ندہند		واین منزل بخفتگان منزل ندہند
درعالم عشق انچہ شلے عقلا نزار است		یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند

فصل بست وچہارم دربیان دعا ومناجات وختم صلواۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید وسہ
بار درود وبعد ازان در مناجات شروع کند وبعد از نماز بامداد بگوید ۔
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
درود اور سلام گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ دررسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین
نبشتہ است الصلواۃ والسلام از کہ ماندہ است بروایتے از اصحاب صفہ ماندہ است

و آنکه چون درویشان طعام میخورند الصلوٰة والسلام میگویند این خود روا نباشد
زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس از درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰة
وسلام چیزے دیگر است وَالصَّلٰوةُ مِنَ اللهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور درود اللہ سے رحمت ہے اور مسلمانوں سے

اَلدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ التَّسْبِيْحُ

دعا ہے اور فرشتوں سے استغفار ہے اور چرندوں اور پرندوں سے تسبیح ہے

دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت علی
علیہ السلام ولیست که رسول علیه وآله السلام فرموده است در شب معراج چون
در آسمان چہارم رسیدم گنبدے دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم و درون
گنبد شنیدم که سرے از اسرار الٰہی میگفتند گفتم ببینم که تا چه عاشقان اند
در بردم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دگر ایشان هیچ جواب
ندادند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من متکلم
شد و نود ہزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانه وتعالے
شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاهده جمال کرده و جان من در
لامکان جولان نموده در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد
از حضرت عزت فرمان رسید که اے حبیب ما ایشان والهان ما اند چون پیش ایشان
در آئی با چیزے در آئی رسول علیه واله السلام گفت الٰہی چه چیز پیش ایشان برم
حضرت عزت مر جبرئیل علیه السلام را فرمان داد ببرد در بهشت ازان درخت که آدم
علیه السلام تکیه کرده بود یک سیب بردار و بیار و بدست حبیب ما بده که آن سیب
را چندین ہزار سال بنظر رحمت خود پرورده ام و از خازنان بهشت نگاه داشته ام

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے

ونیز در شکر گفتن باید کہ بداند کہ نعمتہاے حق تعالے چون از شمار بیرون آید شکر

گفتن بران چگونہ تواند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس سر آئینہ شکر آن

گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد برآنکہ شکر شاکر تقاضاے احصاء میکند

كَمَا قِيْلَ لَسْتَ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتَ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ

جیسا کہ کہا گیا نہیں ہون مین شکر کرنیوالا جب تک ہو نمین شکر مین اور نہایت شکر کا

الْحِيْرَةُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ

تعریف ہے اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسپر شکر

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم اعظم اللہ

تعالے سرہ و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ

شمس کولوی و شیخ شمس میر بخشی و بندہ و خواجہ خضر کردانی بخدمت حاضر بودند

و طعام بافراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر نگر رسیدہ بود التماس نمود

کہ حق سبحانہ و تعالے فرمود هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

وہ ذات پاک ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کے ہے سب

یعنی ہمہ چیز کہ ہست براے شما آفریدم و شمارا براے عبادت خود آفریدم

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے

و ما بمقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف در چنین وقت فاقہ رسانید

نمے شیخ و نگان این را شکر نتوانیم کرد پس نعمتہاے دیگر از آفریدن بصورت

البشر و تسویہ جوارح و عقل تمام دادن و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

و غیر آنهمه را چگونه شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند سر که بنده ست از وی همین قدر بنده است یعنی بنده ضعیف باید که داند که شکر گفتن بمقابله نعمتهای بی منتهای او هیچگونه نتواند پس باید که بدین علم بار منت حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نهد و او را در غفلت و فراموشی رفتن ندهد آورده اند که رسول علیه و آله السلام این آیت خواند

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ فَرَمُوْ غَرَّهُ جَهْلُهُ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو ساتھ رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اوسکی جہل نے

حق ترا پرورده با صد عز و ناز — تو بنادانی به غیری مانده باز
از قدم تا فرق نعمتهای اوست — عرض ده با خویش نعمتهای دوست
تا بدانی کز که دور افتاده — در چه دام ای بس صبور افتاده

آورده اند اول ذکری که بر زبان ابو البشر پدر آدم صلواة الله تعالی علیه وسلام رفت همین بود الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هر آئینه چون او مقبول ازل و محبوب حق سبحانه و تعالی بود بچیزی که محبوبترین چیزها نزدیک حضرت او بود توفیقش داد که در خبر است مَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهُ و معنی کلمه لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

بشرح حاجت نیست که در بالا رفته است اما چون الله اکبر گوید باید که با هیبت و عظمت تمام این کلمه را بر زبان راند چنانکه هیچ مخلوقی را نزد او شرفی نماند و از عزت و بزرگی و کبریای حضرت سبحانه قدر و قیمت دو جهان را در چشم همت او جای

كَمَا قِيلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

و درالوقت که ذاکر این کلمه گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتے نیابد و در باطن او ہیچ چیز محبوب و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر چنین نبود گفتن این کلمه سود نه بد و ازان ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید و باید دانست که لقاے بزرگے و شرف دنیا و محبت و میل بد و در کار طلب آخرت مضرست و در روضه زندوسیه مسطورست که در توریت مکتوب است که سخن اِنَّ الدُّنْيَا اَكْبَرُ هَمِّهٖ نَزَعَ اللّٰهُ خَوْفَ الْاٰخِرَةِ عَنْ قَلْبِهٖ

جو کوئی کہ ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے۔

ہمچنین عزت و شرف دنیا و آخرت کِلَاهُمَا حجاب راه بحقتعالے ہست تا اگر ذرّه از محبت بہشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گرزد و زینت و زخارف آنرا بنزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور و از مقصود محجوب و مہجور مانده باشد. در عوارف در باب صلواة مسطور است۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَطَّلَعَ الْمَلَكُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِذَا

تحقیق مسلمان جسوقت کہتا ہے اللہ اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اُسکے دلمین پس جب

لَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ

نہین اُسکے دلمین کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالے سے پس کہتا ہے فرشتہ

صَدَقْتَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِيْ قَلْبِكَ وَيَتَشَعْشَعُ مِنْ قَلْبِهٖ نُوْرٌ

سچا ہے تو اللہ بزرگتر ہے تیرے دل مین اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور

يَلْحَقُ بِمَلَكُوْتِ الْعَرْشِ وَيَكْشِفُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّوْرِ مَلَكُوْتُ

که شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کہلتا ہے اُسکو ساتھ اس نور کے ملکوت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَهٗ حَشْوُ ذٰلِكَ النُّوْرِ الْحَسَنَاتُ

آسمانون اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری اوس نور کی نیکیان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَکُ عَلٰی قَلْبِہٖ فَاِذَا

اور بیخبر جب کہتا ہی اللہ اکبر جھانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

کَانَ فِیْ شَیْءٍ قَلْبُہٗ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ عِنْدَہٗ یَقُوْلُ کَذَبْتَ

جب ہوتا ہی ہیچ کسی چیز کے دل اُسکا کہ بزرگتر ہو اللہ سے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہی تو

لَیْسَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فِیْ قَلْبِکَ کَمَا تَقُوْلُ فَیَثُوْرُ مِنْ قَلْبِہٖ دُخَانٌ

نہین ہو اللہ بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہو تو پس اُٹھتا ہو اُسکے دل سے دہوان

یَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَآءِ فَیَکُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِہٖ عَنِ الْمَلَکُوْتِ

شامل ہوتا ہو طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے ۔

فَیَزْدَادُ ذَالِکَ الْحِجَابُ صَلَابَۃً وَیَلْتَقِمُ الشَّیْطَانُ قَلْبَہٗ فَلَا

پس بڑہتا ہی یہ پردہ سختی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

یَزَالُ یَنْفُخُ فِیْہِ وَیَنْفُثُ وَیُوَسْوِسُ اِلَیْہِ وَیُزَیِّنُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ

ہمیشہ پھونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہو اسکی طرف اور زینت دیتا ہے یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِہٖ لَا یَعْقِلُ مَا کَانَ فِیْہِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔

و معلوم است کہ در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر ست اگر عالمے در اطاعت آید یا عالمے برگردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد رحمت بر قائلے باد کہ گفت

فارغ ز عبادت و گناہ زن و مرد		اے ذات تو بر کمال استغنا فرد
بر دامن کبریائت ننشیند گرد	مص	گر جملہ کائنات کافر گردد

اما اطلاع ملک بر دل بندہ روا بود کہ در ہر ذکرے از اذکار بارتعالے باشد

قِيَاسًا عَلٰی مِثْلِ هٰذَا مِنَ الْمَنْقُوْلَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ پس فکر کہ ہست
ازروے قیاس کے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتری کے

بملاحظہ مفہوم بہرہ ندہد واز ذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید
وَقَدْ قِيْلَ الْقَلْبُ نَوْمٌ وَيَقْظَةٌ فَيَقْظَتُهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ وَنَوْمُهُ الْغَفْلَةُ
وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے
پس ذکر حق سبحانہ تعالے تا با تصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد اہو واے بران دل
کہ از ذکر حق تعالے قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت
چہ افزاید فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
پس واے ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین
پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی وجلال حق سبحانہ تعالے چندان فرو رود
کہ وہم عقل وفہم وقیاس فانی ومحو گردد عظمت وہیبت حق جاودانی باقی ماند
وپس رحمت بر قائلے باد کہ گفت ؎ اللہ اکبر این بزرگے وکبریاست
کان برتر از احاطہ وہم وخیال ماست ؎ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ
اللہ وَمَا سِوَی اللّٰهِ نقد وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات محو بے دارد سر نعرہ
لَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَی اللّٰهِ برآرد اینجا حضرت پیر
نہین ہے بیچ جبہ میرے کے سواے اللہ کے
دستگیر فرمودند فِيْ جُبَّتِيْ اَيْ فِيْ قَلْبِيْ ومر صاحب عرفانرا در ذکر حق است
حیات او واسے ذاکر ازچنین ذوقے اگر ملول شوی نرسید از حیات تو در روضہ
زندوسیہ مسطور است عَنْ يَحْيٰى مُعَاذِ الرَّازِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهٗ
یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و صاحب اطمینان را ندای الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش واو ہمیشہ بلے گویان در خروش چنانکہ گفت۔

الست از ازل ہمچنان شان بگوش		بفریاد قالو بلے در خروش

درینحال دل گویان و زبان خاموش آید و ذاکر مست و مدہوش گردد و بہ چشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیۃ کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیۃ شد کثیر حقیقۃ شد و ایمان ذاکر چون او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ السلام لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

در روضہ زندوسیہ مسطور ست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام در عہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی را گفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز بشناخت و اکرام کرد از اخبار دان شدند بدکانی دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیراہنے خریدند و پوشیدند اندکے آستین دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب او آمدہ

لافتے الا علے لاسیف الا ذوالفقار		برزبان روح گفتہ یا محمد کردگار

دوگانہ شکرانہ اداکردہ قنبر رحمتہ اللہ تعالے ہمراہ بود پرسید کہ ہزار سخنے ناسزا گفتہ وامیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بکدام موجب باشد امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم کہ گفت لایکمل ایمان المرء الحدیث وآوردہ اند کہ از درویشے پرسید متے عرفت اللہ قال فتے سموہ مجنونا قال علیہ وآلہ
کب پہچانا تونے اللہ کو کہاجب نام رکہاجب کو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
السلام اکثر اہل الجنۃ البلہ درخزانہ جلالی مذکورست
انکی کے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہیں۔
یعنے فی امور الدنیا واین رباعی نیز مسطورست۔ رباعی

واین منزل بخفتگان منزل ندہند		این دولت بیدلی بہر دل ندہند
یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند		در عالم عشق آنچہ خلے عقلا نزا راست

فصل بست وپنجم دربیان دعا ومناجات وختم صلوٰۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید وسہ بار درود وبعد ازان در مناجات شروع کنند وبعد از نماز بامداد بگوید۔
الصلوٰۃ والسلام اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک
درود اور سلام گواہے دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک
لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ در رسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین
بنشتہ است الصلوٰۃ والسلام از کہ ماندہ است بروایتے از اصحاب صفہ ماندہ است

و آنکه چون درویشان طعام میخورند الصلوٰۃ والسلام میگویند این خود روا نباشد زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰۃ وسلام چیزے دیگر است وَالصَّلٰوۃُ مِنَ اللّٰہِ الرَّحْمَۃُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور درود اللہ سے رحمت ہے اور مسلمانون سے

اَلدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ التَّسْبِیْحُ

دعا ہے اور فرشتون سے استغفار ہے اور چرندون اور پرندون سے تسبیح ہے

دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت علی علیہ السلام دلیست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمودہ است در شب معراج چون در آسمان چہارم رسیدم گنبدے دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم و درون گنبد شنیدم کہ سرے از اسرار الٰہی میگفتند گفتم ببینم کہ تا چہ عاشقان اند در بر دوم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دگر ایشان ہیچ جواب ندادند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من متکلم شد و نود ہزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانہ وتعالے شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاہدہ جمال کردہ و جان من در لامکان جولان نمودہ در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد از حضرت عزت فرمان رسید کہ ای حبیب با ایشان والہان باند چون پیش ایشان در آئی با چیزے در آئی رسول علیہ وآلہ السلام گفت الٰہی چہ چیز پیش ایشان برم حضرت عزت مر جبرئیل علیہ السلام را فرمان داد ببرو در بہشت از آن درخت کہ آدم علیہ السلام تکیہ کردہ بود یک سیب بردار و بیار و بدست حبیب ما بدہ کہ آن سیب را چندین ہزار سال بنظر رحمت خود پروردہ ام و از خازنان بہشت نگاہ داشتہ ام

از برائے امشب کہ حبیب من نزدیک دوستان ما رود و او اتحفہ سرد رسول علیہ والہ السلام بدین اشارت کردہ کہ فرمود

كُلُّ شَيْءٍ تَبِعَنِي وَأَنَا تَبِعْتُ الْفُقَرَاءَ

ہر چیز تابع ہوئے میری اور میں تابع ہوا فقیروں کا ۔

چون رسول علیہ والہ السلام بر گنبد رسید نداشنید کہ ایشان سی ہزار سخن کہ با رسول علیہ وآلہ السلام شدہ بود کہ هٰذَا سِرٌّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
یہ کلیات بھید ہے میرے اور تیرے درمیان

ہمان میگفتند رسول علیہ وآلہ السلام را عجب آمد فرمان شد ای حبیب من محرمان رسول علیہ وآلہ السلام در بزد و آواز آمد کیست رسول علیہ وآلہ گفت آنا سَيِّدُ الْقَوْمِ وَخَادِمُ الْفُقَرَاءِ از انجاست کہ رسول علیہ وآلہ السلام میفرماید سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ در باز شد رسول علیہ السلام در آمد ایشان بوی سلام کردند و اعزاز کردند و گفتند خوش آمدی رسول علیہ وآلہ السلام آن سیب را پیش ایشان نہاد آن سیب چہل و یک پہلو داشت و ہزار و یک بوی داشت این سیب را پیش رسول علیہ وآلہ السلام نہادند و گفتند چون شما از رحمت عالمیان خواند پس اولے تر است کہ شما رحمت خدا اید نعمت خدا را خادم باشید تا از دست شما رحمت خورند پس چون ایشان آن سیب را خوردند شکر آن نعمت

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

درود اور سلام اوپر تیرے اے پیغمبر اللہ کے

گفتند دیگر الصلوٰۃ بر چیزے را گویند کہ سلطان بکسے بخشد دیگر آنکہ چون جمال رسول اللہ جمال را دیدہ بود و خلعت رحمت فقر یافت اصحاب صفہ برائے جمال اللہ در جمال رسول اللہ دیدند و مشاہدہ کردند و بشکرانہ آن

گفتند پس آنچه درینجا یعنی بعد فراغ از ذکر بشکر فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ذاکران حق سبحانہ تعالی الصلوٰۃ والسلام میگویند بدان موافق مے آید و بعد الصلوٰۃ والسلام اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سہ ۳ بار ویکبار گوید لَا اِلٰهَ

اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اوسکا نہین کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا اسیکی ہے بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے۔

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

اور وہ زندہ ہے نہین مرتا کبھے بزرگی والا اور صاحب بخشش اُسکے ہاتھ ہے بھلائی

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بعد ازان سہ بار این مناجات گوید ای دلیل دلہا وای مالک تنہا ای صانع بلند غم مکن مارا از جمیع تفرقہ ما بحق محمد المصطفی وآلہ اجمعین۔ بعد ازان این مناجات

یا الہ العالمین در ماندہ ام
غرق خون در خشک کشتی راندہ ام

کس ندارم نے سر و پا ماندہ ام
در میان راہ تنہا ماندہ ام

دست من گیر و مرا فریاد رس
دست بر سر چند دارم چون مگس

خالقا پروردگارا منعما
پادشاہا کارسازا مکرما

بگیشتہ گذشتہ از ما ساعتے
با حضور دل نکردم طاعتے

ہم نفس و شیطان زد کہ ماراہ این
رحمتت باشد شفاعت خواہ من

از در خویشم مگردان ناامید ‏— در سر لطف سیاہم کن سپید
خالقا بیچارہ راہم ترا ‏— ہم چو مور لنگ در چاہم ترا
چارہ ما ساز کہ بے یاوریم ‏— گر تو بنوازی بہ کہ رو آوریم

و بعضے ابیات اشتاتکہ معہودست و ہرچہ پسندیدہ آید گوید بعد ازان بگوید دستگیر او کارساز اکارم بساز و دستم بگیر کارم گذشتہ از حیلہ و تدبیر بعد ازان این مناجات بخواند ملکا بادشاہا بنظر رضا و رحمت بما نگر و خداوندا ظاہر و باطن مارا در طلب رضائے خود جمع گردان و تفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راہ ما و از راہ جمیع مسلمانان بدور دار مغفرت و عافیت را قرین وقت ما کن عنایت و رعایت سابق و فاتہ ما گردان مارا بدست تفرقہ ما باز مدہ مارا بما باز مگذار مارا بر ما مگمار مارا از شر ما نگاہدار کار ما و کار ہمہ مسلمانان را با عفو و عافیت و با رضائے خویش باصلاح آر کردہ را در گذار آیندہ را نگاہدار ہر چہ ہر بندہ بخشی و بنیے بخش و با رضائے خود قربتے بخش مارا القہر خود مخذول مکن مارا با خود معزول مکن مارا بدون خود مشغول مگردان اگر بہ پرسی حجتے ندارم و اگر بسوزی طاقتے ندارم و اگر ببخشی بضاعتے ندارم منم مفلس بے مایہ و از طاعت بے پیرایہ منم عاجز حیران منم درماندہ پریشان منم مضطر رنجور منم متفکر مہجور از بندہ خطا و ذلت و از تو ہمہ عطا و رحمت اے قدیم لم یزل و اے عزیز بے بدل

اللّٰہمّ اصلحنا و اصلح فساد قلوبنا و اصلح فساد احوالنا

یااللہ اصلاح کر ہماری اور اصلاح کر فساد دلوں ہماریکی اور اصلاح کر فساد احوال ہماری کی

و اصلح فساد افعالنا و اصلح فساد اقوالنا و اصلح فساد

اور اصلاح کر فساد افعال ہماریکی اور اصلاح کر فساد قولوں ہماری کی اور اصلاح کر فساد۔

أَعْمَالِنَا وَأَصْلِحْ فَسَادَ صُدُورِنَا وَأَصْلِحْ سَيِّئَاتِ أُمُورِنَا

عملون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد سینوں ہمارے کے اور اصلاح کر لغزشون کاموں ہمارے کی

وَأَصْلِحْنَا بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ يَا مُصْلِحَ

اور اصلاح کر ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ سنوارا تونے ساتھ اسکے بندون اپنے نیکونکو یا سنوارنیوالے

الصَّالِحِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ اخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ رَبَّنَا

نیکون کے اے بڑے بخشش کرنے والے بخشش والون سے خاتمہ کرو واسطے ہمارے ساتھ خیر کے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَةِ

اے رب ہمارے مار ہمکو مسلمان اور شامل کر ہمکو نیکون مین اور حشر کر ہمارا گروہ مین نیکون کے

الشُّهَدَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور غریبون کے اور بخشش چاہنے والونکے اور درود اللہ کا اوپر

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجْمَعِينَ - بعد ازان این دعا بخواند

بہترین خلق اوسکے کے محمد ہین اور انکی آل کے سب پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - إِلٰهِي بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَكَمَالِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے جو مہربان ہر رحم والا یا اللہ ساتھ بزرگیون پاک تیری کے اور ساتھ

أُنْسِكَ وَبِنَظَرِكَ إِلٰى أَوْلِيَائِكَ وَبِقُرْبِكَ إِلٰى أَصْفِيَائِكَ

کمال محبت تیری کے اور ساتھ دیکھنے تیرے کے طرف دوستون اپنے کے اور ساتھ نزدیکی تیری کے طرف برگزیدون تیرے کے

بِشَوْقِكَ إِلٰى مُشْتَاقِكَ وَبِمَحَبَّتِكَ لِأَهْلِ الطَّالِبِينَ أَنْ تُنَوِّرَ قُلُوْبَنَا

اور ساتھ شوق تیرے کے طرف مشتاق تیرے کے اور ساتھ محبت تیری کے طرف طالبون تیرے کے یہ کہ روشن کر دل

بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَتَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ حُضُوْرِكَ وَارْفَعْنَا فِيْ دَرَجَاتِكَ

ہمارے ساتھ نور معرفت اپنی کے اور کر ہمکو اہل حضور اپنے سے اور بلند کر ہمکو بیچ درجون اپنے کے

يَا هَادِيَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُولِينَ

اے راہ دکھانے والے دکھا ہمکو راہ سیدہی کر ہمکو مقبولون سے ۔

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُودِينَ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّالِحِينَ وَالْمَسَاكِينَ

اور مت کر ہمکو مردودون سے کر ہمکو نیکون سے اور غریبون سے

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعد ازین دعا بخواند

اور بخشش چاہنے والون سے ساتھ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے ۔

اجْعَلْنَا مَحْبُوسِينَ مَحَبَّتَكَ وَمَسْجُونِينَ عِشْقَكَ وَمَجْنُونِينَ لِقَائِكَ وَآتِنِي عِلْمَ مَحَبَّتِكَ وَعَلِّمْ

کر ہمکو قیدی محبت اپنی کا اور قیدی عشق اپنے کا اور دیوانہ دیدار اپنے کا اور دے مجھکو علم محبت اپنی کا اور میرے دلبر تاج

تَاجَ مَعْرِفَتِكَ يَا آمَالَ الْمُشْتَاقِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ونیز بخواند اللّٰهُمَّ

تاج پہچان اپنی کا اے زیادہ مانگے گئے مشتاقون کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہتر رحم کرنیوالے سب رحمون سے

زِدْ نُورَنَا وَزِدْ سُرُورَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ

زیادہ کر نور ہمارا اور زیادہ کر خوشی ہماری اور بڑھا معرفت ہماری اور بڑھا بندگی ہماری اور بڑھا

شَوْقَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

شوق ہمارا اور بڑھا محبت ہماری اور بڑھا عشق ہمارا برکت محمد اور انکی آل کے سب کے ۔

ونیز بخواند أَحْيِنِي عَاشِقًا وَأَمِتْنِي عَاشِقًا وَاحْشُرْنِي مَعَ الْعَاشِقِينَ

جلا ہمکو عاشق اور مار مجھکو عاشق اور حشر کر میرا ساتھ عاشقون کے

يَا مَطْلُوبَ الْعَاشِقِينَ وَيَا مَحْبُوبَ الطَّالِبِينَ ارْزُقْنِي

اے مطلوب عاشقون کے اور اے محبوب طالبون کے رزق دے مجھکو

بِفَضْلِكَ ذَوْقَ شَوْقِ مَحَبَّتِكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

اپنے فضل سے ذوق شوق اپنی محبت کا برکت محمد اور آل انکی سب کے ۔

و در خزانهٔ جلالی آورده است که حضرت سید السادات بعد از ذکر و صلوة

در بعضی اوقات این دعا بخواند۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا ذَکَرْنَاکَ عَلٰی قَدْرِ قِلَّةِ عُقُولِنَا وَ فَهْمِنَا

اے خدا ہمنے ذکر کیا تیرا موافق تہوڑی عقل ہماری اور فہم اپنی کے۔

فَاذْکُرْنَا عَلٰی قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِکَ وَ فَضْلِکَ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ

پس یاد کر ہمکو موافق کشایش رحمت اپنی کے اور فضل اپنی کے اے بہتر رزق دینے والے

و نیز مے خواند اللّٰهُمَّ اَقْدِرْنَا عَلٰی اَدَاءِ الْحُقُوْقِ وَ وَفَاءِ الْعُهُوْدِ وَ

یا خدا قادر کر ہمکو اوپر ادا کرنے حقوقوں کے اور پورا کرنے عہدوں کے اور

رِضَاءِ الْخُصُوْمِ وَ مُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ شَانَنَا کُلَّهٗ

راضی کرنے دشمنوں کے اور محبت کرنے فقیروں کے   اے خدا اسنوار حال ہمارا سب

اگر تواند این دعا نیز بخواند اللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغٰفِلِیْنَ اللّٰهُمَّ

اے بار خدایا خبردار کر ہمکو نیند غافلوں کی سے   اے بار خدا

اجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِیْنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَ الْمَغْفُوْرِیْنَ اللّٰهُمَّ تَوَسَّلْنَا

کر ہمکو توبہ کرنیوالوں ستہرائی کرنے والوں سے اور بخشے گئے ہووؤں سے اے خدا وسیلہ کیا ہمنے

بِذِکْرِکَ اَنْ تَرْزُقَنَا الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا

ساتہ یاد تیری کے یہ کہ رزق دے ہمکو ٹہیرے رہنا اوپر دین نبی اپنے کے

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ السَّلَامُ و این دعا نیز بخواند اول صلوٰة

کہ محمد ہیں درود اللہ کا اوپر اون کے اور اونکی آل پر سلام۔

فرستد و بگوید اللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

اے خدا تو نے کہا پس یاد کرو مجھکو میں یاد کروں تمکو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاذْكُرْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا يَا

اور تحقیق یاد کیا ہم نے تجکو جیسا حکم کیا تونے پس یاد کر ہمکو جیسا وعدہ کیا تونے ہم سی اے

خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بہتر رزق دینے والونکے ساتھ فضل اپنے کو اور کرم اپنے کے اے بہتر رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِسَانَنَا رَطْبًا بِذِكْرِكَ

اے خدا کر زبان ہماری تازہ اپنی یاد سے

وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ لَنَا مُوْنِسًا فِيْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَاجْعَلْ

اور کر یاد اپنی ہمکو دوست بیچ وحشت قبر کے اور

ثَمَرَةَ فُؤَادِنَا فِيْ ذِكْرِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ

پھل دل ہمارے کا بیچ یاد اپنی کے اے دوست دلون یاد کرنے والونکی ساتھ فضل اپنے کے

وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این دعا نیز بخواند

اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذِكْرَكَ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ سَمْعِنَا وَبَصَرِنَا فَاِذَا اَقَرَّتْ

اے خدا کر یاد اپنی زیادہ محبوب ہماری طرف سنوائی ہماری سے اور بینائی ہماری سے پس جب

عُيُوْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا فَاَقِرَّ عُيُوْنَنَا بِمُدَاوَمَةِ ذِكْرِكَ

ٹھنڈی کی تونی آنکھین دنیا کی لوگونکی ساتھ دنیا کی پس ٹھنڈی کر آنکھین ہماری ساتھ ہمیشگی یاد اپنی کے

يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے ٹھنڈک آنکھون یاد کرنیوالونکے ساتھ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعا دیگر بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْ قُلُوْبَنَا لِاِدْرَاكِ الْاَسْرَارِ

اے خدا خبردار کر ہمارے دلونکو واسطے پانے بھیدون

ذِكْرِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَاشْغَلْ اَرْوَاحَنَا بِمُعَايَنَةِ اَنْوَارِ
یاد تیری کے پہلے موت کے اور مشغول کر ہماری روحونکو ساتھہ دیکھنے نورون

ذِكْرِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
ذکر اپنے کے نزدیک موت کے اور بخش ہمکو اور ہمارے ماں باپ کو اور مسلمانون کو

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِمَيَامِنِ اٰثَارِ ذِكْرِكَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ
اور مسلمان عورتون کو ساتھہ برکتون نشانیون ذکر اپنے کے بعد موت کے اے روشن کرنیوالے دلون

الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این
ذاکرون کے ساتھہ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کو اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحمون سے

دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِذِكْرِكَ اَبْصَارَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا
اے خدا روشن اپنی یاد سے آنکھین ہماری اور کھول سینون ہمارون کو

وَانْطِقْ بِذِكْرِكَ لِسَانَنَا وَاَرْوِحْ بِذِكْرِكَ قُلُوْبَنَا يَا فَائِضَ الرَّحْمَةِ
اور گویا کر اپنی یاد سے زبان ہماری اور آرام دے اپنی یاد سے ہمارے دلونکو اے فیض عنایت کرنیوالے رحمت

عَلٰى اَرْوَاحِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ
اوپر روحون یاد کرنے والون کے اپنے فضل سے اور کرم سے اے بہت رحم کرنیوالے

الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ
سب رحمون سے اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکی کی کہ محمد ہین اور انکی آل پر سب پر

واگر کسی پابد ود یا بسم از ین دعا بسنده کند بسنده باشد بعد ازان برای
قبولی طاعت و نگہداشت ایمان و خوشنودی خدا و دفع بلا فاتحہ خواند و بروح
جمیع پیران چشت و پیران سہرورد و مشرب شطار و زہاد و عباد و اوتاد و نجبا و نقبا
و پیران قلندری و جمیع استادان و جمیع مرشدان و جمیع حقداران گزشتہ و گزشتگان

کن کا خدا اہل اسلام سورۂ فاتحہ خوانند و بروح حضرت رسالت پناہ سید المرسلین
ہدیہ بارگاہ باجاہ برگزیدۂ اللہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ مع
اصحاب الصغار والکبار و با جمیع پیغمبران ختم کنند بعدہ سلامتی پیر و مرشد و برائے
سلامتی ایمان و امان از نجات کفر الزمان و برائے سلامتی حاضران مجلس و سلامتی
جمیع صوفیان قوت کار طالبان و مزید ذوق و شوق ایشان و مقہوری اعدائے
ظاہر و باطن و برای مزید ذوق و شوق معرفت حق تکبیر گوید بعد آن بدرود گفتن
اعلام رسانند و گوید خداوندا ہران بندہ رحمت کن و بدوام قوام در عشق خویش
بدار و راضی و خوشنود باشد کسے کہ دہ بار درود بر سید عالم فرستند یا حضور
بعد آن دہ بار این درود بخواند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَبِعَدَدِ
ابجد اے خدا درود بھیج اوپر محمد کے ساتھ گنتے ناموں اپنے کے کہ نیک ہیں اور ساتھ گنتی
كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ
ہر ایک چیز کے کہ معلوم ہے تجکو اور انکی آل پر اور اصحابوں پر اور دوستوں پر
بعدہ کلمہ بر زمین کنند و گوید مصطفٰے و علے المرتضٰے و نام پیر و مرشد خود بر زبان رانند
و گوید عشق عشق بعد ازان از موضع ذکر برخیزد و با یکدیگر مصافحہ کنند
و چون مصلحتے و مہمے دیگر پردازند و بکارے مشغول شوند باید کہ ہمچنان ظاہر و باطن
بنور ذکر در گرفتہ بود و شغل باندرون و بیرون معمور باشد تا از شغل و کار لابدی
در باطن کثافت پیدا نیاید و دل از حضرت حق باز نماند در امور ظاہری بنا و نزد
کما قال اللہ تعالٰی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اے باللسان والقلب
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے مرد ہیں کہ نہیں غافل کرتے اونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کے سوای ساتھ زبان کے اور دل کے

پس ازین لازم نباشد کہ ایشان را بیع وتجارت نباشد نے اگر باشد باشد اما از مشغولی بحق باز ندارد و بخود مشغول نکند ونیز از امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی مرویست کہ عزیزی سلت راست میکرد واو کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ می گفت عزیزی گفت لحظہ لبہا را از جنبش باز دار تا بریدہ نشود فرمود لب بریدہ بہ نہ از یاد رب بریدہ پس ہر چون کہ باشد وہر کجا کہ باشد وذکر حق سبحانہ وتعالی باشد وحیات ودنیا بے ذکر ممات واند ودنیا بے یاد دوست زندگانی زندان نبے نجات تصور کند واللہ الموفق۔

فصل بیست ودوم در ذکر آنکہ قیامت قایم شود بعد ازان کہ ذکر در جہان نماند

اکنون بعد از خاتمہ وانتہاء ذکر ویاران ذاکر جہان ببرد بگیرد عساکر چہ دارہی خود بہتر آن ست کہ جہان را بے ذاکران حق سبحانہ وتعالی بر پا نگزاری یعنی چون ختم ذکر ہمان ختم کار جہان ست بہتر آن ست کہ بعد ختم میانہ ذکر سخن در باب قیامت افتاد در مشتاق مسطور ست عن انس رضی اللہ عنہ لا تقوم الساعۃ

انس سے راضی ہوا اللہ ان سے نہ قایم ہو گی قیامت

حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ۔

یہانتک کہ کہا جاوے بیچ زمین کے اللہ اللہ

معنے حدیث آن ست کہ عدم قیام ساعت منتہی ست بعدم قول اللہ چون عدم قول یافتہ شود عدم قیام انتہا پذیرد در شرح مسطور ست۔

الحدیث یدل علی افضلیۃ ھذا الاسم وان من اشراط

حدیث دلالت کرتی ہی اوپر بزرگتر ہونے اس نام کے شرطون قیامت کی سو ہی

الساعۃ اعراض الناس عن ذکر اللہ۔

منہ پھیرنا لوگون کا یاد اللہ کی سے۔

تا چون بروے زمین ہیچ گویندہ اللہ نماند قیامت قایم شود ونیز مرویست کہ علی علیہ السلام پیش حضرت رسالتمآب التماس کرد وگفت ای رسول خدا راہم نما بخداوند ارض وسما براہے کہ نزدیک تر آسان تر باشد ورسول علیہ وآلہ السلام فرمود لازم گیر اے علی چیزے کہ من بسبب آن بدرجہ نبوت رسیدم علی گفت آن چیست یا رسول فرمود آن ذکر خدا ایست عزّ وجلّ علی کرم اللہ تعالی وجہہ بر طریق تعجب واستفہام گفت این چنین ست فضیلت ذکر حال اینست کہ آدمیان ہمہ در ذکر اند فقال علیہ وآلہ السلام صلعم یا علی لا تقوم الساعۃ علی وجہ

ای علی نہین قایم قیامت اوپر روے

الارض من یقول اللہ اللہ در شرح مشارق مسطورست قال عبد اللہ

زمین کے جو کوی کہیگا اللہ اللہ کہا عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یومر صاحب الصور ان ینفخ

بیٹے عمر کے نے راضی ہوا اللہ تعالی ان دونوں سے حکم کیا جاویگا صاحب نرسنگے کا یہ کہ

فیسمع رجلا یقول لا الہ الا اللہ فیؤخر مائۃ عام قیل المراد

پھونکے پس سنیگا ایک مرد کو کہ کہتا ہو کلمہ لا الہ الا اللہ پس ڈھیل کرے گا سو برس کہا گیا ہے

بہذا الاخلاص فی ہذہ الکلمۃ دون اطلاق الکلمۃ

مراد ساتھ اسکے اخلاص ہو بیچ اس کلمہ کے نہ مطلق پڑہنا کلمہ کا۔

زہے شرف یاد حقتعالی کہ سبب گفتن یک تن کلمہ طیبہ باخلاص خلاص عام از نفخہ صور مایہ عام باشد در مطالع الانوار مسطورست کہ بعد وفات حضرت عیسی علیہ السلام حقتعالی بادے خوشبوی تر از مشک از زمین پیدا آرد وجمیع مومنان از غایت فرحت باد جان بدہند وبہ بمیرند و بدترین مردمان از کافران وفاسقان نمانند ایشان

میان خود در مجادله و مقابله و فسق و فجور و خواب و خور بطریق حزان مشغول باشند
که ناگاه قیامت قایم شود و یکایک مہتر اسرافیل علیہ السلام یک نفخه صور بدمد
واین معنی در مشارق مسطور است و نیز مسطور است۔
قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ
کہا ابو ہریرہ نے راضی ہوا اللہ اوس سے نہ قایم ہوگے قیامت یہانتک کہ گزریگا
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهُ در شرح مسطورست
ایک مرد اوپر قبر ایک مرد کے پس کہیگا اے کاشکے مین ہوتا اسکی جگہہ۔
اَلْحَدِيْثُ يَتَضَمَّنُ ذِكْرَ مَا يَشْتَدُّ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ
حدیث شامل ہو یاد اس چیز کی شدت ہوگی اوپر مومن کے فتنون سے یہانتک کہ آرزو
حَتّٰى يَتَمَنّٰى رَاعِى الْقَبْرِ اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَهُ لِاَنَّهُ يَسْتَعْظِمُ شَانَهُ
کرے گا دیکہنے والا قبر کے یہہ کہ ہو جگہہ اسکی۔
و نیز در مطالع الانوار مسطورست که مہتر اسرافیل علیہ السلام گوید۔
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
جو کوئی ہے زمین پر فانی ہے اور باقی رہیگے ذات رب تیرے کی صاحب بزرگی و بخشش
ہمین که صور دمد اہل آسمان و زمین ہمه بیہوش افتند
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن پہونکا جادیگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ۔
بیچ آسمانونکے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے۔
زمین و آسمان در جنبش آیند آسمان چون آسیا بگردد و پارہ پارہ شوند و ماہتاب

و آفتاب وستارگان سیاہ گشتہ ذرہ ذرہ شوند چون جلال جل وعز فرود شوند
کما قال اللہ تعالیٰ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ

جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے جسوقت آسمان چرجاوے اور جب تارے جھڑجاوین۔

و زمین ہموار گردد چنانکہ اگر بیضہ در مشرق باشد از مغرب بنماید و ہیچ جانورے
زندہ نماند خلائق زمین وملائک آسمان ہمہ جان دادہ باشند حق سبحانہ تعالےٰ
بغیر کام وبغیر زبان وبغیر صوت وبغیر الحان فرماید۔
وَاَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ

مین بادشاہ ہون کہان ہین تکبر کرنیوالے اور کہان ہین سرکش

کجا انانکہ بہوائے نفسانی لاف جہان بانی میزدند واز بیدینی کوس خودبینی
مے کوفتند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ امروز ملک کراہست وہم خود جواب
فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بعد ازان چہار فرشتگان مقرب زندہ شوند
مہتر اسرافیل علیہ السلام برائے نفخ ثانی زیر عرش آید و بر والیتے بر صخرہ
بیت المقدس ایستد وصور بدہن گیرد و درین نفخہ گوید
یَا اَیُّهَا الْاَجْسَامُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَمَزِّقَةُ

اے بدنون پرانے اور ہڈیون گلے ہوئی اور چمڑے پھٹے ہوئے

وَاللُّحُوْمُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ قُوْمُوْا فَاِنَّ الدَّیَّانَ قَدْ اَقَامَ الْقِیٰمَةَ
اور گوشت جدا ہوے اور رگون کٹے ہوئے کھڑے ہو پس تحقیق بار یتعالےٰ نے تحقیق قایم کیا قیامت کو

و در صور بعدد ہر جانورے سوراخ است جانہا ہمہ خلق دران سوراخہا نہادہ
اند صور بدمد جانہا ازان سوراخہا بیرون آیند و در ہوا مانند ملخ پران نمایند
جانہا ہمہ مثال چون ستارگان درافشان وجہان تا کا فران سیاہ باشند

پس آفریدگار تعالی و تقدس بکلام فرماید اُحْيِي كُلَّ رُوحٍ إِلَى جَسَدِهٖ
پھر جا ہر ایک جان طرف بدن اپنے کی

ہمہ زندہ گردند و برخیزند و تحیر بایستند و حیران نمایند ہر سو بنگرند
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ
پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے دیکھتے ہیں۔

بیک روایت میان دو نفخہ عذاب گورستان برداشتہ شود و چون بعث شوند
پندارند مگر از خواب دنیا بیدار شدہ اند گویند و خفتیم تا آنکہ آفتاب برآمد و اشراق
شد لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا
نہیں رہے مگر ایک گھڑی دن سے نہیں رہے مگر اول دن یا دن چڑھے۔

و ہر کسی بکاری دوست تر بدان مشغول بودہ باشد و ہر چیز بیاد آورد کہ دل او بیاد او بود
كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ چنانکہ گفتہ
جیسا جیتے تھے مرو گے اور جیسا مروگے اٹھائے جاؤ گے۔

سخی بود ستارہ بر شیاطین — بوقت مرگ سوزان یاد کردے
ہر آن چیزے کہ یکدم مشغل وارے — بوقت مرگ ای جان یاد آرے

و این نوع باختیار عقل نبود بلکہ تحقیق وعدہ را باشد تا ہر زنے کہ حاملہ مردہ شود
با حملہ خیزد و از ہول قیامت بار نہد تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا
رکھدیگی ہر پیٹ والی پیٹ اپنا۔

و اشتران بابار مردہ باشند و خداوندان ایشان بایشان یکجا بوند ہمچنان
اشتران بابار و خداوندان بایشان باشند۔
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ هَيْئَةِ مَا تُوا۔

جیسا کہ کہا حضرت نے اوپر اونکے سلام اُٹھائے جاویں گے لوگ اوپر شکل کے کہ مر گئے

خداوند اشتر آبستہ ببیند و لوسے نیر وا زد و معطلش بگذارد۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔

جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور جب دس مہینہ کی اونٹنی بیکار چھوڑی جاوے۔

مردم از برادر خود و مادر خود و پدر خود و عیال خود و پسران خود بگریزند۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ

جیسا کہ فرمایا اللہ نے اسدن کہ بھاگے گا آدمی بھائی اپنے سے اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے

وَبَنِیْہِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ۔

اور جورو اپنی سے اور بیٹے اپنے سے واسطے ہر مرد کے انہیں سے اسدن ایک حالت ہے کہ غافل کرتی ہے اوسکو

وا ز ہیبت ہول قیامت مردمان ہمہ مستانہ بیہوش گردند و در حقیقت مست نباشند۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔

اور دیکھے تو لوگوں کو مست اور نہیں وہ مست ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے۔

بعدہ حق تعالیٰ میان اہل بہشت و اہل دوزخ امتیاز کند اہل بہشت را راست عرش

واہل دوزخ را چپ عرصات و بہشتیان مر خدا را سجدہ کنند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نجات دی ہمکو قوم ظالموں سے۔

و پشت کافران یک لخت گردد سجدہ کردن نتوانند و نیز در مطلع الانوار آوردہ است

کہ ہفتاد ہزار تن را از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان شود کہ بے حساب

در بہشت درآیند و باقی را در حساب نگاہ دارند در انحال مردم راست نظر کنند عمل خود

پسندند چپ نظر کنند عمل خود ببینند پیش نظر کنند عمل خود بینند و پس نظر کنند ہمان

عمل ببیند لیش آنگاه داند که چه کرده است

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ

جانیگا ہر جی جو حاضر کیا ہی اسدن یاد کریگا آدمی جو سعی کی

و یاد آرند آنچه کرده باشند از خیر و شر هر کس را نامه او بدست او دهند فرمان آید اقرأ کتابک ـ بعد از ان بر کافران خطاب آید ما بر شما پیغامبران فرستادیم و بر ایشان کتاب و وحی نازل کردیم و ایشان شما را سوی ما دعوت کردند و براه راست خواندند و شما ایشانرا دشمن داشتند و دروغ پنداشتند ایشان منکر شوند و گویند

مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ـ

نہین آیا ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا ـ

انبیا طلب شوند پرسیده شوند گویند بلے یارب فرمان رسانیدیم فرمان شود ایشان منکرند گواه شما کیست گویند گواه ما است محمد است ایشانرا حاضر آرند ایشان گواهی دهند و گویند خداوندا رسل تبلیغ رسالت کردند ایشان بدبختان قبول نکردند کافران گویند ما گواهی ایشان قبول نکنیم گواه از ما باید در حال مهر بر دهان هر یکے ایشان زنند و دست و پای و سر و گوش و پشت دران و چشم و جمله اعضا در سخن آیند قال الله تعالے الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَ

فرمایا الله تعالے نے آجکے دن مہر کرینگے ہم اوپر موہون کے ـ انکی کو

تُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن انکے جو تھے کماتے ـ

کافران گویند سحقا لکم و بعدا لکم دست و پا را بد گویند و در مانند و هیچ حیله ندانند در قصص الانبیا در قصه مهتر داود علیه السلام مسطور است که روزی بنی اسرائیل جمع شدند

وگفتند یا خلیفة الله حکمها که بقیاست خواهد بود یکی ازان بجا بجا مهتر داؤد
بر حکم فرمان حق سبحانه وتعالی ایشانرا وعده داده گفت روز عید پیشما بیایم
بنی اسرائیل بازگشتند واندر سبط اسرائیل مردی بود زمین و شهر قوم او را گاوان
بسیار بودند واو گاوی داشت که هرچه در عالم رنگ ست حق تعالی او را داده
بود وآن گاو را مباح کرده بودند هرچه بخواستی بخوردی
و هرجا که بخواستی چریدی و بنی اسرائیل بدیدن او شاد بودند که سخت ظریفه و عجایب
بود و شاخهای او را بزر و جواهر و یاقوت گرفته بودند و جامه زربفت بر پشت
او افگنده و اندر بنی اسرائیل ندا کرده که هرکه این گاو را بزند او را بزنند و هرکه
بکشد او را بکشند هیچکس آن گاو را نیازردی و نیز دران ایام در بنی اسرائیل
زنی بود صالحه و فقیره یک پسر داشت و در زهد معروفه و مشهوره بود در ویرانه
صومعه داشت امّا با پسر خود دران صومعه می بود و مر خدا را عبادت میکرد و بر در
صومعه چشمه آب بود و یک درخت انار هر روز آن درخت دو انار بار آوردی
یکی پسر خوردی و یکی مادر و ایشان را بدان کفایت شدی روزی پسر پیش
مادر بنالید و گفت ای ام در بازار بیت المقدس نعمتهاست گوناگون و مرا آرزو هست
مادر گفت ای جان مادر شکرانه نعمت بجا آر تا زوال نه پذیرد که هر روز انار می کفافست
اگر زیاده نباشد گو مباش در سخن بودند که انار ناپیدا شد مادر گفت ای پسر ناشکری
کردی که نعمت بر ما زوال آمد سه روز گذشته هیچ نرسیده از غایت گرسنگی طاقت
شان نماند پسر گفت ای مادر دعا کن خدای تعالی ما را روزی دهد از پیش ناشکری
نکنم مادرش دعا کرد و پسر آمین گفت دران حال گوساله رئیس او دیدند که بدان زیبائی
در آمد با ایشان سخن گفت که مرا بکشید و بخورید که من روزی شما ام پسر گفت ای

اے اخی این گاو را خدایتعالے در سخن آورده است که میگوید آنچه میگوید بعده
پسران آن گاو را ذبح کرده گوشت از پوست جدا کردند و از جگر وی پاره بریان کرده
بخوردند چون سه شبانه روز بر آمد گاو از خانه رئیس رفته بود طلب میکردند و
هیچکس را بزاہدان صومعه گمانے نبود زیرا که ایشان بزاہدی مشهور بودند
قضا را زنے پیر سبزی فروش بدان ویرانه گذر کرد خون ریخته دید و استخوانی
بصومعه در آمد گاو کشته دید باز گردید و از آن حال رئیس را خبر کرده زن عابده
گفت ای پسر دیدی که اندر بنی اسرائیل رسوا شدیم و عمر گذشته بر باد گذاشتیم روزے
شبے رنج میخوردیم آخر عمر چنین کار از دست ما برفته و چنین خورده شد و پرده ما دریده
شد ایشان همدرین بودند که رئیس کسان را بر گماشت مادر و پسر هر دو را حاضر
آوردند همه بنی اسرائیل را گمان بود که هم اکنون بکشند زیرا که پیش از ین حجت گرفته
بودند داؤد علیه السلام گفت ای زاهده چرا گاو را کشتید گفت گاو با ما در سخن آمد
و گفت که مرا بکشید و بخورید که روزی حلال شما ام رئیس گفت گاو چگونه سخن گوید
داؤد علیه السلام گفت که اگر خدایتعالے در سخن آرد هیچ عجب نباشد مهتر داؤد
گفت ای رئیس هزار دینار بستان و از ین خصومت بپرهیز رئیس گفت حکم
عدل میخواهم مهتر داؤد علیه السلام گفت زن عابده را که چند فاقه رسید که این گاو
را بکشتید گفت سه شبانه روز گرسنه ماندیم و درخت بار نیاورد و نے طاقت
شدیم آنگاه گاو در آمد و سخن گفت این گاو از دست ما رفته رئیس شاد شد که زن
مقرره آمد در زمان جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت ای داؤد روز عید بنی اسرائیل
بصحرا شوند و از آن حکمها که روز قیامت خواهد شد یکے آشکارا بود مهتر داؤد علیه السلام
گفت فردا روز عید است به صحرا بیائید که حقتعالے چه حکم کند بنی اسرائیل رفتند و منبر

بیار استند داود علیه السلام روز عید بمنبر بر آمد و زن عابده را و رئیس را
در پیش منبر بر پا کردند مهتر داود علیه السلام آیتی چند از زبور بخواند و خلق
خاموش شد جبرئیل علیه السلام بیاید و گفت بگو مر رئیس را که یاد داری که فلان
وقت از شام بمصر میرفتی و تو مزدور مردی بودی آن مرد را یکصد اشتر بار
رفت بوده تر ابهیچ نبود و در بار ها سے او طمع کردی و حیلتی ساختی و خداوند
آن شتران را بیک سو بردی بمکر و عذر و حیله آنرا بکشتی و بزیر ریگ پنهان
کردی و مالها و بارها او را بمصر بردی و سودی بسیار کردی و بنامی
و خود را به بنی اسرائیل نسبت کردی و از تو گواه نخواستند و مهتر و رئیس خود دانستند
از آنکه مال بسیار داشتی و هر روز مال تو زیادت می شد و آن مرد را که کشتی
شوهر این زن بود و پدر این کودک چون داود علیه السلام این قصه بگفت گفت
ای رئیس همچنان است رئیس منکر شد و گفت من هرگز کسی را نه کشته ام و مال
و مال کسی نستده ام خدا تعالی دهن او مهر کرد و دست او بسخن آمد و گفت یا داود
خلیفة الله دران روزگار من داشتم و گلوی آن مرد من بریدم بعده پای
رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله دران روز من بودم که میرفتم تا آن مرد را بکشتم
چشم آن رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله من دیدم که آن مرد را بکشت و
آن مرد خداوند اشتران فریاد میکرد و زینهار می خواست چون همه اندامهای
رئیس همه بفعلهای خود اقرار کردند و گواهی دادند و زبان خاموش بود چنانکه
خدا تعالی فرمود اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ

اسکے دن مہر کر دینگے ہم اوپر مونہوں اُنکے کے اور کلام کرینگے ہم سے ہاتھ اُنکے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور گواہی دینگے پاؤن اونکے جو تھے کماتے ۔

مہتر داود علیہ السلام مرکودک را فرمود کہ قصاص پدر خود از تیس بگیر و اورا بکش و مال او ہمہ مال پدرست بگیر کودک ہمچنان کرد آنگاہ مہتر داود علیہ السلام سخ بجانب مومنان کرد و فرمود کہ در روز قیامت علما چنین باشند یعنی بہر کارے کہ آدمی بدان کار مشغول است فردا اگرچہ انکار آرد داعضا ہر کہ بدان کار مشغول ست اقرار کنند قال اللّٰہ تعالیٰ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن اکھٹے کیے جاوینگے دشمن اللہ کے آگ کیطرف

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

پس وہ فرقہ فرقہ کیے جاوینگے یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس گواہی دینگے اوپر انکے کان اونکے ۔

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے اوسکے جو تھے عمل کرتے ۔

یعنی روزیکہ برانگیختہ شوند دشمنان خدا تعالیٰ پس ایشان را جمع کنند حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا کلمہ ما صلہ است لئے اِذَا جَآءُوْهَا

یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس   یعنی جب آوینگے اُس پاس

چون برسند کافران بکرانہ دوزخ گواہی دہند برین کافران گوشہای ایشان کہ ناحق شنیدیم نپذیرفتیم وچشمہای ایشان کہ آیات معجزہ دیدیم و عبرت نگرفتیم وگواہی دہند پوستہای ایشان یعنی ہفت اندام کہ چہ کردیم ما از کفر و معاصی ۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

اور کہینگے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر وہ کہینگے بلایا ہمکو اللہ نے جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

گویائی دی ہر چیز کو اور اوسنے تمکو پیدا کیا پہلے بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے
یعنی بگویند آن کافران مر اعضاے خود راچرا گواہی دادید برما ایشان گویند
گویانید مارا خدا تعالیٰ که سخن گویاند ہر چیزے را یعنی آنرا سخن داد آن خدا است
که بیافرید شمارا اول یعنی در دنیا و سوے او باز گردانیده شوید و بعضے از
جلود فروج مراد دارند یعنی فروج گواہی دہند ایشان گویند چرا گواہی دادید
گویند اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۔
گویا کیا ہمکو اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو ۔
پس اینجا باید دانست که ذاکران عاشق و عاشقان صادق که بالت یا
زبان ذکر مے گویند و ہر تار موے بر تن ایشان زبان ست

ہر موے ہم نظرے کن که من اندر تن خویش	یک سر موے ندارم که ترا ذاکر نیست

ہر قطرہ خون در رگہاے ایشان بذکر حق بیچون ذاکر و شاکرست چنانکہ آمدہ
است که سنگے بر سر ذاکرے رسیده بود و خون مے چکید و از ہر قطرہ خون که بر زمین
مے افتاد نقش اللہ پدید مے آمد پس دران روز جان سوز جگر دوز
اگر موے در روے و ہفت اندام ایشان بیکام بذکر خالق اجسام ۔
سُبْحَانَ مَنْ یُحْیِی الْعِظَامَ ۔
پاک ہے وہ جو زندہ کرتا ہے ہڈیوں کو ۔
گویده بیاد حق سبحانہ و تعالیٰ در خروش آید عجب نبود و نیز سزا باشد که
گوئیم که دران روز اعضا بارضا و دل سلیم بالتسلیم ایشان مونس وقت شان
گردد یعنی تسبیح و تہلیل حضرت جلیل در آید و غمگسار و خلیل ایشان شود
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ۔

نہ غمگین کرے گی اونکو گھبراہٹ بڑے

حال شان باشد بدلیل آنکه مرکافرانرا و عاصیانرا در انروز اندامهاے ایشان دشمن گردد وگواہی بر اعمال دهند و ایشان را نے حیله و بیچاره گردانند پس باید که صاحب نظر فِيمَا يَفْصِلُ مِنْهُ او لا نظر بران دارد که نوشته تقدیر ست که چشم ایشان را در استعمال مے آرد و بعد آن هر چه از خیر و شر در وجود آید آنرا ایشمارد و محاسبه و مواعظه را مهملا ممکن از دست نگذارد و مدام متحیر در جریان قضا و متفکر در ظهور قدر باشد و بر حسب کسب مر اعضا خود را با محب و با اعدا ببیند ماجراے موعود در پیش چشم او مفقود نماند خدا و ند هوش هرگز در اصلاح کار خود نیاید و بداند که نوشته دینه و تقدیر دیرینه وجود محدث را امروز در تحرک و سکون داشته و جریان قلم بد و کون علم بر داشته است و باز همان تقدیر الٰهی فردا جوارح را در گواہی در آرد و هیچ ذره را از ان سپید و سیاه بر لوح محا نا آورده نگذارد

سخن درین گرچه دارد سر بر افلاک — بذکر قدر باید داد امساک
خرد چندانکه بر سو هوشتابد — چو اندر قدر افتد ره نیابد
شریعت هم طریقت هم حقیقت — نیارد راه بیرون زین دقیقه
بیا ای بے حیان در ازرو نی قدم زن — دمے افلاس بر کار قلم زن

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ
فرمایا پیغمبر خدا نے درود و الله کا اوپر اونکے اور سلام نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر قریب ہے کہ کلام کریگا اس سے رب اوسکا نہیں
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَىٰ اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ وَلَا
درمیان اوسکے اور اوسکے رب کے واسطہ پس دیکھیگا داہنی طرف اپنی سے پس نہ دیکھیگا مگر جو آگے بھیجا ہے پس دیکھیگا بائیں اپنی سے پس نہ
يَرَىٰ اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَىٰ اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ

دیکھیگا مگر جو آگے بھیجا ہے پس دیکھی آگ اپنے سامنے پس دیکھیگا مگر آگ کو روبرو منہ اپنے کے پس بچو آگ سے اور اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کی

ولو بشق تمرة ومن لم يجد فبكلمة طيبة اللهم اجعلنا من الذين

اور جو نپاوے آگ پس ساتھ کلمہ طیبہ کے یا اللہ کر ہمکو ان لوگون سے کہ نہین ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے

لا خوف عليهم ولا هم يحزنون واجعلنا من الذين يدخلهم

اور کر ہمکو ان لوگون سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے

الجنة بلا حساب ولا عذاب ۔

بیا اے نیک خواہ نیک خواہان ۔ نکو پندیست بشنو نیک خواہان

بیا اے مرد زیرک پر سر ہوش ۔ کہ پند پیر دانایان کنے گوش

بیا بیرون ز راہ رسم و عادت ۔ مکن در گوش اعلام سعادت

مر آن سایہ دولت ہمائے ۔ بر آزادی بباید رہنمائے

بہمت خویشتن کان راہ برداشت ۔ چراغم از ہدایت راہ برداشت

بزیر سایہ خود پرورد چندے ۔ ز ہر راہے بلطفم داد پندے

ازان گل پند او دارم خزانہ ۔ طراوت آن خزانہ را خزان نیست

کہ ہر حرفش ہزاران راہ آرد ۔ بباید گوش کان آگاہ دارد

چو رد سیم کردہ بر گفتار گوے ۔ بچوگان سخن او گشتم چو گوئے

ہر آنچہ از دہر مراد گوش جان ہست ۔ ہمانم پیر سر کلک و زبان است

بظاہر اندرین کارم عیان کرد ۔ حقیقت راہ خود او خود بیان کرد

کنون اے راستباز و راستی خواہ ۔ بمنزل گر بخواہی رو ہمین راہ

دو چشم فکر کن با کار خود باز ۔ نگر در نقش [illegible] انجام و آغاز

ز نیک و بد تر آئینہ کردار ۔ [illegible]

تقریظ نتیجہ افکار ابو محمد صادق علی مداح تلمیذ مرزا غالب دہلوی مرحوم

وہو اللہ العزیز الہادی العظیم

۱ ۳ ۲ ۵ ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم وہو المعید الواحد الکریم

۱ ۳ ۲ ۴

دہان بہر زبان جائے قرارست	۱	زبان از بہر ذکر کردگارست
بدل چون یاد ایزد متصل شد	۲	امان جان و روح روح دل شد
نظر از بہر دیدارش کشادند	۳	نگہ را از جمالش نور دادند
ثنایش زیب فکر جن و انسان	۴	وصالش حسن امید دل و جان
و معذور از ادراک حالش	۵	زوال آید نہ اصلا در کمالش

ذکرو اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم آیہ قرآن مجید ہست و برائے تاکید ذکر خدای حمید ایستادہ و چہ نشستہ و چہ غلطیدہ تہدید شدید فاذکرونی اذکرکم ذاکرین را اطمینان افزاست ان اللہ لا یخلف المیعاد الہامی وعدہ را طمانیت آرا زہی کتاب ہدایت آئین خہی نسخہ مونس الذاکرین کہ عارفان را شوق افزای جمال است عاشقان را ذوق آرای وصال کاملان را ذریعہ تکمیل کمالات عاملان را وسیلہ تکمیل علامات اصحاب شریعت را بحر لیست محیط و ارباب طریقت را بر لیست بسیط اورادش را ہم پہلو تسخیر و تسخیر را ہمردیف تاثیر اعمالش معمول کرام و کرام مستحق اکرام شرعش تا تائید امر بالمعروف ممنوعش تہدید نہی عن المنکر موصوف مصنفش امام جماعت ارشاد الٰہی مصحح پاکش خنک باد ملک مآب فلک رخش موسوم بشاہ الٰہ بخش و ملقب بشاہ گنج بخش قدس سرہ و زید برہ مزار پر انوارش فیض بخش ابرار فیض پایدارش منور رونق مزار پر انوار طالب آید و طلب نماید حسن انتشار و ہر ویش مراتب نشیند شوکت کمال و شان جمال ببیند اگرچہ نہایت ذلیل و غایت خوارم فللہ الحمد کہ بوی

حضرت نسبت نسب دارم درین ایام بغرض اعلام کتاب منظور و نسخه مرقوم بخبر
مشکور حضرت مولوی محمد عبدالقیوم که منسوب بجنب حضرت موصوف است و بهر
عدالت صدر الصدوری بریلی در معدلت معروف طبع شده مطبع طبایع خاص
گشته و بنظر آمده منظور انظار ابرار و کرام گشته از کلک من بنده خداداد
تقریظش رقم شد و قطعه تاریخ الطباعتش حواله قلم شد

مونس الذاکرین انیس همین	بهر عزلت گزین نیکو طب
انس گیرند از و سبیان و بدل	جمله گوشه نشین نیکو طب
زانکه تکمیل معرفت سازند	عارف و کاملین نیکو طب
زانکه تکسیب علم و فضل کنند	عالم و فاضلین نیکو طب
طبع شد مصرعه سنش گفتم	مونس ذاکرین نیکو طب

۱۲۹

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت کمترین قصد طبع کتاب ہذا جزو یا کل نفرماوے
ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھا دینگے

راقم قاضی فہیم الدین